امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً 300 تصانیف سے ماخوذ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

مرتب

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

شبیر
برادرز
اردو بازار، لاہور

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۴) احادیث و آثار
اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

اَلْمُخْتَارَاتُ الرَّضَوِيَّة مِنَ الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ وَالْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّة

المعروف بہ

جَامِعُ الْاَحَادِيْث

مع افادات

مجددِ اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

جلد پنجم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر

شبیر برادرز

[illegible] فون 7246006

پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کے جملہ حقوق بحق **شبیر برادرز** محفوظ ہیں
-شیخ الحدیث حضرت علامہ **محمد عبدالحکیم شرف قادری** مدظلہ

نام کتاب	المختارات الرضویة من الاحادیث النبویة والآثار المرویة
عرفی نام	جامع الاحادیث
افادات	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح ونظر ثانی	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب وتخریج	مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
سن اشاعت ثانی	۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت	روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** 40 اُردو بازار لاہور

☆ **احمد بک کارپوریشن** اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

☆ **مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی** سبزی منڈی کراچی

☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور ، کراچی

☆ **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

۳۰

کتاب المناقب

ابواب

حضور افضل الخلق ۵
معجزات ۳۹
تصرفات ۱۱۵
تمام کائنات کے نبی ۳۳۱
باعث ایجاد عالم ۳۴۰
فضائل رسول ۳۴۳
تعظیم رسول ۳۶۳
نور مصطفیٰ ۳۶۶
علم غیب ۳۸۶
خصائص رسول ۴۱۸
خاتم الانبیاء ۴۴۶
ولادت رسول ۵۱۱
شمائل رسول ۵۱۶
فضائل انبیاء کرام ۵۳۲
فضائل شیخین ۵۴۹
فضائل ختنین ۵۸۰
فضائل اہل بیت ۵۹۰
فضائل صحابہ ۶۰۱
فضائل تابعین ۶۱۶
فضائل اولیاء ۶۲۰
تخلیق ملائکہ ۶۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ جل جلالہ

ا۔ حضور افضل الخلق والانبیاء ہیں

(ا) حضور اولاد آدم کے سردار اور صاحب شفاعت ہیں

٢٨٠١ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّه‘ لَمْ یَکُنْ نَبِیّ اِلّا لَه‘ دَعْوَة قَدْ تخیر ها فی الدنیا و اِنّی قد اختبأت دعوتی شفاعة لأمتی و أنا سید و لد آدم یوم القیامة و لا فخر، و أنا اول من تنشق له الارض و لا فخر، و بیدی لواء الحمد و لا فخر، وآدم و من دونه تحت لوائی و لا فخر، فاذا أراد الله ان یصدع بین خلقه نادی منا د أین أحمد و امته، فنحن الاخرون الاولون، نحن آخر الامم و اول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقتنا فتمضی غرا محجلین من أثر الطهور، فیقول الامم، کادت هذه الأمة أن تکون أنبیاء کلها۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کر چکے، اور میں نے اپنی دعا روز قیامت کے لئے چھپا رکھی ہے، وہ شفاعت ہے میری امت کے واسطے اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں، اور اول میں مرقد اطہر سے اٹھوں گا اور کچھ فخر مقصود نہیں، اور میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں، آدم اور انکے بعد جتنے ہیں سب میرے زیر نشان ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت؟ تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول، ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے۔ تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دیں گی، ہم

٢٨٠١ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب فی المنیة و الارادة ١١١٣/٢
الصحیح لمسلم کتاب الایمان ١١٣/١
السنن لابن ماجه باب ذکر الشفاعة ٣٢٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٨١/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٠٤/١٢
التفسیر للقرطبی ٢٢٥/٣ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ٤٤٢/٤
اتحاف السادة للزبیدی ٢٢٥/٩ ☆ کنز العمال للمتقی ٣١٨٨١، ٤٠٤/١١
البدایة و النهایة لابن کثیر ٢٧١/١ ☆

چلیں گے اثر وضو سے درخشندہ رخ اور تابندہ اعضاء، سب امتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیا ہو جائے۔ **فتاوی افریقہ ص ۱۳۲**

۲۸۰۲۔ **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الزراع و کانت تعجبه فنهس منها نهسة ثم قال۔ انا سید الناس یوم القیامة و هل تدرون مما ذلك؟ یجمع الناس الاولین و الآخرین فی صعید واحد یسمعهم الداعی و ینفذهم البصر و تدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم و الکرب ما لا یطیقون و لا یحتملون فیقول الناس: الا ترون ما قد بلغکم، الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم؟ فیقول بعض الناس لبعض علیکم بآدم، فیاتون آدم فیقولون له: انت ابو البشر خلقك اللہ بیده ونفخ فیك من روحه و امر الملائکة فسجدوا لك، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه، الا تری الی ما قد بلغنا، فیقول آدم علیہ السلام: ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعده مثله، و انه قد نهانی عن الشجرة فعصیته، نفسی نفسی، اذهبوا الی غیری اذهبوا الی نوح علیہ السلام، فیاتون نوحا فیقولون: یا نوح! انك انت اول الرسل الی اهل الارض و قد سماك اللہ عبدا شکورا، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه، فیقول: ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعده مثله، و انه قد کانت لی دعوة دعوتها علی قومی، نفسی نفسی نفسی، اذهبوا الی غیری، اذهبوا الی ابرهیم علیہ السلام، فیاتون ابراهیم فیقولون: یا ابراهیم! انت نبی اللہ و خلیله من اهل الارض، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه، فیقول لهم: ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعده مثله، و انی قد کنت کذبت ثلث کذبات فذکرهن ابو حیان فی الحدیث، نفسی نفسی، اذهبوا الی غیری، اذهبوا الی موسی، فیاتون موسی فیقولون: یا موسی انت رسول اللہ، فضلك اللہ برسالته و بکلامه علی الناس، اشفع لنا الی ربك، اما تری الی ما نحن فیه، فیقول: ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله و لن یغضب بعده مثله، و انی قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها، نفسی خفسی نفسی، اذهبوا الی غیری، اذهبوا الی عیسی علیه السلام، فیاتون عیسی فیقولون: یا عیسی انت رسول اللہ و کلمته القاها الی

۲۸۰۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تفسیر سورة بنی اسرائیل، ۶۸۴/۲

مریم و روح منه ، و کلمت الناس فی المهد صبیا ، اشفع لنا ، الا تری الی ما نحن فیه فیقول عیسی علیه السلام : ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبله مثله ، و لن یغضب بعده مثله ، و لم یذکر ذنبا، نفسی نفسی نفسی ، اذهبوا الی غیری ، اذهبوا الی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فیاتون محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیقولون : یا محمد ! انت رسول الله و خاتم الانبیاء و قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تاخر ، اشفع لنا الی ربك، الا تری الی ما نحن فیه ، فأنطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ، ثم یفتح الله علیّ من محامده و حسن الثناء علیه شیئًا لم یفتحه علی احد قبلی ثم یقال : یا محمد ! ارفع راسك ، سل تعطه ، واشفع تشفع فارفع راسی فاقول: امتی یا رب ! امتی یا رب ! امتی یا رب! فیقال : یا محمد! ادخل من امتك من لا حساب علیهم من الباب الایمن من ابواب الجنة و هم شرکاء الناس فیما سواء ذالك من الابواب، ثم قال: و الذی نفسی بیده! ان ما بین المصراعین من مصار یع الجنة کمابین مکة و حمیر، او کما بین مکة و بصری ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا، اس میں سے ایک دست حضور کی خدمت میں پیش ہوئی کیونکہ دست کا گوشت حضور کو پسند تھا۔ لہذا آپ نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا اور اس کے بعد نگاہ نبوت سے نوازنا شروع کیا کہ قیامت کے روز میں سب لوگوں کا سردار ہوں۔ کیا تم اس کی وجہ جانتے ہو سنو! اگلے پچھلے سارے انسانوں کو ایک ہی میدان میں جمع کیا جائے گا جو ایسا ہوگا کہ پکارنے والے کی آواز سن سکیں گے اور سب کو دیکھ سکیں گے۔ اور سورج لوگوں کے اتنا قریب آجائے گا کہ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور وہ نا قابل برداشت ہو جائے گی تو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت نہیں دیکھتے، پھر تم ایسی ہستی کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کرے۔ چنانچہ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیئے۔ پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست خاص سے بنایا، آپ کے اندر اس نے اپنی جانب سے برگزیدہ روح ڈالی اور اس نے فرشتوں کو حکم فرمایا: تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہذا اپنے رب

کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ حضرت آدم فرمائیں گے: آج میرے رب نے غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے کبھی فرمایا اور اس کے بعد نہ ایسا کبھی فرمائے گا، بیشک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہوگئی۔ لہذا اپنی جان کی فکر ہے، اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے حضرت نوح! آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے آنے والے رسول ہیں ہماری شفاعت فرمایئے آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں؟ وہ ان سے فرمائیں گے آج میرے رب عزوجل نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا اظہار فرمایا اور اس کے بعد نہ کبھی ایسا اظہار فرمائے گا، بیشک میرے رب نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت دی تھی تو میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف استعمال کی، لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: اے حضرت ابراہیم! آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ وہ ان لوگوں سے فرمائیں گے: بیشک میرے رب نے یہ غضب کا ایسا اظہار فرمایا ہے کہ اس سے پہلے ایسا کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا۔ بیشک مجھ سے تین ایسی باتیں واقع ہوئیں جو ظاہری صورت کے خلاف تھیں۔ ابو حیان نے اپنی روایت میں ان تینوں باتوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ لہذا مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے: کہ اے حضرت موسی! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور شرف ہم کلامی کے ساتھ دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر فضیلت دی تھی، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں: کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: کہ آج میرے رب نے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا

کیا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کرے گا۔ بیشک میں نے ایک آدمی کو جان سے مار دیا تھا جبکہ مجھے اس کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لہذا مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، مجھے اپنی فکر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، چنانچہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے حضرت عیسی! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں جو اس نے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کی جانب القا فرمایا تھا۔ نیز آپ اس کی جانب کی روح ہیں اور آپ نے پالنے کے اندر بچپن میں لوگوں سے باتیں کی تھیں، لہذا آپ ہماری شفاعت فرمائیں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کسی حال کو پہونچ گئے ہیں حضرت عیسی علیہ السلام فرمائیں گے: کہ آج میرے رب نے غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا غضب فرمایا اور نہ اس کے بعد ایسا فرمائے گا۔ وہ اپنی کسی لغزش کا اظہار نہیں فرمائیں گے بلکہ فرمائیں گے مجھے اپنا اندیشہ ہے، مجھے اپنا اندیشہ ہے، مجھے اپنا اندیشہ ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، اور تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جاؤ، چنانچہ لوگ حضور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر عرض گذار ہوں گے، اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ انبیائے کرام میں سب سے آخری ہیں اور اس کے رسول، اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے تھے، لہذا اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمایئے، کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ ہم کس حال کو پہونچ گئے ہیں۔ پس میں اس کام کے لئے چل پڑونگا اور عرش اعظم کے نیچے آکر اپنے رب عزوجل کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤنگا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی حمدیں اور حسن ثناء ظاہر فرمائے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں فرمائی ہوں گی۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائے گی، پس میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے رب! میری امت، میری امت، پھر فرمایا جائے گا: اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کو ہمیں حساب نہیں لینا ہے باب ایمن سے داخل کردو جو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں دوسرے دروازوں سے بھی جاسکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بیشک جنت کے ہر دروازہ کی چوڑائی اتنی ہے جتنا مکہ مکرمہ اور حمیر کے درمیان فاصلہ ہے، یا مکہ معظمہ سے بصری جتنی دور ہے ۱۲ام

۲۸۰۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا سید ولد آدم یوم القیامة، و اول من ینشق عنه القبر، واول شافع و اول مشفع۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں، اور سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا، اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جسکی شفاعت قبول ہو۔ تجلی الیقین ص ۸۸

۲۸۰۴۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا سید ولد آدم ولا فخر، وانا اول من تنشق الارض عنه یوم القیامة ولا فخر، وانا اول شافع و اول مشفع ولا فخر، ولواء الحمد بیدی یوم القیامة ولا فخر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں، اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا، میں سب سے پہلے قیامت کے دن قبر انور سے باہر تشریف لاؤں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں، اور میں سب سے پہلا شفیع ہوں اور وہ جسکی سب سے پہلے شفاعت قبول ہوگی اور اس پر مجھے افتخار نہیں، اور میرے ہاتھوں میں لوائے حمد ہوگا اور یہ براہ فخر نہیں کہتا۔
تجلی الیقین ص ۸۸

۲۸۰۵۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۲۸۰۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل ۲/۲۴۵
السنن لابی داؤد، سنت ۱۳، باب فی التیر بین الانبیاء، ۲/۶۴۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۱

۲۸۰۴۔ السنن لابن ماجه باب ذکر الشفاعة، ۲/۳۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۴۰ ☆ المستدرک للحاکم ۲/۶۰۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۰، ۱۱/۴۳۴
المغنی للعراقی، ۳/۵۷ ☆

۲۸۰۵۔ المستدرک للحاکم، ۱/۸۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۳۵
التفسیر لابن کثیر، ۵/۴۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/۳۹۵
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۲، ۱۱/۴۳۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۵۷۲

الله تعالىٰ عليه وسلم : انا سيد الناس يوم القيامة ولا فخر ، ما من احد الا وهو تحت لوائی يوم القيامة ينتظر الفرج ، و ان معی لواء الحمد ، انا امشی و يمشی الناس معی ، حتی آتی باب الجنة فاستفتح ، فيقال : من هذا ؟ فاقول : محمد فيقال : مرحبا بمحمد ، فاذا رأيت ربی خررت له ساجدا انظر اليه ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں، سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے پریشانی سے نجات کے منتظر ہوں گے۔ لوائے حمد میرے ساتھ ہوگا۔ میں چلوں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے، یہاں تک کہ میں جنت کے دروازہ پر پہونچ کر دروازہ کھلواؤں گا، مجھ سے کہا جائے گا: کون؟ میں کہوں گا: محمد، جواب میں خوش آمدید کہا جائے گا۔ جب میں اپنے رب کا دیدار کروں گا تو بے ساختہ اس کے لئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ ۱۲م

۲۸۰۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ عليه وسلم : انی لا ول الناس تنشق الارض عن جمجمتی يوم القيامة ولا فخر ، وأعطی لواء الحمد ولا فخر ، و انا سيد الناس يوم القيامة ولا فخر ، وانا اول من يدخل الجنة يوم القيامة ولا فخر ، و انی آتی باب الجنة فاخذ بحلقتها فيقو لون : من هذا ؟ فاقول : انا محمد ، فيفتحون لی فادخل ، فاذ ا الجبار عزوجل مستقبلی فا سجدله فيقول : ارفع رأسك يا محمد ! و تكلم يسمع منك ، وقل يقبل منك واشفع تشفع ، فا رفع رأسی فاقول : امتی امتی يارب ! فيقول : اذهب الی امتك ، فمن وجدت فی قلبه مثقال حبة من شعير من الايمان فأدخله الجنة ، فا قبل فمن وجدت فی قلبه ذلك فادخله الجنة فاذا الجبار مستقبلی فاسجد له فيقول : ارفع رأسك يا محمد! وتكلم يسمع منك، وقل يقبل منك واشفع تشفع ، فأ رفع رأسی فاقول : امتی امتی ای رب! فيقول: اذهب الی امتك ، فمن وجدت فی قلبه نصف حبة من شعير من الايمان

۲۸۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۴/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۸، ۴۳۵/۱۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۹۱/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۴۹/۷
دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱۲/۱ ☆

فأدخله الجنة ، فاذا الجبار مستقبلی فاسجد له فیقول: ارفع راسك یا محمد! وتكلم یسمع منك، و قل یقبل منك واشفع تشفع ، فارفع رأسی فاقول :امتی امتی ای رب! فیقول : اذهب الی امتك فمن وجدت فی قلبه حبة من خردل من الایمان فأدخله الجنة ، فأدخله الجنة، فاذهب فمن وجدت فی قلبه مثقال ذلك ادخلهم الجنة ۔ وفرغ الله من حساب الناس ، وادخل من بقی من امتی النار مع اهل النار ، فیقول اهل النار ما اغنی عنكم انكم كنتم تعبدون الله عزوجل لا تشركون به شیئا ، فیقول الجبار عزوجل: فبعزتی لاعتقهم من النار ، فیرسل الیهم فیخرجون وقد امتحشوا فیدخلون فی نهر الحیاة فینبتون فیه كما تنبت الحبة فی غثاء السیل ویكتب بین اعینهم هؤلاء عتقاء الله عزوجل فیذهب بهم فیدخلون الجنة ، فیقول لهم اهل الجنة هؤلآء الجهنمیون ، فیقول الجبار :بل هؤلاء عتقاء الجبار عزوجل ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت سب سے پہلے اپنی مرقد انور سے باہر تشریف لاؤں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ لوائے حمد مجھے دیا جائے گا اور مجھے اس پر کچھ افتخار نہیں، میں روز قیامت لوگوں کا سردار ہوں گا مجھے اس پر کچھ تفاخر نہیں، روز قیامت میں سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا اور مجھے اس چیز پر فخر نہیں، میں جنت کے دروازہ پر پہونچ کر اس کی زنجیریں ہلاؤں گا تو مجھ سے دربان کہیں گے: آپ کون؟ میں فرماؤں گا: کہ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اچانک مجھے دیدار الٰہی ہوگا اور میں سجدہ میں گر جاؤں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! سر اٹھاؤ بولو تمہاری بات سنی جائے گی عرض کرو تمہاری گزارش قبول ہوگی، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: جاؤ اپنے اس امتی کو جنت میں داخل کردو جسکے دل میں جو کے دانہ برابر بھی ایمان ہو، میں آؤنگا اور جسکو ایسا پاؤنگا اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر مجھے دیدار خداوندی ہوگا اور میں سجدہ میں گروں گا، فرمان الٰہی ہوگا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائیگی عرض کرو تمہاری عرض داشت قبول ہوگی، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائیگی۔ پھر میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا

اے میرے رب! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائیگا: جاؤ اپنے ہر اس امتی کو جس کے قلب میں جو کے آدھے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو جنت میں داخل کردو، چنانچہ میں ان لوگوں کو بھی جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر میں دیدار الٰہی سے سرفراز ہوں گا اور سجدہ کروں گا، حکم ہوگا: اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائیگی، عرض کرو تمہاری گزارش قبول ہوگی اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا: میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اپنے ہر اس امتی کو جنت میں لے جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو، میں ان سب کو بھی جنت میں پہونچادوں گا، اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب سے فارغ ہوگا اور میرے باقی امتی دوزخیوں کے ساتھ دوزخ میں چلے جائینگے۔ ان کو دیکھ کر دوزخی کہیں گے: تمہارا دنیا میں اللہ عزوجل کو پوجنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا کچھ کام نہ آیا۔ یہی سنکر خدائے جبار عزوجل فرمائیگا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ضرور ان کو دوزخ سے آزاد فرماؤں گا، چنانچہ ان کی طرف فرشتوں کو بھیجا جائیگا اور ان کو اس حال میں نکالا جائیگا کہ وہ جل کر کوئلہ ہوچکے ہوں گے، ان سب کو نہر حیات میں داخل کیا جائیگا، وہاں وہ اس تیزی سے صحیح وسالم نکلیں گے جیسے کاپ میں دانہ جلد اگتا ہے، ان کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ اللہ عزوجل کے آزاد کردہ ہیں۔ پھر ان کو دیکھ کر جنتی کہیں گے یہ دوزخی ہیں، اللہ تعالیٰ عظمت والا عزوجل فرمائے گا: نہیں بلکہ یہ عظمت والے خدا کے آزاد کردہ ہیں۔

(۲) حضور تمام جہان کے سردار ہیں

۲۸۰۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انا سید العالمین۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام عالم کا سردار ہوں۔ تجلی الیقین ص ۹۳

(۳) حضور حبیب اللہ ہیں

۲۸۰۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: جلس ناس من

۲۸۰۷۔ المستدرك للحاکم

۲۸۰۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل النبی ﷺ، ۲۰۲/۲

اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينتظرونه قال: فخرج حتى اذا دنا منهم سمعهم يتذاكرون فسمع حديثهم فقال بعضهم عجبا: ان الله تعالىٰ اتخذ من خلقه خليلا، اتخذ ابراهيم خليلا و قال آخر: ما ذا بأعجب من كلام موسى كلمه الله تكليما، وقال آخر: فعيسى كلمة الله وروحه، وقال آخر: آدم اصطفاه الله فخرج عليهم فسلم وقال: قد سمعت كلامكم وعجبكم، ان ابراهيم خليل الله و هو كذلك، وموسى نجى الله وهو كذلك، وآدم اصطفاه الله و هو كذلك، ألا وانا حبيب الله ولا فخر، وانا حامل لواء الحمد يوم القيامة ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع يوم القيامة ولا فخر وانا اول من يحرك حلق الجنة و يفتح الله لى فيد خلنيها ومعى فقراء المؤمنين ولا فخر و انا اكرم الاولين و الآخرين و لا فخر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دراقدس پر کچھ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بیٹھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتظار میں باتیں کررہے تھے۔ حضور تشریف فرما ہوئے، انہیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خلیل بنایا، دوسرا بولا: حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والتسلیم سے بے واسطہ کلام فرمایا، تیسرے نے کہا: اور حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ وروح اللہ ہیں، چوتھے نے کہا: حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام صفی اللہ ہیں، جب وہ سب کہہ چکے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ قریب آئے اور ارشاد فرمایا: میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں، اور موسیٰ نجی اللہ ہیں اور وہ بے شک ایسے ہی ہیں، اور عیسیٰ روح اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں، اور آدم صفی اللہ ہیں اور وہ حقیقت میں ایسے ہی ہیں، سن لو اور میں اللہ کا پیارا ہوں اور کچھ فخر مقصود نہیں، میں روز قیامت لواء الحمد اٹھاؤنگا جس کے نیچے آدم اور ان کے سوا سب ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں، میں پہلا شافع اور پہلا مقبول الشفاعۃ ہوں اور کچھ افتخار نہیں، سب سے پہلے میں دروازۂ جنت کی زنجیر ہلاؤنگا، اللہ تعالیٰ میرے لئے دروازہ کھول کر مجھے اندر داخل کریگا اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہوں گے اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا، اور میں سب اگلوں اور پچھلوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ عزت والا ہوں اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا۔ تجلی الیقین ص ۹۲

(۴) حضور تمام مخلوق سے بہتر ہیں

۲۸۰۹۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال: بلغه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعض ما یقول الناس قال: فصعد المنبر فقال: من انا ؟ قالوا: انت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب، ان الله تعالیٰ خلق الخلق فجعلنی فی خیر خلقه، و جعلهم فرقتین فجعلنی فی خیر فرقة و خلق القبائل فجعلنی فی خیر قبیلة، و جعلهم بیوتا فجعلنی فی خیرهم بیتا، فانا خیر کم بیتا و خیر کم نفسا۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض لوگوں کی چہ میگوئیاں پہونچیں تو حضور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور پوچھا، میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی تو مجھے بہترین مخلوق میں رکھا، مخلوق کے دو گروہ بنائے تو مجھے بہتر جماعت میں رکھا اور مختلف قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر ان کو مختلف خاندانوں میں بانٹا تو مجھے ان میں بہتر خاندان میں رکھا، لہذا میں خاندان اور ذات دونوں کے اعتبار سے تم میں بہتر ہوں ۱۲م

تجلی الیقین ص ۹۷

(۵) قیامت میں تمام مخلوق پر حضور کی سیادت کا اظہار

۲۸۱۰۔ **عن** ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا کان یوم القیامة کنت امام النبیین و خطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر۔

۲۸۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۱/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۵/۳
دلائل النبوة للبیهقی، ۱۳۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۰۸/۱
۲۸۱۰۔ السنن لابن ماجه باب ذکر الشفاعة، ۳۳۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۷/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶/۱
المستدرک للحاکم، ۷۱/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۸۸/۱۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۳ ☆ فتحالباری للعسقلانی، ۳۳۴/۱۳
التفسیر للبغوی ۱۹۷/٤ ☆ التفسیر لابن کثیر ۲۹۶/٤

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا میں تمام انبیاء کا امام اوران کا خطیب اوران کا شفاعت والا ہوں گا اور یہ کچھ فخر سے نہیں کہتا۔ تجلی الیقین ص ۱۲۶

(۶) حضور افضل الانبیاء ہیں

۲۸۱۱۔ **عن** جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکتاب اصابہ من بعض اھل الکتاب فقرأہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فغضب ، فقال : امتھو کون انتم کما تھوکت الیھود و النصاری فیھا یا ابن الخطاب ؟ و الذی نفسی بیدہ لقد جئتکم بھا بیضاء نقیۃ لاتسالوھم عن شیٔ فیخبر و کم بحق فتکذ بوابہ، او بباطل فتصدقوابہ ، والذی نفسی بیدہ و لو ان موسی علیہ الصلوٰۃ و السلام کان حیا ماوسعہ الا ان یتبعنی ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۴

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کتاب لیکر حاضر ہوئے جوانہیں کچھ یہود نے دی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو پڑھ کر غضبناک ہوئے اور فرمایا: اے ابن خطاب ! کیا تم یہود ونصاری کی طرح اس میں حیران ہو؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تمہارے پاس روشن اورصاف شریعت لایا، ان سے کچھ مت پوچھو کہ کبھی ایسا ہوگا کہ وہ تمہیں حق بتائیں گے اورتم اس کو جھٹلادو گے اور کبھی ایسا بھی ہوگا کہ ناحق بتائیں گے اورتم تصدیق کر بیٹھو گے۔ قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ ۱۲م

۲۸۱۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنسخۃ من التورۃ فقال: یا رسول اللہ! ھذہ نسخۃ من التوراۃ فسکت ، فجعل یقرء و وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتغیر فقال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ثکلتک

۲۸۱۲۔ السنن للدارمی، ۱/۱۱۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی،

الثواکل، ما تری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنظر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: اعوذباللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ، رضینا باللہ ربا، و بالاسلام دینا، و بحمد نبیا، فقال رسول اللہ: و الذی نفسی بیدہ لو بدا لکم موسی فاتبعتمو ہ و ترکتمو نی لضللتم عن سواء السبیل، و لو کان حیا ادرک نبوتی لا تبعنی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ توراۃ کا ایک نسخہ لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ توراۃ کا نسخہ ہے حضور خاموش رہے، آپ پڑھنے لگے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ بدلنے لگا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: اے عمر! تمہیں رونے والیاں روئیں، تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا حال نہیں دیکھتے؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حضور کے چہرۂ اقدس سے جلال وغضب کا اظہار دیکھا تو فورا کہنے لگے: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے، میں اللہ تعالیٰ سے راضی ہوا کہ وہ میرا رب ہے، اور اسلام سے کہ وہ میرا دین ہے، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ وہ میرے نبی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام ہوں اور تم میری اتباع چھوڑ کر ان کی اتباع کرنے لگو تو سیدھے راستہ سے بھٹک جاؤ، اور اگر آج وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میری اتباع کرتے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی باعث ہے کہ جب آخر الزماں میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت و رسالت پر ہوں گے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے، حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے۔ حضور کے ایک امتی و نائب یعنی حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۳/۹ ☆ تجلی الیقین ۱۸

۲۸۱۳۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قیل لرسول اللہ صلی

۲۸۱۳۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

الله تعالىٰ عليه وسلم : ان الله تعالى كلم موسى ، وخلق عيسى من روح القدس ، واتخذ ابراهيم خليلا ، و اصطفى آدم عليهم الصلوٰة و السلام وما اعطاك فضلا ، فنزل جبرئيل عليه السلام وقال : ان الله تعالىٰ يقول : ان كنت اتخذت ابراهيم خليلا قد اتخذتك حبيبا ، وان كنت كلمت موسى فى الارض تكليما فقد كلمتك فى السماء ، وان كنت خلقت عيسى من روح القدس فقد خلقت اسمك من قبل ان اخلق الخلق بالفى سنة ، ولقد وطأت فى السماء مؤطا لم يطأه احد قبلك ولا يطأ احد بعدك ، و ان كنت اصطفيت آدم فقد ختمت بك الانبياء ، وما خلقت خلقا اكرم على منك (وساق الحديث الى ان قال) ظل عرشي في القيامة عليك ممدود ، تاج الحمد على راسك معقود ، و قرنت اسمك مع اسمى فلا اذكر فى موضع حتى تذكر معى ، ولقد خلقت الدنيا واهلها لا عرفهم كرامتك ، ومنزلتك عندى ، ولو لاك ما خلقت الدنيا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا، عیسی علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا، ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا، آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا؟ فوراً جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی: حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے: اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تو تمہیں حبیب کیا، اور اگر موسی سے زمین میں کلام فرمایا تم سے آسمان میں کلام کیا، اور اگر عیسی کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینش خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا، اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہونچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا اور نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہے، اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تو تمہیں خاتم الانبیاء ٹھہرایا، اور تم سے زیادہ عزت و کرامت والا کسی کو نہ بنایا۔ قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گستردہ، اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا، کہ کہیں میری یاد نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کیے جاؤ۔ اور بیشک میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

تجلی الیقین ص ۲۷

٢٨١٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اتانی جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام فقال: ان الله تعالیٰ یقول: لولاك ما خلقت الجنة، ولولاك ما خلقت النار۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہوکر عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا، اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی آدم و عالم سب تمہارے طفیل ہیں تم نہ ہوتے تو مطیع و عاصی کوئی نہ ہوتا، جنت و نار کس کے لئے ہوتیں، اور خود جنت نار اجزائے عالم سے ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔)

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

تجلی الیقین ص ٤٧

٢٨١٥۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اوحی الله تعالیٰ الی موسی علیه الصلوٰة و السلام نبی بنی اسرائیل انه من لقینی و هو جاحد باحمد ادخلته النار، قال: یا رب! و من احمد؟ قال: ما خلقت خلقا اکرم علیّ منه، کتبت اسمه مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السموٰت و الارض، ان الجنة محرمة علی جمیع خلقی حتی یدخلها هو و امته، قال و من امته؟ قال: الحمادون (و ذکر صفتهم ثم قال) اجعلنی نبی تلك الامة قال: نبیها منها قال: اجعلنی من امت ذلك النبی، قال استقدمت و استاخرت، ولکن ساجمع بینك وبینه فی دار الخلد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی، بنی اسرائیل کو خبر دے

٢٨١٤۔ مسند الفردوس للدیلمی، کنز العمال للمتقی، ٤٣١/١١
٢٨١٥۔ السنة لابن ابی عاصم، ٢٠٥/١

کہ جو احمد کو نہ مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دوں گا۔ عرض کی: اے میرے رب احمد کون ہے؟ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت والی نہ بنائی، میں نے زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا، اور جب تک وہ اور اس کی امت داخل نہ ہولے جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا، عرض کی: الہی اس کی امت کون ہے؟ فرمایا وہ بڑی حمد کرنے والی، اور ان کی صفات جلیلہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائیں، عرض کی: الہی! مجھے اس امت کا نبی کر، فرمایا: ان کا نبی انہیں میں سے ہوگا۔ عرض کی: الہی! مجھے اس نبی کی امت میں کر، فرمایا: تو زمانے میں مقدم اور وہ متاخر ہے، مگر ہیشگی کے گھر میں تجھے اور اسے جمع کروں گا۔

تجلی الیقین ص ۴۷

۲۸۱۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لما اسری بی قربنی ربی تعالیٰ حتی کان بینی و بینه تعالیٰ کقاب قوسین او ادنی، لا بل ادنی، قال: یا حبیبی! یا محمد! قلت: لبیك یا رب! قال: هل غمك ان جعلتك آخر النبیین؟ قلت: یا رب! لا، قال: حبیبی هل غم امتك ان جعلتهم اخر الامم؟ قلت یا رب! لا، قال: ابلغ امتك عنی السلام و اخبرهم انی جعلتهم آخر الامم لأفضح الامم عندهم و لا افضحهم عند الامم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب اسریٰ میں مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا، رب نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کیا تجھے کوئی برا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے متاخر کیا؟ عرض کی نہیں، اے رب میرے! فرمایا: کیا تیری امت کو غم ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں سے پیچھے کیا؟ میں نے عرض کی: نہیں، اے رب میرے! فرمایا: اپنی امت کو میرا سلام پہونچا اور انہیں خبر دے میں نے انہیں سب امتوں سے اس لئے پیچھے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں کسی کے سامنے رسوا نہ کروں۔

۲۸۱۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ٤/١٥٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٢١١١، ١١/٤٤٩
اتحافات السنیة، ٢٦٣ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٥/ ١٣
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ١/١٧٦ ☆

۲۸۱۷ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لما فرغت مما امرنی الله به من امر السموت قلت : یا رب انه لم یکن نبی قبلی الا وقد اکرمته ، جعلت ابراهیم خلیلا ، و موسی کلیما ، و سخرت لداؤد الجبال ، ولسلیمان الریاح و الشیاطین ، و احییت لعیسی الموتی فما جعلت لی ؟ قال : اولیس اعطیتك افضل من ذلك کله ، لا اذکر الا ذکرت معی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں حسب ارشاد الٰہی سیر سمٰوات سے فارغ ہوا، اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے، ابراہیم علیہ السلام کو تو نے خلیل کیا، موسیٰ علیہ السلام کو کلیم، داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑ مسخر کئے، سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا اور شیاطین، عیسیٰ علیہ السلام کے لئے مردے جلائے۔ میرے لئے کیا کیا؟ ارشاد ہوا کیا میں نے تجھے ان سب سے افضل بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔

۲۸۱۸۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لما فرغت مما امرنی الله به من امر السموت قلت: یا رب انه لم یکن نبی قبلی الا وقد اکرمته ، جعلت ابراهیم خلیلا ، و موسی کلیما ، و سخرت لداؤد الجبال ، ولسلیمان الریاح و الشیاطین ، و احییت لعیسی الموتی ، فما جعلت لی قال : ما اعطیتك خیر من ذلك ، اعطیتك الکوثر و جعلت اسمك مع اسمی ینادی به فی جوف السماء (الی ان قال) و خبأت شفاعتك و لم أخبأها لنبی غیرك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں حسب ارشاد الٰہی سیر سمٰوات سے فارغ ہوا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تو نے فضائل بخشے۔ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ کو کلیم، حضرت داؤد کے لئے پہاڑ مسخر کئے اور حضرت سلیمان کے لئے ہوا

۲۸۱۷۔ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۶/۳۲۱

۲۸۱۸۔ دلائل النبوة للبیهقی،

اورشیاطین، حضرت عیسی کے لئے مردے جلائے اور میرے لئے کیا کیا؟ علیہم الصلوۃ والسلام، ارشاد ہوا، جو میں نے تجھے دیا وہ سب سے بہتر ہے۔ میں نے تجھے کوثر عطا کیا، اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوف آسمان میں اس کی ندا ہوتی ہے، اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے اور تیرے سوا کسی کو یہ دولت نہ دی۔

تجلی الیقین ص ۷۷

۲۸۱۹۔ **عن** ابی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اتخذ الله ابراهيم خليلا ، وموسی نجیا و اتخذنی حبيبا ، ثم قال: وعزتی و جلالی لا وثرن حبيبی علی خليلی و نجيی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل اور حضرت موسی کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! بے شک اپنے پیارے کو اپنے خلیل و نجی پر تفضیل دوں گا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

۲۸۲۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال لی ربی عزوجل : نحلت ابراهيم خلتی ، و كلمت موسی تكليما ، واعطيتك يا محمد كفاحا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: مجھ سے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی، اور موسی سے کلام کیا، اور تجھے اے محمد! اپنا مواجہ عطا فرمایا کہ پاس آکر بے پردہ و حجاب میرا وجہ کریم دیکھا۔

۲۸۲۱۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان الله تعالیٰ اوحی فی الزبور ، يا داؤد ! انه سياتی بعدك من اسمهٔ احمد و محمد صادقا نبيا لا اغضب

۲۸۱۹۔ كنز العمال للمتقی، ۳۱۸۹۳، ۴۰۶/۱۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲۳۱/۲
اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۱۴۱/۱ ☆ تنزيه الشريعه لابن عاق ۳۲۲/۱

۲۸۲۰۔ البداية و النهاية لابن كثير، ۳۳۱/۶ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر،

۲۸۲۱۔ السنن الكبری للبيهقی، ☆

علیه ابدا، ولا یعصینی ابدا (الی قوله) امته امة رحمة اعطیتهم من النوافل مثل ما اعطیت الانبیاء، وافرضت علیهم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء والمرسلین حتی یاتونی یوم القیامة و نورهم مثل نور الانبیاء (الی ان قال) یا داؤد! انی فضلت محمدا و امته علی الامم کلهم۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور مقدس میں وحی بھیجی، اے داؤد! عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد و محمد ہے۔ میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا اور نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا۔ اس کی امت امت مرحومہ ہے۔ میں نے انہیں وہ نوافل عطا کئے جو پیغمبروں کو دئے۔ اوران پر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیاء ورسل پر فرض تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ ان کا نور مثل نور انبیاء کے ہوگا۔ اے داؤد میں نے محمد کو سب سے افضل کیا اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت بخشی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابو نعیم و بیہقی حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان کے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا، گویا لوگ حساب کے لئے جمع کئے گئے ہیں۔ اور حضرات انبیاء بلائے گئے۔ ہر نبی کے ساتھ اس کی امت آئی ہر نبی کیلئے دو نور ہیں اور ان کے ہر پیرو کے لئے ایک نور جس کی روشنی میں چلتا ہے۔ پھر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلائے گئے۔ ان کے سر انور اور روئے انور کے ہر بال سے جدا جدا نور کے بکے بلند ہیں جنہیں دیکھنے والا تمیز کرے، اور ان کے ہر پیرو کے لئے انبیاء کی طرح دو نور ہیں جس کی روشنی میں راہ چلتا ہے، حضرت کعب احبار نے خواب سن کر فرمایا:

باللہ الذی لا الہ الا ہو، لقد رایت ھذا فی منامك۔

تجھے قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو نے یہ واقعہ خواب میں دیکھا۔ کہا: ہاں!

والذی نفسی بیدہ! انها لصفة محمد وامته وصفة الانبیاء وامهم فی کتاب اللہ تعالیٰ، فکانما قراته فی التوراة۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک بعینہ کتاب اللہ میں یونہی صفت

لکھی ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت، اور انبیائے سابقین اور ان کی امتوں کی، گویا تو نے تورات میں پڑھ کر بیان کیا۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں رسالہ میلاد امام علامہ ابن طغربک سے ناقل، مروی ہوا کہ آدم علیہ السلام نے عرض کی: الٰہی تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حکم ہوا، اے آدم! اپنا سر اٹھا، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر اٹھایا۔ سراپا پردۂ عرش میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر آیا، عرض کی: الٰہی! یہ نور کیسا ہے؟ فرمایا:

هذا نور نبی من ذریتك اسم فی السماء احمد، و فی الارض محمد، لولاه ما خلقتك و لا خلقت سماء و لا ارض۔

یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذریت یعنی اولاد سے اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں محمد، اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا، اور نہ آسمان وزمین کو پیدا کرتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نیز مواہب میں ہے۔

مروی ہوا جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت سے باہر آئے۔ ساق عرش اور ہر مقام بہشت میں نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام الٰہی سے ملا ہوا لکھا دیکھا۔ عرض کی: الٰہی! یہ محمد کون ہیں؟ فرمایا:

هذا ولدك الذی لولاه ما خلقتك۔

یہ تیرا بیٹا ہے، یہ اگر نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا۔

عرض کی: الٰہی! اس بیٹے کی حرمت سے اس باپ پر رحم فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم! اگر تو محمد کے وسیلے سے تمام اہل آسمان وزمین کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام ابن سبع وعلامہ عزفی سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ناقل:۔

ان الله تعالیٰ قال لنبیه: من اجلك اسطح البطحاء و اموج الموج، وارفع السماء و اجعل الثواب و العقاب۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: میں تیرے لئے بچھاتا ہوں زمین، اور موجزن کرتا ہوں دریا، اور بلند کرتا ہوں آسمان اور مقرر کرتا ہوں جزا اور سزا۔

ان سب روایات کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعت وجود حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں پایا۔

الحق۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ وہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی۔ جان ہے تو جہاں ہے

اما سراج الدین بلقینی کے فتاوی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: قد مننت عليك بسبعة اشياء، اولها اني لم اخلق في السموت و الارض اكرم علي منك۔

میں نے تجھ پر سات احسان کئے، ان میں پہلا یہ ہے کہ آسمان وزمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔

امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاذ ابوالقاسم قشیری اور مفسر ثعلبی، پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں: حق عز جلالہ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ الصلوۃ والتسلیم سے فرمایا:۔

الجنة حرام على الانبياء حتى تدخلها و على الامم حتى تدخلها امتك۔

جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک تم داخل نہ ہو، اور امتوں پر حرام ہے جب تک تمہاری امت نہ جائے۔

علامہ ابن ظفر کتاب خیر البشر میں، پھر قسطلانی وشامی وحلبی ودلجی وغیرہم علماء اپنی تصانیف جلیلہ میں ناقل، رب العزت تبارک وتعالیٰ کتاب شعیا علیہ الصلوۃ والسلام میں فرماتا ہے۔

عبدى الذى سرت به نفسى انزل عليه و حى فيظهر فى الامم عدلى، و يوصيهم الوصايا و لا يضحك و لا يسمع صوته في الاسواق، يفتح العيون العور و الآذان الصم، و يحيى القلوب الغلف، و ما اعطيه لا اعطى احدا مشفح يحمد الله حمدا جديدا۔

میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے، میں اس پر اپنی وحی اتاروں گا وہ تمام امتوں میں

میرا عدل ظاہر کرے گا، اور انہیں نیک باتوں پر تاکیدیں فرمائے گا، بے جانہ ہنسے گا، اور بازاروں میں اس کی آواز نہ سنی جائے گی، اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھولدے گا۔ اور غافل دلوں کوزندہ کرے گا، میں جو اسے عطا کروں گا وہ کسی کو نہ دوں گا، مشفّح اللہ کی نئی حمد کرے گا۔

مشفّح ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اور محمد، ہم وزن اور ہم معنی ہے۔ یعنی بکثرت اور بار بار سراہا گیا۔

علامہ قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مطالع المسر ات شرح دلائل الخیرات میں چند آیات تورایت نقل فرمائیں جن میں حق سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يا موسى ! احمد نبي اذا مننت عليك مع كلامي اياك بالايمان باحمد و لو لم تقبل الايمان باحمد ما جاو رتني في داري ، و لا تنعمت في جنتي ، يا موسى ! من لم يومن باحمد من جميع المرسلين و لم يصدقه و لم يشتق اليه كانت حسناته مردودة عليه ، و منعته حفظ الحكمة ولاا دخل في قلبه نور الهدى ، و امحو اسمه من النبوة يا موسى ! من آمن باحمد و صدقه اولئك هم الفائزون، و من كفر باحمدو كذبه من جميع خلقي اولئك هم الخاسرون اولئك هم النادمون، اولئك هم الغافلون ۔

اے موسی! میری حمد بجالا جبکہ میں نے تجھ پر احسان کیا، کہ اپنی ہم کلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا۔ اور اگر تو احمد پر ایمان لاتا نہ مانتا میرے گھر میں مجھ سے قرب نہ پاتا۔ نہ میری جنت میں چین کرتا، اے موسی! تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور اس کی تصدیق نہ کرے اور اسکا مشتاق نہ ہو اس کی نیکیاں مردود ہونگی اور اسے حکمت کے حفظ سے روک دوں گا۔ اور اس کے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالوں گا۔ اور اسکا نام دفتر انبیاء سے مٹا دوں گا، اے موسی! جو احمد پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کرے وہی ہیں مراد کو پہونچنے والے۔ اور میری تمام مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اس کی تکذیب کی وہی ہیں زیاں کار، وہی ہیں پشیماں، وہی ہیں بے خبر،

الحمد للہ، یہ آیتیں خوب ظاہر فرماتی ہیں اس عہد و پیمان کو جو آیت کریمہ لتؤمنن بہ و لتنصرنہ میں مذکور ہوا۔

تذئیل: بعض رویات میں ہے

حق عزجلالہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے:

یا محمد! انت نوری نوری و سر سری ، وکنوز هدایتی و خزائن معرفتی، جعلت فداً لك ملكی من العرش الی ما تحت الارضین ، كلهم یطلبون رضاتی ، و ان اطلب رضاك یا محمد!

اے محمد! تو میرے نور کا نور ہے، اور میرے راز کا راز اور میری ہدایت کی کان، اور میری معرفت کے خزانے، میں نے اپنا ملک عرش سے لیکر تحت الثری تک سب تجھ پر قربان کر دیا۔ عالم میں جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔ اے محمد!

اللهم رب محمد صل علی محمد وعلی آل محمد ، اسئالك برضاك عن محمد ، و رضا عنك ان ترضی عنا محمدا، ترضی عنا بمحمد، آمین ، اله محمد و صل علی محمد و آل محمد و بارك وسلم۔ تجلی الیقین ص ۸۵

۲۸۲۲۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : حمد الانبیاء ربهم واثنوا علیه، ثم ذكروا فضائلهم و مناقبهم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كلكم اثنی علی ربه و انی مثن علی ربی ، الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعالمین ، و كافة للناس بشیرا ونذیرا ، و انزل علیّ القرآن فیه تبیان لكل شئ ، و جعل امتی خیر امة اخرجت للناس ، و جعل امتی امة وسطا ، و جعل امتی هم الاولون و الآخرون ، و شرح لی صدری ، و وضع عنی وزری ، و رفع لی ذكری ، و جعلنی فاتحا و خاتما۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے، سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں، حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور کافۂ ناس کا رسول بنایا، خوش خبری دیتا، اور ڈر سناتا، اور مجھ پر قرآن اتارا، اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے، اور میری امت سب امتوں سے بہتر اور امت عادل، اور زمانہ میں موخر اور مرتبہ میں مقدم اور میرے لئے میرا ذکر بلند کیا اور مجھے فاتح باب رسالت وخاتم دور نبوت کیا۔

۲۸۲۲۔ البدایة والنهایة لابن كثیر، ۲۲۲/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۹/۱

۲۸۲۳۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه فی قول الله عزوجل " سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیاتنا انه هو السمیع البصیر ، قال :جاء جبریل علیه السلام الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ومعه میکائیل ، فقال جبرئیل لمیکائیل: ائتنی بطست من ماء زمزم کیما اطهر قلبه ، واشرح له صدره ، قال: فشق عن بطنه فغسله ثلث مرات 'الی ان قال ' ثم لقی ارواح الانبیاء فاثنوا علی ربهم فقال : ابراهیم : الحمد لله الذی اتخذنی خلیلا و اعطانی ملکا عظیما ، و جعلنی امة قانتا لله یؤتم بی و انقذنی من النار ، و جعلها علیّ بردا و سلاما ، ثم ان موسیٰ اثنی علی ربه فقال : الحمد لله الذی کلمنی تکلیما و جعل هلاك آل فرعون و نجاة بنی اسرائیل علیٰ یدیّ ، و جعل من امتی قوما یهدون بالحق و به یعدلون ، ثم ان داؤد علیه السلام اثنی علی ربه ، فقال : الحمد لله الذی جعل لی ملکا عظیما و علمنی الزبور ، و ألان لی الحدید ، و سخر لی الجبال یسبحن و الطیر ، و اعطانی الحکمة و فصل الخطاب ، ثم ان سلیمان اثنی علی به ، فقال الحمد لله الذی سخر لی الریاح و سخر لی الشیاطین، یعملون لی ما شئت من محاریب و تماثیل و جفان کالجواب و قدور راسیات ، و علمنی منطق الطیر ، و اتانی من کل شئ فضلا ، و سخرلی جنود الشیاطین و الانس و الطیر و فضلنی علی کثیر من عباده المؤمنین ، و اتانی ملکا عظیما لا ینبغی لاحد من بعدی ، و جعل ملکی ملکا طیبا لیس علیّ فیه حساب ، ثم ان عیسی علیه السلام اثنی علی ربه ، فقال :الحمد لله الذی جعلنی کلمته و جعل مثلی مثل آدم خلقه من تراب ، ثم قال له : کن فیکون و علمنی الکتاب و الحکمة و التورة و الانجیل، وجعلنی اخلق من الطین کهیئة الطیر ، فانفخ فیه ، فیکون طیرا باذن الله ، وجعلنی ابرئ الاکمه و الابرص ، ثم ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اثنی علی ربه ۔الحدیث۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر معراج کی تفصیل اس طرح بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: شب معراج حضرت جبرئیل حضرت میکائیل کو لیکر میری بارگاہ میں حاضر آئے اور میکائیل سے فرمایا: ایک طشت میں آب زمزم لاؤ کہ میں قلب

۲۸۲۳۔ التفسیر لابن جریر، ۸/۹

اقدس کو خوب مزید ستھرا کردوں، اور سینہ کشادہ کردوں۔ پھر بطن پاک کو چاک کیا اور قلب اطہر کو تین مرتبہ دھویا۔ (پھر کچھ حدیث بیان فرمائی) اور فرمایا میری ملاقات حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی اور ان سب نے اپنے رب کی خوب حمد وثنا بیان فرمائی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے خلیل فرمایا اور عظیم ملک عطا کیا، میرے لئے ایسی امت بنائی جو میرے تابعدار اور اللہ تعالیٰ کے فرمابردار۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچایا اور مجھ پر اس کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنادیا۔ پھر حضرت موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی اور کہا: تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے شرف ہم کلامی سے مشرف فرمایا اور آل فرعون کو بحر قلزم میں میرے ہی ذریعہ ہلاک فرمایا اور بنی اسرائیل کو نجات بخشی، میری امت سے ایک ایسی قوم بھی پیدا فرمائی جو سیدھا راستہ دکھاتی اور حق پر ثابت قدم رہتی۔ پھر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے عظیم ملک عطا فرمایا اور زبور شریف کا علم بخشا، لوہے کو میرے ہاتھ میں نرم کیا اور پہاڑوں اور پرندوں کو میرا مطیع بنایا کہ میرے ساتھ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے، مجھے نبوت عطا فرمائی اور فصاحت کلام سے معزز کیا۔ یعنی حق وباطل میں فیصلہ کرنے والا کلام۔ پھر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی، تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہواؤں کو میرے تابع کیا، شیاطین میرے تابع فرمان رہتے میں جو چاہتا ہوں ان سے بناتے ہیں پختہ عمارتیں، مجسمے، بڑے بڑے لگن جیسے حوض ہوں اور بھاری دیگیں جو چولہوں پر جمی رہتیں، اور مجھے پرندوں کی بولیاں سکھائیں، اور ہر چیز میں مجھے فضیلت بخشی، میرے تابع کیا شیاطین، انسانوں اور پرندوں کے لشکر کو، بہت سے مومن بندوں پر مجھے فضیلت بخشی، مجھے ایسی سلطنت بخشی جو میرے بعد کسی کو عطا نہ فرمائی اور میری بادشاہت مرے حق میں ایسی مبارک فرمائی کہ مجھ سے اس کا حساب نہ ہوگا۔ پھر حضرت عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی تو فرمایا: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنا مبارک کلمہ فرمایا ور مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل پیدا فرمایا کہ ان کی تخلیق بغیر ماں باپ صرف مٹی سے ہوئی اور مجھے بغیر باپ پیدا کیا۔ مجھے اپنی کتاب تورات وانجیل کا علم بخشا اور نبوت سے سرفراز فرمایا: ساتھ ہی مجھے

یہ معجزہ عطا کیا کہ میں مٹی سے پرند کی صورت بناتا اور اس میں پھونک مارتا تو وہ اللہ تعالٰی کے حکم سے پرندہ بن کر اڑ جاتا، اور مجھے یہ معجزہ بھی دیا کہ میں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو صحیح کر دیتا اور مردوں کو اللہ کے اذن سے زندہ فرماتا، مجھے بلند کیا اور پاک کیا، مجھے اور میری والدہ ماجدہ کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا لہذا شیطان کا قابو ہم پر نہ چلا۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرماتے ہوئے فرمایا: تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔ الحدیث۔

تجلی الیقین ص ۱۳۸

۲۸۲٤۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: قال لی جبرئیل علیه السلام: قلبت الارض مشارقها و مغاربها، فلم اجد رجلا افضل من محمد، و لم اجد بنی اب افضل من بنی هاشم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل نے مجھ سے عرض کی: میں نے پورب پچھم ساری زمین الٹ پلٹ کر دیکھی، کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی خاندان، خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا۔

۳۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں۔ نقلہ فی المواہب۔

تجلی الیقین ص ۱۳۸

۲۸۲٥۔ **عن** عبد اللہ بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کنا جلوسا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی المسجد و معنا ناس من اهل المدینة و هم اهل النفاق، فاذا سحابة! فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: سلم علیّ ملك ثم قال لی: لم ازل استاذن ربی عزوجل فی لقائك حتی کان اوان اذن لی، و انی ابشرك انه لیس احدا اکرم علی اللہ منك۔

۲۸۲٤۔ المواهب اللدنیة للقسطلانی، ☆

۲۸۲٥۔ کنز العمال للمتقی، ۳٥٤۹۹، ٤۳۱/۱۲ ☆

حضرت عبداللہ بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد نبوی میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، کچھ مدینہ کے باشندہ منافقین بھی جمع تھے، ناگاہ ایک ابر نظر آیا۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی: مدت سے اپنے رب سے قدمبوسی حضور کی دعا مانگتا تھا، یہاں تک کہ اب اس نے اذن دیا کہ میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔

۲۸۲۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :حملت علی دابة بیضاء بین الحمار و بین البغل ، فی فخذیها جناحان تحفز بهما رجلیها ، فلما دنوت لا رکبها شمست ، فوضع جبرئیل یده علی معرفتها ثم قال : الا تستحیین یا براق مما تصنعین ؟ و الله ! ما رکب علیك عبد الله قبل محمد اکرم علی الله منه ، فاستحیت حتی ارفضت عرقا، ثم اقرت حتی رکبتها فعملت باذنیها و قبضت الارض حتی کان منتهی و قع حافرها طرفها ، وکانت طویلة الظهر طویلة الاذنین و خرج معی جبرئیل لا یفوتنی و لا افوته حتی انتهی بی الی بیت المقدس فانتهی البراق الی موقفه الذی کان یقف فربطته فیه ، وکان مهبط الانبیاء ، و رأیت الانبیاء جمعوا لی ، فرأیت ابراهیم و موسیٰ و عیسیٰ فظننت انه لابد من ان یکون لهم ایام ، فقدمتی جبرئیل حتی صلیت بین ایدهم ، و سألتهم فقالوا : بعثنا للتوحید۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی شب میں ایک جانور پر سوار ہوا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اس کی دونوں رانوں میں پر تھے جن کے ذریعہ وہ خوب تیز چلتا، جب میں سوار ہونے کے قریب ہوا تو اس نے شوخی کی، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کی گردن پر تھپکی دی اور فرمایا: اے براق تجھے اپنی شوخی پر شرم نہیں آتی، قسم بخدا تجھ پر آج تک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر اللہ کے یہاں برگزیدہ کوئی دوسرا سوار نہیں ہوا۔ یہ سن کر وہ پسینہ پسینہ ہوگیا، وہ سکون سے ہوا تو میں اس پر سوار ہوا، میں نے اس کے کان پکڑے اور نہایت اطمینان سے بیٹھا

۷۸۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۰۲، ۱۱/۳۹۷

جیسے زمین پر بیٹھتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہاں اس کے قدم پڑتے ہیں جہاں نگاہ پہونچتی، اس کی پیٹھ بھی خوب چوڑی تھی اور کان خوب لمبے تھے، حضرت جبرئیل میرے ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے، براق اپنی جگہ پر جا کر ٹھہر گیا اور میں نے اس کو وہاں ہی باندھ دیا، یہ انبیائے کرام کی جائے نزول تھی اور سب حضرات میرے لئے جمع تھے، میں نے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ ان کا کوئی امام ضرور ہوگا۔ پھر حضرت جبرئیل نے میرا دست اقدس پکڑ کر مجھے امام بنایا، میں نے ان کو نماز پڑھائی پھر آپس میں گفتگو شروع ہوئی، میں نے ان سے سوال کیا تو عرض کرنے لگے، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے اعلان کے لئے مبعوث فرمایا: ۱۲م

۲۸۲۷۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی بالبراق لیلۃ اسری بہ ملجما مسرجا فاستصعب علیہ فقال لہ جبرئیل علیہ السلام: ابمحمد تفعل ھذا فما رکبک احد اکرم علی اللہ منہ، قال فارفض عرقا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس کی لگام لگی تھی اور زین کسی تھی، اس نے شوخی کی تو حضرت جبرئیل نے فرمایا: اے براق! کیا تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یہ شوخی کرتا ہے۔ حالانکہ ایسا معزز و مکرم آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ یہ سن کر براق پسینہ پسینہ ہوگیا۔ ۱۲م

تجلی الیقین ص ۱۴۰

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شفا شریف میں حدیث نقل فرمائی۔

اطمع ان اکون اعظم الانبیاء اجرا یوم القیامۃ۔

میں طمع کرتا ہوں کہ قیامت میں میرا ثواب سب انبیاء سے زیادہ ہو۔

اسی میں منقول

اما ترضون ان یکون ابراھیم و عیسیٰ کلمۃ اللہ فیکم یوم القیامۃ ثم قال: انھما فی امتی یوم القیامۃ۔

۲۸۲۷۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورۃ بنی اسرائیل ۱۴۱/۲

کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم خلیل اللہ وعیسی کلمۃ اللہ روز قیامت تم میں شمار کئے جائینگے پھر فرمایا: وہ دونوں روز قیامت میری امت میں ہوں گے۔

افضل القری میں فتاوی امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور سے عرض کی: ابشر فانك خیر خلقه و صفوته من البشر، حباك الله بما لم یحب به احدا من خلقه، لا ملكا مقربا و لا نبیا مرسلا۔

مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں۔ اس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا اور وہ دیا جو سارے جہاں میں سے کسی کو نہ دیا، نہ کسی مقرب فرشتہ کو نہ کسی مرسل نبی کو۔

علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد میں ناقل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جناب مولی المسلمین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا:

یا ابا الحسن! ان محمدا رسول رب العالمین و خاتم النبیین و قائد الغر المحجلین وسید جمیع الانبیاء و المرسلین الذی تنبأ و آدم بین الماء و الطین، رؤف بالمومنین، شفیع المذنبین ارسله الله الی کافه الخلق اجمعین۔

اے ابو الحسن! بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں اور پیغمبروں کے خاتم، روشن رو اور روشن دست و پا والوں کے پیشوا، تمام انبیاء و مرسلین کے سردار، نبی ہوئے جبکہ آدم آب و گل میں تھے، مسلمانوں پر نہایت مہربان، گنہگاروں کے شفیع، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

بعض احادیث میں مذکور ہے

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیه ملك مقرب و لا نبی مرسل

میرے لئے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں۔ مدارج النبوۃ۔

مولانا فاضل علی قاری شرح شفا میں علامہ تلمسانی سے ناقل حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل نے مجھے آکر یوں سلام کیا۔

السلام علیك یا اول، السلام علیك یا آخر، السلام علیك یا ظاهر،

السلام علیك یا باطن۔

میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ تو خالق کی صفتیں ہیں، مخلوق کو کیوں کر مل سکتی ہیں، عرض کی میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یوں سلام کیا ہے۔ اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہے، اپنے نام وصفت سے حضور کے لئے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں۔ حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور آخر اس لئے کہ ظہور میں سے سب سے موخر اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں، اور باطن اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے باپ آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا، میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجی یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور کو مبعوث فرمایا: خوشخبری دینے اور ڈر سنانے کے لئے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور چراغ تاباں، اور ظاہر اس لئے حضور کا نام رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا، اور حضور کا شرف و فضل سب اہل آسمان وزمین پر آشکارا کیا۔

تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجی، اللہ تعالیٰ حضور پر درود بھیجے، حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، اور حضور کا رب اول وآخر وظاہر باطن ہے، اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔ یہ عظیم بشارت سن کر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبین حتی فی اسمی و صفتی،

حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں کہ میرے نام اور صفت میں۔

ھکذا نقل و قال روی التلمسانی عن ابن عباس، وظاهره انه اخرجه بسنده الی ابن عباس، فان ذلك هو الذی یدل علیه روی، کما فی الزرقانی و اللہ سبحانه تعالیٰ اعلم

تجلی الیقین ص ۱۵۱

۷۔ حضور کے لئے انبیائے کرام سے عہد و میثاق

۲۸۲۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال:

۲۸۲۸۔ التفسیر لابن جریر، ۲۳۲/۳

لم یبعث اللہ عزوجل نبیا آدم فمن بعدہ الا اخذ علیہ العہد فی محمد، لئن بعث و هو حی لیؤمنن بہ و لینصرنہ، و یامرہ فیاخذ العہد علی قومہ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آخر تک جتنے انبیا بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے۔ اور اپنی امت سے اس مضمون کا عہد لے۔

۲۸۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ثم ذکر ما اخذ علیہم، یعنی علی اہل الکتاب، و علی انبیائہم من المیثاق بتصدیقہ یعنی بتصدیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جائہم و اقرار ہم بہ علی انفسہم، فقال: و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمۃ، الی آخر الآیۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پھر اس عہد میثاق کا ذکر فرمایا جو اہل کتاب اور ان کے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے لیا گیا تھا کہ جب نبی آخر الزماں حضور احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوں اور وہ ان کے زمانہ میں موجود ہوں تو سب ان کی نبوت و رسالت کی تصدیق کریں اور اقرار کریں، لہذا اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے و اذ اخذ الآیۃ۔ ۱۲ام

تجلی الیقین ص ۱۵

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ امام زرکشی و حافظ عماد بن کثیر و امام الحفاظ و علامہ ابن حجر عسقلانی نے اسے صحیح بخاری کی طرف نسبت کیا، واللہ تعالیٰ اعلم

اس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ و الثناء نشر مناقب و ذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے، اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافل ملائک منزل کو حضور کی یاد و مدح سے زینت دیتے، اور اپنی امتوں سے حضور پرنور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے، یہاں تک کہ وہ پچھلا مژدہ رسان کنواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ "مبشرا برسول یاتی من بعدی

۲۸۲۹۔ التفسیر لابن جریر ۳۳۲/۳

اسمه احمد" کہتا تشریف لایا، اور جب سب ستارے روشن مہ پارے ممکن غیب میں بگے آفتاب عالم تاب ختمیت نے باہزاران ہزار جاہ وجلال طلوع اجلال فرمایا: صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم دہرالداہرین۔ تجلی الیقین ص ۱۶

(۸) حضور افضل خلق ہیں

۲۸۳۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ما خلق الله وما ذرأ وما برأ نفسا اکرم علیه من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ما سمعت الله اقسم بحیاة احد غیره، قال الله تعالیٰ ذکره "لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جواسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو، نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم۔ الآیۃ۔ تجلی الیقین ص ۳۲

(۹) حضور کو جنت میں مقام وسیلہ عطا ہوگا

۲۸۳۱۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا صلیتم فاسئلوا الله لی الوسیلة، قیل: یا رسول الله! ما الوسیلة؟ قال: اعلیٰ درجة فی الجنة، لا ینالها الا رجل واحد، ارجو ان اکون انا هو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود پاک پڑھو تو میرے لئے وسیلہ کی دعا بھی کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: بلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد، امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں۔

۲۸۳۲۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الوسیلة درجة عند الله لیس فوقها درجة فسلوا الله ان

۲۸۳۔ التفسیر لابن جریر، ۱۴/۴۴

۲۸۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۵۲

۲۸۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۵۰۲

یوتینی الوسیلة ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وسیلہ ایک درجہ ہے اللہ تعالیٰ کے پاس جس سے اونچا کوئی درجہ نہیں، تو اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ مجھے وسیلہ عطا فرمائے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: خدا اور رسول جس بات کو بکلمۂ امید و ترجی بیان فرمائیں وہ یقین الوقوع ہے بلکہ بعض علماء نے فرمایا: کلام اولیاء میں بھی رجاء تحقیق ہی کے لئے۔ ذکر الزرقانی عن صاحب النور عن بعض شیوخہ فی اقسام الشفاعة ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی صاحبہا۔ تجلی الیقین ص ۱۳۵

۲۸۳۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ،ثم صلوا علیّ ، فانہ من صلی علیّ صلوة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہا عشرا ، ثم سلوا اللہ لی الوسیلة فانہا منزلة فی الجنة ، لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ ، و ارجو ان اکون انا ہو فمن سأل لی الوسیلة حلت علیہا الشفاعة ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مؤذن سے اذان سنو تو اس کا جواب دو پھر مجھ پر درود پاک پڑھو کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر میرے لئے وسیلہ مانگو کہ جنت میں یہ ایک درجہ ہے فقط ایک بندے کو ملے گا اور مجھے کامل امید ہے کہ وہ میں ہوں تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے اس پر میری شفاعت اترے گی۔

۲۸۳٤۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ رفعنی یوم القیامة فی اعلی غرفة من جنات النعیم

۲۸۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن ، ۱۶۶/۱

السنن لابی داؤد، صلوة ۲۶ ، باب ما یقول اذا سمع المؤذن ، ۷۷/۱

الجامع للترمذی، مناقب، کتاب المناقب، ۲۰۱/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۸۹/۲

۲۸۳٤۔ کتاب الرد علی الجہمیة للدارمی،

لیس فوقه الا حملة العرش ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے روز قیامت جنات نعیم کے سب غرفوں سے اعلیٰ غرفوں میں بلند فرمائے گا کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین ۔

تجلی الیقین ص ۱۳۶

* * *

٢۔ معجزات

(١) انگشتان مبارک سے چشمہ جاری ہوا۔

٢٨٣٥۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وحانت صلوة العصر فالتمس الناس الوضوء فلم یجدوه فاتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بوضوء فوضع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی ذلك الاناء یده ، فامر الناس ان یتوضؤا منه ، فرأیت الماء ینبع من تحت بین اصابعه فتوضأ الناس حتی توضؤا من عند آخرهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہوگیا تھا اور لوگ وضو کے لئے پانی کی تلاش میں تھے لیکن پانی نہیں مل سکا، حضور مختار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھوڑا پانی ایک برتن میں لایا گیا، حضور نے اس برتن میں اپنا دست اقدس رکھا، پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وضو کریں، میں نے دیکھا کہ آپ کی انگشتانِ مبارک سے پانی ابل رہا تھا یہاں کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے وضو کیا ١٢م

٢٨٣٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: عطش الناس یوم الحدیبیة و النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین یدیه رکوة فتوضا فجهش الناس نحوه قال: ما لکم؟ قالوا: لیس عندنا ماء نتوضأ و لا نشرب الا ما بین یدیك ، فوضع یده فی الرکوة فجعل الماء یثور بین اصابعه کامثال العیون ، فشربنا و توضأنا قلت: کم کنتم قال: لو کنا مأة الف لکفانا ، انا کنا خمس عشرة مأة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز لوگ پیاس کی شدت میں مبتلا ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ نے وضو فرمایا پھر لوگ آپ کے گرد آکر جمع ہوگئے، حضور نے یہ دیکھ

٢٨٣٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام، ٥٠٤/١
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی آیات النبوة، ٢٠٤/٢

٢٨٣٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام، ٥٠٤/١

کرفرمایا: کس لئے تم لوگ یہاں جمع ہوئے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہمارے پاس وضو کے لئے پانی نہیں، اور نہ پینے کے لئے، بس یہ ہی تھوڑا سا پانی ہے جو حضور کے پاس رکھا ہے، یہ سن کر آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ کی انگشتان مبارک سے ایسا ابل پڑا جیسے چشمے سے تو ہم سب نے پیا اور وضو کیا، راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت جابر سے پوچھا کہ آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا اگر ایک لاکھ ہوتے جب بھی کافی ہوجاتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔ ۱۲م

۲۸۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا نعد الآیات برکۃ و انتم تعدونھا تخویفا، کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فقل الماء، فقال: اطلبوا فضلۃ من ماء فجاء وا باناء فیہ ماء قلیل، فادخل یدہ فی الاناء ثم قال: حی علی الطھور المبارک و البرکۃ من اللہ، فلقد رأیت الماء ینبع من بین اصابع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لقد کنا نسمع تسبیح الطعام و ھو یؤ کل۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برکت والے معجزات شمار کرتے تھے جبکہ تم خوف دلانے والی آیات کی شمار میں لگے رہتے ہو، سنو! ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ پانی کی قلت ہوگئی، آپ نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی ہو تو لے آو، ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں تھوڑا پانی تھا، آپ نے برتن میں اپنا دست اقدس ڈالا اور فرمایا: پاک پانی کی طرف آو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور برکت والا ہے میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے ابل رہا تھا۔ اس کے علاوہ ہم نے بارہا یہ معجزہ بھی دیکھا کہ ہم خود آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔ ۱۲م

(۲) درخت اور ابر کا سایہ کرنا۔

۲۸۳۸۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خرج ابو طالب

۲۸۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۱/۵۰۵

۲۸۳۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی بدء النبوۃ، ۲/۲۰۲

الی الشام و خرج معه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی اشیاخ من قریش ، فلما اشرفوا علی الراهب هبط فحلوا رحالهم ، فخرج الیهم الراهب ، و کانوا قبل ذلك یمرون به فلا یخرج الیهم و لا یلتفت قال : فهم یحلون رحالهم فجعل یتخللهم الراهب حتی جاء فاخذ بید رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : هذا سید العالمین ، هذا رسول الله رب العالمین ، یبعثه الله رحمة للعالمین ، فقال له اشیاخ من قریش : ما علمك ؟ فقال : انکم حین اشرفتم من العقبة لم یبق حجر و لا شجر الا خر ساجدا، و لا یسجدان الا لنبی ، و انی اعرفه بخاتم النبوة اسفل من غضروف کتفه مثل التفاحة ، ثم رجع فصنع لهم طعاما ، فلما اتاهم به فکان هو فی رعیة الابل فقال : ارسلوا الیه فاقبل و علیه غمامة تظله، فلمادنا من القوم وجدهم قد سبقوه الی فیء الشجرة ، فلما جلس مال فیء الشجرة علیه فقال : انظروا الی فیء الشجرة مال علیه ، قال : فبینما هو قائم علیهم و هو ینا شدهم ان لا یذهبوا به الی الروم ، فان الروم ان رأو عرفوا بالصفة فیقتلونه ، فالتفت فاذا بسبعة قد اقبلوا من الروم فاستقبلهم فقال : ما جاء بکم ؟ قالوا : جئنا ان هذا النبی خارج فی هذا الشهر ، فلم یبق طریق الا بعث الیه باُنا س و انا قد اخبرنا خبره بعثنا الی طریقك هذا، فقال : هل خلفکم احد هو خیر منکم قالوا: انما اخبرنا خبره بطریقك هذا ، قال: افرأیتم امرا ا راد الله ان یقضیه ، هل یستطیع احد من الناس رده ؟ قالوا: لا، قال: فبایعوه و اقاموا معه قال: انشد کم بالله ! ایکم ولیه ؟ قالوا : ابو طالب، فلم یزل یناشده حتی رده ابو طالب۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب اور رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف سفر فرمایا، جب بصریٰ میں بحیرہ راہب کے پاس پہونچے تو ابوطالب نے وہاں پہونچ کر قیام کا ارادہ کیا اور اس ارادہ سے سب نے اپنے کجاوے کھول دئے ان لوگوں کو دیکھ کر راہب ان کے پاس آیا حالانکہ ان لوگوں نے اس سے پہلے بھی یہاں قیام کیا تھا لیکن کبھی اس نے ملاقات نہیں کی، اور نہ ہی ان کی طرف کوئی التفات کیا تھا، حضرت ابوموسی اشعری فرماتے ہیں: کہ یہ لوگ ابھی اپنے کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پہونچا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یہ تمام جہان کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں،

اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، اکابر قریش نے کہا: تمہیں کس نے بتایا، اس نے کہا: جب تم لوگ مکہ سے چلے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جس نے ان کو سجدہ نہ کیا ہو، اور یہ سب صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ نیز میں ان کو مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کے مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان تمام لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا، جب وہ کھانا لیکر آیا تو آپ اونٹوں کو چرا رہے تھے، راہب نے کہا: ان کو بلاؤ، آپ تشریف لائے تو آپ کے سر انور پر بادل سایہ فگن تھا، قوم کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ تمام لوگ درخت کے سایہ میں پہونچ چکے ہیں۔ لیکن جب آپ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا، راہب نے کہا: درخت کے سایہ کو دیکھو کہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راوی فرماتے ہیں: راہب ان کے پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ لے جاؤ کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو ان کی صفات کے ساتھ پہچان لیں گے اور قتل کردیں گے، اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات آدمی روم کی طرف سے آرہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ نبی اس مہینے گھر سے باہر نکلنے والے ہیں، اس لئے ہر راستہ پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں اور ہمیں ان کی خبر ملی ہے لہذا ہم اس راستہ کی طرف آئے ہیں، راہب نے پوچھا، کیا تمہارے پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے؟ بولے: ہمیں آپ کے اس راستہ کی خبر دی گئی ہے اس نے کہا: بتاؤ تو سہی کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، راوی فرماتے ہیں: کہ ان سب نے حضور کے یا راہب کے ہاتھ پر عہد کرلیا (کہ اپنی حرکت سے باز رہیں گے) اور وہیں اقامت اختیار کرلی کہ واپس ہی نہ گئے۔ پھر راہب نے ان قافلہ والوں سے کہا: میں تمہیں قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوطالب، چنانچہ وہ ابوطالب کو مسلسل قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپ کو واپس کردیا۔

۲۸۳۹۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انا اسرینا حتی کنا فی آخر اللیل وقعنا وقعۃ، لا

۲۸۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصعید الطیب فی وضوء المسلم، ۱/[illegible]

وقعة احلى عند المسافر منها ، فما ايقظنا الاحر الشمس فكان اول من استيقظ فلان ثم فلان يسميهم ابو رجاء فنسى ثم عمر بن الخطاب الرابع و ، و كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا نام لم يوقظه حتى يكون هو يستيقظ ، لا نا لا ندرى ما يحدث له في نومه ، فلما استيقظ عمر و رأى ما اصاب الناس و كان رجلا جليدا ، فكبر و رفع صوته بالتكبير فما زال يكبر و يرفع صوته بالتكبير حتى استيقظ لصوته النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فلما استيقظ شكوا اليه الذى اصابهم فقال : لا ضير او لا يضير ، ارتحلوا فارتحل فسارغير بعيد ثم نزل فدعا بالوضوء فتوضأ و نودى بالصلوٰة فصلى بالناس ، فلما انفتل من صلوته اذا هو برجل معتزل لم يصل مع القوم قال : ما منعك يا فلان ان تصلى مع القوم ؟ قال : اصابتنى جنابة و لا ماء ، قال : عليك بالصعيد ، فانه يكفيك ثم سار النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاشتكى اليه الناس من العطش فنزل فدعا فلانا كان يسميه ابورجاء نسيه عوف ، و دعا عليا فقال : اذهبا فابتغيا الماء ، فانطلقا فتلقيا امرأة بين مزادتين او سطيحتين من ماء على بعير لها ، فقالا لها : اين الماء ؟ قالت : عهدى بالماء امس هذه الساعة و نفرنا خلوفا ، قالا لها : انطلقى اذاً قالت : الى اين؟ قالا: الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : قالت الذى يقال له الصابى قالا : هو الذى تعنين فانطلقى فجاءا بها الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وحدثاه الحديث ، قال : فاستنزلوها عن بعيرها و دعا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم باناء ففرغ فيه من افواه المزادتين او السطيحتين واو كأ افواههما و اطلق العزالى و نودى فى الناس ، اسقوا واستقوا فسقى من سقىٰ و استقى من شاء و كان آخر ذلك ان اعطى الذى اصابته الجنابة اناء من ماء ، قال: اذهب فافرغه عليك و هى قائمة تنظر الى ما يفعل بمائها وايم الله : لقد اقلع عنها وانه ليخيل الينا انها اشد ملئة منها حين ابتدأ فيها ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اجمعوا لها ، فجمعوا لها من بين عجوة و دقيقة و سويقة حتى جمعوا لها طعاما فجعلوه فى ثوب وحملوها على بعيرها ووضعوا الثوب بين يديها فقال لها: تعلمين ما رزئنا من مائك شيئا ، ولكن الله هو الذى اسقانا فاتت اهلها و قد احتبست عنهم قالوا : ما حبسك يا فلانة ؟ قالت : العجب ، لقينى رجلان فذهبا بى الى هذا الرجل الذى يقال له الصابى ففعل كذا وكذا ، فو الله انه لأسحر الناس من بين هذه و هذه و قالت اصبعيها الوسطى و السبابة فرفعتهما الى السماء تعنى السماء و الارض و

انه لرسول الله حقا ، فكان المسلمون بعد يغيرون على من حولها من المشركين و لا يصيبون الصرم الذى هى منه ، فقالت يوما لقومها : ما ارى ان هولاء القوم قد يدعونكم عمدا ، فهل لكم فى الاسلام فاطاعوها فدخلوا فى الاسلام۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رات بھر چلتے رہے اور رات کے آخری حصہ میں ہم نے پڑاؤ کیا، مسافر کے لئے چونکہ رات کے آخری حصہ میں نیند سے زیادہ اور کوئی میٹھی چیز نہیں ہوتی لہذا سب سو گئے اور آنکھ اس وقت کھلی جب سورج کی گرمی پہونچی۔ سب سے پہلے فلاں پھر فلاں اور پھر فلاں بیدار ہوئے (راوی حدیث حضرت ابو رجاء نے ان سب کے نام بتائے تھے لیکن ان سے روایت کرنے والے حضرت عوف بھول گئے اس لئے ابو رجاء کے بعد کے رواۃ فلاں پھر فلاں ہی سے تعبیر کرتے آئے) پھر چوتھے نمبر پر جاگنے والے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آرام فرماہوتے تو ہم آپ کو بیدار نہ کرتے جب تک آپ خود نہ جاگتے، کیونکہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ آپ کو خواب میں کیا امور پیش آنے والے ہیں۔ لیکن حضرت عمر جب جاگے تو لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر رہا نہ گیا، چونکہ آپ باہمت شخص تھے اس لئے آپ نے جرأت کر کے تکبیر کہی اور بلند آواز سے مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی آواز سن کر جاگے، لوگوں نے فوراً حضور کی خدمت میں پریشانی عرض کی: فرمایا: کوئی فکر کی بات نہیں، یا فرمایا اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ چلو، تھوڑی دیر چلنے کے بعد اترے وضو کا پانی طلب کیا، وضو فرمایا پھر نماز کے لئے اذان کہی گئی اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک طرف بیٹھے ہیں، انہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، فرمایا: اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روک دیا، عرض کی: مجھے غسل کی ضرورت تھی اور پانی نہیں ہے، آپ نے فرمایا: مٹی سے تیمم کرلیتے یہ تیرے لئے کافی ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روانہ ہوئے لوگوں نے حضور سے پیاس کا شکوہ کیا۔ آپ اترے اور فلاں شخص کو بلایا (یہاں بھی حضرت ابو رجاء نے ان شخص کا نام لیا تھا لیکن عوف بھول گئے) اور حضرت علی کو بلایا، ان دونوں حضرات سے فرمایا، دونوں جاؤ اور پانی ڈھونڈ

کر لاؤ یہ دونوں چل دیئے ، راستہ میں ایک عورت ملی جس نے پانی کے دو مشکیزے یا تھیلے لٹکار کھے تھے اور درمیان میں بیٹھی ہوئی جارہی تھی، اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ بولی مجھے پانی کل اسی وقت ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے، ان دونوں حضرات نے فرمایا: تب تو تم ہمارے ساتھ چلو، بولی کہاں؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چلو، اس نے کہا: وہی جو نئے دین کا بانی صابی کہلاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں وہی جن کو تم یہ سمجھتی ہو، دونوں حضرات اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے، سارا ماجرا کہہ سنایا، حضرت عمران بیان کرتے ہیں، لوگوں نے اسے اونٹ سے اتارا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا، دونوں تھیلوں یا مشکیزوں کا منہ کھول کر اس سے پانی ڈالنا شروع کر دیا اور پھر اوپر کا منہ بند کر کے نیچے کا منہ کھول دیا، پھر لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ پانی پیو اور جانوروں کو پلاؤ، لہذا جس نے چاہا پیا اور جس نے چاہا پلایا، آخر میں آپ نے فرمایا: جسے نہانے دھونے کی ضرورت تھی اسے بھی ایک برتن بھر کے دو کہ وہ اپنی ضرورت پوری کرے۔ وہ عورت حیران کھڑی یہ ماجرا دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم! جب پانی لینا بند کر دیا گیا، تو ہمیں ایسا دکھائی دیتا تھا کہ اب وہ مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ اس کے لئے جمع کرو، لوگوں نے آٹا، کھجور اور ستو وغیرہ اکٹھے کرنا شروع کئے یہاں تک کہ کافی مقدار میں کھانا اکٹھا ہو گیا اور کھانا ایک کپڑے میں باندھ کر اسے اونٹ پر سوار کر دیا گیا، آپ نے اس سے فرمایا: جاؤ ہم نے تمہارے پانی سے کچھ بھی کم نہ کیا، اللہ ہی نے ہمیں پلایا ہے پھر وہ عورت اپنے گھر والوں میں پہونچی۔ چونکہ اس کی واپسی میں تاخیر ہو گئی تھی اس لئے پوچھا تجھے کس نے روک لیا تھا؟ وہ بولی: ایک تعجب خیز واقعہ پیش آیا، مجھے دو آدمی ملے اور اس شخص کے پاس لے گئے جسے صابی کہا جاتا ہے، اس نے اس طرح کیا، خدا کی قسم! جتنے لوگ اس کے اور اس کے درمیان ہیں اس نے اپنی بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کیا کہ وہ ان سب میں بڑا جادوگر ہے، یا واقعی وہ اللہ کا رسول ہے۔ پھر مسلمان اس کے ارد گرد مشرکوں کو قتل کرتے مگر جس بستی میں وہ عورت رہتی تھی اسے ہاتھ بھی نہ لگاتے، ایک دن اس عورت نے اپنی قوم سے کہا میں سمجھتی ہوں کہ یہ لوگ عمداً تمہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ تو کیا اب بھی تمہیں اسلام قبول کرنے

میں تامل ہے؟ انہوں نے اس عورت کی بات مانی اور سب اسلام میں داخل ہو گئے۔ ۱۲م

(۴) چاند کا شق ہونا

۲۸۴۰۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه انه حدثهم ان اهل مكة سالوا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يريهم آية فاراهم انشقاق القمر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے بیان فرمایا: کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا۔ ۱۲م رسائل نور اور سایہ ۹۵

(۵) سایۂ حضور نہیں تھا

۲۸۴۱۔ **عن** ذكوان رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لم يكن يرى له ظل فى شمس ولا فى قمر۔

حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ سورج کی دھوپ میں دیکھا گیا اور نہ چاند کی چاندنی میں۔ ۱۲م نفی الفی ص ۵۲

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس مہر سپہر اصطفاء، ماہ منیر اجتباء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا، اور یہ امر احادیث واقوال علمائے کرام سے ثابت اور اکابر ائمہ وجہابذ فضلاء مثل حافظ رزین محدث وعلامہ ابن سبع صاحب شفاء الصدور وامام علامہ قاضی عیاض صاحب کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفی وامام عارف باللہ سید جلال الملۃ والدین محمد بلخی رومی قدس سرہ وعلامہ حسین بن محمد دیار بکری واصحاب سیرت شامی وسیرت حلبی وامام علامہ جلال الملۃ والدین سیوطی وامام شمس الدین ابو الفرج ابن جوزی محدث صاحب کتاب الوفاء وعلامہ شہاب الحق والدین خفاجی صاحب نسیم الریاض وامام احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ وفاضل اجل محمد زرقانی مالکی شارح مواہب وشیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی ومولانا شاہ

۲۸۴۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب سوال المشركين ان يريهم آية، ۵۱۳/۱

۲۸۴۱۔ نوادر الاصول للحكيم الترمذى،

عبدالعزیز صاحب دہلوی وغیرہم اجلہ فاضلین ومقتدایان کہ آج کل کے مدعیان خام کارکوان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں، خلفا عن سلف ائمہ اپنی تصانیف میں اس کی تصریح کرتے آئے اور مفتی عقل و قاضی نقل نے باہم اتفاق کر کے اس کی تاسیس وتشیید کی۔

امام علام حافظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب خصائص کبریٰ میں اس معنی کے لئے ایک باب وضع فرمایا اور اس میں حدیث ذکوان ذکر کر کے نقل کیا:

قال ابن سبع من خصائصه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان ظله كان لا يقع على الارض و انه كان نورا فكان اذا مشى فى الشمس و القمر لا ينظر له ظل قال بعضهم و يشهد له حديث قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى دعائه و اجعلنى نورا۔

یعنی ابن سبع نے کہا حضور کے خصائص کریمہ سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور آپ نور محض تھے تو جب دھوپ یا چاندنی میں چلتے آپ کا سایہ نظر نہ آتا، بعض علماء نے فرمایا: اور اس کی شاہد ہے وہ حدیث کہ حضور نے اپنی دعا میں عرض کیا کہ مجھے نور کردے۔

نیز انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باب ثانی فصل رابع میں فرماتے ہیں۔

لم يقع ظله على الارض و لا رئى له ظل فى شمس و لا قمر فقال ابن سبع لانه كان نورا قال رزين لغلبة انواره۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑا، حضور کا سایہ نظر نہ آیا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں، ابن سبع نے فرمایا: اس لئے کہ حضور نور ہیں، امام رزین نے فرمایا: اس لئے کہ حضور کے انوار سب پر غالب ہیں۔

امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفاء میں فرماتے ہیں:

و ما ذكر من انه لا ظل لشخصه فى شمس و لا قمر لانه كان نورا۔

یعنی حضور کے دلائل نبوت وآیات رسالت سے ہے وہ بات جو مذکور ہوئی کہ آپ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں اس لئے کہ حضور نور ہیں۔ انتہی‘‘

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ اس کی شرح نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:

دھوپ اور چاندنی اور جو روشنیاں کہ ان میں بسبب اس کے کہ اجسام انوار کے حاجب

ہوتے ہیں لہذا ان کا سایہ نہیں پڑتا جیسا کہ انوار حقیقت میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، پھر حدیث کتاب الوفاء ذکر کر کے اپنی ایک رباعی انشاد کی جس کا خلاصہ یہ ہے، کہ سایہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن بسبب حضور کی کرامت وفضیلت کے زمین پر نہ کھینچا گیا اور تعجب ہے کہ باوجود اس کے تمام آدمی آپ کے سایہ میں آرام کرتے ہیں، پھر فرماتے ہیں: بہ تحقیق قرآن عظیم ناطق ہے کہ آپ نور روشن ہیں اور آپ کا بشر ہونا اس کے منافی نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا، اگر تو سمجھے تو ہو نور علیٰ نور ہیں و هذا نصه الخفاجي ۔

(و) و من دلائل نبوته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما ذكر بالبناء للمجهول و الذى ذكره ابن سبع (من انه) بيان ما الموصولة لا ظل تشخصه) اى جسده الشريف اللطيف اذا كان فى شمس و لا قمر) مما ترى فيه الظلال لحجب الاجسام ضوء النيرين و نحوهما وعلل ذلك ابن سبع بقوله (لانه)(صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان نورا و الانوار شفافة لطيفة لا تحجب غيرها و الانوار لا ظل لها كما تشاهد فى انوار الحقيقة و هذا اورد صاحب الوفاء عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال : لم يكن لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ظل و لم يقم مع شمس الا غلب ضوء ه ضوئها و لا مع السراج الا غلب ضوءه ضوءه و قد تقدم هذا والكلام عليه ورباعيتها فيه و هى ۔

ماجر لظل احمد اذيال في الارض كرامة كما قد قالوا
هذا عجب و كم به من عجب و الناس بظله جميعا قالوا

و قالوا هذا من القيلولة و قد نطق القرآن بانه النور المبين و كونه بشرا لا ينافيه كما توهم فان فهمت فهو نور على نور فان النورهم الظاهر بنفسه المظهر لغيره و تفصيله فى مشكوٰة الانوار ۔

حضرت مولوی معنوی قدس سرہ القوی دفتر پنجم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

چوں فناش از فقیر پیرایہ شوذ او محمد وار بے سایہ شود (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

مولانا بحر العلوم نے شرح میں فرمایا:

در مصرع ثانی اشارہ بمعجزہ آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را سایہ نمی افتاد۔

امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں

فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا دھوپ نہ چاندنی میں، اسے حکیم ترمذی نے ذکوان سے پھر ابن سبع کا حضور کے نور سے استدلال اور حدیث ''اجعلنی نورا'' سے استشہاد ذکر کیا حیث قال:

لم یکن لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل فی شمس و لا قمر رواہ الترمذی عن ذکوان و قال ابن سبع کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نورا فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظھر لہ ظل قال غیرہ و یشھد لہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی دعائہ و اجعلنی نورا۔

اسی طرح سیرت شامی میں ہے

و زاد عن الامام الحکیم قال معناہ لئلا یطأ علیہ کافر فیکون مذلۃ لہ۔

امام ترمذی نے فرمایا اس میں حکمت یہ تھی کہ کوئی سایہ اقدس پر پاؤں نہ رکھے۔

اقول: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لئے جاتے تھے، ایک یہودی حضرت کے گرد عجب حرکات اپنے پاؤں سے کرتا جاتا، اس سے دریافت فرمایا: بولا بات یہ ہے کہ اور تو کچھ قابو ہم تم پر نہیں پاتے، جہاں جہاں تمہارا سایہ پڑتا ہے اسے اپنے پاؤں سے روندتا چلتا ہوں، ایسے خبیثوں کی شرارتوں سے حضرت حق عز جلالہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محفوظ فرمایا: نیز اسی طرح سیرت حلبیہ میں ہے۔ قدر ما فی شفاء الصدور۔

محمد زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح میں فرماتے ہیں

حضور کے لئے سایہ نہ تھا اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حضور نور ہیں جیسا کہ ابن سبع نے کہا، اور حافظ رزین محدث فرماتے ہیں، سبب اس کا یہ تھا کہ حضور کا نور ساطع تمام انوار عالم پر غالب تھا اور بعض علماء نے کہا کہ حکمت اس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچانا ہے اس سے کہ کسی کافر کا پاؤں ان کے سایہ پر پڑے۔ ہذا کلامہ

(زرقانی کی اصل عبارت)

و لم یکن لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل فی شمس و لا قمر لا نہ کان نورا کما قال ابن سبع و قال رزین بغلبۃ انوارہ قیل حکمۃ ذلك صیانتہ عن ان یطا کافر علی ظلہ رواہ الترمذی الحکیم عن ذکوان ابی السمتان الزیات المدنی او

ابی عمر و المدنی مولی عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها و کل منهما ثقة من التابعین فهو مرسل لکن روی ابن المبارك و ابن الجوزی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماو لم یکن للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ظل و لم یقم مع الشمس قط الاغلب ضوؤه ضوء الشمس و لم یقم مع سراج قط الا غلب ضوئه ضو السراج و قال ابن سبع کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نورا فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظهر له ظل لان النور لا ظل له (و قال غیره و یشهد له قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی دعائه) لما سئل الله تعالیٰ یجعل فی جمیع اعضائه و جهاته نورا ختم بقوله (واجعلنی نورا) و النور لا ظل له و به یتم الاستشهاد۔ انتهی ۔

علامہ حسین بن محمد دیار بکری کتاب کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النوع الرابع مااختص صلی اللہ تعالیٰ علیہ بہ من الکرامات میں فرماتے ہیں

لم یقع ظله علی الارض و لا ری له ظل فی شمس و لا قمر

حضور کا سایہ زمین پر نہ پڑتا نہ دھوپ میں نہ چاندنی میں نظر آتا اسی طرح کتاب نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی الاطہار میں ہے۔

امام نسفی تفسیر مدارک شریف میں زیر قولہ تعالیٰ: لو لا اذ سمعتموه ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسهم خیرا۔ فرماتے ہیں۔

قال عثمن رضی الله تعالیٰ عنه ان الله ما اوق ظلك علی الارض لئلا یضع انسان قدمه علی ذلك الظل

امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔

امام ابن حجر مکی افضل القری میں زیر قول ماتن قدس سرہ لم یساوو ك فی علاك وقد حال سنامنك وونهم و سناء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فضائل میں حضور کے برابر نہ ہوئے حضور کی چمک اور رفعت حضور تک ان کے پہنچنے سے مانع ہوئی۔

فرماتے ہیں:۔

هو مقتبس من تسميته تعالیٰ لنبيه نورا فی نحو "قد جاء كم من الله نور و كتاب مبين" و كان صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يكثر الدعا بان الله يجعل كلا من حواسه و اعضائه و بدنه نورا اظهار الوقوع ذلك و تفضل الله تعالیٰ عليه به ليزداد شكره و شكرامته علی ذلك كما امرنا بالدعاء الذی فی اخر البقرة مع وقوعه و تفضل الله تعالیٰ به لذلك و مما يؤيد انه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم صارنورا و انه كان اذا مشی فی الشمس و القمر لا يظهر له ظل لانه لا يظهر الا للكثيف و هو صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قد خلصه الله من سائر الكثافات الجسمانيه و صيره نورا صرفا لا يظهر له ظل اصلا۔

یعنی یہ معنی اس سے لئے گئے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نور رکھا، مثلا اس آیت میں کہ "بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور تشریف لائے اور روشن کتاب" اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکثرت یہ دعا فرماتے کہ الہی! میرے تمام حواس و اعضاء اور سارے بدن کو نور کردے اور اس دعا سے یہ متصور نہ تھا کہ نور ہونا ابھی حاصل نہ تھا اس کا حصول مانگتے تھے بلکہ یہ دعا اس امر کے ظاہر فرمانے کی لئے تھی کہ واقع میں حضور کا تمام جسم پاک نور ہے اور یہ فضل اللہ عزوجل نے حضور پر کردیا جیسے ہمیں حکم ہوا کہ سورۂ بقرہ شریف کے آخر کی دعا عرض کریں وہ بھی اسی اظہار وقوع وحصول فضل الہی کے لئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور محض ہوجانے کی تائید اس سے ہے کہ دھوپ یا چاندنی میں حضور کا سایہ نہ پیدا ہوتا، اس لے کہ سایہ تو کثیف کا ہوتا ہے اور حضور کو اللہ تعالیٰ نے تمام جسمانی کثافتوں سے خالص کرکے نرا نور کردیا، لہذا حضور کے لئے سایہ اصلا نہ تھا۔

علامہ سلیمان جمل فتوحات احمدیہ شرح ہمزیہ میں فرماتے ہیں:

لم يكن له صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ظل يظهر فی شمس و لا قمر۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں۔

فاضل محمد بن فہمیہ کی " اسعاف الراغبين فی سيرة المصطفی و اهل بيته الطاهرين" میں ذکر خصائص نبی میں ہے۔

وانه لا فیٔ له

"حضور کا ایک خاصہ یہ ہے کہ حضور کے لئے سایہ نہ تھا

مجمع البحار میں برمز ش یعنی زبدہ شرح شفاء شریف میں ہے:۔

من اسمائه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم النور قيل من خصائصه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه اذا مشى فى الشمس و القمر لا يظهر له ظل ۔

حضور کا ایک نام مبارک نور ہے، حضور کے خصائص سے شمار کیا گیا کہ دھوپ اور چاندنی میں چلتے تو سایہ نہ پیدا ہوتا۔

شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔

ونبود مر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نہ در آفتاب ونہ در قمر

رواه الحكيم الترمذى عن ذكوان فى نوادر الاصول وعجب است ازیں بزرگان کہ ذکر نکردند چراغ راو نور یکے از اسمائے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونور را سایہ نمی باشد۔ انتہی۔

جناب شیخ مجدد جلد سوم مکتوبات مکتوب صدم میں فرماتے ہیں

اورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سایہ نبود، در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف تر است چون لطیف ترے از وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در عالم نباشد اورا سایہ چہ صورت دارد۔

نیز اسی کے آخر مکتوب ۱۲۲ میں فرماتے ہیں:۔

واجب را تعالیٰ چرا ظل بود کہ ظل موہم تولید مثل است ومنبی از شائبہ عدم کمال لطافت اصل، ہرگاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را از لطافت ظل نبود خدائے محمد را چگونہ ظل باشد۔

مولانا شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی سورہ والضحی میں لکھتے ہیں۔

سایہ ایشاں بر زمین نمی افتاد۔

فقیر کہتا ہے: غفر اللہ لہ استدلال امام ابن سبع کا حضور کے سراپا نور ہونے سے جس پر بعض علماء نے حدیث "واجعلنی نورا" سے استشہاد اور علمائے لاحقین نے اسے اپنے کلمات میں بنظر احتجاج یاد کیا کہ ہمارے مدعا پر دلالت واضحہ ہے۔ دلیل شکل اول بدیہی الانتاج دو مقدموں سے مرکب۔

صغریٰ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں اور کبریٰ یہ کہ نور کے لیے سایہ نہیں۔

جوان دونوں مقدموں کو تسلیم کرے گا نتیجہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے سایہ نہ تھا، آپ ہی پائے گا مگر دونوں مقدموں میں کوئی مقدمہ ایسا نہیں جس میں مسلمان ذی عقل کو گنجائش گفتگو ہو، کبریٰ تو ہر عاقل کے نزدیک بدیہی اور مشاہدہ بصر وشہادت بصیرت سے ثابت، سایہ اس جسم کا پڑے گا جو کثیف ہو اور انوار کو اپنے ماوراء سے حاجب، نور کا سایہ پڑے تنویر کون کرے، اس لئے دیکھو آفتاب کے لئے سایہ نہیں۔ اور صغریٰ یعنی حضور والا کا نور ہونا مسلمان کا تو ایمان ہے، حاجت بیان حجت نہیں مگر تبکیت معاندین کے لئے اس قدر ارشاد ضرور کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا النبی انا ارسلناك شاھدا و مبشرا و نذیر ا و داعیا الی ۳الله باذنه و سراجا منیراً۔

اے نبی ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ چمکتا۔

یہاں سراج سے مراد چراغ ہے، یا ماہ، یا مہر، سب صورتیں ممکن ہیں اور خود قرآن عظیم میں آفتاب کو سراج فرمایا

وجعل القمر فیھن نورا وجعل الشمس سراجا۔

اور فرماتا ہے:۔

قد جاء کم من الله نو ر و کتاب مبین۔

تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے ایک نورا اور کتاب روشن۔

علماء فرماتے ہیں یہاں نور سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

اسی طرح آیہ کریمہ ”و النجم اذا ھوی“ میں امام جعفر صادق اور کریمہ ”وما ادراك ما الطارق، النجم الثاقب“ میں بعض مفسرین نجم اور نجم الثاقب سے ذات پاک محمد سید لولاک مراد لیتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

آج تک کسی عالم دین سے اس کا انکار منقول نہ ہوا یہاں تک کہ وہ لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے دین میں ابتداع اور نیا مذہب اختراع اور ہوائے نفس کا اتباع کیا اور بہ سبب اس سوء رنجش کے جو ان کے دلوں میں اس رؤف رحیم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے تھی، ان

کے محو فضائل و رد معجزات کی فکر میں پڑے حتی کہ معجزۂ شق القمر جو بخاری و مسلم کی احادیث صحیحہ بلکہ خود قرآن عظیم و وحی حکیم کی شہادت حقہ اور اہل سنت و جماعت کے اجماع سے ثابت، ان صاحبوں میں سے بعض جری بہادروں نے اسے بھی غلط ٹھہرایا اور اسلام کی پیشانی پر کلف کا دھبہ لگایا فقیر کو حیرت ہے کہ ان بزرگواروں نے اس میں اپنا کیا فائدہ دینی یا دنیاوی سمجھا ہے۔

اے عزیز! ایمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے مربوط ہے اور آتش جاں سوز جہنم سے نجات ان کی الفت پر منوط، جو ان سے محبت نہیں رکھتا واللہ کہ ایمان کی بو اس کے مشام تک نہ آئی، وہ خود فرماتے ہیں۔

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہٗ الناس اجمعین۔

تم میں سے کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک میں اس کے ماں باپ اور اولاد سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔

اور آفتاب نیم روز کی طرح روشن کہ آدمی ہمہ تن اپنے محبوب کے نشر فضائل و تکثیر مدائح میں مشغول رہتا ہے اور جو بات اس کی خوبی اور تعریف کی سنتا ہے کیسی خوشی اور طیب خاطر سے اظہار کرتا ہے، سچی فضیلتوں کا مٹانا اور شام و سحر نفی اوصاف کی فکر میں رہنا کام دشمن کا ہے نہ دوست کا۔

جان برادر! تو نے کبھی سنا ہے کہ جس شخص کو تجھ سے الفت صادقہ ہے وہ تیری اچھی بات سن کر چیں بہ جبیں ہو اور اس کے محو کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا جان ایمان و کان احسان جس کے جمال جہاں آرا کی نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب؟ جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا، کیسا محبوب؟ جس نے اپنے تن پر ایک عالم کا بار اٹھا لیا، کیسا محبوب؟ جس نے تمہارے غموں میں دن کا کھانا رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں منہمک اور لہو لعب میں مشغول، اور وہ تمہاری بخشش کے لئے شب و روز گریاں و ملول۔

شب کہ اللہ جل جلالہ نے آسائش کیلئے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں نرم تکیوں میں مست خواب ناز ہے، اور جو محتاج

بے نوا ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی میں دراز، ایسے سہانے وقت میں ٹھنڈے زمانہ میں وہ معصوم بے گناہ پاک داماں عصمت پناہ اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ، خواب آرام سے منہ موڑ، جبین نیاز آستانۂ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی میری امت سیاہ کار ہے، درگزر فرما اور ان کے تمام سموں کو آتش دوزخ سے بچا۔

جب وہ جان راحت کان رافت پیدا ہوا، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور " رب ھب لی امتی " فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا، لب جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ آہستہ " امتی " فرماتے تھے، قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سایہ کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، ملک قہار کا سامنا، عالم اپنی فکر میں گرفتار ہوگا، مجرمان بے یار دام آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا " نفسی نفسی اذھبوا الی غیری " کے کچھ جواب نہ پائیں گے، اس وقت یہی محبوب غمگسار کام آئے گا، قفل شفاعت اس کے زور بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سر اقدس سے اتاریں گے اور سر بسجود ہوکر " امتی " فرمائیں گے۔

وائے بے انصافی، ایسے غم خوار پیارے کے نام پر جان نثار کرنا اور مدح و ستائش و نشر فضائل سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور دل کو ٹھنڈک دینا واجب، یا یہ کہ حتی الوسع چاند پر خاک ڈالے اور ان روشن خوبیوں میں انکار کی شاخیں نکالے۔

مانا کہ ہمیں احسان شناسی سے حصہ نہ ملا، نہ قلب عشق آشنا ہے کہ حسن پسند یا احسان دوست، مگر یہ تو وہاں چل سکے جس کا احسان اگر نہ مانیے، اس کی مخالف کیجیے تو کوئی مضرت نہ پہنچے اور یہ محبوب تو ایسا ہے کہ بے اس کی کفش بوسی کے جہنم سے نجات میسر نہ دنیا و عقبی میں کہیں ٹھکانا متصور، پھر اگر اس کے حسن و احسان پر والہ و شیدا نہ ہو تو اپنے نفع و ضرر کے لحاظ سے عقیدت رکھو۔

اے عزیز! چشم خرد میں سرمہ انصاف لگا اور گوش قبول سے پنبۂ انکار نکال، پھر تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب و ملت کے عقلاء سے پوچھتا پھر کہ عشاق کا اپنے محبوب کے ساتھ کیا طریقہ ہوتا ہے اور غلاموں کو مولی کے ساتھ کیا کرنا چاہیے، نشر فضائل و تکثیر مدائح اور ان کی خوبی حسن سن کر باغ باغ ہو جانا، جامے میں پھولا نہ سمانا، یا رد محاسن و نفی کمالات اور ان کے اوصاف حمیدہ

سے بہ انکار تکذیب پیش آنا، اگر ایک عاقل منصف بھی تجھ سے کہہ دے کہ نہ وہ دوستی کا مقتضی نہ یہ غلامی کے خلاف تو تجھے اختیار ہے ورنہ خدا اور رسول سے شرما اور اس حرکت بے جا سے باز آ، یقین جان لے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے مٹائے نہ مٹیں گی۔

جان برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار و جبار جل جلالہ سے لڑائی نہ باندھ، وہ تیرے اور تمام جہاں کی پیدائش سے پہلے ازل میں لکھ چکا" ورفعنا لك ذكرك" یعنی ارشاد ہوتا ہے: اے محبوب ہمارے ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا کہ جہاں ہماری یاد ہوگی تمہارا بھی چرچا ہوگا اور ایمان بے تمہاری یاد کے ہرگز پورا نہ ہوگا، آسمانوں کے طبقہ اور زمینوں کے پردے تمہارے نام نامی سے گونجیں گے، موذن اذانوں اور خطیب خطبوں اور ذاکرین اپنی مجالس اور واعظین اپنے منابر پر ہمارے ذکر کے ساتھ تمہاری یاد کریں گے، اشجار واحجار، آہو و سوسمار و دیگر جاندار و اطفال شیر خوار و معبودان کفار جس طرح ہماری توحید بتائیں گے ویسا ہی بہ زبان فصیح و بیان صحیح تمہارا منشور رسالت پڑھ کر سنائیں گے، چار اکناف عالم میں "لا اله الا الله محمد رسول الله" (جل جلاله وصلى الله تعالىٰ عليه وسلم) کا غلغلہ ہوگا، جز اشقیائے ازل ہر ذرہ کلمہ شہادت پڑھتا ہوگا، مسبحان ملاء اعلی کو ادھر اپنی تسبیح و تقدیس میں مصروف کروں گا، ادھر تمہارے محمود ورود مسعود کا حکم دوں گا، عرش و کرسی، ہفت اوراق سدرہ، قصور جناں، جہاں پر اللہ لکھوں گا، محمد رسول اللہ بھی تحریر فرماؤں گا، اپنے پیغمبروں اور اولو العزم رسولوں کو ارشاد کروں گا کہ ہر وقت تمہارا دم بھریں اور تمہاری یاد سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور جگر کو ٹھنڈک اور قلب کو تسکین اور بزم کو تزئین دیں جو کتاب نازل کروں گا اس میں تمہاری مدح و ستائش اور جمال صورت و کمال سیرت ایسی تشریح و توضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری طرف جھک جائیں اور نادیدہ تمہارے عشق کی شمع ان کے کانوں، سینوں میں بھڑک اٹھے گی۔ ایک عالم اگر تمہارا دشمن ہو کر تمہاری تنقیص شان اور محو فضائل میں مشغول ہو تو میں قادر مطلق ہوں، میرے ساتھ کسی کا کیا بس چلے گا، آخر اسی وعدے کا اثر تھا کہ یہود صدہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالتے اور چاند پر خاک ڈالتے ہیں تو اہل ایمان اس بلند آواز سے ان کی نعت سناتے ہیں کہ سامع اگر انصاف کرے، بے ساختہ پکار اٹھے۔ لاکھوں بے دینوں نے ان کے محو فضائل پر کمر باندھی، مگر مٹانے والے خود مٹ گئے اور ان کی

خوبی روز بروز مترقی رہی، پھر اپنے مقصود سے تو یاس و ناامیدی کر لینا مناسب ہے ورنہ برب کعبہ ان کا کچھ نقصان نہیں، بالآخر ایک دن تو نہیں، تیرا ایمان نہیں۔

اے عزیز! سلف صالح کی روش اختیار کر اور ان کے قدم پر قدم رکھ، ائمہ دین کا وطیرہ ایسے معاملات میں دائما تسلیم و قبول رہا ہے، جب کسی ثقہ معتمد علیہ نے کوئی معجزہ یا خاصہ ذکر کر دیا، اسے مرحبا کہہ کر لیا اور حبیب جان میں بہ طیب خاطر جگہ دی، یہاں تک کہ اگر اپنے آپ احادیث میں اس کی اصل نہ پائی، قصور اپنی نظر کا جانا، یہ کبھی نہ کہا کہ غلط ہے، باطل ہے، کسی حدیث میں وارد نہیں، نہ یہی ہوا کہ جب حدیث سے ثبوت نہ ملا تھا اس کے ذکر سے باز رہتے بلکہ اسی طرح اپنی تصانیف میں اس ثقہ کے اعتماد پر اسے لکھتے آئے، اور کیوں نہ ہو، مقتضی عقل سلیم کا یہی ہے کہ

فائدۂ جلیلہ: - جب ہم اسے ثقہ معتمد علیہ مان چکے اور وقوع ایسے معجزے کا یا اختصاص ایسے خاصہ کا ذات پاک سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعید نہیں کہ اس سے عجیب تر معجزات بہ تواتر حضور سے ثابت اور ان کا رب اس سے زیادہ پر قادر اور ان کے لئے اس سے بہتر خصائص بالقطع مہیا اور ان کی شان اس سے بھی ارفع و اعلی، پھر انکار کی وجہ کیا ہے، تکذیب میں تو اس راوی سے ثقہ معتمد علیہ ہونا ثابت ہو چکا اور وثوق و اعتماد اس کا بتاتا ہے کہ اگر من عند نفسہ کہہ دیتا، خدا و رسول پر مفتری ہوتا۔ "ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا" (اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے، مرتب) ان وجوہ پر نظر کر کے سمجھ لیجئے کہ بالضرور اس نے حدیث پائی، گو ہماری نظر میں نہ آئی۔ ہر چند کہ فقیر کا یہ دعوی اس شخص کے نزدیک بالکل بدیہی ہے، جو خدمت سیر میں رہا اور اس راہ میں روش علماء کو مشاہدہ کیا مگر ناواقفوں کے افہام اور منکروں پر الزام کے لئے چند مثالیں بیان کرتا ہوں۔

اولاً: جسم اقدس و لباس انفس پر مکھی نہ بیٹھنا، علامہ ابن سبع نے خصائص میں ذکر فرمایا علماء نے تصریح کی، اس کا راوی معلوم نہ ہوا اور باوجود اس کے بلا نکیر اپنی کتابوں میں ذکر فرماتے آئے۔

شفاء قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے۔

وان الذباب کان لا یقع علی جسدہ و لا ثیابہ۔

مکھی آپ کے جسم اقدس اور لباس اطہر پر نہ بیٹھتی تھی۔

امام علامہ جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں۔

باب ذکر القاضی عیاض فی الشفاء والعراقی فی مولده ان من خصائصه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان لا ینزل علیه الذباب وذکره ابن السبع فی الخصائص بلفظ انه لم یقع علی ثیابه ذباب قط وزاد ان من خصائصه ان القمل لم تکن یوذیه۔

قاضی عیاض نے شفاء میں اور عراقی نے اپنے مولد میں ذکر کیا کہ حضور کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ مکھی آپ پر نہ بیٹھتی تھی، ابن سبع نے خصائص میں ان لفظوں سے ذکر کیا کہ مکھی آپ کے کپڑوں پر کبھی نہیں بیٹھتی اور یہ بھی زیادہ کیا کہ جوئیں آپ کو نہیں ستاتی تھیں۔

شیخ ملا علی قاری شرح شمائل ترمذی میں فرماتے ہیں۔

ونقل الفخر الرازی ان الذباب کان لا یقع علی ثیابه و ان البعوض لایمتص دمه۔

رازی نے نقل کیا کہ مکھیاں آپ کے کپڑوں پر نہیں بیٹھتی تھیں اور مچھر آپ کا خون نہیں چوستے تھے۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں علماء کا وہ قول کہ اس کا راوی نہ معلوم ہوا، نقل کیا اور اس خاصہ کی نسبت لکھا کہ ایک کرامت ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا کی اور اپنے نتائج افکار سے ایک رباعی لکھی کہ اس میں بھی اس خاصہ کی تصریح ہے اور بعض علمائے عجم نے اسی بنا پر کلمہ محمد رسول اللہ کے سب حروف بے نقطہ ہوتے ہیں ایک لطیفہ لکھا کہ آپ کے جسم مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی، لہذا یہ کلمہ پاک کل نقطوں سے محفوظ رہا کہ وہ شبیہ مکھیوں کے ہیں۔

پھر اسی مضمون پر دوسری عبارت۔

، ومن دلائل نبوته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الذباب کان لا یقع علی ثیابه هذا مما قاله ابن سبع الا انهم قالوا لا یعلم من روی هذه، والذباب واحده ذبابة قیل انه سمی به لانه کلما ذب اب ای کلما طرد رجع و هذا مما اکرمه الله به لانه طهره الله من جمیع الاقذار وهو مع استقذاره قد یجیٔ من مستقلر قیل وقد نقل مثلها عن ولی الله العارف به الشیخ عبد القادر

الكيلاني ولا بعد فيه لان معجزات الانبياء قد تكون كرامة لاولياء امته و فى رباعيه لى۔

من اكرم مرسل عظيم حلا   لم تدن اذبابة اذ ما حلا
هذا عجب و لم يذق ذو نظر   فى الموجودات من حلاه اجلا

وتظرف بعض علماء العجم فقال محمد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ليس فيه حرف منقوط لان المعلوم ان النقط تشبه الذباب فصين اسمه ونعته كما قلت فى مدحه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

لقد ذب الذباب فليس يعلو   رسول الله محمودا محمد
و نقط الحرف يحكيه بشكل   لذلك الخط عنه قد تجرد

ان کی مکمل عبارت یہ ہے: آپ کے دلائل نبوت سے یہ بھی ہے کہ مکھی آپ کے نہ تو ظاہری جسم پر بیٹھتی تھی اور نہ لباس پر، یہ ابن سبع نے کہا۔ محدثین نے کہا کہ اس کا راوی معلوم نہیں، اور ذباب کا واحد ذبابۃ ہے، کہتے ہیں اس کا یہ نام اس لئے ہے کہ اس کو جب بھی بھگایا جاتا ہے واپس آجاتی ہے، یہ کرامت آپ کو اس لئے عطا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پاک رکھا تھا، شیخ عبد القادر جیلانی کے بارے میں بھی یہی کہا جاتا ہے اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں، کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ ہوتی ہے وہ بطور کرامت ولی کے ہاتھ سے سرزد ہو جاتی ہے اور میں نے (خفاجی) ایک رباعی کہی ہے۔

آپ بزرگ ترین عظیم مٹھاس والے رسول ہیں، یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی مٹھاس کے باوجود مکھی آپ کے قریب نہ جاتی تھی اور کسی بھی صاحب نظر نے موجودات میں آپ کی مٹھاس سے زیادہ مٹھاس نہ چکھی۔

اور بعض علماء نے کہا کہ ”محمد رسول اللہ“ میں کوئی نقطہ نہیں ہے اس لئے کہ نقطہ مکھی کے مشابہ ہوتا ہے، لہذا عیب سے بچانے کے لئے آپ کی تعریف میں یہ کہا ہے۔

بلاشبہ اللہ نے مکھیوں کو آپ سے دور کر دیا تو آپ پر مکھی نہیں بیٹھتی ہے، اللہ کے رسول محمود و محمد ہیں اور حروف کے نقطے جو شکل میں مکھی کی طرح ہیں، ان سے بھی اللہ تعالیٰ نے اس لئے آپ کو محفوظ رکھا۔

ثانیا۔ ابن سبع نے حضور کے خصائص میں کہا: جوں آپ کو ایذا نہ دیتی علامہ سیوطی نے خصائص کبرے میں اسی طرح ابن سبع سے نقل کیا اور برقرار رکھا۔ کما مر

اور ملا علی قاری شرح شمائل میں فرماتے ہیں: ۔

ومن خواصه ان ثوبه لم يقمل

ثالثا۔ ابن سبع نے فرمایا جس جانور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوتے عمر بھر ویسا ہی رہتا اور حضور کی برکت سے بوڑھا نہ ہوتا،

علامہ سیوطی خصائص میں فرماتے ہیں۔

باب قال ابن سبع من خصائصه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان كل دابة ركبها بقيت على القدر الذى كانت عليه ولم تهرم ببركته۔

ابن سبع نے کہا کہ آپ کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ جس جانور پر سوار ہوتے تو وہ عمر بھر ویسا ہی رہتا اور آپ کی برکت کے باعث بوڑھا نہ ہوتا،

رابعاً۔ امام ابوعبدالرحمٰن بقی بن مخلد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اکابر اعیان مأتہ ثالثہ سے ہیں حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ سے حکایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں۔

اس حدیث کو بیہقی نے موصولاً مسند روایت کیا اور علامہ خفاجی نے اکابر علماء مثل ابن بشکوال وعقیلی وابن جوزی وسہیلی سے اس کی تضعیف نقل کی یہاں تک کہ ذہبی نے تو میزان الاعتدال میں موضوع ہی کہہ دیا، بایں ہمہ خود علامہ خفاجی فرماتے ہیں جیسا بقی بن مخلد وغیرہ ثقات نے اسے ذکر کیا اور حضور والا کی شان سے بعید نہیں تو اس کا انکار کس وجہ سے کیا جائے۔

وهذا نصه ملتقطا وحكى بقى بن مخلد ابوعبد الرحمن القرطبى مولده فى رمضان سنة احدى ومائتين و توفى سنة ست و سبعين ومائتين عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها انها قالت : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يرى فى الظلمة كما يرى فى الضوء وفى روايته كما يرى فى النور ولا شك انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان كامل الخلقة قوى الحواس فوقوع مثل هذا منه غير بعيد وقد رواه الثقات كابن مخلد هذا فلا وجه لا نكاره۔

بقی بن مخلد ابوعبدالرحمٰن قرطبی نے کہا (رمضان ۲۰۱ھ تا ۲۷٦ھ) عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاریکی میں دیکھا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے جس طرح کہ روشنی میں دیکھتے تھے، اس میں کچھ شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کامل الخلقہ، قوی الحواس تھے تو آپ سے اس کیفیت کا وقوع بعید نہیں پھر اس کو ثقات نے روایت کیا ہے لہذا اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔

خامسا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اس سب سے زیادہ یہ ہے کہ باوجود حدیث شدید الضعف وغیر متمسک ہونے کے احیاء والدین، وسعت قدرت وعظمت شان رسالت پناہی پر نظر کر کے گردن تسلیم جھکائی اور سوا اسلمنا وصدقنا، کچھ بن نہ آئی۔

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا، حجۃ الوداع میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب عقبہ حجون پر گزر ہوا، حضور اشکبار ورنجیدہ ومغموم ہوئے، پھر تشریف لے گئے جب لوٹ کر آئے چہرہ بشاش تھا اور لب تبسم ریز، میں نے سبب پوچھا، فرمایا: میں اپنی ماں کی قبر پر گیا اور خدا سے عرض کیا کہ انہیں زندہ کر دے، وہ قبول ہوئی اور وہ زندہ ہو کر ایمان لائیں اور پھر قبر میں آرام کیا۔

اخرج الخطیب عن عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: حج بنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمر بی عقبۃ الحجون وھو باك حزین مغتم ثم ذھب وعاد وھو فرح متبسم فسألت فقال ذھبت الی قبرامی فسألت اللہ ان یحییھا فأمنت بی وردھا اللہ۔

امام جلال الدین سیوطی خصائص میں فرماتے ہیں، اس کی سند میں مجاہیل ہیں اور سہیلی نے ام المؤمنین سے احیائے والدین ذکر کر کے کہا، اس کی اسناد میں مجہولین ہیں اور حدیث سخت منکر اور صحیح کے معارض:

ففی مجمع بحار الانوار وح احیٰ ابوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی امنا بہ قال فی اسنادہ مجاھیل وانہ ح منکر جدا یعارضہ ما ثبت فی الصحیح۔

بایں ہمہ اسی مجمع البحار میں لکھتے ہیں:

وفی المقاصد الحسنۃ وما احسن ما قال۔

حبا اللہ النبی مزید فضل   علی فضل وکان بہ رؤفا

فاحیی امه و کذا اباه لایمان به فضلا لطیفا
نسلم فالقدیم بذا قدیر وان کان الحدیث به ضعیفا

حاصل یہ کہ مقاصد میں ہے وہ کیا خوب کہا۔ خدا نے نبی کو فضل پر فضل زیادہ عطا فرمائے اوران پر نہایت مہربان تھا پس ان کے والدین کو ان پر ایمان لانے کیلئے زندہ کیا اپنے فضل لطیف سے، ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قدیم تو اس پر قدرت رکھتا ہے اگر چہ جو حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ضعیف ہے۔

اے عزیز! سنا تو نے؟ یہ ہے طریقہ اراکین دین متین واساطین شرع متین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ومحبت میں، نہ یہ کہ جو معجزۂ خاصہ حضور کا احادیث صحیحہ سے ثابت اور اکابر علماء برابر اپنی تصانیف معتبرہ ومستندہ میں جن کا اعتبار واستناد آفتاب نیمروز سے روشن تر ہے، بلانکیر ومنکر اس کی تصریح کرتے آئے ہوں اور اس کے ساتھ عقل سلیم نے ان پر وہ دلائل ساطعہ قائم کئے ہوں جن پر کوئی حرف نہ رکھ سکے بایں ہمہ اس سے انکار کیجئے اور حق ثابت کے رد پر اصرار، حالانکہ نہ ان حدیثوں میں کوئی سقم مقبول وجرح معقول وارد نہ ان ائمہ کے مستند یا دلائل معتمد ہونے میں کلام کر سکو، پھر اس مکابرہ، کج بحثی اور تحکم وزبردستی کا کیا علاج، زبان ہر ایک کی اس کے اختیار میں ہے چاہے دن کو رات کہہ دے یا شمس کو ظلمات۔

آخر تم جو انکار کرتے ہو تو تمہارے پاس بھی کوئی دلیل ہے؟ یا فقط اپنے منہ سے کہہ دینا، اگر بفرض محال جو حدیثیں اس باب میں وارد ہوئیں نامعتبر ہوں اور جن جن علماء نے اس کی تصریح فرمائی انہیں بھی قابل اعتماد نہ مانو اور جو دلائل قاطعہ اس پر قائم ہوئے وہ بھی صالح التفات نہ کہے جائیں، تاہم انکار کا کیا ثبوت اور وجود سایہ کا کس بنا پر، اگر کوئی حدیث اس بارے میں آئی ہو تو دکھاؤ یا گھر بیٹھے تمہیں الہام ہوا ہو تو بتاؤ، بمجرد ماومن پر قیاس تو ایمان کے خلاف ہے۔

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

وہ بشر ہیں مگر عالم علوی سے لاکھ درجہ اشرف واحسن، وہ انسان ہیں مگر ارواح وملائکہ سے ہزار درجہ الطف۔ وہ خود فرماتے ہیں: ”لست مثلکم“ ”میں تم جیسا نہیں“ رواہ الشیخان، ویروی ”لست کھیئتکم“ میں تمہاری ہیئت پر نہیں، ویروی ”ایکم مثلی“، تم

میں کون مجھ جیسا ہے؟

آخر علامہ خفاجی کو فرماتے سنا: آپ کا بشر ہونا اور نور درخشندہ ہونا منافی نہیں کہ اگر تو سمجھے تو وہ نور علیٰ نور ہیں پھر اس خیال فاسد پر کہ ہم سب کا سایہ ہوتا ہے ان کا بھی ہوگا تو ثبوت سایہ کا قائل ہونا عقل و ایمان سے کس درجہ دور پڑتا ہے۔

محمد بشر لا کالبشر
بل هو ياقوت بين الحجر

صلى الله تعالىٰ عليه و على اله و صحبه اجمعين۔

القائے جواب: ۔ ایقاظ دفع بعض اوہام و امراض میں، اس مقام پر باوجودیکہ قلب بحمد اللہ غایت اطمینان و تسلیم پر تھا مگر مرتبہ کاوش و تنقیح میں بوسوسہ ایک خدشہ ذہن ناقص میں گزرا تھا یہاں تک کہ حق جل جلالہ نے اپنے کرم عمیم سے فقیر کو اس کا جواب القاء فرمایا جس سے چشم تصور کو نور اور دل منتظر کو سرور حاصل ہوا، الحمد الله على ما اولىٰ، و الصلوة و السلام على هذا المولىٰ، فاقول و بالله التوفيق۔

مقدمۂ اولیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احادیث صحیحہ سے ثابت کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضور رسالت میں نہایت ادب و وقار سے سر جھکائے، آنکھیں نیچے کئے بیٹھے رعب جلال سلطانی ان کے قلوب صافیہ پر ایسا مستولی ہوتا کہ اوپر نگاہ اٹھانا ممکن نہ تھا۔

مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم حدیبیہ کے طویل قصے میں روایت کرتے ہیں کہ عروہ اصحاب نبی کو گھور رہا تھا، اس نے کہا کہ بخدا! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بھی ناک سنکی تو کسی نہ کسی صحابی کے ہاتھ میں پڑی اور اس نے اپنے چہرہ پر ملی اور اپنے جسم پر لگائی، جب آپ نے حکم دیا تو انہوں نے ماننے میں جلدی کی، جب آپ وضو فرماتے تو وہ وضو کا پانی لینے پر لڑنے کی قریب ہو جاتے، اور جب گفتگو فرماتے تو صحابہ اپنی آوازیں پست کر لیتے اور آپ کی تعظیم کی وجہ سے آپ کی طرف نگاہ نہ کر پاتے تھے، تو وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ آیا اور کہا میں قیصر و کسریٰ و نجاشی کے درباروں میں آیا مگر ایسا کوئی بادشاہ نہ دیکھا جس کی

تعظیم اسکے ساتھی ایسے کرتے ہوں جیسی محمد کی ان کے صحابی کرتے ہیں۔

اسی وجہ سے حلیہ شریف میں اکثر اکابر صحابہ سے حدیثیں وارد ہیں کہ وہ نگاہ بھر کر نہ دیکھ سکتے بلکہ نظر اوپر نہ اٹھاتے کماسیأتی، بلکہ اس معنی میں کسی حدیث کے ورود کی بھی حاجت کیا تھی، عقل سلیم خود گواہی دیتی ہے کہ ادنی ادنی نوابوں اور والیوں کے حاضرین دربار ان کے ساتھ کس ادب سے پیش آتے ہیں، اگر کھڑے ہیں تو نگاہ قدموں سے تجاوز نہیں کرتی، بیٹھے ہیں تو زانو سے آگے قدم نہیں رکھتے، خود اس حاکم سے نگاہ چار نہیں کرتے، پس وپیش یا دائیں بائیں دیکھنا تو بڑی بات ہے حالانکہ اس ادب کو صحابہ کے ادب سے کیا نسبت، ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے زیادہ گراں تھا اور دربار اقدس کی حضوری ان کے نزدیک ملک السموات و الارض کا سامنا، اور کیوں نہ ہوتا کہ خود قرآن عظیم نے انہیں صدہا جگہ کان کھول کر سنا دیا کہ ہمارا اور ہمارے محبوب کا معاملہ واحد ہے، اس کا مطیع ہمارا فرمانبردار، اور اس کا عاصی ہمارا گنہگار، ان سے الفت ہمارے ساتھ محبت، اور ان سے رنجش ہم سے عداوت، ان کی تکریم ہماری تعظیم، اور ان کے ساتھ گستاخی ہماری بے ادبی، لہذا جب ملازمت والا حاصل ہوئی، قلب ان کے خوف خدا سے ممتلی اور گردنیں خم اور آنکھیں نیچی اور آوازیں پست اور اعضاء ساکن ہو جاتے ہیں، ایسی حالت میں نظر این وآں کی طرف کب ہو سکتی ہے جو سایہ کے عدم یا وجود کی طرف خیال جائے اور بالضرور ایسے سراپا ادب، ہمہ تن تعظیم لوگوں کی نگاہ اپنے عرش پائے گاہ کی طرف بے غرض مہم نہ ہوگی، اس حالت میں نفس کو اس مقصود کی طرف توجہ ہوگی، مثلاً نظارہ جمال با کمال، یا حضور کا مطالعہ افعال واعمال، تاکہ خود ان کا اتباع کریں اور غائبین تک روایت پہونچائیں کہ وہ حاملان شریعت اور راویان ملت اور حاضری دربار اقدس سے ان کی غرض اعظم یہی تھی، جب نگاہ اس رعب وہیبت اور اس ضرورت وحاجت کے ساتھ اٹھے تو عقل گواہ ہے کہ ایسی حالت میں ادھر ادھر دھیان نہیں جائے گا کہ قامت اقدس کا سایہ ہمیں نظر نہ آیا، آخر نہ سنا کہ ایک ان کا نماز میں مصروف ہوتا، تکبیر کیساتھ دونوں جہان سے ہاتھ اٹھاتا، کوئی چیز سامنے گزرے، اطلاع نہ ہوتی اور کیسا ہی شور وغوغا ہو، کان تک آواز نہ جاتی یہاں تک کہ مسلم بن یسار، کہ تابعین میں ہیں نماز پڑھتے تھے مسجد کا ستون گر پڑا، لوگ جمع ہوئے شور وغوغا ہوا، انہیں مطلق خبر نہ ہوئی، یہی حالت صحابہ کی حضور رسالت میں تھی اور

دربار نبوت میں بارگاہ عزت باری۔

اے عزیز! زیادہ خوض بے کار ہے، تو اپنے ہی نفس کی طرف رجوع کر اگر کسی مقام پر عالم رعب وہیبت میں تیرا گزر ہوا ہو، وہاں جو کچھ پیش نظر آتا ہے اسے بھی اچھے طور پر ادراک کامل نہیں کر سکتا، نہ امر معدوم کی طرف خیال کیا جائے کہ مثلاً اگر تجھے کسی والی ملک سے ایسی ضرورت پیش آئے جس کی فکر تجھے دنیا و مافیہا پر مقدم ہو اور اس کے دربار تک رسائی کر کے اپنا عرض حال کرے تو تجھے اول تو رعب سلطانی، دوسرے اپنی اس ضرورت کی طرف قلب کو نگرانی ہر چیز کی طرف توجہ سے مانع ہوں گے، پھر اگر تو واپس آئے اور تجھ سے سوال ہو، وہاں دیواروں میں سنگ موسیٰ تھا یا سنگ مرمر اور تخت کے پائے سیمیں تھے یا زریں اور مسند کا رنگ سبز تھا یا سرخ؟ ہرگز ایک بات کا جواب نہ دے سکے گا بلکہ خود اسی بات کو پوچھا جائے گا کہ بادشاہ کا سایہ تھا یا نہ تھا، تو اگر اس قیاس پر کہ سب آدمیوں کیلئے ظل ہے، ہاں کہہ دے مگر اپنے معائنے سے جواب نہ دے سکے گا۔

صحابۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو اول روز ملازمت سے تا آخر حیات جو کیفیت رعب وہیبت کی طاری رہی، ہماری عقول ناقصہ اس کی مقدار کے ادراک سے بھی عاجز ہیں پھر ان کی نظر اوپر اٹھ سکتی اور چپ وراست دیکھ سکتی کہ سائے کے عدم یا وجود پر اطلاع ہوتی۔

ثم اقول:۔ اپنے نفس پر قیاس کر کے گمان نہ کرنا چاہئے کہ بعد مرور زمان وتکرر حضور کے ان کی حالت میں کمی ہو جاتی بلکہ بالیقین روز بروز زیادہ ہوتی ہے کہ باعث اس پر دو امر ہیں، ایک خوف کہ اس عظمت کے تصور سے پیدا ہو جو اس سلطان دو عالم کو بارگاہ ملک السموات والارض جل جلالہ میں حاصل ہے، دوسری محبت ایمانی کہ مستلزم خشوع کو اور منافی جرأت وبے باکی اور یہ ظاہر کہ جس قدر دربار والا میں حضوری زائد ہوتی، یہ دونوں امر جو اس پر باعث ہیں بڑھتے جاتے، حضور کے اخلاق وعادات اور رحمت والطاف معائنے میں آتے، حسن واحسان کے جلوے ہر دم لطف تازہ دکھاتے، قرآن آنکھوں کے سامنے نازل ہوتا اور طرح طرح سے اس بارگاہ کے آداب سکھاتا کہ۔

ہمارا ان کا معاملہ واحد ہے، جو ان کا غلام ہے وہ ہمارا قائد ہے، ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل حبط ہو جاتے ہیں، انہیں نام لے کر پکارنے والے سخت

سزائیں پاتے ہیں، اپنے جان ومال کا انہیں مالک جانو، ان کے حضور زندہ بدست مردہ ہو جاؤ، ہمارا ذکر ان کی یاد کے ساتھ ہے، ان کا ہاتھ بعینہ ہمارا ہاتھ ہے، ان کی رحمت ہماری مہر، ان کا غضب ہمارا قہر، جس قدر ملازمت زیادہ ہوتی حضور کی عظمت ومحبت ترقی پاتی اور وہ حال مذکور یعنی خشوع وخضوع ورعب ہیبت روز افزوں کرتی قال تعالیٰ زادتھم ایمانا اور ایمان حضور کی تعظیم اور محبت کا نام ہے کما لا یخفی۔

مقدمۂ ثانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پر ظاہر کہ آدمی بلاوجہ کسی بات کے درپے تفتیش نہیں ہوتا اور جو بات عام وشامل ہوتی ہے اور تمام آدمی اس میں یکساں کسی شخص میں بالقصد اس کی طرف غور نہیں کرتا، مثلاً ہر ہاتھ کی پانچ انگلیاں ہونا ایک امر عام ہے لہذا بلا سبب کسی آدمی کی انگلیوں کو کوئی شخص اس مقصد سے نہیں دیکھتا کہ اس کی انگلیاں پانچ ہیں یا کم، ہاں پہلے سے سن رکھا ہو کہ زید کی انگلیاں چار ہیں یا چھ تو اس صورت میں البتہ بقصد مذکور نظر کی جائے گی، اسی طرح سایہ ایک امر عام شامل ہے اگر بعض آدمیوں کا سایہ پڑتا اور بعض کا نہیں تو البتہ بیشک خیال جانے کی بات تھی کہ دیکھیں حضور کے بھی سایہ ہے یا نہیں، نہ اس سے کوئی امر دینی مثل اتباع واقتداء کے متعلق تھا کہ اس کے خیال سے بالقصد اس طرف لحاظ کیا جاتا، ہاں ایسی صورت میں ادراک کا طریقہ یہ ہے بے قصد وتوجہ خاص نظر پڑ جائے اور وہ صورت بعد تکرار مشاہدہ ذہن میں منقش اور مثل مرئیات قصد یہ کہ خزانہ خیال میں مخزون ہو جائے، مثلاً زید کہ ہمارا دوست ہے ہم اپنے مشاہدے کی رو سے بتا سکتے ہیں کہ اس کے ہر ہاتھ کی انگلیاں پانچ ہیں اگر چہ ہم نے کبھی اس قصد سے اس کے ہاتھوں کو نہیں دیکھا ہے مگر ہم نے اس کے ہاتھوں کو بارہا دیکھا ہے، وہ صورت خزانہ میں محفوظ ہے نفس اسے اپنے حضور حاضر کر کے بتا سکتا ہے لیکن ہم مقدمہ اولیٰ میں ثابت کر آئے ہیں کہ یہ طریقہ ادراک وہاں معدوم تھا کہ رعب وہیبت اور امور مہمہ کی طرف توجہ اور حضوریہ کے استماع اقوال ومطالعہ افعال میں ہمہ تن صرف ہمت اور نگاہ کا بسبب غایت ادب وخوف الٰہی کے اپنے زانو وپشت پا سے تجاوز نہ کرنا، اس ادراک بلا قصد سے مانع قوی تھا علی الخصوص کسی شی کا عدم کہ وہ تو کوئی امر محسوس نہیں جس پر بے ارادہ بھی نگاہ پڑ جائے

اور نفس اسے یاد رکھے یہاں تو جب تک خیال نہ کیا جائے علم عدم حاصل نہ ہوگا، آدمی جب ایسے مقام رعب وہیبت اور قلب کی مشغولی و مشغوفی میں ہوتا ہے تو کسی چیز کی عدم رویئت سے اس کے عدم پر استدلال نہیں کرتا اور جب اذہان میں بنا بر عادت اس کا عموم وشمول متمکن ہوتا ہے تو برخلاف عادت اس کے معدوم ہونے کی طرف خیال نہیں جاتا بلکہ اس سے اگر تفتیش کیجے جائے اور اس امر کی طرف خیال دلایا جائے تو خواہ مخواہ اس کا گمان اس طرف مسارعت کرتا ہے کہ جب یہ امر عام ہے تو ظاہراً یہاں بھی ہوگا، میرا نہ دیکھنا کچھ نہ ہونے پر دلیل نہیں، میری نظر میں نہ آنا اس وجہ سے تھا کہ اول میری نگاہ ادھر ادھر نہ اٹھتی تھی اور جو اٹھی بھی تو ہزار رعب وہیبت اور نفس کے امور دیگر کی طرف صرف ہمت کے ساتھ ایسی حالت میں کیسے کہہ سکوں کہ تھا کہ نہ تھا۔

ثم اقول۔ یہ کیفیت تو اس وقت کی تھی جب صحابۂ کرام حضور سے ملاقی ہوتے اور جو ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوتے تو وہاں باوجود ان وجوہ کے ایک وجہ اور بھی تھی کہ غالب اوقات صحابۂ کرام کو آگے چلنے کا حکم ہوتا اور حضور ان کے پیچھے چلتے۔

ترمذی نے شمائل کی حدیث طویل میں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا "یسوق اصحابه" یعنی حضور والا صحابہ کرام کو اپنے آگے چلاتے، امام احمد نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا:

مارأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یطأ عقبه رجلان۔

حاصل یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ دو آدمی بھی حضور کے پیچھے چلے ہوں۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

کان اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یمشون امامه و یکون ظهره للملائکة

اصحاب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے چلتے او پشت اقدس فرشتوں کے لئے چھوڑتے۔

دارمی نے بہ اسناد صحیح مرفوعاً روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

خلوا ظهری للملائکة۔ میری پیٹھ فرشتوں کے لئے چھوڑ دو،

بالجملہ ہماری اس تقریر سے جو بالکل وجدانیات پر مشتمل ہے کہ کوئی شخص اگر مکابرہ نہ کرے بالیقین اس کا دل ان سب کیفیات کے صدق پر گواہی دے بخوبی ظاہر ہوگیا کہ ظاہراً اکثر صحابہ کرام کا خیال اس طرف نہ گیا اور اس معجزے کی انہیں اطلاع نہ ہوئی اور اگر بر سبیل تنزل ثابت و مبرہن ہو جانا نہ مانئے تو ان تقریروں کی بنا پر یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ عدم اطلاع کا احتمال قوی ہے، قوت بھی جانے دو اتنا ہی سہی کہ شک واقع ہوگیا، پھر یہی استدلال منکر کہ اگر ایسا ہوتا تو مثل حدیث ستون حنانہ مشہور و مستفیض ہوتا، کب باقی رہا، خصم کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے عدم شہرت بسبب عدم اطلاع کے ہو۔ کما ذکرنا و باللہ التوفیق۔

مقدمۂ ثالثہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری تنقیح سابق سے لازم نہیں آتا کہ بالکل کسی کو اس معجزے پر اطلاع نہ ہو اور کوئی اسے روایت نہ کرے، صغیر السن بچوں کو بعض اوقات اس قسم کی جرائتیں حاصل ہوتی ہیں اور وہ اسی طریقہ سے جو ہم نے مقدمہ ثانیہ میں ذکر کیا ادراک کر سکتے ہیں اسی سبب سے اکثر احادیث حلیہ شریفہ ہند ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشتہر ہوئیں نہ اکابر صحابہ سے، ترجمہ ابن ابی ہالہ میں علامہ خفاجی فرماتے ہیں۔

وكان ربيب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اخا لفاطمة وخال الحسنين رضي الله تعالىٰ عنهم فكان لصغره يتشبع من النظر لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ويديم النظر لوجهه لكونه عنده داخل بيته فلذا اشتهر وصف النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عنه دون غيره من كبار الصحابة رضي الله تعالىٰ عنهم فانهم لكبرهم كانوا يهابون اطالة النظر اليه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاحاط به نظره احاطة الهالة بالبدر و الاكمام بالتمر هنيئا له مع ان ماقاله قطرة من بحر۔

اور ہر ذی علم جانتا ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمانہ نبوت میں صغیر السن تھے اور ان کا شمار بہ اعتبار عمر اصاغر صحابہ میں ہے اگرچہ بہ برکت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقاہت میں اکثر شیوخ صحابہ پر مقدم تھے۔

و على تفنن عاشقيه بوصفه ۔ يفنى الزمان وفيه مالم يوصف

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

مقدمۂ رابعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحابۂ کرام میں ہزاروں ایسے ہیں جنہیں طول صحبت نصیب نہ ہوا اور بہت ایسے ہیں جنہوں نے سوائے مجامع عظیم کے شرف زیارت نہ پایا، غیر مدینہ کے گروہ کے گروہ حاضر ہوتے اور عرصۂ قلیلہ میں واپس جاتے، ایسی صورت اور مجمع کی کثرت میں موقع سایہ پر نظر اور اس کے ساتھ عدم سایہ کی طرف خیال جانا کیا ضرور، ظاہر ہے کہ مجمع میں سایہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں ہوتا اور کسی شخص خاص کی نسبت امتیاز کرنا کہ اس کے لئے ظل ہے یا نہیں، دشوار ہوتا ہے، علاوہ بریں یہ کس نے واجب کیا کہ ان اوقات پر حضور والا دھوپ یا چاندنی میں جلوہ فرما ہوں، کیا مدینہ طیبہ میں سایہ دار مکان نہ تھے یا مسجد شریف کہ اکثر وہیں تشریف رکھتے، بے سقف تھی۔

احادیث سے ثابت کہ سفر میں صحابہ کرام حضور کے لئے سایہ دار پیڑ چھوڑ دیتے اور جو کہیں سایہ نہ ملا تو کپڑے وغیرہ کا سایہ کر لیا جیسا کہ روز قدوم مدینہ طیبہ سیدنا ابی بکر الصدیق اور حجۃ الوداع میں واقع ہوا اور قبل از بعثت تو ابر سایہ کے لئے متعین تھا ہی، جب چلتے ساتھ چلتا اور جب ٹھہرتے ٹھہر جاتا، اور ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے غلام میسرہ نے فرشتوں کو سر اقدس پر سایہ کرتے دیکھا اور سفر شام میں آپ کسی حاجت کو تشریف لے گئے تھے، لوگوں نے پیڑ کا سایہ گھیر لیا تھا، حضور دھوپ میں بیٹھ گئے، سایہ حضور پر جھک گیا، بحیرا عالم نصاریٰ نے کہا دیکھو سایہ ان کی طرف جھکتا ہے اور بعض اسفار میں ایک درخت خشک و بے برگ کے نیچے جلوس فرمایا، فوراً زمین حضور کے گرد کی سبزہ زار ہو گئی اور پیڑ ہرا ہو گیا شاخیں اسی ساعت بڑھ گئیں اور اپنی کمال بلندی کو پہونچ کر سائے کے لئے حضور پر لٹک گئیں، چنانچہ یہ سب حدیثیں کتب سیر میں تفصیلاً مذکور ہیں۔

اب نہ رہے مگر وہ لوگ جنہیں طول صحبت روزی نہ ہوا اور حضور کو آفتاب یا ماہتاب یا چراغ کی روشنی میں ایسی حالت میں دیکھا کہ مجمع بھی کم تھا اور موقع سایہ بالقصد نظر بھی کی اور ادراک کیا کہ جسم انور ہمسائگی سایہ سے دور ہے اور ظاہر ہے کہ ان سب کا احساس وانکشاف

جن لوگوں کے لئے ہوا ہے وہ بہت کم ہیں، پھر اس طائفہ قلیلہ سے یہ کیا ضرور ہے کہ ہر شخص یا اکثر اس معجزے کو روایت کرتے، ہم نہیں تسلیم کرتے کہ مجرد خرق عادت باعث توفر دواعی نقل جمیع یا اکثر حاضرین ہے۔

خادم حدیث پر کالشمس فی نصف النہار روشن کہ صدہا معجزات قاہرہ حضور سے غزوات واسفار و مجامع عامہ میں واقع ہوئے کہ سینکڑوں ہزاروں آدمیوں نے ان پر اطلاع پائی مگر ان کی ہم تک نقل صرف آحاد سے پہنچی۔

واقعۂ حدیبیہ میں انگشتان اقدس سے پانی کا دریا کی طرح جوش مارنا اور چودہ پندرہ سو آدمی کا علی اختلاف الروایات اسے پینا اور وضو کرنا اور بقیہ توشہ کو جمع کرنا اور اس سے لشکر کے سب برتن بھر دینا اور اسی قدر باقی بچ رہنا، ایسے معجزات میں ہیں اور بالضرور چودہ پندرہ سو آدمی سب کے سامنے اس کا وقوع ہوا اور سب نے اس پر اطلاع پائی مگر ان میں سے چودہ نے بھی اسے روایت نہ فرمایا۔

فقیر نے کتب حاضرۂ احادیث خصوصاً وہ کتابیں سیر وفضائل کی جن کا موضوع ہی اس قسم کی باتوں کا تذکرہ ہے مانند شفائے قاضی عیاض وشرح خفاجی و مواہب لدنیہ وشرح زرقانی و مدارج النبوۃ وخصائص کبری علامہ جلال الدین سیوطی وغیرہ مطالعہ کیں، پانچ سے زیادہ راوی اس واقعے کے نہ پائے، اسی طرح رد شمس یعنی غروب ہو کر سورج کا لوٹ آنا اور مغرب سے عصر کا وقت ہو جانا جو غزوۂ خیبر میں مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے لئے واقع ہوا کیسی عجیب بات ہے کہ عدم ظل کو اس سے اصلاً نسبت نہیں اور اس کا وقوع بھی ایک غزوہ میں ہوا کما ذکرنا اور تعداد لشکر خیبر کی سولہ سو، بالضرور یہ سب حضرات اس پر گواہ ہوں گے کہ ہر نمازی مسلمان خصوصاً صحابہ کرام کو بہ غرض نماز آفتاب کے طلوع وغروب وزوال کی طرف لاجرم نظر ہوتی ہے۔

تورات میں وصف اس امت مرحومہ کا رعاۃ الشمس کیساتھ وارد ہوا، کما رواہ ابو نعیم عن کعب الاحبار عن سیدنا موسی علیہ الصلوۃ والسلام یعنی آفتاب کے نگہبان کہ اس کے تبدل احوال اور شروق وافول وزوال کے جویاں وخبر گیراں رہتے تھے، جب آفتاب نے غروب کیا ہوگا بالضرور تمام لشکر نے نماز کا تہیہ کیا ہوگا، دفعۃً شام سے دن ہو گیا اور

خورشید الٹے پاؤں آیا، کیا ایسے عجیب واقعہ کو دریافت نہ کیا اور نہ معلوم ہوا ہوگا کہ اس کے حکم سے لوٹا ہے جسے قادر مطلق کی نیابت مطلقہ اور عالم علوی میں دست بالا حاصل ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لیکن اس کے سوا اگر کسی صاحب کو معلوم ہو کہ اتنی بڑی جماعت سے دو چار آدمیوں نے اور بھی اس معجزے کو روایت کیا ہو تو نشان دیں۔

بالجملہ۔ یہ حدیث واہبہ ہے جس کی بنا پر ہم عقل ونقل واتباع حدیث وعلماء کو ترک نہیں کر سکتے، کیا یہ اکابر اس قدر نہ سمجھے تھے، انہوں نے دیدہ ودانستہ خدا اور رسول پر افتراء گوارا کیا۔ لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم، بلکہ جب ایک راوی اس حدیث عدم ظل کے ذکوان ہیں اور وہ خود صالح سمان زیات ہوں یا ابوعمر مدنی مولائے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا "تردد فیہ الزرقانی، بہر تقدیر تابعی ثقہ معتمد علیہ ہیں" "کما ذکرہ ایضا"....اور تابعین وعلمائے ثقات اہل ورع واحتیاط سے مظنون بھی ہے کہ غالب حدیث کو مرسلا اسی وقت ذکر کریں گے جب انہیں شیوخ وصحابہ کثیرین سے اسے سنکر مرتبہ قرب ویقین حاصل کر لیا ہو۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں اور وجہ اس کی ظاہر ہے کہ درصورت اسناد صدق وکذب سے اپنے آپ کو غرض نہ رہی، جب ہم نے کلام کو اس کی طرف نسبت کر دیا جس سے سنا ہے تو بری الذمہ ہو گئے بخلاف اس کے کہ اس کا ذکر ترک کریں اور خود لکھیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا، ایسا فرمایا، اس صورت میں بار اپنے سر پر رہا تو عالم ثقہ متورع محتاط، بے کثرت سماع واطمینان کلی قلب کے ایسی بات سے دور رہے گا اس طور پر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سایہ نہ ہونا بہت صحابہ نے دیکھا اور ان سب سے ذکوان کو سماع حاصل ہوا اگرچہ ان کی روایات ہم تک نہیں پہونچیں۔

* * * * *

* * *

(۶) خواب میں حضور کا دیدار واقعی ہوتا ہے

۲۸۴۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من رانی فی المنام فقد رانی، فان الشيطان لا يتمثل بی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھی کو دیکھا کہ شیطان میری مثال بن کر نہیں آسکتا۔

۲۸۴۳۔ **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من رانی فقد رای الحق، فان الشیطان لا یتزیابی۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کہ شیطان میری وضع نہ بنائے گا۔

۲۸۴۴۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من رانی فقد رای الحق، فان الشیطان لا یتکوننی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا کہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کرسکتا۔ ۱۲ م

۲۸۴۵۔ **عن** ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ و لا یتمثل الشیطان بی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۸۴۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعبیر الرؤیا، ۱۰۳۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قول النبی ﷺ ۵۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۳۶۱/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۲۷۲/۸
المستدرک لحاکم ۴۳۵/۴ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد ۱۲۵/۱

۲۸۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعبیر الرؤیا، ۱۰۳۶/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲۴۲/۲

۲۸۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من رای النبی ﷺ فی المنام، ۱۰۳۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۵/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸۱/۷
دلائل النبوۃ للبیهقی، ۴۵/۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۷۸/۷

۲۸۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من رای النبی ﷺ فی المنام، ۱۰۳۵/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲۴۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۶/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۷/۱۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸۲/۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۲۷/۱۲

نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا، اور شیطان میری مثال بن کر نہیں آسکتا۔ ۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس معنی میں احادیث متواتر ہیں، مگر از آنجا کہ حالت خواب میں ہوش وحواس عالم بیداری کی طرح ضبط وتیقظ پر نہیں ہوتے، لہذا خواب میں جو ارشاد سنے مثل سماع بیداری مورث یقین نہیں ہوتا۔ اس کا ضابطہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جو ارشادات بیداری میں ثابت ہو چکے ان پر عرض کریں، اگر ان سے مخالفت نہیں فبہا، سواء وجد مطابقة الصريح اولا، ایسی حالت میں اس ارشاد کا ماننا چاہئے اور مخالفت ہے تو یقین کریں گے کہ صاحب خواب کے سننے میں فرق ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق فرمایا، اور بوجہ تکدر حواس کہ اثر خواب ہے اس کے سننے میں غلط آیا جیسے ایک شخص نے خواب دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے مے کشی کا حکم دیتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضور نے مے کشی سے نہی فرمائی، تیرے سننے میں الٹی آئی۔ اس امر میں فاسق ومتقی برابر ہیں، نہ متقی کا سماع واجب الصحۃ نہ فاسق کا بیان یقینی الکذب، بلکہ ضابطہ مطلقا یہی ہے جو مذکور ہوا۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۲۴

(۷) سفر معراج کی تفصیل

٢٨٤٦۔ **عن** ابی هریر رضی الله تعالیٰ عنه او غیره ، شك ابو جعفر فی قول الله عزوجل " سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیاتنا انه هو السمیع البصیر " قال : جاء جبرئیل علیه الصلوة و السلام الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه علیه وسلم ومعه مکائیل علیه الصلوة والسلام فقال جبرئیل لمیکائیل : ائتنی بطست من ماء زمزم کیما اطهر قلبه ، و اشرح له صدره ، قال : فشق عن بطنه ، فغسله ثلاث مرات ، و اختلف الیه میکائیل بثلاث طسات من ماء زمزم ، فشرح صدره ، و نزع ما کان

٢٨٤٦۔ التفسیر لابن جریر، سورة الاسراء، ٦/٩

فیه من غل، وملأه حلما و علما و ایمانا و یقینا و اسلاما، و ختم بین کتفیه بخاتم النبوة ۔ ثم اتاه بفرس فحمل علیه کل خطوة منه منتهی طرفه و اقصی بصره، قال: فسار و سار معه جبرئیل علیه السلام، فأتی علی قوم یزرعون فی یوم یحصدون فی یوم کلما حصدوا عاد کما کان، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یا جبرئیل! ما هذا؟قال: هؤلاء المجاهدون فی سبیل الله، تضاعف لهم الحسنة بسبع مأة ضعف، وما انفقوا من شئ فهو یخلفه و هو خیر الرازقین۔ ثم اتی علی قوم ترضخ رؤسهم بالصخر، کلما رضخت عادت کماکانت، لایفترعنهم من ذلک شئ فقال: ما هؤلاء یاجبرئیل؟ قال: هؤلاء الذین تتثاقل رؤسهم عن الصلوٰة المکتوبة ۔ ثم اتی علی قوم علی اقبالهم رقاع، و علی ادبارهم رقاع، یسرحون کما تسرح الابل و الغنم، یاکلون الضریع الزقوم ورضف جهنم و حجارتها، قال: ماهؤلاء یاجبرئیل؟قال: هؤلاء الذین لایؤدون صدقات اموالهم و ما ظلمهم الله شیئا، و ما الله بظلام للعبید، ثم اتی علی قوم بین ایدیهم لحم نضیج فی قدور، و لحم آخرنئ قذر خبیث فجعلوا یاکلون من النئ، ویدّعون النضیج الطیب، فقال: ما هؤلاء یا جبرئیل؟ قال: هذ الرجل من امتک تکون عنده المرأة الحلال الطیب فیاتی امراة خبیثة فیبیت معه حتی یصبح، قال: ثم اتی علی خشبة فی الطریق لایمربها ثوب الاشقته، و لا شئ لا خرقته، قال: ما هذا یا جبرئیل؟ قال: هذا مثل اقوام من امتک یقعدون علی الطریق فیقطعونه، ثم قرء (و لا تقعدوا بکل صراط توعدون وتصدون) الآیة ۔ ثم آتی علی رجل قد جمع حزمة حطب عظیمة لا یستطیع حملها، و هو یزید علیها، فقال: ما هذا یا جبرئیل؟ قال: هذا الرجل من امتک تکون عنده امانات الناس لا یقدر علی اذائها، و هو یزید علیها، و یرید ان یحملها، فلا یستطیع ذلک، ثم اتی علی قوم تقرض السنتهم شفاههم بمقاریض من حدید کلما قرضت عادت کما کانت لا یفترعنهم من ذلک شئ، قال: ما هؤلاء یا جبرئیل؟ فقال هولاء خطباء امتک خطباء الفتنة یقولون مالا یفعلون۔ ثم اتی علی حجرصغیر یخرج منه ثور عظیم فجعل الثور یرید ان یرجع من

حیث خرج فلا یستطیع ، فقال : ما هذا یا جبرئیل ؟ قال: هذ الرجل یتکلم بالکلمة العظیمة ، ثم یندم علیها فلا یستطیع ان یردها ـ ثم اتی علی واد ، فوجد ریحا طیبة باردة و فیه ریح المسك و سمع صوتا فقال یا جبرئیل ما هذه الریح الطیبة الباردة و هذه الرائحة التی کریح المسك ، و ما هذا الصوت ؟ قال : هذا صوت الجنة تقول : یا رب اتنی ما وعدتنی فقد کثرت غرفی و استبرقی وحریری و سندسی وعبقری و لؤلؤی و مرجانی ، وفضتی ذهبی ، و اکوابی وصحافی واباریقی و فواکهی ونخلی ورمانی ولبنی وخمری ، فاتنی وماعدتنی ، فقال : لك کل مسلم و مسلمة ، و مؤمن و مؤمنة ، و من آمن بی و برسلی و عمل صالحا و لم یشرك بی، و لم یتخذ من دونی اندادا ، و من خشیتی فهو آمن ، و من سألنی اعطیته ، و من اقرضنی جزیته ، ومن توکل علیّ کفیته ، انی انا الله لا اله الا انا لا اخلف المیعاد ، قد افلح المومنون ، و تبارك الله احسن الخالقین ، قالت: قد رضیت ـ ثم اتی علی واد فسمع صوتا منکرا و وجد ریحا منتنة ، فقال : ما هذه الریح یا جبرئیل ؟ و ما هذا الصوت ؟ قال : هذ ا صوت جهنم ، تقول : یا رب آتنی ما وعدتنی، فقد کثرت سلاسلی و اغلالی و سعیری و جحیمی و ضریعی و غساقی، وعذابی عقابی ، و قد بعد قعری و اشتدحری فاتنی ماوعدتنی، قال لك کل مشرك و مشرکة ، وکافرو کافرة ، و کل خبیث وخبیثة وکل جبار لا یومن بیوم الحساب ، قالت: قد رضیت قال : ثم سار حتی اتی بیت المقدس ، فنزل فربط فرسه الی صخرة ، ثم دخل فد فصلی مع الملآئکة ، فلما قضیت الصلوٰة ، قالوا : یا جبرئیل من هذا معك؟ قال : محمد ، صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قالوا : و قد ارسل الیه قال : نعم قالوا: حیاه الله من اخ و من خلیفة، فنعم الاخ و نعم الخلیفة ، و نعم المجی جاء ، قال : ثم لقی الارواح فاثنوا علی ربهم ، فقال ابراهیم علیه السلام : الحمد لله الذی اتخذنی خلیلا و اعطانی ملکا عظیما ، وجعلنی امة قانتا لله یوتم بی و انقذنی من النار جعلها علی بردا و سلاما ـ ثم ان موسی علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد لله الذی کلمنی تکلیما وجعل هلاك آل فرعون ونجاة بنی اسرائیل علی

یدی ، و جعل من امتی قوما یهدون بالحق و به یعدلون۔ ثم ان داؤد علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد الله الذی جعل لی ملکا عظیما و علمنی الزبور و الان لی الحدید و سخر لی الجبال یسبحن والطیر ، واعطانی الحکمة و فصل الخطاب۔ ثم ان سلیمان علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد لله الذی سخر لی الریاح و سخر لی الشیاطین ، یعملون لی ما شئت من محاریب و تماثیل و جفان کالجواب ، و قدور راسیات و علمنی منطق الطیر، واتانی من کل شئ فضلا ، و سخر لی جنود الشیاطین والانس و الطیر ، و فضلنی علی کثیر من عبادة المومنین ، و اتانی ملکا عظیما لا ینبغی لاحد من بعدی فجعل ملکی ملکا طیبا لیس علیّ فیه حساب۔ ثم ان عیسی علیه السلام اثنی علی ربه فقال : الحمد لله الذی جعلنی کلمة و جعل مثلی مثل ادم خلقه من تراب ، ثم قال له : کن فیکون ، و علمنی الکتاب و الحکمة و التوراة والانجیل، وجعلنی اخلق من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله وجعلنی ابرئ الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله و رفعنی و طهرنی و اعاذنی و امی من الشیطان الرجیم ، فلم یکن للشیطان علینا سبیل ، قال : ثم ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اثنی علی ربه فقال : کلکم اثنی علی ربه و انا مثن علی ربی ، فقال : الحمد الله الذی ارسلنی رحمة للعالمین و کافة للناس بشیرا ونذیرا ، وانزل علی الفرقان فیه تبیان کل شئ ، وجعل امتی خیر امة اخرجت للناس وجعل امتی وسطا وجعل امتی هم الاولون و هم الآخرون ، وشرح لی صدری و وضع عنی وزری، و رفع لی ذکری، وجعلنی فاتحا خاتما۔ قال ابرهیم علیه الصلوٰة والسلام: بهذا فضلکم محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ قال ابو جعفر و هو الرازی : خاتم النبوة و فاتح بالشفاعة یوم القیامة ۔ ثم اتی الیه بآنیه ثلاثة مغطاة افواهها ، فاتی باناء فیه ماء فقیل : اشرب فشرب منه یسیرا، ثم دفع الیه اناء آخر فیه لبن، فقیل له : اشرب ، فشرب منه حتی روی ، ثم دفع الیه اناء اخر فیه خمر ، فقیل له : اشرب ، فقال : لا ارایده قد رویت فقال له جبرئیل علیه الصلوٰة والسلام: اما انها ستحرم علی امتک ، لو شربت منها

لم يتبعك من امتك الا القليل ـ ثم عرج به الى السماء الدنيا ، فاستفتح جبرئيل بابا من ابوابها ، فقيل من هذا ؟ قال جبرئيل ، قيل و من معك ؟ فقال : محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قالوا: او قد ارسل اليه قال : نعم ،قالوا :حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ، فد خل فاذا هو برجل تام الخلق لم ينقص من خلقه شئ ، كما ينقص من خلق الناس ،على يمينه باب يخرج منه ريح طيبة ،وعن شماله باب يخرج منه ريح خبيثة ، اذا نظر الى الباب الذى عن يمينه ضحك واستبشر ، واذا نظر الى الباب الذى عن شماله بكى و حزن فقلت : يا جبرئيل من هذا الشيخ التام الخلق الذى لم ينقص من خلقه شئ ، و ما هذان البابان ؟ قال : هذا ابو ك آدم ، وهذ الباب الذى عن يمينه باب الجنة ، و اذا نظر الى من يدخله من ذريته ضحك واستبشر، و الباب الذى عن شماله باب جهنم ، اذا نظر الى من يدخله من ذريته بكى وحزن ـ ثم صعد به جبرئيل عليه الصلوٰة و السلام الى السماء الثانية فاستفح فقيل : من هذا ؟ قال جبرئيل: قيل و من معك ؟ قال محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالوا: او قد ارسل اليه قال : نعم، قالوا: حياه الله من اخ و من خليفة فنعم الاخ و نعم الخليفة و نعم المجى جاء ، قال : فاذا هو بشابين فقال : يا جبرئيل من هذا الشابان ؟ قال : هذا عيسى بن مريم و يحى بن زكريا ابنا الخالة عليهم الصلوٰة والسلام قال : فصعد به الى السماء الثالثة فاستفتح فقالوا : من هذا ؟ قال : جبرئيل ، قالوا : و من معك ؟قال : محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قالوا :او قد ارسل اليه ؟ قال : نعم، قالوا: حياة الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة و نعم المجى جاء ـ قال : فدخل فاذا هو برجل قد فضل على الناس كلهم فى الحسن ، كما فضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب ، قال : من هذا يا جبرئيل الذى فضل على الناس فى الحسن ؟ قال : هذا اخوك يوسف ، ثم صعد به الى السماء الرابعة ، فاستفتح فقيل : من هذا ؟ قال : جبرئيل ، قالوا من معك ؟ قال : محمد ، قالوا: او قد ارسل اليه ؟ قال نعم، قالوا: حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجى جاء ،

قال :فدخل فاذا هو برجل قال : من هذا يا جبرئيل ؟ قال : هذا ادريس رفعه الله مكانا عليا ، ثم صعد به الى السماء الخامسة ، فاستفتح جبرئيل فقالوا : من هذا ؟ فقال : جبرئيل قالوا : و من معك ؟ قال : محمد ،قالوا : او قد ارسل اليه ؟ قال : نعم قالوا : حياه الله من اخ و من خليفة ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجی جاء ، ثم دخل فاذا هو برجل جالس و حوله قوم يقص عليهم ، قال : من هذا يا جبرئل؟ و من هؤلاء الذين حوله ؟ قال: هذا هارون المحبب فی قومه ، وهؤلاء بنو اسرائيل ، ثم صعد الى السماء السادسة ، فاستفتح جبرئيل فقيل له : من هذا ؟ قال : جبرئيل، قالوا : و من معك؟ قال: محمد ، قالوا: او قد ارسل اليه ؟ قال : نعم قالوا :حياه الله من اخ و من خليفه ، فنعم الاخ و نعم الخليفة ، و نعم المجی جاء ، فاذا هو برجل جالس فجاوزه فبكى الرجل ، فقال : يا جبرئيل من هذا؟ قال : موسى ،قال : فما باله يبكى ؟ قال : تزعم بنو اسرائييل انی اكرم بنی آدم علی الله ، ، و هذا رجل من بنی آدم قد خلفنی فی دنيا و انا فی اخرى ، فلو انه بنفسه لم ابال و لكن مع كل نبی امته، ثم صعد به الى السماء السابعة ، فاستفتح جبرئيل ، فقيل: من هذا ؟ قال : جبرئيل ، قالوا: من معك ؟ قال : محمد ، قالوا: او قد ارسل اليه؟ قال : نعم، قالوا : حياه الله من اخ ومن خليفة فنعم الاخ و نعم الخلفية ونعم المجی جاء، قال : فدخل فاذاً هو برجل اشمط جالس عند باب الجنة على كرسی،وعنده قوم جلوس بيض الوجوه ، امثال القراطيس، وقوم فی الوانهم شیء ، فقام هؤلاء الذين فی الوانهم شیء، فدخلوا نهر فاغتسلوا فيه، فخرجوا و قد خلص من الوانهم شیء،ثم دخلوا نهر آخر، فاغتسلوا فيه ، فخرجوا وقد خلص من الوانهم شیء ، ثم دخلوا نهر آخر ، فاغتسلوا فيه ، فخرجوا وقد خلص من الوانهم شیء ثم دخلوا فنهر آخر فاغتسلوا فيه فخرجوا و قد خلص من الوانهم شیء ،فصارت مثل الوانهم اصحابهم فجآء وا فجلسوا الى اصحابهم ، فقال: يا جبرئيل من هذا الاشمط؟ ثم من هولاء البيض وجوههم ؟ ومن هولاء الذين فی الوانهم شیء؟ وما ه الانهار التی دخلوا فجاء وا قد صفت الوانهم ؟ قال : هذا ابوك ابراهيم اول

شمط على الارض ، واما هؤلاء البيض الوجوه فقوم لم يلبسوا ايما نهم بظلم ، و ما هؤلاء الذين فى الوانهم شئ ، فقوم خلطوا عملا صالحا وآخرسيئاً فتابوا، فتاب الله عليهم و اما الانهار فاولها رحمة الله وثانيها نعمة الله ، و الثالث سقاهم ربهم شرابا طهورا ، قال ۔ ثم انتهى الى السدرة فقيل له : هذه السدرة ينتهى اليها كل احد خلا من امتك على سنتك ، فاذا هى شجرة يخرج من اصلها انها رمن ماء غير آسن ، وانهارمن لبن لم يتغيرطعمه ، وانهارمن خمر لذه للشاربين، وانهارمن عسل مصفى ، و هى شجرة يسير الراكب فى ظلها سبعين عاما لايقطعها ،والورقة منها مغطية للامة كلها ، قال : فغشيها نور الخلاقِ عزوجل وغشيتها الملائكة امثال الغربان حين يقعن على الشجرة ، قال : فكلمة عند ذلك ، فقال له : سل فقال : اتخذت ابراهيم خليلا و اعطيته ملكا عظيما،و كلمت موسى تكليما، واعطيت داؤد ملكا عظيما، والنت له الحديد ، وسخرت له الجبال ، و اعطيت سليمان ملكا عظيما ، و سخرت له الجن و الانس و الشياطين ، و سخرت له الرياح ، و اعطيته ملكا لا ينبغى لاحد من بعده ، وعلمت عيسى التوراة و الانجيل ، و جعلته يبرئ الاكمه و الابرص ، يحى الموتى باذن الله و اعذته و امه من الشيطان الرجيم، فلم يكن للشيطان عليهما سبيل ، فقال له ربه : قد اتخذتك حبيبا و خليلا، وهو مكتوب فى التوراة ، حبيب الله ، و ارسلتك الى الناس كافة بشيرا ونذيرا ، وشرحت لك صدرك ، وضعت عنك و زرك و رفعت لك ذكرك فلا اذكر الا ذكرت معى ، وجعلت امتك امة و سطا، وجلعت امتك هم الاولون و الآخرون ، وجعلت امتك لا تجوز لهم خطبة حتى يشهد وا انك عبدى و رسولى ، جعلت من امتك اقواما قلو بهم اناجيلهم ، وجعلتك اول النبين خلقا ، و اخرهم بعثا، واولهم يقضى له، و اعطيتك سبعا من المثانى لم يعطها نبى قبلك،واعطيتك الكوثر، واعطيتك ثمانية اسهم، الاسلام ، والهجرة،والجهاد، والصدقة، والصلوة، وصوم رمضان،والامر بالمعروف والنهى عن المنكر، وجعلتك فاتحاوخاتما ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فضلنى ربى بست اعطانى فواتح الكلم و

خواتميه وجوامع الحديث وارسلنى الى الناس كافة بشيرا ونذيرا وقذف فى قلوب عدوى الرعب من مسيرة شهر و احلت لى الغنائم و لم تحل لاحد قبلى، وجعلت لى الارض كلها طهورا و مسجدا، قال و فرض على خمسين صلاة ۔ فلما رجع الى موسى، قال بم امرت يا محمد؟ قال: بخمسين صلاة، قال ارجع الى ربك فاسئله التخفيف فان امتك اضعف الامم، فقد لقيت من بنى اسرائيل شدة، قال فرجع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى ربه فسأله التخفيف، فوضع عنه عشرا، ثم رجع الى موسى فقال: بكم امرت؟ قال باربعين، قال ارجع الى ربك فاسئله التخفيف فان امتك اضعف الامم و قد لقيت من بنى اسرائيل شدة، قال: فرجع الى ربه فسأله التخفيف فوضع عنه عشرا فرجع الى موسى فقال بكم امرت؟ قال: امرت بثلاثين، فقال له موسى: ارجع الى ربك فاسئله التخفيف فان امتك اضعف الامم، و قد لقيت من بنى اسرائيل شدة، قال: فرجع الى ربه فساله التخفيف، فوضع عنه عشرا فرجع الى موسى فقال بكم امرت؟ قال بعشرين، قال: ارجع الى ربك فاسئله التخفيف فان امتك اضعف الامم و قد لقيت من بنى اسرائيل شدة، قال: فرجع الى ربه فسأله التخفيف، فوضع عنه عشر، فرجع الى موسى، فقال: بكم امرت؟ قال: بعشر، قال. ارجع الى ربك فاسئله التخفيف، فان امتك اضعف الامم و قد لقيت من بنى اسرائيل شدة، قال: فرجع على حياء الى ربه فسأله التخفيف، فوضع عنه خمسا، فرجع الى موسى فقال: بكم امرت؟ قال بخمس قال: ارجع الى ربك فاسئله التخفيف فان امتك اضعف الامم، و قد لقيت من بنى اسرائيل شدة قال: قد رجعت الى ربى حتى استحيت فما انا راجع اليه، فقيل له: اما انك كما صبرت نفسك على خمس صلوت فانهن يجزين عنك خمسين صلاة فان كل حنسة بعشر امثالها، قال فرضى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كل الرضا، فكان موسى اشدهم حين مربه و خيرهم له حين رجع اليه ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یا کسی دوسرے صحابی سے روایت ہے (یہ شک، راویٔ حدیث حضرت ابو جعفر کی طرف سے ہے) کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ”سبحان الذی اسری“ الآیہ کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت جبرئیل اپنے ساتھ حضرت میکائیل علیہما السلام کو لیکر حاضر ہوئے۔ حضرت جبرئیل نے حضرت میکائیل سے فرمایا: آب زمزم سے ایک طشت بھر کے لاؤ تاکہ میں آپ کے مقدس قلب کو خوب ستھرا کردوں اور آپ کے سینۂ اقدس کو کھول دوں، راوی کہتے ہیں: پھر آپ کے مبارک پیٹ تک ایک شگاف لگایا اور قلب مبارک کو تین مرتبہ دھویا، ہر مرتبہ حضرت میکائیل آب زمزم سے طشت بھر کے لاتے، اس کے بعد آپ کا سینۂ اقدس خوب کشادہ ہوگیا اور اس میں بشری تقاضے کی رو سے جو چیز تھی اسے دور کردیا نیز حلم و بردباری ایمان و یقین اور اسلام سے اس کو بھر دیا دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت لگائی، پھر براق آیا اور اس پر آپ سوار ہوئے اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ منتہائے نظر قدم پڑتا اور اس سے حضور کا سفر اسی طرح جاری رہا اور ساتھ میں حضرت جبرئیل بھی تھے۔ آپ کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جو ایک دن میں کھیتی کرتے اور اسی دن کاٹ لیتے، جب کھیتی کاٹ کر فارغ ہوتے فوراً پھر وہ ویسی ہی لہلہاتی اور بدستور سابق یہ کاٹ لیتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں کہ ان کی نیکیاں سات سو گنی تک بڑھادی جاتی ہیں اور جو انہوں نے راہ خدا میں خرچ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ فرمادیا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ پھر ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے سر پتھر سے کچلے جارہے ہیں، جب پورے طور پر کچل جاتے ہیں تو پھر ویسے ہی دوبارہ صحیح ہو جاتے ہیں، فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سر فرض نماز سے بوجھل رہتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے آگے پیچھے شرمگاہوں پر چیتھڑے بندھے تھے اور اونٹ بکریوں کے طرح چل پھر رہے تھے، ساتھ ہی وہ ذلت کا کھانا، تھوہر اور جہنم کے گرم گرم پتھر کھا رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کن لوگوں کی مثال ہے؟ عرض کیا: یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو اپنے مالوں کی زکوۃ نہیں ادا کرتے، اللہ تعالیٰ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا، اور اللہ تعالیٰ بندوں پر بالکل ظلم نہیں فرماتا۔ پھر ایسی قوم کے

پاس سے گزر ہوا جن کے پاس بھنا ہوا گوشت ہانڈیوں میں رکھا ہے، اور پاس ہی کچا بد بودار ناپاک گوشت بھی ہے، یہ لوگ کچا بد بودار گوشت تو کھاتے ہیں لیکن پاکیزہ بھنے گوشت کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ فرمایا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ جن کی دنیا میں حلال و پاکیزہ بیویاں تھیں لیکن یہ بدچلن عورتوں کے پاس شب باشی کرتے، اور ان عورتوں کی مثال تھی جو اپنے پاک شوہروں کو چھوڑ کر بدچلن مردوں سے ساز باز رکھتیں اور انہیں کے پاس رات گزارتیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی لکڑی کے پاس سے ہوا کہ راستہ میں اس لکڑی کے پاس سے جو کپڑا گزرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، اور جو چیز بھی گزرتی ہے وہ پھٹ جاتی ہے۔ فرمایا: اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ آپ کے ان امتیوں کی مثال ہے جو لوٹ مار کرتے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی۔

و لا تقعدوا بکل صراط توعدون و تصدون۔

اور ہر راستہ پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انہیں روکو۔

(کنزالایمان)

پھر ایک ایسے مرد کے پاس سے گزر ہوا جس نے لکڑیوں کا ایک بڑا گٹھا تیار کر لیا تھا جس کو اٹھا نہیں پا رہا تھا، لیکن اس کے باوجود وہ مزید لکڑیاں لا کر اس میں اضافہ کر رہا ہے، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ آپ کا وہ امتی ہے جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوتیں جن کی یہ بخوبی حفاظت نہیں کر پاتا تھا لیکن اس کے باوجود اور زیادہ امانتوں کا خواہش مند رہتا۔ پھر ایسی قوم سے گزر ہوا جن کی زبانیں اور ہونٹ قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، پھر اس کے بعد ویسے ہی ہو جاتے کہ ان میں کسی طرح کا نقص نہیں ہوتا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کی امت کے وہ مقرر ہیں جن کی تقریروں سے فتنے برپا ہوتے اور یہ خود بے عمل بھی تھے۔ پھر ایک چھوٹے سوراخ کے پاس سے گزر ہوا جس سے عظیم الجثہ بیل نمودار ہوا لیکن جب اس نے اس میں دوبارہ داخل ہونے کی کوشش کی تو داخل نہ ہو سکا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ شخص بڑے بول بولتا پھر شرمندہ ہوتا لیکن ان کو لوٹا نہیں سکتا تھا۔ پھر ایک وادی کے پاس سے گزر ہوا جس سے ٹھنڈی پاکیزہ ہوا آ رہی تھی، اور مشک کی خوشبو، اور ایک آواز بھی سنائی دی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ ٹھنڈی ہوا اور مشک کی خوشبو کیسی ہے؟، اور یہ آواز کس

کی ہے؟ عرض کیا: یہ جنت کی آواز ہے، اپنے رب کے حضور عرض کر رہی ہے: اے میرے رب! مجھے وہ چیز عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعد فرمایا، میرے اندر بہت محل اور آراستہ کمرے ہیں، ریشم وسندس کے عمدہ اور تعجب خیز لباس ہیں، موتی و مونگا اور سونا چاندی کی بہتات ہے، میرے اندر کوزے، پیالے، لوٹے کثرت سے ہیں، اور میرے میوے کھجوریں، انار، دودھ اور شراب کی نہریں تو نے نہایت کثرت سے پیدا فرمائی ہیں، لہذا مجھے وہ عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرے لئے مسلمان مرد وعورت اور مومن مرد وعورت ہیں اور ہر وہ شخص جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لایا، نیک عمل کئے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا، اور میرے مقابل کوئی ہمسر نہ ٹھہرایا، جو مجھ سے ڈرا وہ امن والا ہے، اور وہ جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کرتا ہوں، اور جو مجھے راضی کرنے کے لئے کچھ خرچ کرے میں اس کا بدلا عنایت کرتا ہوں، بیشک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں وعدہ خلافی نہیں کرتا، بیشک مومن بندے کامیاب ہوئے اور برکت والی ہے خدا کی ذات جو بہترین خالق ہے، جنت نے یہ مژدہ سن کر عرض کیا: میں راضی ہوں۔ پھر ایک ایسی وادی سے گزر ہوا جس سے نہایت ڈراونی آوازی آئی اور نہایت بدبودار ہوا۔ فرمایا: اے جبرئیل! یہ بدبو کیسی اور یہ آواز کس کی ہے؟ عرض کیا یہ دوزخ کی آواز ہے۔ بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کر رہی ہے: اے میرے رب مجھے وہ چیز عطا فرما جن کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا، میرے اندر زنجیریں اور طوق بہت ہیں، میری بھڑک ولپٹ زیادہ ہے اور میرے اندر ذلت آمیز کھانے اور بدبودار چیزیں کثیر ہیں، اور میرا عذاب وسزا کثرت سے ہیں، میری گہرائی بہت ہے اور گرمی سخت ہے، مجھے وہ عطا فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تیرے لئے ہر مشرک مرد و عورت ہے، اور ہر کافر مرد وعورت اور ہر بدکار مرد وعورت، اور ہر وہ مغرور و متکبر شخص جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتا، دوزخ نے کہا: میں راضی ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: پھر حضور کا سفر جاری رہا یہاں تک کہ بیت المقدس آپ کی سواری پہونچ گئی، آپ نے اتر کر براق کو ایک چٹان سے باندھا اور اندر داخل ہو کر فرشتوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی، جب نماز ہو چکی تو فرشتوں نے عرض کیا: اے جبرئیل! یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بولے: کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، سب نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی اور اپنے خلیفہ

مطلق کو سلامت رکھے، یہ بہترین بھائی اور بہترین خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی تشریف آوری پر خوش آمدید کہتے ہیں، راوی کہتے ہیں: پھر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان سب حضرات نے اپنے رب کی مختلف انعامات پر حمد وثنا بیان کی، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں حمد بیان کی، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے اپنا خلیل بنایا اور ملک عظیم عطا فرمایا، میرے لئے ایسی امت بنائی جو میری تابعدار اور اللہ کی فرمانبردار رہی، مجھے اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچایا اور مجھ پر اس کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنایا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی اور کہا: تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے شرف ہم کلامی سے مشرف فرمایا، اور آل فرعون کو بحر قلزم میں میرے ذریعہ غرق کیا، اور بنی اسرائیل کو نجات بخشی، میری امت سے ایک ایسی قوم بھی پیدا فرمائی جو سیدھا راستہ دکھاتی اور حق پر ثابت قدم رہتی۔ پھر حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے عظیم ملک عطا فرمایا، اور زبور شریف کا علم بخشا، لوہے کو میرے ہاتھ میں نرم کیا، پہاڑوں اور پرندوں کو میرا مطیع بنایا کہ میرے ساتھ صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کرتے، مجھے نبوت عطا فرمائی اور فصاحت کلام سے معزز کیا یعنی حق وباطل میں فیصلہ کرنے والا کلام عطا فرمایا۔ پھر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا اس طرح بیان فرمائی، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہواؤں کو میرے تابع کیا، شیاطین میرے تابع فرماں رہتے، میں جو چاہتا وہ میرے لئے بناتے پختہ عمارتیں، مجسمے، بڑے بڑے لگن جیسے حوض ہوں اور بھاری دیگیں جو چولہوں پر جمی رہتیں، اور تابع کیا شیاطین، انسانوں اور پرندوں کے لشکر کو، بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی، مجھے ایسی سلطنت بخشی جو میرے بعد کسی کو عطا نہ ہوئی، اور میری بادشاہت میرے حق میں ایسی مبارک فرمائی کہ مجھ سے اس کا حساب نہ ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان کی اور اس طرح فرمایا: تمام خوبیاں اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنا مبارک کلمہ فرمایا، اور مجھے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثل پیدا فرمایا کہ ان کی تخلیق بغیر ماں باپ صرف مٹی سے ہوئی اور مجھے بغیر باپ کے پیدا فرمایا، مجھے اپنی کتاب توراۃ وانجیل کا علم بخشا اور نبوت سے سرفراز فرمایا، ساتھ ہی مجھے یہ معجزہ بھی عطا کیا کہ میں مٹی سے پرند کی صورت بناتا اور اس

میں پھونک مارتا تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن کر اڑ جاتا، اور میں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو درست کر دیتا اور مردوں کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے زندہ فرماتا، مجھے بلند کیا اور پاک کیا، مجھے اور میری والدہ ماجدہ کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا، لہذا شیطان کا قابو ہم پر نہ چلا۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کی حمد وثنا بیان فرمائی، تم سب نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں، تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا، تمام مخلوق کے لئے بشیر نذیر بنایا، مجھ پر قرآن کریم نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے، میری امت کو خیر امت فرمایا اور تمام امتوں میں افضل قرار دیا، میری امت کو دنیا میں سب سے آخر میں بھیجا لیکن بروز قیامت پہلے حساب ہو کر داخل جنت ہوں گے، میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرمایا، مجھ سے میرا بوجھ اتار دیا اور میرے ذکر کو بلند فرمایا، مجھ کو تمام انبیاء کا خاتم اور سردار فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا: بیشک ان تمام چیزوں میں حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تم سب پر فضیلت حاصل ہے۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تین برتن پیش ہوئے جن کے منہ بند تھے، ان سے ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا، عرض کیا: نوش فرمائیں، آپ نے اس سے کچھ پیا، پھر دوسرا برتن پیش ہوا اس میں دودھ تھا، کہا گیا، نوش فرمائیں، آپ نے خوب سیر ہو کر پیا، پھر تیسرا برتن پیش ہوا جس میں شراب تھی، عرض کیا گیا: نوش فرمائیں، فرمایا: اب مجھے خواہش نہیں میں سیراب ہو گیا ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ و السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! واضح رہے کہ یہ شراب عنقریب آپ کی امت پر حرام ہونے والی ہے، اگر آپ اس سے آج کچھ پی لیتے تو آپ کی امت کے کچھ لوگ ہی اس سے بچتے۔

پھر آسمان دنیا کی طرف عروج فرمایا، حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا، تو جواب آیا، آپ کون؟ آپ نے فرمایا: میں جبرئیل ہوں، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فرشتوں نے کہا: کیا ان کو لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ بولے: ہاں، سب ملائکہ نے کہا: اللہ تعالیٰ سلامت رکھے ہمارے بھائی اور اپنے نائب مطلق کو، یہ بہترین بھائی اور بہترین خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں، جب آپ دروازہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص ہیں جو اپنے قد وقامت میں کامل واکمل ہیں، کسی عضو میں کسی

طرح کی کوئی خامی نہیں جیسا کہ عموما ہوتا ہے، ان کے داہنی طرف ایک دروازہ ہے جس سے پاکیزہ ہوا آرہی ہے، اور بائیں طرف ایک دروازہ ہے جس سے بدبودار ہوا آتی ہے، داہنی طرف دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ لیکن بائیں طرف نظر کر کے روتے اور غمزدہ ہوتے ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جبرئیل سے پوچھا، اے جبرئیل! یہ بزرگ انسان قد وقامت میں صحیح جس میں کسی طرح کا کوئی نقص نہیں یہ کون ہیں؟ اور دونوں دروازے کیسے ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کے والد محترم حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور یہ داہنی طرف دروازہ جنت کا دروازہ ہے، جب اپنی اولاد کو اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف دروازہ دوزخ کا ہے، جب اپنی اولاد کو اس میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور کے ساتھ دوسرے آسمان پر پہونچے اور دروازہ کھلوایا یہاں بھی وہی سوال ہوا، آپ کون؟ فرمایا: میں جبرئیل، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، ندا ہوئی، کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا، بولے ہاں، تمام فرشتوں نے وہی کلمات کہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو سلامت رکھے اور اپنے نائب مطلق کو، یہ بہترین بھائی اور خلیفہ ہیں، ہم سب ان کی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں، وہاں دو جوانوں سے ملاقات ہوئی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ دونوں کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، یعنی دونوں خالہ زاد بھائی۔ پھر تیسرے آسمان پر لیکر پہونچے اور دروازہ کھولنے کے لئے دستک دی تو جواب آیا، آپ کون؟ آپ نے کہا میں جبرئیل، بولے: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بولے: کیا آپ کو ان کے پاس بھیجا گیا تھا، فرمایا: ہاں انہوں نے بھی حسب سابق دعائیں اور مبارکبادیاں پیش کیں، آپ جب وہاں تشریف لے گئے تو ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی جو حسن صورت میں تمام لوگوں پر فائق تھے، اور حسن میں تمام مخلوق پر ان کی فضیلت ایسی تھی جیسے چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر، آپ نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر چوتھے آسمان پر بھی وہی تفصیل رہی اور یہاں حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، حضرت جبرئیل نے عرض

کیا: اللہ تعالیٰ نے ان کو مقام رفیع عطا فرمایا: پھر پانچویں آسمان پر وہی معاملہ درپیش رہا، یہاں حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، آپ بنواسرائیل کو جمع کر کے واقعات سنا رہے تھے۔ پھر چھٹے آسمان پر اسی تفصیل کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، آپ جب آگے گزر گئے تو حضرت موسیٰ نے گریہ فرمایا، حضور نے وجہ دریافت کی تو حضرت جبرئیل بولے: بنواسرائیل یہ سمجھتے تھے کہ میں اولاد آدم میں اللہ کے یہاں سب سے مکرم ومعزز ہوں اور یہ شخص تو مجھ سے بھی دنیا وآخرت میں سبقت لے گیا، اگر یہ فضیلت ان کی ذات ہی کو ہے تو کوئی پرواہ نہیں، لیکن ہر نبی کے ساتھ اس کی امت بھی ہوگی۔ پھر ساتویں آسمان پر عروج فرمایا، وہاں ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی جن کی داڑھی کھچڑی تھی، جنت کے دروازہ پر کرسی پر تشریف فرما تھے، ان کے پاس نہایت روشن چہرے والے لوگ بھی جن کی سفیدی کاغذ کے مثل تھی، اور ایک گروہ ایسا بھی تھا جن کے رنگوں میں کچھ بھدا پن تھا، یہ لوگ اپنے مقام سے اٹھ کر ایک نہر میں غسل کے لئے داخل ہوئے، جب وہاں سے نکلے تو ان کا رنگ کچھ کھل گیا تھا، پھر دوسری نہر میں داخل ہوگئے، اس مرتبہ نکلے تو رنگ خوب صاف ہوگیا تھا لیکن پھر تیسری نہر میں نہائے تو ان کے چہروں کی روشنی ان کے ساتھیوں کی طرح ہوگئی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئے، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل یہ کھچڑی داڑھی والے کون ہیں؟ اور یہ روشن چہروں والے؟ اور پھر ان کے ساتھ غسل کر کے بیٹھنے والے کون ہیں؟ اور یہ نہریں کونسی ہیں؟ عرض کیا: یہ بزرگ تو آپ کے والد مکرم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، دنیا میں سب سے پہلے اپ کی ہی داڑھی کھچڑی ہوئی، اور یہ روشن چہروں والے وہ صاحب ایمان ہیں جنہوں نے ایمان کی حالت میں کبھی ظلم نہیں کیا، اور باقی دوسرے لوگ گنہگار ہیں لیکن توبہ کر کے مرے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، اور یہ نہریں اس طرح ہیں کہ پہلے رحمت کی نہر ہے، دوسری نعمت کی، اور تیسری شراب طہور کی۔

پھر حضور صاحب معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر تشریف فرما ہوئے، عرض کیا گیا: یہ بیری کا درخت ہے، یہاں ہر ایک کی انتہاء ہے آپ کی امت اور آپ کے سوا، یہ ایسا درخت ہے کہ اس کی جڑ میں نہریں رواں ہیں جن کا پانی کبھی بودار نہیں ہوتا، اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ کبھی نہیں بدلتا، اور شراب کی نہریں جس کے پینے سے لذت حاصل ہوتی ہے،

اور صاف شہد کی نہریں، یہ ایسا درخت ہے کہ ستر سال تک اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں چلے تو اس کو طے نہ کر پائے، اس کا ایک ایک پتہ ایک قوم کو ڈھانک لے اتنا کشادہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے نور نے اس سدرہ کو ڈھانپ لیا، اور ملائکہ اس پر چھائے تھے، اور کیفیت وہ تھی کہ جو کوئیں کے کسی درخت پر اترنے کے وقت ہوتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام فرمایا: ارشاد فرمایا: اے محبوب مانگو، آپ نے عرض کیا: اے اللہ! تو نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا اور ملک عظیم سے نوازا، حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا، حضرت داؤد کو ملک عظیم بخشا، لوہے کو ان کے ہاتھوں میں نرم کیا، پہاڑوں کو ان کے تابع کیا، حضرت سلیمان کو ملک عظیم عنایت کیا، جن وانس اور شیاطین کو ان کے تابع فرمان کیا، ہوا ان کے تابع رہتی، اور ایسا ملک بخشا کہ ان کے بعد کسی کو نہ ملا، حضرت عیسیٰ کو توراۃ وانجیل کا علم عطا کیا اندھے اور سفید داغ والے ان سے شفا پاتے، مردے تیرے حکم سے ان کے ذریعہ زندہ ہوتے، ان کو اور ان کی والدہ کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا: اے محبوب! میں نے تمہیں حبیب وخلیل کیا، اور توراۃ میں حبیب اللہ لقب نازل فرمایا، تمام لوگوں کی طرف تم کو بشیر ونذیر بنا کر مبعوث فرمایا، تمہارے لئے سینہ کشادہ کیا، تمہارا بوجھ ہلکا کیا، تمہارا ذکر بلند کیا، لہذا ہمیشہ میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر ہوگا، تمہاری امت کو افضل امت بنایا، تمہاری امت سب میں اول بھی ہے اور سب میں آخر بھی، اور میں نے آپ کی امت کے لئے لازم کیا کہ وہ اپنے خطبوں میں اس بات کی گواہی دیں کہ آپ میرے بندے اور رسول ہیں، میں نے آپ کی امت میں کچھ ایسے لوگ بھی پیدا فرمائے جن کے قلوب نہایت رقیق ہوں گے، میں نے آپ کو نبیوں میں سب سے پہلے پیدا کیا اور آخر میں مبعوث فرمایا، اور سب سے پہلے آپ جنت میں داخل ہوں گے، اور میں نے آپ کو سبع مثانی یعنی سورۂ فاتحہ جیسی عظیم سورۃ عطا کی جو بار بار تلاوت کی جاتی ہے، اس سے پہلے ایسی عظیم سورۃ کسی نبی کو عطا نہ ہوئی، میں نے تمہیں حوض کوثر عطا کیا اور مزید آٹھ چیزیں عطا کیں، اسلام، ہجرت، جہاد، زکوۃ، نماز، رمضان کے روزے، بھلی بات کا حکم دینا، برائی سے روکنا اور میں نے تم کو فاتح باب نبوت اور خاتم الانبیاء بنایا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب نے چھ چیزوں سے

فضیلت دی۔ مجھے ایسا کلام بخشا جس کی عبارت کم ہوتی ہے اور معانی کثیر، اور ایسا کلام جو فصاحت و بلاغت میں نہایت کو پہونچا ہوا ہے، رموز و اسرار اور علم و حکمت کو کھولنے والا، مقاصد و مطالب کو بخوبی بیان کرنے والا۔ مجھے تمام لوگوں کی طرف بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا، دشمن کے دل میں میرا رعب ایک ماہ کی مسافت سے ہی ڈال دیا جاتا، میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا جو مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہ ہوا، تمام روئے زمین میرے لئے پاکی کا ذریعہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی۔

حضور فرماتے ہیں: پھر مجھ پر پچاس وقت کی نمازیں فرض فرمائیں، جب حضور کا گزر واپسی میں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے ہوا تو آپ نے عرض کیا: آپ پر کیا لازم کیا گیا: فرمایا: پچاس نمازیں، یہ سن کر حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے گزارش کی، آپ اپنے رب کے حضور جایئے اور اس میں کچھ تخفیف کرایئے کہ آپکی امت تمام امتوں میں ناتواں امت ہے، میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سلسلہ میں آزمالیا ہے، حضور یہ سن کر اپنے رب کے حضور آئے اور تخفیف کے طالب ہوئے، لہذا دس نمازیں معاف کر دی گئیں، پھر جب حضرت موسی کے پاس آئے تو آپ نے پھر وہی بات کہی، حضور پھر واپس ہوئے اور اس مرتبہ بھی دس نمازیں معاف ہوئیں، پھر جب واپسی میں ملاقات ہوئی تو حضرت موسی علیہ الصلوۃ و السلام نے عرض کیا: اب کتنی نمازیں باقی ہیں؟ فرمایا: تیس نمازیں، آپنے پھر وہی عرض کیا، حضور پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئے اور تخفیف کے طالب ہوئے، اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں اور معاف فرمادیں پھر ملاقات پر حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے مزید تخفیف کا مشورہ دیا، آپ نے بارگاہ خداوند قدوس میں حاضر ہوکر تخفیف چاہی اور دس نمازیں پھر معاف کر دی گئیں، حضرت موسی علیہ السلام کا مشورہ اب بھی یہ ہی ہوا، کہ مزید تخفیف کرایئے آپ کی امت اس بوجھ کو اٹھا نہیں سکے گی۔ آپ اس مرتبہ نہایت ندامت و شرمندگی کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوئے اور تخفیف کے طالب ہوئے، اس مرتبہ پانچ نمازیں معاف ہوئیں، لیکن حضرت موسیٰ کا مشورہ یہ تھا کہ آپ پھر اپنے رب کے حضور جایئے اور تخفیف کرایئے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرتبہ نہایت شرمندگی کے عالم میں حاضر ہوا تھا اب میں مزید تخفیف کے لئے جانے سے قاصر ہوں، ندا ہوئی، آپ نے

ان پانچ نمازوں کے ذریعہ آزمائش پر صبر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے ان پانچ کا بدلہ پچاس کی صورت میں ملے گا، کہ ایک نیکی کا ثواب دس ملتا ہے، حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حکم الٰہی اور مژدہ سے پورے طور پر راضی ہو گئے، جب پہلی مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے گزر ہوا تھا تو آپ نے کچھ شدت محسوس کی تھی لیکن جب واپس تشریف لائے تو حضرت موسیٰ کی ملاقات ہی سب سے زیادہ خیر خواہی کا ذریعہ ثابت ہوئی۔ ۱۲م

(۸) معراج میں دیدار خداوند قدوس

۲۸۴۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : رأیت ربی عزوجل۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا۔ ۱۲م

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی خصائص کبری، اور علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں: یہ حدیث بسند صحیح ہے۔ منبہ المنیہ ص ۲

۲۸۴۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اللہ تعالیٰ اعطی موسی الکلام و اعطانی الرویة لوجهه و فضلنی بالمقام المحمود و الحوض المورود۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شرف کلام سے مشرف فرمایا اور مجھے اپنے وجہ کریم کے دیدار پر انوار سے نوازا۔ اور مجھے مقام محمود اور حوض کوثر کے ذریعہ فضیلت عطا فرمائی۔ ۱۲م

۲۸۴۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/ ۲۸۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۱/ ۷۸
کنز العمال للمتقی ۳۹۲۰۹، ۱۴/۴۴۸ ☆ الشفا للقاضی ۱/ ۴۷۹

۲۸۴۸۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ☆ کنز العمال للمتقی ۳۹۲۰۶، ۱۴/ ۴۴۷

۲۸۴۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال لی ربی :نحلت ابراهیم خلتی ، و کلمت موسی تکلیما ، و اعطیتك یا محمد کفا حا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسیٰ سے کلام فرمایا۔ اور تمہیں اے محمد! مواجہ بخشا کہ بے پردہ وحجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔ منبہ المنیہ ص ۲

۲۸۵۰۔ **عن** اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : و هو یصف سدرة المنتهی ، فقلت ، یا رسو ل الله ! ما رأیت عندها ؟ قال : رأیت عندها یعنی ربه ۔

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ کی صورت وسیرت اور اوصاف بیان کرتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے وہاں کیا دیکھا؟ فرمایا: میں نے وہاں اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا۔ ۱۲م

۲۸۵۱۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالی عنه قال : لقی عبد الله بن عباس کعبا بعرفة رضی الله تعالی عنهم فسئاله عن شئ ، فکبر ختی جاء و بته الجبال ، فقا ل ابن عباس رضی الله تعالی عنهما : انا بنو هاشم ، فقال کعب : ان الله تعالی قسم رؤیته و کلامه بین محمد و موسی ، فکلم موسی مرتین ، و رأه محمد مرتین ۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات عرفات میں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، آپ نے ان سے کوئی بات دریافت کی، اس پر حضرت کعب نے ایسی بلند آواز سے نعرہ لگایا کہ پہاڑ گونج

۲۸۴۹۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۲۸۵۰۔ التفسیر لابن مردویہ

۲۸۵۱۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورة النجم ۱۶۰/۲

اٹھے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں حضرت کعب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا دیدار اور کلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان تقسیم فرمایا حضرت موسیٰ نے دومرتبہ اللہ تعالیٰ سے شرف ہمکلامی حاصل کیا اور حضور دومرتبہ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے۔ ١٢م۔

٢٨٥٢۔ **عن** عكرمة رضى الله تعالى عنه قال: قال عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما: رأى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ربه تبارك و تعالىٰ و تقدس، قلت: اليس الله يقول: لا تدركه الابصار و هو يدرك الا بصار، قال: و يحك، ذاك اذا تجلى بنوره الذى هو نوره، و قد رأى ربه مرتين۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کا دیدار کیا، حضرت عکرمہ آپ کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: کہ کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں لا تدركه الابصار و هو يدرك الابصار، کہ آنکھیں اسکا ادراک نہیں کر سکتیں، آپ نے فرمایا: افسوس تم سمجھے نہیں، یہ اس وقت ہے جب کہ اس نور کے ساتھ تجلی فرمائے جو اسکا نور ہے۔ حضور نے اپنے رب کو دومرتبہ دیکھا۔ ١٢م

٢٨٥٣۔ **عن** عبد الله بن ابى سلمة رضى الله تعالى عنه قال: ان ابن عمر رضى الله تعالى عنهما ارسل الى ابن عباس رضى الله تعالى عنهما يسأله هل راى محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ربه فقال: نعم۔

حضرت عبد اللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کرا بھیجا، کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

٢٨٥٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: نظر محمد صلى

٢٨٥٢۔ الجامع للترمذى، تفسير سورة النجم ٢/١٦٠
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا۔
٢٨٥٣۔ المسند لابن اسحاق
٢٨٥٤۔ المعجم الكبير للطبرانى ١١/٢٨٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ربہ عزوجل ، قال عکرمۃ رضی اللہ تعالی عنہ : فقلت لہ : نظر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ربہ عزوجل ؟ قال: نعم ، جعل الکلام لموسی ، و الخلۃ لا براھیم ، و النظر لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فقد رأی ربہ مرتین ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا، حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ ان کے شاگرد کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا، فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے لئے کلام رکھا، اور حضرت ابراہیم کے لئے دوستی، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دیدار، اور بیشک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

۲۸۵۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال: اتعجبون ان یکون الخلۃ لابراھیم ، و الکلام لموسیٰ ، و الرؤیۃ لمحمد صلوات اللہ تعالیٰ علیہم و التسلیمات ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا حضرت ابراہیم کے لئے دوستی، حضرت موسیٰ کے لئے کلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ اچنبھا ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاکم نے امام بخاری کی شرط پر اس حدیث کو صحیح کہا، اور امام قسطلانی و زرقانی نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

۲۸۵۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما انہ کان یقول : ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأی ربہ مرتین ، مرۃ ببصرہ ، و مرۃ بفؤادہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے تھے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبار اپنے رب کو دیکھا، ایک بار اس آنکھ سے، اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔

۲۸۵۵۔ المستدرک للحاکم، ۱/۱۳۴

۲۸۵۶۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ☆ التفسیر للبغوی، ۵/۲۴۵

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام سیوطی، امام قسطلانی، علامہ شامی اور علامہ زرقانی فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

٢٨٥٧ ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال: ان محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رأی ربه عزوجل ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام احمد قسطلانی، اور علامہ عبد الباقی زرقانی فرماتے ہیں، کہ اس حدیث کی سند قوی ہے۔ منبہ المنیہ ص ۴

٢٨٥٨ ـ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالی عنه انه كان يحلف بالله، لقد رأی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ـ

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے، بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عروہ بن زبیر کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب معراج دیدار الٰہی ہونا مانتے تھے۔

و انه كان يشتد عليه انكارها ـ

ان پر اس کا انکار سخت گراں گذرتا۔ صحیح ابن خزیمہ

یونہی کعب احبار عالم کتب سابقہ، امام ابن شہاب زہری قرشی، امام مجاہد مخزومی مکی،

٢٨٥٧ ـ الصحیح لابن خزیمة، ☆ التفسیر للبغوی، ٥/٢٤٥

٢٨٥٨ ـ المصنف لعبد الرزاق، ☆ التفسیر للبغوی، ٥/٢٤٥

امام اعکرمہ بن عبداللہ مدنی ہاشمی، امام عطاء ابن ابی رباح قرشی مکی استاذ امام ابوحنیفہ، امام مسلم بن صبیح ابوالضحیٰ کوفی، وغیرہم جمیع تلامذہ عالم قرآن حمر الامۃ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی یہ ہی مذہب ہے۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں

اخرج ابن خزيمة عن عروة ابن الزبير اثباتها ، و ربه قال سائر اصحاب ابن عباس ، و جزم به كعب الاحبار و الزهري ۔

امام خلال کتاب السنہ میں اسحٰق بن مروزی سے راوی۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کو ثابت مانتے اور اس کی دلیل فرماتے۔

قول النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رأيت ربي ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، میں نے اپنے رب کو دیکھا۔

نقاش اپنی تفسیر میں اس امام سند الانام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای۔

انه قال : اقول بحديث ابن عباس بعينه ، رأى ربه ،راه راه حتى انقطع نفسه ۔

یعنی انہوں نے فرمایا: میں حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا معتقد ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا، دیکھا دیکھا دیکھا، یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔

امام ابن الخطیب مصری مواہب شریف میں فرماتے ہیں۔

جزم به معمر و آخرون ، و هو قول الاشعري ، و غالب اتباعه ۔

یعنی امام معمر بن راشد بصری اوران کے سوا اور علماء نے اس پر جزم کیا، اور یہ ہی مذہب ہے امام اہل سنت امام ابوالحسن اشعری اور ان کے غالب پیروں کا،

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

الاصح الراجح انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رأى ربه بعين رأسه حين اسرى به كما ذهب اليه اكثر الصحابة ۔

مذہب اصح وارجح یہی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے

رب کو بچشم سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابہ کرام کا یہی مذہب ہے۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں، پھر علامہ محمد بن عبد الباقی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

١١ - الراجح عند اكثر العلماء انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رأى ربه بعين رأسه ليلة المعراج۔

جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو انہیں آنکھوں سے دیکھا۔

ائمہ متاخرین کے جدا جدا اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حد شمار سے خارج ہیں۔ لفظ اکثر العلماء کو منہاج میں فرمایا: کافی ومغنی۔

منبه المنیه ص٦

(٩) معراج کی شب جنت کی سیر

٢٨٥٩۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال له اصحابه يا رسول الله ! اخبرنا عن ليلة اسرى بك فيها، قال: قال الله عزوجل (سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى الذى باركنا حوله لنريه من آياتنا انه هو السميع البصير) قال فاخبرهم قال : بينا انا قائم عشاء فى المسجد الحرام اذا اتانى آت فأيقظنى ، فاستيقظت فلم ارشيًا ثم عدت فى النوم ، ثم ايقظنى فاستيقظت فلم ارشيًا ثم عدت فى النوم ، ثم ايقظنى فاستيقظت فلم ارشيًا فاذا انا بكهيئة خيال فاتبعته ببصرى حتى خرجت من المسجد فاذا انا بدابة ادنى ، شبيهة بدوابكم هذه ، بغالكم هذه ، مضطرب الاذنين يقال له : البراق، و كانت الانبياء صلوات الله تركبه قبلى يقع حافره مد بصره فركبته فبينما انا اسير عليه اذ دعانى داع عن يمينى يا محمد انظر نى اسالك يا محمد! انظرنى اسالك فلم اجبه ولم اقم عليه فبينما انا اسير عليه اذا دعانى داع عن يسارى : يا محمد ! انظرنى اسالك يا محمد! انظرنى اسالك فلم اجبه ولم اقم عليه و بينما انا اسير عليه اذ انا بامرأة حاسرة عن ذراعيها و عليها من كل زينة خلقها الله فقالت يا محمد! انظرنى

٢٨٥٩۔ دلائل النبوة للبيهقى، ٣٩٠/٢

اسالك فلم التفت اليها و لم اقم عليها حيث اتيت بيت المقدس فاوثقت دابتى بالحلقة التى كانت الانبياء توثقها به فاتانى جبرئيل عليه السلام باناء ين : احدهما خمر ، و الآخر لبن ـ فشربت اللبن و تركت الخمر فقال جبرئيل : اصبت الفطرة، فقلت الله اكبر الله اكبر فقال جبرئيل ما رأيت فى وجهك هذا قال فقلت بينما انا اسير اذ دعانى داع عن يمينى يا محمد! انظرنى اسالك فلم اجبه و لم اقم عليه قال ذاك داعى اليهود، اما انك لو اجبته او وقفت عليه لتهوودت امتك، قال: وبنيما انا اسير اذ دعانى داع عن يسارى فقال: يا محمد ! انظرنى اسألك فلم التفت اليه و لم اقم عليه قال : ذاك داع النصارى ، اما انك لو اجبته لتنصرت امتك ، فبينما انا اسير اذ انابامرأة حاسرة عن ذراعيها عليها من كل زينة خلقها الله تقول: يا محمد! انظرنى اسالك فلم اجبها ولم اقم عليها قال تلك الدنيا، اما انك لو اجبتها لاختارت امتك الدنيا على الآخرة ـ

قال : ثم دخلت انا و جبرئيل عليه السلام بيت المقدس فصلى كل واحد منا ركعتين ثم اتيت بالمعراج الذى تعرج عليه ارواح بنى آدم فلم ير الخلائق احسن من المعراج مارأيتم الميت حين يشق بصره طامحا الى السماء (فانما يشق بصره طامحا الى السماء) عجب بالمعراج قال فصعدت انا وجبرئيل فاذا انا بملك يقال له اسماعيل و هوصاحب سماء الدنيا وبين يديه سبعون الف ملك مع كل ملك جنده ماة الف ملك ، قال : و قال الله عزوجل (و ما يعلم جنود ربك الا هو) فاسفتح جبرئيل باب السماء ، قيل : من هذا؟ قال : جبرئيل قيل : و من معك؟ قال : محمد ، قيل : و قد بعث اليه؟ قال: نعم ، فاذا انا بآدم كهيئة يوم خلقه الله على صورته تعرض عليه ارواح ذريته المومنين فيقول : روح طيبة و نفس طيبة اجعلوها على عليين ، ثم تعرض عليه ارواح ذريته الفجار ، فيقول : روح خبيثة و نفس خبيثة اجعلوها فى سجين ، ثم مضت هنية فاذا انا باخونة ـ يعنى الخوان المائدة التى يوكل عليها لحم مشرح ليس بقربها احد و اذا انا باخونة اخرى عليها لحم قد اروح و نتن عنها اناس ياكلون منها ، قلت : يا جبرئيل ! من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء من امتك يتركون الحلا ل و ياتون الحرام ، قال : ثم مضت هنية فاذا انا باقوام بطونهم امثال البيوت كلما نهض احدهم خر يقول اللهم لا تقم الساعة ، قال : و هم على سابلة آل فرعون ، قال : فتجى السابلة فتطأهم قال: فسمعتهم يضجون الى الله سبحانه ـ قلت : يا جبرئيل ! من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء من امتك

الذين یاكلون الربا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس ، قال: ثم مضت ھنیة ، فاذا انا باقوام مشافرھم کمشافر الابل قال فتفتح علی افواھم ویلقون ذلك الحجر ، ثم یخرج من اسافلھم ، فسمعتھم یضجون الی الله عزوجل ، فقلت : یا جبرئیل من ھؤلاء ؟ قال ھؤلاء من امتك یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا و سیصلون سعیرا قال : ثم مضت ھنیة فاذا انا بنساء یعلقن بثدیھن فسمعتھن یصحن الی الله عزوجل قلت : یا جبرئیل ! من ھؤلاء النساء ؟ قال: ھؤلاء الزناة من امتك ، قال ثم مضت ھنیة فاذا انا باقوام تقطع من جنوبھم اللحم فیلقمون فیقال له : کل کما کنت تاکل من لحم اخیك قلت : یا جبرئیل ! من ھؤلاء ؟ قال ھؤلاء الھمازون من امتك اللمازون ۔

ثم صعدنا الی السماء الثانیة فاذا انا برجل احسن ما خلق الله قد فضل عن الناس بالحسن کالقمر لیلة البدر علی سائر الکواکب قلت : یا جبرئیل من ھذا ؟ قال : اخوك یوسف و معه نفرمن قومه فسلمت علیه و سلم علیّ۔

ثم صعدت الی السماء الثالثة فاذا انا بیحیی و عیسی ومعھما نفر من قومھما فسلمت علیھما و سلما علیّ۔

ثم صعدت الی السماء الرابعة فاذا انا بادریس قد رفعه الله مکانا علیا فسلمت علیه وسلم علیّ ۔

ثم صعدت الی السماء الخامسة فاذا انا بھارون و نصف لحیته بیضاء و نصفھا سودآء تکاد لحیته تصیب سرته من طولھا ، قلت : یا جبرئیل ! من ھذا ؟ قال : ھذا المحبب فی قومه ، ھذا ھارون بن عمران و معه نفر من قومه فسلمت علیه وسلم علیّ ۔

ثم صعدت الی السماء السادسة فاذا انا بموسی بن عمران رجل آدم کثیر الشعر لو کان علیه قمیصان لنفد شعره دون القمیص ۔ و اذاھو یقول یزعم الناس انی اکرم علی الله من ھذا ، بل ھذا اکرم علی الله منی قال : قلت : یا جبرئیل من ھذا ؟ قال :ھذا اخوك موسی بن عمران ، قال : و معه نفر من قومه فسلمت علیه و سلم علیّ ۔

ثم صعدتّ الی السماء السابعة فاذا انا بابینا ابراھیم خلیل الرحمن سانداً ظھره الی البیت المعمور کاحسن الرجال ، قلت : یا جبرئیل ! من ھذا ؟ قال : ھذا ابوك ابراھیم خلیل الرحمن ، وھو نفر من قومه فسلمت علیه و سلم علیّ و اذا

بامتی شطرین : شطر علیهم ثیاب بیض کانها القراطیس ، و شطر علیهم ثیاب رمد ۔

قال : فدخلت البیت المعمور ، و دخل معی الذین علیهم الثیاب البیض و حجب الاخرون الذین علیهم ثیاب رمد ، وهم علی خیر ، فصلیت انا و من معی فی البیت المعمور ، ثم خرجت انا و من معی ، قال : و البیت المعمور یصلی فیه کل یوم سبعون الف ملک لا یعودون فیه الی یوم القیامة ۔

قال : ثم رفعت الی السدرة المنتهی فاذا کل و رقة منها تکاد ان تغطی هذه الامة ، واذا فیها عین تجری یقال لها سلسبیل ، فینشق منها نهران، احدهما الکوثر و الآخر یقال له نهر الرحمة : فاغتسلت فیه ، فغفر لی ما تقدم من ذنبی و ما تاخر ۔

ثم انی دفعت الی الجنة فاستقبلتنی جاریة فقلت : لمن انت یاجاریة ؟ قلت لزید بن حارثه ، و اذا انا بانهار من ماء غیر آسن ، وانهار من لبن لم یتغیر طعمه ، و انهار من خمر لذة للشاربین ، وانهار من عسل مصفی واذا رمانها کانه الدلاء عظما و اذا انا بطیر کالبختاتی هذه ، فقال عندها صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و علی جمیع انبیاء ، ان اللہ قد اعد لعباده الصالحین ما لا عین رأت و لا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ، قال : ثم عرضته علی النار فاذا فیها غضب اللہ و رجزه و نقمته لو طرح فیها الحجارة و الحدید لاکلتها ، ثم اغلقت دونی ، ثم انی دفعت الی السدرة المنتهی فتغشی لی ، و کان بینی و بینه قاب قوسین او ادنی ، قال و نزل علی کل ورقة ملک من الملائکة ، قال : و قال : فرضت علیّ خمسون صلاة ، قال : لک بکل حسنة عشر اذا هممت بالحسنة فلم تعملها کتبت لک حسنة ، فاذا عملتها کتبت لک عشرا ، واذا هممت بالسیئة فلم تعملها لم یکتب علیک شئ فان عملتها کتبت علیک سیئة واحدة ۔ ثم دفعت الی موسی فقال بما امرک ربک قلت خمسین صلاة قال : ارجع الی ربک فسأله التخفیف لامتک فان امتک لایطیقون ذلک ومتی لا تطیقه تکفر ، فرجعت الی ربی فقلت یا رب! خفف عن امتی فانها اضعف الامم ، فوضع عنی عشرا و جعلها اربعین ، فما زلت اختلف بین موسی و ربی کلما اتیت علیه قال لی مثل مقالته حتی رجعت الیه فقال لی بم امرت ؟ قلت : امرت بعشر صلوات قال : ارجع الی ربک فسأله التخفیف عن امتک ، فرجعت الی ربی فقلت ای رب! خفف عن امتی فانها اضعف الامم

فوضع عنى خمسا ، و جعلها خمسا، فنادنى ملك عندها : تمت فريضتى ، و خففت عن عبادى ، و اعطيتهم بكل حسنة عشر امثالها ، ثم رجعت الى موسى ، فقال :بم امرت ؟ قلت : بخمس صلوات قال: ارجع الى ربك فسأله التخفيف فانه لا يؤده شئ فسله التخفيف لامتك فقلت رجعت الى ربى حتى استحييته ۔

ثم اصبح بمكة يخبرهم بالعجائب : انى اتيت البارحة بيت المقدس و عرج بى الى السماء و رأيت كذا ورأيت كذا ، فقال ابو جهل بن هشام : الاتعجبون مما يقول محمد ! يزعم انه اتى البارحة بيت المقدس ، ثم اصبح فينا ، واحدنا يضرب مطيته مصعدة شهرا و منقلبة شهرا ، فهذا مسيرة شهرين فى ليلة واحدة قال فاخبرهم بعير لقريش لما كان فى مصعدى رأيتها فى مكان كذا و كذا وانها نفرت فلما رجعت رأيتها عند العقبة ، و اخبرهم بكل رجل و بعيره كذا و كذا ومتاعه كذا و كذا ، فقال ابوجهل : يخبرنا باشياء، فقال رجل من المشركين انا اعلم الناس بيت المقدس و كيف بناؤه و كيف هيأته و كيف قربه من الجبل ، فان يكون محمد صادقا فساخبركم وان يكن كاذبا فساخبركم ، فجاءه ذلك المشرك فقال : يا محمد انا اعلم الناس بيت المقدس فاخبرنى كيف بناؤه و كيف هيأته و كيف قربه من الجبل ؟ قال : فرفع لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بيت المقدس من مقعده فنظر اليه كنظر احدنا الى بيته : بناؤه كذا و كذا و هياته كذا و كذا ، وقربه من الجبل كذا و كذا ، فقال الآخر: صدقت ، فرجع الى الصحابة فقال : صدق محمد فيما قال او نحوا من هذا الكلام ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شب معراج کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى الذى باركنا حوله لنريه من آياتنا ، انه هو السميع البصير ۔

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک، جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تفصیل یوں ارشاد فرمائی: اس وقت

جبکہ میں مسجد حرام کی حدود میں آرام فرما تھا تو مجھے کسی نے آکر جگایا، میں نے بیدار ہوکر ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا تو میں دوبارہ آرام کرنے لگا۔ پھر کسی نے آکر جگایا لیکن اس مرتبہ بھی کوئی نظر نہ آیا اور میں سو گیا۔ پھر کسی نے بیدار کیا لیکن اس مرتبہ بھی کوئی نہیں تھا۔ میں اسی خیال میں اندازہ سے مسجد حرام سے باہر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک جانور کے قریب کھڑا ہوں، یہ تمہارے گھوڑوں اور خچروں کے مشابہ تھا اور کان لمبے تھے اس کو براق کہا جاتا ہے، انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی مجھ سے قبل اس پر سوار ہوئے تھے، حد نگاہ پر اس کا قدم پڑتا تھا، میں اس پر سوار ہوکر چلنے لگا کہ راستہ میں داہنی جانب سے مجھے کسی نے آواز دی اے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میری طرف نظر فرمائیں میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، دومرتبہ آواز آئی لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ رکا۔ پھر آگے چل کر اسی طرح ایک آواز آئی لیکن میں وہاں بھی نہ رکا۔ میں سفر کر ہی رہا تھا کہ اچانک ایک عورت کلائی کھولے سامنے آئی جو ہر طرح کی زینت سے آراستہ تھی، اس نے بھی اسی طرح آواز دی مگر میں نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ اس کی طرف دیکھا یہاں تک کہ میں بیت المقدس پہونچ گیا میں نے اسی احاطہ میں براق کو باندھا جہاں انبیائے کرام باندھتے تھے۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام دو پیالے لیکر آئے، ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ، میں نے دودھ پی لیا اور شراب کے پیالے کو چھوڑ دیا۔ حضرت جبرئیل نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق کیا، میں نے اس توفیق ربانی پر تکبیر پڑھی۔ پھر حضرت جبرئیل نے پوچھا، یارسول اللہ! میں آپ کے چہرۂ اقدس میں کچھ محسوس کررہا ہوں، فرمایا: میں نے تینوں آوازوں کی بابت بتایا۔ عرض کیا: یارسول اللہ! پہلی آواز یہودیوں کی تھی، اگر آپ جواب دے دیتے تو آپ کی امت کے لوگ یہودی ہوجاتے، دوسری آواز نصاریٰ کی تھی، وہاں بھی جواب دینے پر امت کے نصرانی ہوجانے کا خطرہ تھا۔ اور تیسری آواز جو عورت کی شکل میں تھی وہ دنیا تھی کہ اگر آپ جواب دیتے تو آپ کی امت آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو پسند کرلیتی۔

فرمایا: پھر میں حضرت جبرئیل کے ساتھ بیت المقدس میں داخل ہوا اور نماز ادا کی۔ اس کے بعد معراج (سیڑھی) لائی گئی جس پر چڑھ کر مومنین کی روحیں آسمان پر جاتی ہیں مخلوق نے

اس سے زیادہ خوبصورت کوئی سیڑھی نہ دیکھی ہوگی، ہاں آدمی کی روح قبض ہوتے ہی اسکا دیدار کرتی ہے۔ اس کے ذریعہ میں حضرت جبرئیل کے ساتھ آسمان پر گیا تو وہاں پہلے ایک اسماعیل نامی فرشتے سے ملاقات ہوئی جو آسمان دنیا پر متعین کیا گیا ہے، اس کے سامنے ستر ہزار فرشتے ہیں اور ہر فرشتہ کی جماعت ایک لاکھ فرشتوں پر مشتمل تھی، اللہ تعالی نے اسی کے بارے میں فرمایا:

وما یعلم جنود ربك الاھو ۔
اور تیرے رب کے لشکر کو تیرا رب ہی جانتا ہے۔

حضرت جبرئیل نے دروازہ کھلوایا، آواز آئی، کون؟ آپ نے کہا: میں جبرئیل، آواز آئی، آپ کے ساتھ کون؟ آپ نے جواب دیا: حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی عایہ وسلم، پھر ندا ہوئی کیا ان کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب میں کہا: ہاں، آسمان پر پہونچنے کے بعد ہماری ملاقات حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے ہوئی اور آپ اس صورت میں تشریف فرماتھے جس پر آپ کو پیدا کیا گیا تھا، آپ پر آپ کی اولاد میں سے پاک روحیں پیش کی جاتیں تو آپ فرماتے: ان کو اعلی علیین میں لے جاؤ، اور بد روحوں کے بارے میں فرماتے ان کو سجین میں قید کردو۔ پھر تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میرا گذر ایک خوان کے پاس سے ہوا جس پر عمدہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے پارچے چنے تھے لیکن اس کے قریب کوئی نہیں آرہا تھا، اور آگے ایک ایسی خوان تھا جس پر بدبودار سڑا ہوا گوشت تھا اور لوگ اس کو کھارہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں کہ حلال چیزیں چھوڑ کر حرام پر کمربستہ رہتے ہیں۔

فرمایا: پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، جب کوئی اٹھنے کا ارادہ کرتا تو گرجاتا، اور کہتا: اے اللہ! قیامت قائم نہ ہو، یہ لوگ آل فرعون کی راہ پر دنیا میں گامزن رہے یعنی دنیاوی مال ومتاع جمع کرنے میں وقت گزارتے، میں نے دیکھا کہ ایک قافلہ آتا اور ان کو روندتا چلا جاتا۔ اس وجہ سے ان کی چیخیں بلند ہوتیں اور اللہ تعالی کی جناب میں فریاد کرتے تھے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ آپ کی امت کے سود کھانے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس۔

قیامت کے دن نہ کھڑے ہونگے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو۔

فرمایا: پھر تھوڑی دیر گذری تھی کہ ایسی قوم کو دیکھا جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹ کی طرح ہیں، ان کے منہ کھلوائے جاتے ہیں اور اس میں پتھر ڈالے جاتے ہیں، پھر ان کے نیچے سے نکلتے ہیں۔ میں نے ان کا شور وغل سنا جو وہ بارگاہ خداوند قدوس میں گڑگڑا رہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ یتیموں کا مال کھانے والے لوگ ہیں۔ بطور ظلم ان کا مال کھاتے تھے، اللہ تعالی نے فرمایا:

انما یأکلون فی بطونہم نارا و سیصلون سعیرا۔

وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں، اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے۔

پھر کچھ دیر بعد ہی ایسی عورتیں نظر آئیں جو سینے کے بل لٹکا دی گئی تھیں، میں نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں ان کی گریہ وزاری سنی میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ عورتیں کون ہیں؟ بولے: یہ آپ کی امت کی زنا کار عورتیں ہیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایسے لوگوں سے گزر ہوا کہ ان کے پہلو سے گوشت کا ٹکڑا کاٹا جاتا اور ان سے کھانے کو کہا جاتا کہ کھاؤ جس طرح تم اپنے بھائی کا گوشت کھاتے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے منہ پر عیب لگاتے اور پیٹھ پیچھے بدی کرتے تھے۔ پھر ہم دوسرے آسمان پر پہونچے۔ وہاں ایک ایسے حسین وجمیل شخص سے ملاقات ہوئی جن کا حسن و جمال لوگوں میں اس فضیلت کا حامل تھا جسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے بھائی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ و السلام ہیں اور یہ ان کی قوم ہے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر تیسرے آسمان پر پہونچے، وہاں حضرت عیسی اور حضرت یحیی علیہما الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان کے ساتھ بھی ان کی قوم تھی میں نے سلام کیا تو ان کی طرف سے جواب ملا۔

پھر چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اللہ تعالی نے ان کا مقام ومرتبہ نہایت بلند فرمایا ہے میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، ان کی آدھی داڑھی سفید تھی اور آدھی سیاہ، اور لمبائی میں ناف کے قریب، میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ اپنی قوم کے محبوب ومعزز ہیں، یعنی حضرت ہارون بن عمران اور ان کے ساتھ ان کی قوم ہے، میں نے سلام کیا تو جواب ملا۔

پھر چھٹے آسمان پر پہونچے وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ان کے بال نہایت کثیر تھے وہ کہہ رہے تھے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ان کے مقابلہ اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ معزز ہوں، بلکہ یہ مجھ سے نہایت معزز ومکرم ہیں، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے بھائی حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہیں ان کے ساتھ ان کی قوم ہے، میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔

پھر میں ساتویں آسمان پر پہونچا وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی کہ آپ بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں، اور لوگوں میں نہایت خوبصورت معلوم ہو رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ کہا: یہ آپ کے والد حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور ان کے ساتھ یہ ان کی قوم ہے، میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب عنایت فرمایا۔ پھر مجھے میری امت دو گروہوں میں نظر آئی، ایک جماعت کاغذ کی مانند سفید لباس میں ملبوس تھی، اور دوسری میلا کچیلا لباس پہنے تھی۔

اس کے بعد میں بیت المعمور میں داخل ہوا میرے ساتھ سفید لباس والے بھی تھے لیکن گندے لباس والوں کو روک دیا گیا تھا۔ وہ گرمی اور تپش میں رہے۔ میں نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ بیت المعمور میں نماز ادا کی، پھر ہم وہاں سے نکلے۔

فرمایا: بیت المعمور ایسا مقام ہے کہ ہر دن وہاں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو ایک مرتبہ آچکے وہ قیامت تک دوبارہ نہیں آئیں گے۔ فرماتے ہیں: پھر میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہونچا، اس کا ایک ایک پتہ اتنا بڑا تھا کہ گویا اس امت کو ڈھانپ لے۔ وہاں ایک چشمہ جاری ہے جس کو سلسبیل کہتے ہیں۔ اس سے دو نہریں رواں ہیں ایک کوثر، دوسری نہر رحمت، میں نے اس میں غسل کیا، پھر مجھے یہ مژدہ ملا کہ تمہارے سبب سب اگلوں پچھلوں کی خطائیں معاف کردی گئیں اور تمہیں ہر لغزش سے مامون ومحفوظ کردیا گیا۔

اس کے بعد میں جنت کی سیر کے لئے چلا تو مجھے ایک عورت سامنے سے آتی نظر آئی، فرمایا: تو کون ہے؟ اور کس کے لئے ہے؟ اس نے عرض کیا: میں زید بن حارثہ کی ہوں۔ پھر میں نے ایسی نہریں دیکھیں جن کا پانی بودار نہیں ہوتا اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ نہیں بدلتا، شراب کی نہریں جسکو پینے سے پینے والے کو لذت محسوس ہو اور صاف شفاف شہد کی نہریں، وہاں کے سیب ایسے جیسے بڑے بڑے ڈول، وہاں کے پرندے ایسے کہ بختی اونٹ۔ بیشک اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں پیدا فرمائی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ کسی انسان کے دل پر اسکا خطرہ گذرا۔

پھر میرے سامنے دوزخ لائی گئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا غضب تھا، اور اسکا عذاب و سزا، اس میں ایک پتھر اور لوہا ڈال دیا جائے تو وہ اس کو کھا جائے۔ پھر وہ ہٹالی گئی۔

اس کے بعد سدرۃ المنتہی مجھ پر پیش ہوا تو اس نے مجھے ڈھانپ لیا، اس وقت میرے اور رب عزوجل کے جلوہ کے درمیان دو کمانوں یا اس سے بھی کم کا فاصلہ تھا۔ سدرۃ المنتہی کے ہر پتہ پر ایک فرشتہ تھا، اس وقت مجھ پر پچاس نمازوں کا تحفہ فرض ہوا اور ساتھ ہی ندا ہوئی کہ ہر نیکی کے بدلے تمہارے لئے دس نیکیاں ہیں، جب کسی نیکی کا ارادہ کروگے تو ایک نیکی لکھی جائے گی اور جب عمل کروگے تو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ اور جب کوئی ایک گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس پر عمل سے پہلے کچھ مواخذہ نہ ہوگا اور عمل کرنے پر صرف ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔

یہ تحفہ لیکر میں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے گزرا تو آپ نے عرض کیا: آپ کو آپ کے رب نے کیا حکم فرمایا: میں نے کہا: پچاس نمازیں، عرض کیا: جائیے اور اس میں تخفیف کرائیے کہ آپکی امت اس بار کو نہیں اٹھا سکے گی اور جب عاجز رہے گی تو انکار کر بیٹھے گی، میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوا اور اپنی امت کے لئے تخفیف کا خواست گار ہوا کہ میری امت تمام امتوں میں ضعیف وناتوان ہے، لہذا دس نمازیں معاف کردی گئیں، اسی طرح میں اپنے رب کے حضور اور حضرت موسی کے پاس آتا جاتا رہا یہاں تک کہ دس نمازیں باقی رہیں، حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے وہی مشورہ دیا، اس مرتبہ میری درخواست پر پانچ نمازیں اور معاف ہوئیں، اور اب صرف پانچ باقی تھیں، سدرہ کے پاس ایک فرشتے نے مجھے ندا کی فریضہ تو مکمل رہا بندوں سے تخفیف کردی گئی کہ ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔

پھر حضرت موسی سے ملاقات ہوئی تو آپ کا مشورہ اب بھی یہی تھا کہ مزید تخفیف اور کرائیے۔ میں نے کہا: اب مجھے تخفیف کے لئے رب کے حضور جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔

میں نے صبح کو اہل مکہ کے سامنے یہ عجائب وغرائب بیان فرمائے کہ میں رات بیت المقدس گیا، وہاں سے آسمانوں کی طرف سیر کی، اور وہاں ایسا ایسا دیکھا، ابوجہل بن ہشام نے لوگوں سے کہا: لوگو! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے یہ تعجب خیز باتیں سنو، کہہ رہے ہیں کہ میں رات میں بیت المقدس گیا اور اب صبح کو یہ ہم میں موجود ہیں۔ حالانکہ بیت المقدس آنے جانے میں دو ماہ لگ جاتے ہیں، اور یہ صرف ایک رات میں ہو آئے۔

اس پر میں نے قریش کے ایک قافلہ کی بھی نشاندہی کی، کہ میں جب جارہا تھا تو وہ فلاں فلاں مقام پر نظر آیا، اور جب میں لوٹا تو میں نے ان کو عقبہ کے پاس دیکھا ہے۔ ہر شخص، اسکا اونٹ اور اس کے سازوسامان کا بھی میں نے پتہ دیا اس پر ابوجہل بولا: دیکھو یہ کچھ چیزوں کی خبر بھی دے رہے ہیں۔

مشرکین میں سے ایک شخص بولا: میں بیت المقدس کو دوسروں کی نسبت خوب جانتا ہوں، اس کی عمارت، شکل وصورت اور پہاڑ کے قریب جائے وقوع سے بھی خوب واقف ہوں۔ اگر وہ سچ فرماتے ہیں تو میں ابھی آپ لوگوں کو بتاتا ہوں۔ اور غلط کہتے ہیں تو بھی میں تم کو بتاؤں گا۔ وہ مشرک آیا اور بولا: اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں لوگوں میں بیت المقدس سے بخوبی واقف ہوں، بتایئے کہ اس کی عمارت، شکل وصورت اور اسکا جائے وقوع کیسا ہے؟

حضور فرماتے ہیں: کہ پھر بیت المقدس حضور کے سامنے اس طرح کردی گئی جیسے مالک مکان کے سامنے اسکا مکان ہو۔ آپ نے پوری تفصیل واضح طور پر بیان فرمادی، یہ سن کر وہ مشرک بولا: آپ نے سچ کہا: پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا: محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سچ کہہ رہے ہیں۔ ۱۲م

* * *

(١٠) شب معراج تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی امامت فرمانا

٢٨٦٠۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لقد رأیتنی فی الحجر و قریش تسألنی عن مسرای، فسألنی عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتها، فکربت کربة ما کربت مثله قط، قال: فرفعه الله تعالیٰ لی انظر الیه ما یسألونی عن شئ الا انبأتهم به، وقد رأیتنی فی جماعة من الأنبیاء، فاذا موسی علیه السلام قائم یصلی، فاذا رجل ضرب جعد کانه من رجال شنوءة، واذا عیسی بن مریم علیهما السلام قائم یصلی، اقرب الناس به شبها عروة بن مسعود الثقفی، واذا ابراهیم علیه السلام قائم یصلی، اشبه الناس به صاحبکم یعنی نفسه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فحانت الصلوة فاممتهم، فلما فرغت من الصلوة قال قائل: یا محمد! هذا مالك صاحب النار، فسلم علیه، فالتفت الیه فبدأنی بالسلام۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی صبح میں نے اپنے آپ کو حجر اسود کے پاس پایا اور قریش مکہ مجھ سے سیر معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے، مجھ سے انہوں نے بیت المقدس کی متعدد چیزوں کے بارے میں پوچھا جن کو میں نے ذہن نشین نہ کیا تھا۔ مجھے اس چیز کا نہایت رنج ہوا جو اس سے پہلے نہ ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا، میں اس کو بالکل عیاں دیکھ رہا تھا، انہوں نے جس چیز کے بارے میں بھی مجھ سے پوچھا میں نے ان کو پورے طور پر جوابات دیئے۔ میں نے خود کو انبیاء کرام کی ایک جماعت میں پایا تو دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، وہ قد وقامت میں میانہ تن و توش کے گٹھے ہوئے جسم والے معلوم ہو رہے تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بھی کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہیں، حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کو میں ان سے بہت زیادہ مشابہ پاتا ہوں، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نماز میں کھڑے ہوئے مصروف

٢٨٦٠۔ الصحیح لمسلم، باب الاسراء برسول الله ﷺ، ٩٦/١
دلائل النبوة للبیهقی، ٤٦٧/٣ ☆ التفسیر للبغوی، ٣٥٨/٢
کنز العمال للمتقی، ٣١٨٤٩، ٣٩٦/١١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢١٤/٥

ہیں، ان سے زیادہ مشابہت تمہارے صاحب کی ہے، یعنی حضور نے اپنے بارے میں فرمایا: پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے امامت فرمائی اور تمام انبیاء کرام نے میرے پیچھے نماز پڑھی، جب میں نماز سے فارغ ہوا تو ندا آئی اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حضرت مالک داروغہ جہنم ہیں ان کو سلام کیجئے، میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے ہی سلام میں پہل کی۔ ۱۲م

٢٨٦١۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: خرج معى جبرئيل لا يفوتنى ولا افوته حتى انتهى بى الى بيت المقدس، فانتهى البراق الى موقفه الذى كان يقف، فربطته فيه، وكان مهبط الانبياء، ورأيت الانبياء جمعوا الى، فرأيت ابراهيم و موسى و عيسى، فظننت انه لا بد من ان يكون لهم امام، فقدمنى جبرئيل حتى صليت بين ايدهم، وسألتهم فقالوا: بعثنا للتوحيد۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام پورے راستہ میرے ساتھ رہے یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے، براق اپنے رکنے کی جگہ ٹھر گیا، میں نے اس کو وہاں باندھا، یہ ہی انبیاء کرام کے اترنے کی جگہ تھی، تمام انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام میرے پاس جمع ہوگئے، میں نے ان میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوۃ واسلام کو بھی دیکھا، میں سمجھ رہا تھا کہ ان کا کوئی امام بھی ہوگا اتنے میں حضرت جبرئیل نے مجھے آگے بڑھایا اور میں نے ان کی امامت فرمائی، پھر میں نے ان سے ان کی بعثت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: ہم سب توحید باری تعالیٰ کی تبلیغ کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ ۱۲م

٢٨٦٢۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: ثم لقيه خلق من الخلائق، فقال احدهم: السلام عليك يا اول! والسلام عليك يا آخر! والسلام عليك ياحاشر! فقال له جبرئيل: اردد السلام يا محمد! صلى الله تعالىٰ عليه

٢٨٦١۔ كنز العمال للمتقى، ٣١٨٥٢، ٣٩٧/١١

٢٨٦٢۔ التفسير لابن جرير، ٦/١٥

وسلم ، قال : فرد السلام ، ثم لقيه الثاني ، فقال له مثل مقالة الاولين ، حتى انتهى الى بيت المقدس ، فعرض عليه الماء واللبن والخمر ، فتناول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اللبن ، فقال له جبرئيل : اصبت الفطرة يا محمد! ولو شربت الماء لغرقت امتك ، ولو شربت الخمر لغوت امتك ، ثم بعث له آدم فمن دونه من الأنبياء ، فامهم رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تلك الليلة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج حضور کی ملاقات ایک جماعت سے ہوئی، ان میں سے کسی نے حضور کو اس طرح سلام کیا، السلام علیک یا اول! السلام علیک یا آخر! السلام علیک یا حاشر! حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان کے سلام کا جواب عنایت فرمائیں، حضور نے جواب عنایت فرمایا۔ پھر دوسری جماعت سے ملاقات ہوئی تو وہاں بھی اسی طرح سلام و جواب کا سلسلہ رہا، اتنے میں سواری بیت المقدس پہونچ گئی، حضور کی خدمت میں پانی، دودھ، اور شراب کے پیالے پیش ہوئے، آپ نے دودھ کا پیالہ اختیار فرمایا، حضرت جبرئیل نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق کیا، اگر آپ پانی کا پیالہ پسند فرماتے تو آپکی امت پانی میں غرق ہوجاتی، اور اگر شراب لے لیتے تو آپکی امت بہک جاتی، پھر حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تک تمام انبیائے کرام حضور کے لئے جمع ہوئے اور حضور نے ان سب کو اس رات نماز پڑھائی۔ ۱۲م

۲۸۶۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اوتيت بدابة فوق الحمار و دون البغل ، خطوها عند منتهى طرفها ، فركبت و معي جبرئيل عليه السلام ، فسرت فقال : انزل فصل ، ففعلت ، فقال : اتدرى اين صليت ؟ صليت بطيبة و اليها المهاجر ، ثم قال : انزل فصل ، فصليت ، فقال : اتدرى اين صليت ؟ صليت بطور سيناء حيث كلم الله عزوجل موسى عليه السلام ، ثم قال : انزل فصل ، فصليت ، فقال : اتدرى اين صليت ؟ صليت ببيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام ، ثم دخلت الى بيت المقدس ، فجمع لى الانبياء عليهم الصلوة والسلام ، فقدمني جبرئيل حتى

۲۸۶۳۔ السنن للنسائی، باب فرض الصلوۃ، ۱/ ۵۲

امتهم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج میرے لئے ایک جانور سواری کے لئے لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا، لیکن اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ حد نگاہ پر اس کا قدم پڑتا، میں اس پر سوار ہوا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ رہے، میں چل رہا تھا کہ حضرت جبرئیل نے عرض کیا: یہاں تشریف فرما ہو کر نماز ادا فرمایئے، میں نے نماز پڑھی، جب فارغ ہوا تو کہنے لگے: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ پھر خود ہی کہا: آپ نے سرزمین طیبہ پر نماز پڑھی ہے۔ اور اسی کی طرف آپ ہجرت کر کے تشریف لائیں گے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر نماز پڑھنے کے لئے کہا، تو میں نے وہاں بھی نماز پڑھی، فراغت کے بعد بولے: کیا آپ اس مقام کو پہچانتے ہیں؟ پھر خود ہی بتایا: یہ مقام طور سیناء ہے جہاں اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا تھا۔ پھر ایک تیسرے مقام پر نماز کی درخواست کی تو میں اترا اور نماز ادا کی، کہنے لگے: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کون سا مقام ہے؟ پھر خود ہی یوں بولے: یہ مقام بیت اللحم ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ ہوئی، پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا، وہاں میرے لئے تمام انبیاء و مرسلین صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہم اجمعین پہلے سے موجود تھے، حضرت جبرئیل نے مجھے آگے بڑھایا اور میں نے سب کی امامت فرمائی۔ ۱۲م

٢٨٦٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اتيت بالبراق فركبت انا و جبرئيل فسارنا، فكان اذا اتى على جبل ارتفعت رجلاه، و اذا هبط ارتفعت يداه (الى ان قال) ثم مضينا الى بيت المقدس، فربطت الدابة بالحلقة التى يربط بها الانبياء ثم دخلت المسجد ونشرت لى الانبياء من سمى الله فى كتابه ومن لم يسم، فصليت بهم۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج میرے لئے براق لایا گیا، میں اور حضرت جبرئیل اس

٢٨٦٤۔ كنز العمال للمتقى، ٣١٨٤١، ١١/ ٣٩٠ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٥/ ٢٠٦

پر سوار ہوئے اور وہ ہمیں لیکر روانہ ہوا، جب کسی پہاڑ پر چڑھتا تو اس کے پچھلے پاؤں بڑے ہوجاتے اور جب اترتا تو اگلے پاؤں لمبے ہوجاتے۔ یہاں تک کہ ہم بیت المقدس پہونچ گئے ، میں نے اسی احاطہ میں اپنا براق باندھا جہاں دوسرے انبیاء کرام اپنی سواری باندھتے تھے۔ پھر میں مسجد اقصی میں داخل ہوا، میرے لئے تمام انبیاء کرام جمع کئے گئے جنکا تذکرہ قرآن کریم میں ہے یا نہیں، پھر میں نے اس سب کو نماز پڑھائی۔ ۱۲م

۲۸۶۵۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فلم البث الا يسيرا ، حتى اجتمع ناس كثير، ثم اذن مؤذن واقيمت الصلوة ، فقمنا صفوفا ننتظر من يؤمنا ، فاخذ بيدى جبرئيل فقدمنى ، فصليت بهم ، فلما انصرفت قال: جبرئيل عليه السلام : يا محمد ! صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، اتدرى من صلى خلفك ، قلت ، لا ، قال: صلى خلفك كل نبى بعثه الله۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہوگئے، مؤذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی، ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون امام ہوتا ہے، جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا، میں نے نماز پڑھائی، سلام پھیرا تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نے جانا کہ یہ کس کس نے آپکے پیچھے نماز پڑھی؟ فرمایا: نہ، عرض کی: ہر نبی کہ خدا نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز میں تھا۔

۲۸۶۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ليلة اسرى بنبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ودخل الجنة فسمع من جانبها وجسا ، قال: يا جبرئيل! ما هذا؟ قال: هذا بلال المؤذن ، فقال نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين جاء الى الناس: قد افلح بلال ، رأيت له كذا كذا، قال: فلقيه موسى عليه الصلوة والسلام فرحب به وقال: مرحبا بالنبى الامى ، قال: فقال: وهو رجل آدم طويل سبط شعره مع اذنيه اوفوقهما ، فقال: من هذا؟ يا جبرئيل!

۲۸۶۵۔ التفسير لابن ابى حاتم، [illegible] ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۵/۱۸۷

۲۸۶۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۵۷ ☆

قال : هذا موسى عليه السلام، قال : فمضى فلقيه عيسى عليه السلام فرحب به وقال: من هذا يا جبرئيل ؟قال : هذا عيسى قال : فمضى فلقيه شيخ جليل مهيب فرحب به وسلم عليه و كلهم يسلم عليه قال : من هذا يا جبرئيل ؟ قال : هذا ابوك ابراهيم ، قال فنظر فى النار فاذا قوم ياكلون الجيف ، فقا ل : من هؤلاء يا جبرئيل قال هؤلاء الذين ياكلون لحوم الناس ، و راى رجلا احمر ازرق جعدا شعثا اذا رايته ، قال : من هذا يا جبرئيل ؟ قال : هذا عاقر الناقة قال : فلما دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المسجد الأقصى قام يصلى فالتفت ثم التفت فاذاً النبيون اجمعون يصلون معه ، فلما انصرف جی ء بقدحين ، احدهما عن اليمين و الاخر عن الشمال ، فى احدهما لبن و فى الآخر عسل ، فاخذ اللبن فشرب منه فقال الذى كان معه القدح : اصبت الفطرة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شب معراج حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیر کرائی گئی اور جب آپ جنت میں داخل ہوئے تو ایک طرف کسی کی آہٹ سنائی دی، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ آپکے مؤذن حضرت بلال ہیں، حضور جب واپس تشریف لائے تو لوگوں کو بتایا کہ بلال کامیاب ہوئے، میں نے ان کے بارے میں ایسا ایسا دیکھا ہے۔ پھر حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے حضور کو مرحبا بالنبی الامی، کہہ کر خوش آمدید کہا، ان کا حلیہ شریف ایسا تھا کہ ایک لمبے قد والے اور بال سیدھے کانوں تک یا ان سے اوپر تک، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت موسی علیہ السلام ہیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے خوش آمدید کہا، حضور نے فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ حضرت عیسی علیہ السلام ہیں، پھر آگے چل کر ایک جلیل القدر شیخ جنکے چہرہ اقدس سے رعب و دبدبہ ظاہر تھا ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی مرحبا کہا اور سلام کیا۔ بلکہ جہاں سے بھی حضور گزرے سب نے سلام پیش کیا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ عرض کیا: یہ آپکے والد محترم حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، پھر حضور نے جہنم کی طرف دیکھا تو اس میں ایک گروہ نظر آیا جو مردار کھا رہا تھا، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرکے ان کا گوشت کھاتے تھے، ایک شخص ایسا بھی نظر آیا جو سرخ رنگ اور زرد آنکھوں والا تھا

جس کا جسم گٹھا ہوا اور بال بکھرے ہوئے تھے، فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کیا: یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی معجزہ نما اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں، اس کے بعد جب حضور مسجد اقصی میں داخل ہوئے تو نماز شروع کی، پھر ادھر ادھر دیکھا تو یہ منظر تھا کہ سب انبیائے کرام حضور کیساتھ نماز میں مشغول تھے۔

۲۸۶۷۔ **عن** ام ھانی بنت ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: نشرلی رهط من الانبیاء فیهم ابراهیم وموسی و عیسی، علیه الصلوة واسلام، فصلیت بهم۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جماعت انبیا جس میں حضرت ابراہیم، حضرت موسی، اور حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تھے میرے لئے اٹھائی گئی، میں نے انہیں نماز پڑھائی۔

۲۸۶۸۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: فصلی بهم ثم اتی باناء فیه لبن الحدیث۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام، کو نماز پڑھائی، اس کے بعد حضور کی خدمت میں دودھ کا پیالہ لایا گیا الی آخرہ۔

۲۸۶۹۔ **عن** کعب الاحبار رضی الله تعالیٰ عنه قال: فاذن جبرئیل و نزلت الملائکة من السماء وحشر الله له المرسلین، فصلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالملائکة و المرسلین۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج حضرت جبرئیل نے اذان کہی اور آسمان سے فرشتے اترے، اللہ تعالیٰ نے حضور کے لئے مرسلین جمع فرما کر بھیجے، حضور نے ملائکہ و مرسلین کی امامت فرمائی۔

۲۸۶۷۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۸۵/۱۰۰، ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر

۲۸۶۸۔ المسند لابن اسحاق،

۲۸۶۹۔

(١١) حضور نے شب معراج ملائکہ کی امامت فرمائی

٢٦٧٠۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها قالت قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لما اسرى بى الى السماء اذن جبرئيل عليه السلام ، فظنت الملائكة انه يصلى بهم فقدمنى فصليت بالملائكة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب معراج جب میں آسمانوں پر تشریف لے گیا تو جبرئیل نے اذان دی، ملائکہ سمجھے ہمیں جبرئیل نماز پڑھائیں گے، جبرئیل نے مجھے آگے کیا، میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی۔
تجلی الیقین ،ص ١٤٧ .

سبحانه وتعالى

٢٨٧٠۔ الدر المنثور للسيوطى ٥/ ٢٠٥ ☆ الحاوى للفتاوى ٢/ ٢٥٩

۳۔ تصرفات واختیارات رسول

(۱) اللہ ورسول کا فضل بڑا ہے

٢٨٧١۔ **عن** عبد الله بن زید رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لما فتح حنیناً قسم الغنائم، فاعطی المؤلفة قلوبهم، فبلغه ان الانصار یحبون ان یصیبوا ما اصاب الناس، فقام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فخطبهم فحمد الله واثنی علیه، ثم قال: یا معشر الانصار! الم اجدکم ضلالًا فهداکم الله بی وعالة فاغناکم الله بی، و متفرقین فجمعکم الله بی، ویقولون: الله و رسوله امن۔ فقال: الا تجیبونی، فقالوا: الله و رسوله امن، فقال: اما انکم لو شئتم ان تقولوا کذا و کذا۔ فقال: الا ترضون ان یذهب الناس بالشاء و الابل، وتذهبون برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی رحالکم، الانصار شعار والناس دثار، ولولا الهجرة لکنت امرأ من الانصار، ولو سلك الناس وادیا وشعبا لسلکت وادی الانصار وشعبهم، انکم ستلقون بعدی اثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح حنین کے دن مال غنیمت تقسیم فرمایا اس موقع پر مولفہ قلوب کو بہت کچھ عنایت فرمایا۔ انصار کے بارے میں حضور کو یہ اطلاع ملی کہ ان کی بھی خواہش ہے کہ دوسروں کی طرح انہیں بھی مال غنیمت ملنا چاہئے، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہ پایا پس اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے تمہیں ہدایت دی، اور تمہارے آپس میں پھوٹ تھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے وسیلہ سے تم میں موافقت کر دی، اور تم محتاج تھے اللہ عز وجل نے میرے واسطے سے تمہیں تونگری بخشی، انصار اس وقت یوں گویا ہوئے، بلکہ اللہ ورسول کا احسان اس

٢٨٧١۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆ باب غزوة الطائف فی شوال، ۲/ ۶۲۰

☆ الصحیح لمسلم، باب اعطاء المؤلفة ومن یخاف علی ایمانه، ۱/ ۳۳۹

☆ فتح الباری لابن حجر، ۸/ ۴۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۴/ ۵۲۸

سے بھی زائد ہے، پھر حضور نے خود ہی فرمایا: ہاں تم اس کے جواب میں چاہو تو یہ کہہ سکتے ہو کہ ہمارے بھی حضور پر اتنے اتنے احسان ہیں، پھر فرمایا: اے انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے ساتھ لے کر جاؤ۔ انصار استر کپڑے کی طرح اور دوسرے لوگ ابرے کی طرح ہیں، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں قبیلہ انصار کا ایک فرد ہوتا، لوگ اگر کسی وادی میں چلیں یا کسی میدان میں تو میں انصار کے پسندیدہ میدان اور وادی کو پسند کروں، اے انصار بیٹو! میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائیگی، لہذا تم صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر تم مجھ سے ملاقات کرو۔ ۱۲م

۲۸۷۲ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال: لما قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم السبی بالجعرانۃ اعطی عطایا قریشاً وغیرھا من العرب ولم یکن فی الانصار منھا شئ فکثرت المقالۃ و فشت حتی قال قائلھم: اما رسول اللہ لقد لقی قومہ فارسل الی سعد بن عبادۃ فقال: ما مقالۃ بلغتنی عن قومک اکثرو فیھا ؟ فقال لہ سعد: فقد کان ما بلغک، قال فاین انت من ذاک ؟ قال: ماا ناا لا رجل من قومی، فاشتد غضبہ و قال: اجمع قومک و لا یکن معھم غیرھم فجمعھم فی حظیرۃ من حظائر السبی و قام علی بابھا و جعل لا یترک الا من کان من قومہ و قد ترک رجالا من المھاجرین و رد اناسا، ثم جاء النبی یعرف فی وجھہ الغضب فقال: یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فھداکم اللہ ؟ فجعلوا یقولون: نعوذ باللہ من غضب اللہ و من غضب رسولہ یا معشر الانصار الم اجدکم عالۃ فاغناکم اللہ فجعلو یقولون: نعوذ باللہ و من غضب اللہ و من غضب رسولہ! قال ا لا تجیبون ؟ قالوا: اللہ و رسولہ أمن و افضل فلما سری عنہ قال: و لو شئتم لقلتم فصدقتم الم نجدک طریدا فاوینٰک و مکذبا فصدقناک و عائلا فآسیناک و مخذولا فنصرناک ؟ فجعلوا یبکو ن و یقولون: اللہ و رسولہ أمن وافضل ثم قال: اوجد تم من شئ من دنیا اعطیتھا قوما اتالفھم علی الاسلام وکلتم الی اسلامکم؟ لو سلک الناس وادیا او شعبا لسلکت وادیکم وشعبکم، انتم شعارو الناس دثار، ولو لا الھجرۃ لکنت امرأ من الانصار، ثم رفع یدیہ حتی انی لأری ما تحت منکبیہ فقال: اللھم اغفر للانصار و لابناء الانصار و لابناء

۲۸۷۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۷۹۳۹، ۶۰/۱۴

ابناء الانصار ! اما ترضون ان یذهب الناس بالشاء و البعیر و تذھبون برسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی بیوتکم ؟ فبکی القوم حتی اخضلوا لحاھم و انصرفوا و ھم یقولون رضینا باللہ و برسولہ حظا و نصیبا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مقام جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم فرمایا تو قریش اور دیگر قبائل عرب کو دیا اور انصار کو کچھ نہ ملا، (انہیں اس خیال سے کہ شاید حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہم پر اب وہ توجہ اور نظر کرم نہ رہی، شاید اب اپنی قوم کی طرف زیادہ التفات فرمائیں، بمقتضائے سنت عشاق کہ دوسروں پر لطف محبوب زائد دیکھ کر رنجیدہ وکبیدہ ہوتے ہیں ملال گزرا) یہاں تک کہ بعض کی زبان پر بعض کلمات شکایت آمیز آئے، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے سنا تو خاطر انور پر ناگوار گزرا۔ حضرت سعد بن عبادہ انصاری کو بلایا، فرمایا: تمہاری قوم انصار کی طرف سے مجھے یہ کیا سننے کو مل رہا ہے، عرض کیا: حضور جو کچھ سنا وہ واقعہ ہے، فرمایا تو اس وقت تم کہاں تھے، عرض کیا: میں بھی اپنی قوم کا ایک فرد ہوں لہذا قومی ہمدردی میں شریک ہو گیا، حضور کا جلال بڑھ گیا، فرمایا: اپنی قوم کو جمع کرو اور ان کے علاوہ کوئی نہ ہو، سب انصار مال غنیمت کے باڑہ میں جمع ہوئے، حضرت سعد سب کو ہی بلا لائے تھے اور خود دروازہ پر کھڑے سب کی نگرانی کر رہے تھے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس حال میں کہ چہرہ اقدس سے غضب کے آثار نمایاں تھے، فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تمکو گمراہ نہ پایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو ہدایت دی؟ سب ہیبت زدہ بول اٹھے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب اور رسول کے غضب سے، پھر فرمایا: اے گروہ انصار! کیا میں نے تم کو نادار نہ پایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو غنی کر دیا؟ سب نے عرض کیا: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب اور رسول کے غضب سے، فرمایا: کیوں جواب کیوں نہیں دیتے؟ بولے: اللہ و رسول کا احسان اور فضل بڑا ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غم ہلکا ہوا تو فرمایا: اگر تم چاہو تو جواب میں یہ بھی کہہ سکتے ہو اور تم اپنے قول میں سچے قرار دیئے جاؤ گے، کہ یارسول اللہ! کیا ہم نے آپ کو بے ٹھکانا نہ پایا کہ اپنے یہاں ٹھکانا دیا، آپکی قوم نے جھٹلایا تو ہم نے تصدیق کی، آپ حاجت مند تھے تو ہم نے اس کو پورا کیا، اور بے یار و مددگار تھے تو ہم نے مدد کی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے یہ باتیں سنکر انصار رونے لگے اور بار بار کہتے: اللہ ورسول کا فضل واحسان بڑا ہے، پھر حضور نے فرمایا: میں نے جو کچھ کسی قوم کو دیا وہ محض تالیف قلب کے لئے دیا، اور تمہیں تمہارے اسلام کے سپرد کردیا کہ تمہاری طرف سے کامل اطمینان ہے، سنو! تمہاری فضیلت یہ ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی کی طرف ہوں اور تم دوسری طرف تو میں تمہاری طرف رہوں گا، تم استر کی مانند ہو اور دوسرے لوگ ابرہ کی طرح ہیں، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، پھر خوب اونچے ہاتھ اٹھاکر دعا کی، الٰہی! انصار کی بخشش فرما۔ اور ساتھ ہی ان کے بیٹوں اور پوتوں کی بھی مغفرت فرما، اے انصار! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لیکر اپنے وطن پہونچو، یہ سن کر لوگ اتنا روئے کہ داڑھیاں تر ہوگئیں۔ جب واپس ہوئے تو سب کی زبان پر جاری تھا، ہم اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے عطیہ سے بخوبی رضامند اور خوش ہیں۔

الامن والعلی۔ ص ١٠٧

(٢) اختیار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

٢٨٧٣۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ما نهیتکم عنه فاجتنبوه، وما امرتکم به فافعلوا منه ماستطعتم، فانما اهلك الذین من قبلکم کثرة مسائلهم واختلافهم علی انبیائهم۔

جد الممتار ١/ ١٠٠

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس چیز سے تم کو منع کروں باز رہو، اور جس چیز کا حکم دوں اس پر حسب استطاعت عمل کرو، کہ تم سے پہلے لوگوں کو کثرت سوالات اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی حکم عدولی نے ہلاک کیا۔ ١٢م

٢٨٧٣ـ الصحیح لمسلم، • باب توقیره ﷺ وترک اکثار سواله، ٢/ ٢٦٢
السنن الکبری للبیهقی، ١/ ٣١٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٧/ ٥٧٩
مشکل الآثار للطحاوی، ١/ ٢٣٠ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١٣/ ٢٦١
التفسیر للقرطبی، ٥/ ٢٦٢ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٨/ ١٦٦

۲۸۷۴_ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: امر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصدقه، فقیل: منع ابن جمیل و خالد بن الولید و عباس بن عبد المطلب، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله و رسوله، واما خالد فانکم تظلمون خالدا، قد احتبس ادراعه و اعتده فی سبیل الله، واما العباس بن عبدالمطلب فعم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فهی علیه صدقة و مثلها معها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوۃ کی وصول یابی کا حکم دیا، حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس بن عبدالمطلب نے زکوۃ دینے سے منع کردیا، حضور نے فرمایا: ابن جمیل نے کیوں منع کیا؟ کیا اسے یہ بات بری لگی کہ وہ فقیر تھا اسے اللہ ورسول نے غنی کردیا، اور خالد بن ولید کا معاملہ یہ ہے کہ ان سے زکوۃ لینا ظلم کے مترادف ہے، کیونکہ انہوں نے اپنا سب مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کردیا ہے، یہاں تک کہ اپنی ذرہ بھی، اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زکوۃ انہیں پر صدقہ ہے بلکہ اتنا ہی ان کو اور دے دیا جائے۔ ۱۲م

۲۸۷۵_ عن انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اللهم انی احرم ما بین جبلیها مثل ماحرم به ابراهیم علیه الصلوة والسلام مکة۔

۲۸۷۴_ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الله تعالیٰ و فی الرقاب الخ، ۱/۱۹۸
الصحیح لمسلم، کتاب الزکوة، ۱/۳۱۶
السنن لابی داؤد، باب فی تعجیل الزکوة، ۱/۲۲۹
السنن للنسائی، باب اعطاء السید المال بغیر اختیار المصدق، ۱/۲۶۵
السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱۱۱ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۲۳۳
کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۵۵، ۶/۵۳۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۳۳
المصنف لعبد الرزاق، ۲۸۲۶، ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/۲۳۸
۲۸۷۵_ الجامع الصحیح للبخاری، باب الحیس ۲/۸۱۶
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة، ۱/۴۴۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۵۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۲۲۹
کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۷۳، ۱۲/۲۴۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۸۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کے حضور عرض کیا: الٰہی! میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اس کے جیسے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا۔

۲۸۷۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان ابراهیم علیه الصلوة والسلام حرم مكة، و انی حرمت المدینة ما بین لا بتیها، لا یقطع عضاهها ولا یصاد صیدها۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ منورہ کو حرم کیا، نہ کاٹی جائیں اس کی ببولیں اور نہ پکڑا جائے اسکا شکار۔

الکوکبۃ الشہابیہ۔ص ۴۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مطلب کی حدیثیں صحاح، سنن اور مسانید وغیرہا میں بکثرت ہیں جن میں حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف صاف حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اس کے جنگل کا ہے، یہی مذہب ائمہ مالکیہ وشافعیہ وحنبلیہ اور بکثرت صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے۔ ائمہ حنفیہ اگرچہ اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ میں ہیں مع نظر مذکور، مگر ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے، کلام اس میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صراحۃً مدینہ منورہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا، اب اس شخص (مولوی اسمٰعیل دہلوی) کی سنئے۔

گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا، یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا، یہ کام

۲۸۷۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة۔ ۱/ ۴۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۱۴۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/ ۱۹۷
تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۲/ ۲۷۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۱/ ۳۶۵
کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۶۱، ۱۲/ ۲۴۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۳۰۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۰۳۸ ☆

اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے بنائے ہیں، پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ ان کی اس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے۔

تقویۃ الایمان ص ۱۱

جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری کوشش اسی میں تھی کہ اللہ ورسول کو بھی مشرک کہنے سے نہ چھوڑے، تف ہزار تف بروئے بے دیناں۔

(۳) حضور نعمت دیتے ہیں

۲۸۷۷۔ **عن** اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کنت جالسا اذ جاء علی و العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یستاذنان، فقالا، یا اسامۃ! استاذن لنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فقلت: یا رسول اللہ! علی والعباس یستا ذنان، قال: اتدری ماجاء بہما؟ قلت: لا، فقال لکنی ادری، ائذن لہما، فدخلا، فقالا: یا رسول اللہ! جئناک نسألک ای اہلک احب الیک؟ قال: فاطمۃ بنت محمد، رضی اللہ تعالیٰ عنہا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قالا: ما جئناک نسألک عن اہلک، قال: احب اہلی الی من قد انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ اسامۃ بن زید، قالا: ثم من؟ قال: ثم علی بن ابی طالب فقال العباس: یا رسول اللہ! جعلت عمک آخر ہم، قال: ان علیا سبقک بالہجرۃ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دولت خانہ کے قریب بیٹھا تھا کہ حضرت علی مرتضی اور حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور کی بارگاہ اقدس میں حاضری کے لئے تشریف لائے، دونوں حضرات نے فرمایا: اے اسامہ! ہمارے لئے حضور سے باریابی کی اجازت لے لو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت علی وحضرت عباس آپکی خدمت میں حاضری کی اجازت کے طالب ہیں، فرمایا: جانتے ہو یہ دونوں کس لئے آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں، آنے دو، دونوں حضرات نے حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپ کو اپنے اہل بیت میں کون زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: فاطمہ بنت محمد

۲۸۷۷۔ الجامع للترمذی، باب مناقب اسامۃ، ۲/۲۲۳

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عرض کیا: ہم آپکے خاص گھر کی بات نہیں کر رہے ، فرمایا مجھے اپنے اقربا میں وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا، یعنی اسامہ بن زید، پھر عرض کیا: ان کے بعد کون؟ فرمایا: علی بن ابی طالب، یہ سنکر حضرت عباس بول اٹھے، یارسول اللہ! کیا آپکے چچا کا مقام بعد میں ہے؟ فرمایا: ہاں حضرت علی تم پر ہجرت میں سبقت حاصل کر چکے ہیں۔ ۱۲ م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقات میں فرماتے ہیں:۔

لم یکن احدمن الصحابۃ الا وقد انعم اللہ تعالیٰ علیہ و انعم علیہ رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، الا ان المراد المنصوص علیہ فی الکتاب، الخ،

یعنی سب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایسے ہی تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے نعمت بخشی اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت بخشی، مگر یہاں مراد وہ ہے جسکی تصریح قرآن کریم میں ارشاد ہوئی کہ جب فرماتا تھا تو اس سے جسے اللہ تعالیٰ نے نعمت دی ، اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی، اور وہ زید بن حارثہ ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور اس میں نہ کسی کا خلاف اور نہ اصلا شک، آیت اگر چہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا مصداق اسامہ بن زید کو ٹھہرایا کہ پسر تابع پدر ہے، افادہ فی المرقات۔

اقول: نہ صرف صحابہ کرام بلکہ تمام اہل اسلام اولین وآخرین سب ایسے ہی ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے نعمت دی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی، پاک کر دینے سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی جس کا ذکر آیت کریمہ میں بارہا سنا ہوگا کہ 'یزکیھم' یہ نبی انہیں پاک اور ستھرا کر دیتا ہے۔ بلکہ لا واللہ، تمام جہان میں کوئی شی ایسی نہیں جس پر اللہ کا احسان نہ ہو، اور اللہ کے رسول کا احسان نہ ہو، فرماتا ہے:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔

ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے،

جب وہ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں تو قطعاً سارے جہان پر ان کی نعمت ہے، حتی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اہل کفر واہل کفران اگر نہ مانیں تو کیا نقصان۔

راست خواہی ہزار چشم چناں ☆ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

الامن والعلی ص ۱۳۶

(۴) حضور رزق عطا فرماتے ہیں

۲۸۷۸۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من استعملناه علی عمل فرزقناه رزقا، فما اخذ بعد ذلك فهو غلول۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا پس ہم نے اسے رزق دیا، اس کے بعد جو کوئی کچھ لے گا وہ خیانت ہے۔

(۵) حضور نجات دہندہ ہیں

۲۸۷۹۔ **عن** غیلان بن سلمة الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فرأینامنه عجبا مررنا بأرض فیها أشاء متفرق فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یا غیلان ایت هاتین الاشاءتین فمر احدهما تنضم الی صاحبتها حتی استتربهما فاتوضأ فانطلقت فقمت بینهما ، فقلت : ان نبی اللہ یامر احدٰکما ان تنضم الی صاحبتها ، قال : فمادت احداهما ثم انقلعت تخد فی الارض حتی انضمت الی صاحبتها ، فنزل نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فتوضأ خلفها ثم رکب و عادت تخد فی الارض الی موضعها ،قال : ثم نزلنا معه منزلا فاقبلت إمرأة بابن لها کانه الدینار فقالت : یا نبی اللہ ! ما کان فی الحی غلام احب الی من ابنی هذا فاصابته الموتة فانا اتمنی موته فادع اللہ له یا نبی اللہ ! قال

۲۸۷۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی ارزاق العمال، ۲/ ۴۰۸
المستدرک للحاکم ، ۱/ ۵۶۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ۵۶۱
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۶/ ۱۶۶ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۱۰۸۴، ۴/ ۳۹۴
شرح السنة للبغوی، ۱۰/ ۸۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/ ۲۶۲
الصحیح لابن خزیمة ، ۲۳۶۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۲۰۵
۲۸۷۹۔ دلائل النبوہ لابی نعیم، ☆ کنز العمال للمتقی ، ۳۵۳۹۰۔ ۱۲/ ۳۷۴

فادناه نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم ثم قال : بسم الله انا رسول الله ، اخرج عدو الله ۔ ثلاثا ، قال : اذهبی بابنك لن تری بأسا ان شاء الله ، ثم مضینا فنزلنا منزلا فجاء رجل فقال : یا نبی الله ! انه کان لی حائط فیه عیشی و عیش عیالی و لی فیه ناضحان فاغتلما و منعانی انفسهما و حائطی و ما فیه و لا یقدر احد علی الدنو منهما ، فنهض النبی صلی الله تعالی علیه وسلم باصحابه حتی اتی الحائط فقال لصاحبه : افتح فقال : یا نبی الله !امرهما اعظم من ذلك ، قال : فافتح ، فلما حرك الباب بالمفتاح اقبلا ، لهما جلبة كخفيف الريح ، فلما افرج الباب و نظرا الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بر كائم سجدا ، فاخذ النبی صلی الله تعالی علیه وسلم رؤسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال : استعملهما و احسن علفهما فقال القوم یا نبی الله ! تسجد لك البهائم فما لله عندنا بك احسن من هذا آجرتنا من الضلالة و استنقذتنا من الهلكة ، افلا تاذن لنا بالسجود لك ۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ ہم نے دوران سفر ایک معجزہ دیکھا، ہم نے ایک منزل پر قیام کیا تو وہاں ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ایک باغ ہے جو میری اور میرے اہل وعیال کی کل معیشت ہے، اس باغ میں میرے دو اونٹ بھی ہیں جو اس باغ کو پانی دینے کے لئے ہیں، وہ دونوں مجھ سے سرکش ہو گئے ہیں اور مجھے اپنے یا باغ کے نزدیک تک نہیں آنے دیتے، اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص ان کے قریب جا سکتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ اس باغ کی طرف تشریف لے گئے، باغ کے مالک سے فرمایا: دروازہ کھول دو، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ نہایت سرکش ہیں اور یوں قابو میں آتے نظر نہیں آتے، فرمایا: تم دروازہ کھول دو، جب دروازہ کو حرکت ہوئی تو وہ طوفان کی طرح شور وغوغا کرتے دروازہ کی طرف لپک کر آئے، مگر جب دروازہ کھلا اور اونٹوں کی نظر رخ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑی فوراً آپ کے سامنے مؤدب بیٹھ گئے اور سر سجدہ میں رکھ دیا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سروں سے پکڑ کر اٹھایا اور مالک کے حوالہ کر دیا اور فرمایا: ان سے کام بھی لو اور چارہ پانی کا خیال بھی خوب رکھو۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ جانور آپکو سجدہ کرتے ہیں اور آپکے طفیل ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان بڑا ہے، ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ تو اس سے بہتر ہے، حضور نے ہمیں گمراہی سے پناہ دی، حضور نے ہمیں ہلاکت سے نجات بخشی، تو کیا حضور ہمیں اجازت نہیں دیتے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ ۱۲م

(۶) غیر خدا سے استمداد اور اختیارات حضور

۲۸۸۰۔ **عن** ربیعة بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاتیته بوضوئه وحاجته، فقال لی: سل ماشئت، فقلت: اسئلك مرافقتك فی الجنة قال: او غیر ذلك، قلت: هو ذاك، قال لی: فاعنی علی نفسك بكثرة السجود۔

حضرت ربیعہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کے وضوو غیرہ کے لئے پانی لیکر حاضر ہوا، حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں، عرض کی: میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو، فرمایا: بھلا اور کچھ؟ عرض کی: بس میری مراد تو یہ ہی ہے، فرمایا: تو میری اعانت کر اپنے پر کثرت سجود سے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، یہ جلیل ونفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر فقرہ سے وہابیت کش ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اعنی، کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت کہتے ہیں، یہ در کنار حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلق طور پر سل، فرمانا: کہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت روائی فرماسکتے ہیں، دنیا

۲۸۸۰۔ الصحیح لمسلم، باب فضل السجود والحث علیه، ۱/ ۱۹۳
السنن لابی داؤد، باب وقت قیام النبی ﷺ من اللیل، ۱/ ۱۸۷
السنن للنسائی، باب فضل السجود، ۱/ ۱۲۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۱۱۰ ☆ الموطا لمالک،
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۲۴۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۰۰۶، ۷/ ۳۰۶

وآخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تقید وتخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

از اطلاق سوال کہ فرمودہ 'سل' وتخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم می شود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ہر چہ خواہد وہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد۔

فان من جودك الدنيا وضرتها، ومن علومك علم اللوح والقلم۔

علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں۔

یوخذ من اطلاقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الامر بالسؤال ان اللہ تعالیٰ مکنہ من اعطاء کل ما اراد من خزائن الحق۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔

پھر لکھا۔

وذکر ابن سبع وغیرہ فی خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ اقطعہ ارض الجنۃ یعطی منہا ماشاء لمن یشاء۔

یعنی ابن سبع وغیرہ علمائے کرام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا کہ جنت کی زمین اللہ عزوجل نے حضور کی جاگیر کر دی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں بخش دیں۔

امام اجل سیدی ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں۔

انہ کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الذی جعل خزائن کرمہ وموائد نعمہ طوع یدیہ وتحت ارادتہ، یعطی منہا من یشاء ویمنع من یشاء۔

بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور

کے زیر حکم وارادہ واختیار کردیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔

اس مضمون کی تصریحیں کلمات ائمہ وعلماء واولیاء وعرفاء قدست اسرارہم میں حد تواتر پر ہیں، جو ان کے انوار سے دیدۂ ایمان منور کرنا چاہے فقیر کا رسالہ "سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوری" مطالعہ کرے۔

اس جلیل حدیث میں سب سے بڑھ کر جان وہابیت پر یہ کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنت مانگی کہ اسئلك مرافقتك فی الجنة، یارسول اللہ! میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا سے مشرف ہوں۔ وہابیہ کے طور سے یہ کیسا کھلا شرک ہے، مگر اس کی کیا شکایت۔ ابھی فقیر غفرلہ القدیر نے بجواب سوال دہلی ایک نفیس رسالہ "اکمال الطامة علی شرک سوی بالامور العامة" تالیف کیا اور بتوفیقہ تعالیٰ اس میں تین سو ساٹھ آیتوں اور حدیثوں سے ثبوت دیا کہ وہابیہ کے طور پر حضرات انبیاء کرام، ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لیکر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خود حضرت رب العزت جل جلالہ تک معاذ اللہ کوئی شرک سے محفوظ نہیں۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ اشراک بمدے ہے کہ تا حق برسد ☆ مذہب معلوم واہل مذہب معلوم

برکات الامداد ص ۹، ☆ الامن والعلی ص ۱۵۰

۷۔ حضور حافظ ونگہبان ہیں

۲۸۸۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اللہ و رسوله مولی من لا مولی له۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۸۸۱۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی میراث الخال، ۳۱/۲
السنن لابن ماجہ، باب ذوی الارحام، ۱۹۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸/۱ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۷۰۹/۹
جمع الجوامع للسیوطی، ۹۶۷۵، ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۵۷، ۳۶/۵ ☆
السنن للدارقطنی، ۸۵/۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ۸/۳
المصنف لابن ابی شیبہ، ۲۶۹/۱۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۷۷/۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی نگہبان نہ ہو اللہ ورسول اس کے نگہبان ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی حافظ وناصر اللہ ورسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

انما و لیکم اللہ و رسولہ و الذین امنو ا الذین یقیمون الصلوۃ و یؤتون الزکوۃ و ھم راکعون ۔

یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اسکا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے ہیں، اور زکوۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔

اقول: یہاں اللہ ورسول اور نیک بندوں میں مدد کو منحصر فرمایا کہ بس یہ ہی مددگار ہیں، تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں کے سوا اور لوگ قادر نہیں، ورنہ عام مددگاری کا علاقہ تو ہر مسلمان کے ساتھ ہے۔

قال تعالیٰ:

و المؤمنون و المؤمنات بعضھم اولیاء بعض ۔

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

حالانکہ خود ہی دوسری جگہ فرماتا ہے:

مالھم من دونہ من ولی۔

اللہ کے سوا کسی کا کوئی مددگار نہیں۔

معالم التنزیل میں ہے۔

(مالھم) ای لاھل السموات و الارض (من دونہ) ای من دون اللہ (من ولی) ناصر ۔

وہابی صاحبو! تمہارے طور پر معاذ اللہ کیسا کھلا شرک ہوا کہ قرآن نے خدا کی خاص صفت امداد کو رسول وصلحا کے لئے ثابت کیا، جسے قرآن ہی جا بجا فرما چکا: کہ یہ اللہ کے سوا دوسرے کی صفت نہیں۔

مگر بحمدہ تعالیٰ اہل سنت دونوں آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ذاتی وعطائی کا فرق سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ بالذات مددگار ہے، یہ صفت دوسرے کی نہیں، اور رسول واولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی قدرت دینے سے مددگار ہیں۔ واللہ الحمد۔

اب اتنا سمجھ لیجئے کہ مدد کا ہے کے لئے ہوتی ہے؟ دفع بلا کے لئے، تو جب رسول اللہ اور اللہ کے مقبول بندے بنص قرآن مسلمانوں کے مددگار ہیں تو قطعا دفع البلاء بھی ہیں، اور فرق وہی ہے کہ اللہ سبحانہ بالذات دافع البلاء، اور انبیاء و اولیاء علیہم الصلوۃ والثناء بعطائے خدا، و الحمد لله العلی الاعلی۔

پنج آیت از توریت وانجیل وزبور مقدسہ۔

امام بخاری حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور دارمی وطبرانی ویعقوب بن سفیان حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ تورات مقدس میں حضور پرنور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت یوں ہے۔

یا ایها النبی ! انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین (الی قوله تعالیٰ) یعفو و یغفر۔

اے نبی ! ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور بے پڑھوں کے لئے پناہ، معاف کرتا ہے اور مغفرت فرماتا ہے۔ حرز بھی رب العزت جل جلالہ کی صفات سے ہیں۔ حدیث میں ہے۔

یا حرز الضعفاء ! یا کنز الفقراء !

علامہ زرقانی شرح مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

جعله نفسه حرزا مبالغة لحفظه لهم فی الدارین ۔

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پناہ دینے والے ہیں، مگر رب تبارک وتعالیٰ نے حضور کو بطور مبالغہ خود پناہ کہا: جیسے عادل کو عدل یا عالم کو علم کہتے ہیں، اور اس صفت کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں اپنی امت کے حافظ ونگہبان ہیں۔ و الحمد للہ رب العالمین۔

ہاں ہاں، خبردار ہوشیار، اے نجدیان نابکار! ذرا کم سن نو پیدا عیارہ خام پارہ وہابیت ناکارہ کے ننھے سے کلیجے پر ہاتھ دھر لینا، توریت وزبور کی دو آیتیں تلاوت کی جائیں گی، نوخیز وہابیت کی نادان جان پر قہر الٰہی کی بجلیاں گرائیں گی، افسوس، تمہیں توریت وزبور کی تکذیب کرتے کیا لگتا ہے، جب تم قرآن کی نہ سنو، اللہ کا کذب تم ممکن لو، مگر جان کی آفت، گلے کا غل تو یہ ہے کہ یہ آیات جناب شاہ عبد العزیز صاحب نے نقل فرمائیں، کلام الٰہی بتائیں، یہ امام

الطائفہ کے نسب کے چچا، شریعت کے باپ، اور طریقت کے دادا۔ اب نہ انہیں مشرک کہے بنتی ہے نہ کلام الہی پر ایمان لانے کو روٹھی وہابیت منتی ہے، نہ روئے رفتن، نہ رائے ماندن۔

دو گونہ رنج وعذاب است جان لیلی را   بلائے صحبت مجنون وفرقت مجنون

ہاں اب ذرا گھبرائے دلوں، شرمائی چتونوں سے لجائی انکھڑیاں اوپر اٹھایئے، اور بحمدہ وہ سنئے کہ ایمان نصیب ہو تو سنی ہو جایئے۔

جناب شاہ صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں۔

توریت کے سفر چہارم میں ہے۔

قال الله تعالیٰ لابراهيم : ان هاجرة تلد ويكون من ولدها من يده فوق الجميع و يدا الجميع مبسوطة اليه بالخشوع ـ

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: بیشک ہاجرہ کے اولاد ہوگی اور اس کے بچوں میں وہ ہوگا جس کا ہاتھ سب پر بالا ہے۔ اور سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں۔ عاجزی اور گڑ گڑانے میں۔

وہ کون محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید الکون، معطی العون، صلی الله تعالی علیه وسلم، قربان تیرے اے بلند ہاتھ والے، اے دو جہان کے اجالے، حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے ہماری عاجزی ومحتاجی کے ہاتھ ہر لئیم بے قدر سے بچائے اور تجھ جیسے کریم رؤف ورحیم کے سامنے پھیلائے، والحمد للہ رب العالمین۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا   ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

نیز تحفہ میں زبور شریف سے منقول:۔

يا احمد! فاضت الرحمة على شفتيك من اجل ذلك ابارك عليك فتقلد السيف، فان بهاء ك و حمدك الغالب (الى قوله) الامم يخرون تحتك، كتاب حق جاء الله به من اليمن و التقديس من جبل فاران، وامتلأت الارض من تحميد احمد و تقديسه، و ملك الارض و رقاب الامم ـ

اے احمد! رحمت نے جوش مارا تیرے لبوں پر میں اس لئے برکت دیتا ہوں، تو اپنی تلوار حمائل کر کہ تیری چمک اور تیری تعریف غالب ہے، سب امتیں تیرے قدموں میں گریں گی سچی کتاب لایا اللہ برکت و پاکی کے ساتھ مکہ کے پہاڑ سے، بھر گئی زمین احمد کی حمد اور اس کی

پاکی بولنے سے، احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اے احمد پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مملوکو! خوشی وشادمانی ہے تمہارے لئے، تمہارا مالک پیارا سراپا کرم وسراپا رحمت ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

عہد ما بالب شیریں دہناں بست خدائے
باہمہ بندۂ وایں قوم خداوندانند

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا تیرا

لہذا امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر امام اجل قاضی عیاض شفا شریف، پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں نقلا وتذکیرا، پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض، پھر علامہ محمد بن عبد الباری زرقانی شرح مواہب میں شرحا وتفسیرا فرماتے ہیں:۔

من لم یرولایة الرسول علیه فی جمیع احواله و لم یرنفسه فی ملکه لا یذوق حلاوة سنته۔

جو ہر حال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کی ملک نہ جانے وہ سنت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حلاوت سے اصلا خبر دار نہ ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

فائدۂ عظیمہ: الحمد للہ سنیوں کی اقبالی ڈگری، ان آیات توریت وزبور پر فقیر غفرلہ القدیر کو دو آیات توریت وانجیل مبارک مع چند احادیث کے یاد آئیں، مگر ان کے ذکر سے پہلے امام الطائفہ کا ایک انجان پنے کا اقرار سن لیجئے۔

تقویۃ الایمان فصل ثانی اشراک فی العلم کے شروع میں لکھا:۔

جس کے ہاتھ میں کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے تو نہ کھولے۔ انتہی

بھولا نادان لکھتے تو لکھ گیا مگر۔

کیا خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائے گا ☆ دین نجدی پائمال سنیاں ہو جائے گا

غریب مسکین کیا جانتا تھا کہ وہ چند ورق بعد یہ کہنے کو ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی

چیز کا مختار نہیں۔

یہاں اس قول سے تمام عالم پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اختیار تام ثابت ہو جائے گا، بیچارے مسکین عزیز کے دھیان میں اس وقت بھی یہ ہی لوہے پیتل کی کنجیاں تھیں جو جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بساطی پیسے پیسے بیچتے ہیں، اس کے خواب میں بھی خیال نہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رب جل وعلا نے اس بادشاہ جبار جلیل اقتدار عظیم الاختیار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیا کیا کنجیاں عطا فرمائی ہیں۔ ہاں ہم سے سن اور وہ سن کہ سن ہو جا۔

الامن والعلی ص ۹۳

۸۔ حضور کو تمام خزائن ارض کی کنجیاں عطا ہوئیں

۲۸۸۲۔ **عن** ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قلت لکعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما تجدون فی التوراۃ من وصف النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم؟ قال: نجدہ محمد رسول اللہ اسمہ المتوکل، لیس بفظ ولا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق و اعطی المفاتیح لیبصر اللہ بہ اعینا عورا، و یسمع بہ آذانا صما، و یقیم بہ السنۃ معوجۃ حتی یشھدون لا الہ الا اللہ وحدہ و لا شریک لہ، یعین المظلوم و یمنعہ من ان یستضعف۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، تم توریت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاک کیا پاتے ہو؟ کہا، حضور کا وصف توریت مقدس میں یوں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا نام متوکل ہے، نہ درشت خو ہیں، نہ سخت گو، نہ بازاروں میں چلانے والے، وہ کنجیاں دئے گئے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ پھوٹی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کر دے، یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اسکا کوئی ساجھی نہیں، وہ نبی کریم ہر مظلوم کی مدد فرمائیں گے، اور اسے کمزور سمجھے جانے سے بچائیں گے۔

۲۸۸۲۔ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۱۰/ ۳۷۷ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/ ۳۴۳ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۶/ ۲۹ ☆

٢٨٨٣۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت: مکتوب فی الانجیل من نعت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم، لا فظ و لا غلیظ و لا سخاب فی الاسواق و اعطی المفاتیح مثل ما مر سواء بسواء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت وثنا انجیل پاک میں مکتوب ہے، نہ سخت دل ہیں، نہ درشت خو، نہ بازاروں میں شور کرتے انہیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں۔ باقی عبارت مثل توریت مبارک ہے۔

٢٨٨٤۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بینما انانائم اذ جئی بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سورہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھدی گئیں۔

٢٨٨٥۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول لله صلی الله تعالی علیه وسلم: اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء قبلی، نصرت بالرعب، و اعطیت مفاتیح الارض الحدیث۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا رعب سے

٢٨٨٣۔ دلائل النبوة للبیهقی، ١/ ٣٧٧ ☆ الطبقات الکبری لا بن سعد،

دلائل النبوة لابی نعیم، ☆ البدایة و النهایة لا بن کثیر، ٦/ ٢٩

٢٨٨٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب نصرت بالرعب مسیرة شهر، ١/ ٤١٨

الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، ١/ ١٩٩

المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ٤٥٥ ☆ التفسیر للقرطبی، ١٠/ ٤٩

السنن الکبری للبیهقی، ٨/ ١٧٥ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ٥/ ٣٢٥

التفسیر للبغوی، ٢/ ١٦٠ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٢/ ٢٥٢

٢٨٨٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١/ ٩٨ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی، ١/ ٢١٣

مجمع الزوائد للهیثمی، ١/ ٢٦٠ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٢/ ٧٨

نصب الرایه للزیلعی، ١/ ١٥٩ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ١/ ٣١٧

الدر المنثور للسیوطی، ٦/ ٢١٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢١٤١٦، ٧/ ٧٨٨

میری مدد فرمائی گئی (کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے) اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٨٨٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اوتیت بمقالید الدنیا علی فرس ابلق، جاء نی به جبرئیل، علیه قطیفة من سندس۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور مالک تمام دنیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں حاضر کی گئیں، جبرئیل لیکر آئے، اس پر نازک ریشم کا زین پوش بانقش ونگار پڑا تھا۔

٢٨٨٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اوتیت مفاتیح کل شئ الا الخمس۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں سوا ان پانچ کے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی غیوب خمسہ، علامہ حفنی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں: ثم اعلم بها بعد ذلك۔

پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئیں۔ ان کا علم بھی دیا گیا۔ اسی طرح امام جلال الدین سیوطی نے بھی خصائص کبری میں نقل فرمایا:

علامہ مدابغی شرح فتح المبین امام ابن حجر مکی میں فرماتے ہیں: یہ ہی حق ہے۔ وللہ الحمد۔

اس مقام کی تحقیق انیق فقیر کے رسالہ ''مالی الجیب بعلوم الغیب'' میں دیکھے۔ وباللہ التوفیق۔

الامن والعلی ص ۹۴

٢٨٨٦ـ المسند لا حمد بن حنبل، ٣/ ٣٢٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٩/ ٢٠
میزان الاعتدال للذهبی، ٢٠٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤/ ١٩٧
کنز العمال للمتقی، ٣١٨٩٤ـ ١١/ ٤٠٦

٢٨٨٧ـ المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٨٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢/ ٣٦١
مجمع الزوائد للهیثمی، ٨/ ٢٦٣ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٦/ ٣٥٥

(۹) ساری دنیا اور زمین وآسمان کی کنجیاں حضور کی مٹھی میں

۲۸۸۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قالت ام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امنۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: لما خرج من بطنی نظرت الیہ فاذا انا بہ ساجدا، ثم رأیت سحابۃ بیضآء قد اقبلت من السماء حتی غشیتہ فغیب عن وجھی، ثم تجلت فاذا انا بہ مدرج فی ثوب صوف ابیض و تحتہ حریرۃ خضراء، و قد قبض علی ثلثۃ مفاتیح من اللؤلؤ الرطب، و اذ اقائل یقول: قبض محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی مفاتیح النصر و مفاتیح الربح و مفاتیح النبوۃ، ثم اقبلت سحابۃ اخری حتی غشیتہ فغیب عنی، ثم تجلت فاذا انا بہ قد قبض علی حریرۃ خضراء مطویۃ، و اذا قائل یقول: بخ بخ، قبض محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الدنیا کلھا لم یبق خلق من اھلھا الادخل فی قبضتہ، ھذا مختصر۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور مالک غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں: جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا سجدہ میں پڑے ہیں، پھر ایک سفید ابر نے آسمان سے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے۔ پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایک سفید اونی کپڑے میں لپٹے ہیں اور سبز ریشمی بچھونا بچھا ہے، اور گوہر شاداب کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں، کہنے والا کہہ رہا تھا، نصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں اور نبوت کی کنجیاں، سب پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبضہ فرمایا، پھر ایک اور ابر نے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میری نگاہ سے چھپ گئے، پھر روشن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے۔ اور کوئی منادی پکار رہا ہے۔ واہ واہ ساری دنیا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹھی میں آئی، زمین وآسمان میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی ہو، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والحمد للہ رب العالمین۔

۲۸۸۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قالت امنۃ الزھریۃ

۲۸۸۸۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم

۲۸۸۹۔ المولد لابی زکریا یحیی بن عائذ

رضی الله تعالیٰ عنها : لما ولد جاء رضوان خازن الجنة علیه السلام و ادخله فی جناحیه فقال فی اذنه معك مفاتیح النصر ، قد البست الخواف و الرعب ، لا یسمع احد بذکرك الا وجل فؤاده و خاف قلبه و ان لم یراك یا خلیفة الله !

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رضوان خازن جنت علیہ السلام نے بعد ولادت حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پروں کے اندر لیکر گوش اقدس میں عرض کی: حضور کے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہیں، رعب و دبدبہ کا جامہ حضور کو پہنایا گیا ہے۔ جو حضور کا چرچا سنے گا اس کا دل ڈر جائے گا اور جگر کانپ اٹھے گا، اگرچہ حضور کو نہ دیکھا ہو اے اللہ کے نائب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایمان کی آنکھ میں نور ہو تو ایک اللہ کا نائب ہی کہنے میں سب کچھ آ گیا، اللہ کا نائب ایسا ہی تو چاہیئے کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں؟ ایک دنیا کے کتے کا نائب کہیں کا صوبہ دار وہاں کے سیاہ وسفید کا مختار ہوتا ہے، مگر اللہ کا نائب کسی پتھر کا نائب ہے؟ و ما قدر و االله حق قدره ، بے دولتوں نے اللہ ہی کی قدر نہ جانی لا واللہ! اللہ کا نائب اللہ کی طرف سے اللہ کے ملک میں تصرف تام کا اختیار رکھتا ہے جب تو اللہ کا نائب کہلایا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ص ۹۶

(۱۰) حضور دنیا و آخرمیں کارساز ہیں

۲۸۹۰۔ **عن** عبد الله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بعث رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم جیشا ، استعمل علیهم زید بن حارثة و ان قتل زید او استشهد فامیرکم جعفر ، فان قتل و استشهد فامیر کم عبد الله بن رواحة فلقوا العدو فاخذ الرایة زید ، فقاتل حتی قتل ، ثم اخذ الرایة جعفر فقاتل حتی قتل ثم اخذها عبد الله بن رواحة فقاتل حتی قتل ثم اخذ الرایة خالد بن الولید ، ففتح الله علیه ، واتی خبر هم النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فخرج الی الناس ، فحمد الله

۲۸۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۰۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۰۵
کنز العمال للمتقی، ۳۰۰۴۲، ۳/۱۷۷ ☆

و اثنی علیه ، و قال : ان اخوانکم لقوا العدو ، و ان زید اخذ الرایة فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذ الرایة بعده جعفر بن ابی طالب ، فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذ الرایة عبد الله بن رواحة فقاتل حتی قتل او استشهد ، ثم اخذ الرایة سیف من سیوف الله خالدؓ بن الولید ففتح الله علیه ، فامهل ثم امهل آل جعفر ثلاثا ان یاتیهم ثم اتاهم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم او غدا ، الیّ ابنی اخی ، قال فجیئ بنا کانا افرخ ، فقال : ادعوا لی الحلاق فجیء بالحلاق فحلق رؤسنا ثم قال : اما محمد فشبیه عمنا ابی طالب ، واما عبد الله فشبیه خلقی وخلقی ، ثم اخذ بیدی فاشالها فقال : اللهم اخلف جعفرا فی اهله ، و بارك لعبد الله فی صفقة یمینه قالها ثلاث مرار قال : فجاءت اُمّنا ، فذکرت له یتمنا ، و جعلت تفرح له ، فقال : العیلة تخافین علیهم و انا ولیهم فی الدنیا و الاخرة ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ موتہ کے لئے لشکر روانہ فرمایا اور اس کا سپہ سالار حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا: نیز ارشاد فرمایا: اگر یہ شہید ہو جائیں تو تمہارے سپہ سالار حضرت جعفر طیار ہونگے ، اور یہ بھی شہید ہوں تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ ، چنانچہ میدان جنگ میں جھنڈا حضرت زید کے ہاتھ میں تھا کہ جہاد کرتے ہوئے آپ شہید ہو گئے ، پھر ہدایت کے مطابق حضرت جعفر نے جھنڈا لیا اور وہ بھی جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے ، پھر حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور وہ بھی شہادت سے سرفراز ہوئے ، پھر حضرت خالد بن ولید کو سپہ سالار بنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں فتح مبین عطا فرمائی ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ یہ خبر جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہونچی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: تمہارے بھائیوں نے میدان جہاد میں دشمن کا مقابلہ کیا ، حضرت زید بن حارثہ کے ہاتھ میں جھنڈا تھا کہ وہ اسی حال میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے ، پھر حضرت جعفر طیار نے جھنڈا لیا اور وہ بھی قتال کرتے ہوئے شہید ہوئے ، پھر حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور وہ بھی اسی حال میں شہید ہو گئے ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ ان کے بعد اللہ کی تلوار خالد بن ولید کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی ۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے بعد تین دن تک حضرت جعفر کے اہل خانہ یعنی ہمیں مہلت دی کہ ہم نے سوگ منایا اس کے

بعد حضور تشریف لائے اور فرمایا: اب میرے بھائی پر آج کے بعد کوئی نہ روئے، میرے بھائی کے دونوں بچوں کو میرے پاس لاؤ، ہمیں حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اس حال میں کہ ہم گھبرائے ہوئے تھے، فرمایا حجام کو بلواؤ، چنانچہ بلایا گیا اور حضور نے ہمارے بال منڈوائے، پھر فرمایا: یہ محمد بن جعفر ہمارے چچا ابوطالب کے مشابہ ہے، اور یہ عبداللہ بن جعفر عادت واطوار میں میری طرح، اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور دعا کی، الٰہی! جعفر کی اولاد میں اسکا جانشین بنا اور عبداللہ کی تجارت میں برکت فرما، یہ دعا تین مرتبہ فرمائی، میری ماں نے حاضر ہوکر حضور پناہ بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری یتیمی کی شکایت عرض کی. حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان پر محتاجی کا اندیشہ کرتی ہے حالانکہ میں ان کا ولی وکارساز ہوں دنیا وآخرت میں۔

غم نخورد آنکہ حفظش توئی ☆ والی ومولی وولیش توئی

۲۸۹۱- **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: حب ابی بکر و عمر من الایمان و بغضهم کفر، و حب الانصار من الایمان و بغضهم کفر، حب العرب من الایمان و بغضهم کفر ومن سب اصحابی فعلیه لعنة اللہ و من حفظنی فیهم فانا احفظه یوم القیامة۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محبت ابوبکر وعمر کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور محبت انصار کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور محبت عرب کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر، اور جو میرے اصحاب کو برا کہے اس پر اللہ کی لعنت، اور جو ان کے معاملہ میں میرا لحاظ رکھے میں روز قیامت اسکا حافظ ونگہبان ہوں گا۔

۲۸۹۲- **عن** خولة بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان هذا المال خضرة حلوة من اصابه بحقه بورك له فيه،

۲۸۹۱- الکامل لابن عدی، ۳/ ۹٤۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۲۲، ۱۱/ ۷٤۱

۲۸۹۲- الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اخذ المال، ۲/ ۶۰

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۳۷۸ ☆ الصحیح لابن حبان، ۸۵۲

ورب متخوض فيه ا شاء ت به نفسه من مال الله و رسوله ليس له يوم القيامة الا النار۔

حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ مال دنیوی زیب وزینت اور حلاوت والا ہے تو جس کو اسکا حق ملا اسے اس میں برکت دی گئی، اور بہت لوگ اللہ ورسول کے مال سے اپنے نفس کی خواہشوں میں ڈوبنے والے ہیں جنکے لئے قیامت میں نہیں مگر آگ۔

٢٨٩٣۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم: ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بكر، قال: فبكی ابو بكر و قال: هل انا و مالی الا لك يا رسول الله!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور عرض کی: میری جان ومال کا مالک حضور کے سوا کون ہے یارسول اللہ!۔

الامن والعلی ص ١٠٣

(١١) حضور مالک ارض ہیں

٢٨٩٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: موتان الارض لله و رسوله۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جوزمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ اور اللہ کے رسول کی ہے۔

٢٨٩٥۔ **عن** طاؤس رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: عادی الارض من الله و رسوله۔

٢٨٩٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ٢٥٣ ☆ المصنف لابن ابی شیبه، ١٢/ ٧

٢٨٩٤۔ السنن الكبری للبيهقی، ٦/ ١٤٣ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٣/ ٦٢

كنز العمال للمتقی، ٩٠٤٩، ٣/ ٨٩١ ـ ٩٠٦٩، ٣/ ٨٩١

٢٨٩٥۔ السنن الكبری للبيهقی، ٦/ ١٤٣ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٣/ ٦٢

ارواء الغليل للالبانی، ٦/ ٣ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانی، ٥٥٣

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قدیم زمین اللہ ورسول کی ملک ہیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: بن، جنگل، پہاڑوں اور شہروں کی افتادہ زمینوں کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ ان پر ظاہری ملک بھی کسی کی نہیں، یہ ہر طرح خالص ملک خدا ورسول ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ورنہ محلوں، اور احاطوں، گھروں اور مکانوں کی زمینیں بھی سب اللہ ورسول ہی کی ملک ہیں اگر چہ ظاہری نام من وتو کا لگا ہوا ہے۔

زبور شریف سے رب العزت کا ارشاد سن ہی چکے کہ ''احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا''، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو یہ تخصیص مکانی ایسی ہے جیسے آیۃ کریمہ و الامر یومئذ للہ، میں تخصیص فرمائی، کہ حکم اس دن اللہ کے لئے ہے حالانکہ ہمیشہ اللہ ہی کا ہے، مگر وہ دن روز ظہور حقیقت وانقطاع ادعا ہے۔ لاجرم صحیح بخاری شریف کی حدیث نے ساری زمین بلا تخصیص اللہ ورسول کی ملک بتائی، وہ حدیث یہ ہے۔

۲۸۹۶۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اعلموا ان الارض للہ و رسولہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یقین جان لو کہ زمین کے مالک اللہ ورسول ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
الامن والعلی ص ۱۰۸

(۱۲) حضور تمام انسانوں کے مالک ہیں

۲۸۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن الاعور المازنی الاعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانشدتہ۔

یا مالک الناس و دیان العرب ☆ انی لقیت ذربۃ من الذرب

۲۸۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اخراج الیھود من جزیرۃ العرب، ۱/۴۴۹

المسند لاحمد بن حنبل ۲/۴۵۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۲۱۷

۲۸۹۷۔ الاصابہ لابن حجر، ۴/۹ ☆

الأبيات:

و فیه قصة امرأته و هربها و فی الابیات قوله :

و هن شر غالب لمن غلب۔

قال :فجعل النبی صلی الله تعالی علیه و سلم یقول :

و هن شر غالب لمن غلب۔ یتمثلهن

حضرت عبداللہ بن اعور مازنی اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ اشعار عرض کیے۔ اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا و سزا دینے والے میرا پالا ایک ایسی عورت سے پڑ گیا ہے جو نہایت زبان دراز ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کی فریاد سن کر شکایت رفع فرمادی۔

دوسرے اشعار بھی اس موقع پر انہوں نے سنائے تھے جن میں انکی بیوی کے فرار کا قصہ اور آخر میں یہ شعر بھی تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ آخری مصرع سن کر اس کو بطور مثل متعین فرمادیا کہ عورتیں بڑے بڑوں کو ناکوں چنے چبوا دیتی ہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مندرجہ ذیل اسناد سے روایت کی گئی ہے۔

الامام احمد حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی ثنا بو معشر البراء ثنی صدقة بن طیسنة، ثنی معن بن ثعلبة المازنی و الحی بعده، ثنی الاعشی المازی رضی الله تعالیٰ عنه قال اتیت النبی صلی الله تعالی علیه و سلم الحدیث۔

و رواه الامام اجل ابو جعفر الطحاوی فی معانی الاثار حدثنا ابن ابی داؤد ثنا المقدمی ثنا ابو معشر الی آخره نحوه سندا و متنا۔

و رواه ابن عبد الله ابن الامام فی زوائد مسنده من طریق عوف بن کهمس بن الحسن عن صدقة بن طیسنة حدثنی معن بن ثعلبة المازنی و الحی بعده قالوا ثنا الاعشی رضی الله تعالیٰ عنه فد [illegible]ه، قلت و الیه اعنی عبد الله عزاه حافظ الشان فی الاصابة انه رواه فی الزوائد، و العبد الضعیف غفر الله تعالیٰ له قد راه فی المسند نفسه ایضا کما سمعت و لله الحمد

و رواه البغوی و ابن السکن و ابن ابی عاصم کلهم من اطریق الجنید بن امین بن عروة بن نضلة بن طریق بن بهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة ۔ و لفظ اللبغوی عنه حدثنی ابی امین حدثنی ابی ذروة عن ابیه نضلة عن رجل منهم یقال له الاعشی و اسمه عبد الله بن الاعور رضی الله تعالیٰ عنه فذکر القصة و فیه فخرج حتی اتی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فعاذبه وانشأ یقول : یا مالك الناس و دیان العرب ، الحدیث،

یہ حدیث جلیل اتنے ائمہ کبار نے باسانید متعددہ روایت کی اور طریق اخیر میں یہ لفظ ہیں کہ اعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ لی، اورعرض کی کہ اے مالک آدمیاں، واے جزاوسزادہ عرب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ص ۱۰۹

(۱۳) حضور پناہ گاہ عالم ہیں

۲۸۹۸۔ **قال** الزبیر بن البکار : حدثنی عمی مصعب ان الحارث بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه اتی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : ابعث معی من یدعو الی دینك فانا له جار ، فارسل معه رجلا من الانصار ، فغدر به عشیرة الحارث فقتلوه، فقال حسان:

یا حار من یغدر بذمة جاره ☆ منکم فانّ محمد لا یغدر

فجاء الحارث فاعتذر و ودی الانصاری و قال : یا محمد ! انی عائذ من لسان حسان۔

حضرت زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ میرے چچا حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ حضرت حارث بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میرے ساتھ کسی شخص کو ارسال فرمائیں جو میری قوم کو حضور کے دین کی دعوت کرے اور وہ میری پناہ میں ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ کردیا، حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنبے والوں نے عہد شکنی کی اور انہیں شہید کردیا، حضرت حسان بن ثابت رضی

۲۸۹۸۔ الاصابة لابن حجر، ۶۸۱/۱

اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں اشعار کہے، از انجملہ یہ شعر ہے۔

اے حارث جو کوئی تم میں اپنے پناہ دئے ہوئے کے عہد سے بے وفائی کرے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے پناہ دیتے ہیں وہ سچی پناہ ہوتی ہے،

حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہوکر عذر کیا اور انصاری شہید کی دیت دی اور حضور سے عرض کی: یارسول اللہ! میں حضور کی پناہ مانگتا ہوں حسان کی زبان سے۔

الامن والعلی ص ۱۱۰

۲۸۹۹۔ **عن** ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انہ کان یضرب غلامہ فجعل یقول: اعوذ باللہ، قال: فجعل یضربہ فقال: اعوذ برسول اللہ فترکہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: واللہ! اللہ اقدر علیک منک علیہ، قال: فاعتقہ۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام نے کہنا شروع کیا اللہ کی دہائی، اللہ کی دہائی، انہوں نے ہاتھ نہ روکا، غلام نے کہا: رسول خدا کی دہائی فوراً ہاتھ چھوڑ دیا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! بیشک اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تو اس غلام پر، انہوں نے غلام کو آزاد کردیا۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، اس حدیث صحیح کے تیور دیکھئے، حیا ہو تو وہابیت کو ڈوب مرنے کو بھی جگہ نہیں، یہ حدیث تو خدا جانے بیماروں پر کیا کیا قیامت توڑے گی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی دینا ہی ان کی دہائی مچانے کو بہت تھی نہ کہ وہ بھی یوں کہ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں: وہ اللہ عزوجل کی دہائی دیتا رہا میں نے نہ چھوڑا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی دی فوراً چھوڑ دیا۔

علماء فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دہائی سنکر حضور کی عظمت دل پر چھائی ہاتھ روک لیا۔

۲۸۹۹۔ الصحیح لمسلم، باب صحبۃ الممالیک، ۲/ ۵۲

اقول: یعنی پہلی بات ایک معمولی (روزمرہ کے معمول میں) ہوجانے سے ایسی موثر نہ ہوئی، انسان کا قاعدہ ہے کہ جس بات کا محاورہ کم ہوتا ہے اس کا اثر زیادہ پڑتا ہے، ورنہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی دہائی بعینہ اللہ عزوجل کی دہائی ہے، اور حضور کی عظمت اللہ عزوجل ہی کی عظمت سے ناشی ہے۔

بحمدہ تعالیٰ حدیث کے یہ معنی ہیں اگرچہ وہابیہ کے طور پر اس کا درجہ شرک سے بھی کچھ آگے بڑھا ہوا ہے۔ الامن والعلی ص ۱۱۱

۲۹۰۰۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: بینا رجل یضرب غلاما لہ و ھو یقول: اعوذ باللہ، اذ بصر برسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فقال: اعوذ برسول اللہ، فالقی ما کان فی یدہ و خلی عن العبد، فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اما و اللہ انہ احق ان یعاذ من استعاذبہ منی، فقال الرجل: یا رسول اللہ! فھو حرلوجہ اللہ۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ ایک صاحب اپنے کسی غلام کو مار رہے تھے، وہ کہہ رہا تھا اللہ کی دہائی، اتنے میں غلام نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھا، اب کہا: رسول کی دہائی، فوراً ان صاحب نے کوڑا ہاتھ سے ڈال دیا اور غلام کو چھوڑ دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: سنتا ہے خدا کی قسم! بیشک اللہ عزوجل مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے کہ اس کی دہائی دینے والے کو پناہ دی جائے۔ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! تو وہ اللہ کے لئے آزاد ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، اس حدیث نے تو اور بھی پانی سر سے تیر کر دیا، صاف تصریح فرمادی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غلام کی دونوں دہائیاں بھی سنیں، اور پہلی دہائی پر ان کا نہ رکنا اور دوسری پر فوراً باز رہنا بھی ملاحظہ فرمایا، مگر افسوس وہابیت کی ذلت و مردودیت کہ نہ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس غلام سے فرماتے ہیں کہ تو مشرک ہوگیا، اللہ کے سوا میری دہائی دیتا ہے اور وہ بھی کس طرح کہ اللہ عزوجل کی دہائی چھوڑ کر، نہ آقا سے ارشاد کرتے ہیں کہ ہیں یہ کیا

۲۹۰۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۶۷۳، ۹/ ۲۰۳

شرک اکبر؟ خدا کی دہائی کی وہ بے پرواہی اور میری دہائی پر یہ نظر، ایک تو میری دہائی مانی اور وہ بھی یوں کہ خدا کی دہائی نہ مانکر، افسوس آقا وغلام کو مشرک بنانا درکنار خود جو اس پر نصیحت فرماتے ہیں کہ وہ کس مزے کی بات ہے کہ اللہ مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے۔

دہائی تو اپنی بھی قائم رکھی اور اپنی دہائی دینے پر پناہ زینی بھی ثابت رکھی، صرف اتنا ارشاد ہوا کہ خدا کی دہائی زیادہ ماننے کے قابل تھی،

الحمد للہ، کہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دین وہابیہ کے جھوٹے قرآن تقویۃ الایمان کی کچھ قدر نہ فرمائی، اسے سخت ذلت پہونچائی، جس میں اسکا امام لکھتا ہے۔

اول معنی شرک وتوحید کے سمجھنا چاہیئے، اکثر لوگ پیروں پیغمبروں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں، ان سے مرادیں مانگتے ہیں، کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے، کوئی علی بخش، کوئی غلام محی الدین، کوئی مشکل کے وقت کسی کی دہائی دیتا ہے، غرضکہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیاء انبیاء سے کرگزرتے ہیں، اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں۔ سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے ہیں۔ اھ مختصراً

ان دافع البلاء کے منکروں سے بھی اتنا پوچھ لیجئے کہ کسی کی پناہ یعنی اس کی دہائی دینی دفع بلا کے لئے ہوتی ہے یا کچھ اور؟ و لکن الوھابیۃ قوم یعتدون۔

الامن والعلی ص ۱۱۲

(۱۴) دشمنوں کے مقابلہ میں خدا اور رسول کافی ہیں

۲۹۰۱۔ **عن** اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وھو بین ظہر انی اصحابہ یقول: احذرکم المسیح و انذرکموہ وکل نبی قدحذر قومہ، وھو فیکم ایتہا الامۃ أوساحکي لکم من نعتہ مالم یحک الانبیاء قبلی لقومہم یکون قبل خروجہ ستون خمس جدب حتی یہلک کل ذی حافر فناداہ رجل فقال: یارسول اللہ! فیما یعیش المؤمنون؟ قال:

۲۹۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۹/۲۴

بما يعيش به الملائكة ، ثم يخرج و هو اعور ، وليس الله باعور ، و بين عينيه كافر ، يقرؤه كل مؤمن كاتب وغير كاتب ، اكثر من يتبعه اليهود و النساء و الاعراب يرون السماء تمطر وهي لا تمطر ، و الارض تنبت وهي لا تنبت و يقول للاعراب : ما تبغون منى ؟ الم ارسل السماء عليكم مدرارا و أحيى لكم انعامكم شاخصة دراها خارجة خواصرها دارة البانها ، تبعث معه الشياطين على صورة من قد مات من الاباء و الاخوان والمعارف فيأتى احدهم الى ابيه او اخيه اوذوى رحمة فيقول : الست فلانا ؟ الست تعرفنى ؟ هو ربك فاتبعه يعمر اربعين سنه ، السنة الاولى كالشهر و الشهر كالجمعة ، و الجمعة كاليوم ، واليوم كالساعة ، و الساعة كاحتراق ، السعفة فى النار ، يرد كل منهل الا مسجدين ثم قام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ ، فسمع بكاء الناس و شهيقهم ، فرجع اليهم فقام بين اظهرهم فقال : ابشروا فان يخرج و انا بين ظهر كم فالله كافيكم و رسوله ، و ان يخرج بعدى فالله خليفتى على كل مسلم ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے روبرو فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں مسیح دجال سے ڈرا رہا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو ڈرایا لیکن یاد رکھو وہ کسی دوسری امت سے نہیں ہوا لیکن تم میں سے ہوگا۔ میں تمہیں اس کی وہ نشانیاں بتا رہا ہوں جو کسی نبی نے اب تک نہیں بیان فرمائی تھیں۔ سنو! اس کے ظہور سے قبل پانچ سال قحط پڑے گا اتنا شدید کہ چوپائے مر جائیں گے ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو مؤمنین کس طرح زندہ رہیں گے فرمایا: جس طرح ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ رہتے ہیں پھر وہ دجال خروج کریگا اور وہ کانا ہوگا، خدائی کا دعوی کریگا حالانکہ خداوند قدوس اس عیب سے منزہ ہے، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا، ہر مومن خواہ وہ لکھنا جانتا ہو یا نہیں پھر بھی وہ اس کو پڑھ لیگا، اس کی تابعداری میں اکثر یہودی، عورتیں، اور دہقانی لوگ ہوں گے، وہ اس کے شعبدے دیکھیں گے کہ آسمان سے پانی برسا رہا ہے حالانکہ وہ بارش نہ ہوگی زمین سے سبزہ اگائے گا لیکن وہ کھیتی نہ ہوگی، دہقانی لوگوں سے کہنے گا تم مجھ سے کیا مانگتے ہو؟ کیا میں نے آسمان سے تمہارے لئے موسلا دھار بارش نہ کی، کیا میں نے تمہارے چوپائے زندہ نہ کیے کہ دم زدن میں وہ تمہارے پاس واپس آگئے نہایت تندرست اور ان کے تھنوں سے دودھ بھرا ہے زمین سے لوگوں کے ماں باپ اور

برادران واحباب کی شکل میں شیاطین کو ظاہر کریگا، وہ شیاطین لوگوں کے پاس آئیں گے اور کوئی باپ کی شکل اور کوئی بھائی اور رشتہ دار کی شکل میں آکر کہے گا، کیا تو فلاں نہیں؟ کیا تو مجھے نہیں پہچانتا سن یہ (دجال) تیرا رب ہے لہذا تو اسکی اتباع کر۔ چالیس سال تک اسی طرح لوگوں کو ورغلاتا پھریگا پہلا سال ایک ماہ کے برابر ہوگا اور مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ ایک دن کے برابر ہوگا اور دن ایک گھنٹہ کا پھر وہ گھنٹہ اتنا مختصر جیسے آگ بھڑکی اور ختم ہوگئی، سب جگہ گشت کریگا لیکن حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں داخل نہ ہوسکے گا۔ یہ بیان فرماکر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لے گئے اور وضو فرمانے لگے۔ اتنے میں لوگوں کی آہ وبکا سنائی دی تشریف لائے اور خوشخبری سنائی، سنو! اگر اسنے خروج کیا اور میں تم میں موجود ہوں تو اللہ اور اللہ کا رسول تمہارے لئے اس سے حفاظت کو کافی ہیں، اور میرے بعد نکلا تو میری طرف سے ہر مسلمان کا اللہ تعالی نگہبان ہے۔ ۱۲م

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں سخت ترین اعدا کے مقابلے میں اللہ ورسول کو کفایت فرمانے والا بتایا، کہ خوش ہو بے خوف رہو کہ اللہ ورسول کے ہوتے تمہیں کچھ اندیشہ نہیں، اللہ، اللہ، ایسی جلیل حاجت روائیوں عظیم مشکل کشائیوں میں اللہ عزوجل کے نام اقدس کے ساتھ حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام پاک ملنا وہابیہ کے زخمی کلیجوں پر خدا جانے کہاں تک نمک چھڑکے گا۔

الامن والعلی ص ۱۳۵

(۱۵) اہل خانہ کے لئے خدا اور سول بس ہیں

۲۹۰۲۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: امر نا

۲۹۰۲۔ الجامع للترمذی مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ۲/ ۲۰۸
المستدرک للحاکم، ۱/ ۴۱۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۴/ ۱۸۱
کنز العمال للمتقی، ۳۵۶۱۱، ۱۲/ ۴۹۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۸/ ۹۷
السنۃ لابن ابی عاصم، ۲/ ۵۹۷ ☆ السنۃ ال بن شاھین، ۶/ ۱۸۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/ ۱۰۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۵۷
المغنی للعراقی، ۲/ ۳۵۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲/ ۶۰۲
زاد المسیر ال بن الجوزی، ۸/ ۲۱۳ ☆ تعلیق التعلیق لابن حجر ۵۱۲
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح فرمایا۔

رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یوما ان نتصدق ووافق ذلك ما لا عندی ، فقلت : الیوم اسبق ابا بکر ان سبقته یوما ، فجئت بنصف مالی ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ما ابقیت لا هلك ؟قلت : ابقیت لهم ، قال : ما ابقیت لهم؟ قلت : مثله ، و اتی ابو بکر بکل ما عنده ، فقال: یا ابا بکر ،ما ابقیت لاهلك؟ فقال : ابقیت لهم الله و رسوله ، قلت لا اسبقه الی شئ ابدا ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا، اتفاق سے ان دنوں میں خوب مالدار تھا، میں نے اپنے جی میں کہا: اگر میں کبھی ابوبکر صدیق سے سبقت لیجاؤنگا تو وہ دن آج ہے، اپنا آدھا مال حاضر لایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے گھر والوں کے لئے کیا باقی رکھا؟ میں نے عرض کی: ان کے لئے بھی باقی چھوڑ آیا ہوں، فرمایا: آخر کتنا چھوڑ آئے ہو؟ عرض کی: اتنا ہی، اور صدیق اکبر اپنا سارا مال تمام وکمال لے کر حاضر ہوئے، سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! گھر والوں کے لئے باقی رکھا؟ عرض کی: میں نے گھر والوں کے لئے اللہ ورسول کو باقی رکھا ہے۔ (جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم) میں نے کہا: میں ابوبکر سے کبھی سبقت نہ لیجاؤنگا۔ الامن والعلی ص ۱۳۵

(۱۶) حضور نے خود تعلیم دی کہ ہم سے مدد مانگو

۲۹۰۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کنا عند رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذاتته وفد هوازن فقالوا : یا محمد ! انا اصل و عشیرة ، و قد نزل بنا من البلاء ما لا یخفی علیك ، فامنن علینا من الله علیك ، فقال : اختاروا من اموالکم او من نسائکم و ابنائکم ، فقالوا : خیرتنا بین احسابنا و اموالنابل نختار نساء نا و ابناء نا فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اما ما کان لی و لبنی عبد المطلب فهو لکم ، فاذا صلیت الظهر فقوموا و قولوا : انا نستعین برسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی المومنین او المسلمین فی نساء نا و ابناء نا فلما صلوا الظهر قاموا فقالوا ذلك فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فما کان لی و لبنی عبد المطلب فهو لکم ، فقال المهاجرون : و

۲۹۰۳۔ السنن للنسائی ، کتاب الهبة ، ۱۱۷/۲

ما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و قالت الانصار : و ما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، فقال الاقرع بن حابس ۔ امااناو بنو تميم فلا ، قال عيينة بن حصين : اما انا و بنو فزارة فلا ، و قال العباس بن مرداس : اما انا و بنو سليم فلا ، فقامت بنو سليم فقالوا: كذبت ، ما كان لنا لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يا ايها الناس ! ردوا عليهم نسائهم وابنائهم فمن تمسك من هذا الفى بشئ فله ست فرائض من اول شئ يفيئه الله علينا، وركب راحلته وركبه الناس اقسم علينا فيئنا ، فالجوه الى شجرة فخطفت رداء ه فقال يا ايها الناس ! ردوا على ردائى ، فوالله لو ان شجرتها مة نعما قسمته عليكم ثم لم تلقونى بخيلا و لا جبانا و لا كذوبا ، ثم اتى بعيرا فاخذ من سنامه و بررة بين اصبعيه ثم يقولها : انه ليس لى من الفى شئ ولا هذه الاخمس والخمس مردود فيكم ، فقام اليه رجل بكبة من شعر ، فقال : يا رسول الله ! اخذت هذه لا صلح بنها بردعة بعيرلى فقال : ما كان لى ولبنى عبد المطلب فهولك ، فقال: او بلغت هذه فلا ارب لى فيها فنبذها و قال ياايهاالناس ! ادو الخياط و المخيط ، فان الغلول يكون على اهله عارا و شعارا يوم القيامة ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ قبیلہ ہوازن کے کچھ لوگ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سب لوگ ایک ہی اصل اور خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، جو مصیبت ہم پر آپڑی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لہذا ہم پر نظر کرم فرمائیں، اللہ رب العزت نے آپ پر کرم فرمایا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو، یا تو اپنا مال ودولت لیجاؤ یا اپنی عورتوں اور بچوں کو آزاد کراؤ۔ عرض کیا: آپ نے ہمیں دونوں میں سے ایک کا اختیار دیا ہے تو ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ہمیں عورتیں اور بچے دیدئے جائیں۔

حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال غنیمت میں جتنا میرا اور حضرت عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ سب میں تم کو دیتا ہوں، لیکن جب میں ظہر کی نماز سے فارغ ہوجاؤں تو تم سب یوں کہنا: ہم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

استعانت کرتے ہیں مؤمنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے بارے میں۔ راوی فرماتے ہیں: جب لوگ نماز پڑھ چکے تو سب نے ایسا ہی کہا: حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کچھ میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ سب تمہارے لئے ہے، یہ سنکر مہاجرین نے عرض کیا: جو کچھ ہمارا حصہ ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے، پھر انصار نے بھی یہ ہی کہا: اقرع بن حابس نے کہا: میں اور بنو تمیم اس میں شریک نہیں عیینہ بن حصین نے بھی اسی طرح کہا: کہ میں اور بنو فزارہ بھی اس میں شامل نہیں ہیں، یوں ہی عباس بن مرداس نے کہا: میں اور بنو سلیم اس میں شریک نہیں، اس پر بنو سلیم نے اسے جھٹلایا اور کہا تو نے جھوٹ بولا، ہمارا جو کچھ بھی ہے سب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے ہے پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! ان کی عورتیں اور بچے واپس کردو اور جو کوئی مفت نہ دینا چاہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب جہاں بھی مال غنیمت ملے گا تو سب سے پہلے اس کو چھ اونٹ دوں گا۔

یہ ارشاد فرما کر حضور اونٹ پر سوار ہوگئے، لیکن لوگ مال غنیمت کی تقسیم کے لئے پیچھے پیچھے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ ہمارا مال ہمیں عنایت کردیجئے یہاں تک کہ ایک درخت کے پاس آپ کو گھیر کر کھڑے ہوگئے، وہاں آپ کی ردائے مبارک ایک درخت سے الجھ کر آپ سے جدا ہوگئی، آپ نے فرمایا: اے لوگو! میری چادر مجھے اٹھادو، خدا کی قسم اگر تہامہ کے درختوں کے برابر جانور بھی میرے پاس ہوں تو میں انہیں تقسیم کردوں، پھر تم مجھے بخیل اور بزدل نہ پاؤ گے اور نہ جھوٹا۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنی چٹکی سے اس کے بال پکڑ لئے اور فرمایا: سنو! میں تمہاری اس غنیمت سے کچھ بھی نہیں لیتا، صرف پانچواں حصہ لیتا ہوں جو بعد میں تمہارے لئے ہی کام آتا ہے، یہ سن کر ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کھڑا ہوا، اس کے پاس بالوں کا ایک گچھا تھا، عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے یہ چیز اس لئے لی ہے کہ اس سے میں اپنے اونٹ کی کملی درست کروں، آپ نے ارشاد فرمایا: جو چیز میرے لئے ہے اور حضرت عبد المطلب کی اولاد کے لئے وہ سب تیری ہے، اس شخص نے کہا: جب معاملہ یہاں تک پہونچ گیا ہے تو مجھے اس کی ضرورت نہیں اور وہ بالوں کا گچھا پھینک دیا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو سوئی اور دھاگے تک کو اس مال خیر میں داخل کرنے کا حکم فرمایا۔ کیوں کہ مال غنیمت میں چوری اور خیانت لوگوں کیلئے قیامت کے روز باعث ننگ و عار ہوگی۔ ۱۲ ام

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث فرماتی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بنفس نفیس تعلیم فرمائی کہ ہم سے مدد چاہنا، نماز کے بعد یوں کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں۔

وہابی صاحبو! ایاك نعبد و ایاك نستعين، کے معنی استعانت تو خدا ہی کے ساتھ خاص تھی، یہ ارشاد کیسا؟ کہ ہم سے استعانت کرنا اور زمان حیات دنیاوی اور اس کے بعد کا تفرقہ وہابیہ کی جہالت ہی نہیں بلکہ سراسر ضلالت ہے قطع نظر اس بات سے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں، جو بات خدا کے لئے خاص ہو چکی غیر خدا کے لئے شرک ٹھہر چکی اس میں حیات وموت، قرب وبعد اور ملکیت وبشریت خواہ کسی وجہ کا تفرقہ کیسا، کیا بعد موت ہی شرکت خدا کی صلاحیت نہیں رہتی بحال حیات شریک ہوسکتے ہیں؟ یہ جنون وہابیہ کو ہر جگہ جاگتا ہے جس نے انہیں حمایت توحید کے زعم میں الٹا مشرک بنادیا ہے۔

ایک بات کو کہیں گے شرک ہے، پھر کبھی موت وحیات کا فرق کریں گے اور کبھی قرب و بعد کا اور کبھی کسی اور وجہ کا، جس کا صاف حاصل یہ نکلے گا کہ یہ انوکھے موحد بعض قسم مخلوق کو خدا کا شریک جانتے ہیں جب تو وہ بات کہ غیر کے لئے اس کا اثبات شرک تھا ان کے لئے ثابت مانتے ہیں۔

اب کھلا کہ ان کے امام نے تقویۃ الایمان میں ان وہابی صاحبوں کی نسبت کہا تھا۔ اکثر لوگ شرک میں گرفتار ہیں اور دعوی مسلمانی کا کئے جاتے ہیں۔

سبحان اللہ، یہ منہ اور یہ دعوی، سچ فرمایا اللہ صاحب نے: کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر شرک کرتے ہیں۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ ان کی بہت فاحشہ جہالتوں کی پردہ دری کرتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔ الامن والعلی ص ۱۴۰

(۱۷) ہر شئی رسول کے زیر فرمان ہے

۲۹۰٤ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم امر الشمس فتاخرت ساعة من النهار ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آفتاب کو حکم دیا کہ کچھ چلنے سے باز رہ فوراً ٹھہر گیا۔

﴿۱۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث حسن کا واقعہ اس حدیث صحیح کے واقعہ عظیمہ سے جدا ہے جس میں ڈوبا ہوا سورج حضور کے لئے پلٹا ہے، یہاں تک کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر کہ خدمت گزاری محبوب باری صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں قضا ہوئی تھی ادا فرمائی۔ امام اجل طحاوی وغیرہ اکابر نے اس حدیث کی تصحیح کی۔

الحمد للہ، اسے خلافت رب العزت کہتے ہیں کہ ملک السموات والارض میں ان کا حکم جاری ہے، تمام مخلوق الٰہی کو ان کے لئے حکم اطاعت وفرمانبرداری ہے، وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے، وہ محبوب اجل واکرم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب دودھ پیتے تھے گہوارہ میں چاند ان کی غلامی بجالاتا، جدھر اشارہ فرماتے اسی طرف جھک جاتا۔

۲۹۰۵ـ **عن** عباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قلت : یا رسول الله ! دعانی الی الدخول فی دینك امارة لنبوتك ، رایتك فی المهد تناجی القمر و تشیر الیه باصبعك ، فحیث اشرت الیه مال ، قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم انی کنت احدثه و یحدثنی و یلهینی عن البکاء و اسمع وجبته حین یسجد تحت العرش ـ

حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سیدنا اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضور سے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزہ کا دیکھنا ہوا، میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے، جس طرف انگشت

۲۹۰٤ـ المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۹۰۵ـ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۲۸، ۱۱/۳۸۳

مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا، اور مجھے رونے سے بہلاتا، میں اس کے گرنے کا دھماکہ سنتا تھا جب وہ زیر عرش سجدہ میں گرتا۔

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام شیخ الاسلام صابونی فرماتے ہیں: یہ حدیث معجزات میں حسن ہے۔ جب دودھ پیتوں کی یہ حکومت قاہرہ ہے تو اب کہ خلافۃ اللہ الکبریٰ کا ظہور عین شباب پر ہے آفتاب کی کیا مجال کہ ان کے حکم سے سرتابی کرے۔ آفتاب وماہتاب درکنار، واللہ العظیم! ملائکہ مدبرات الامر کہ تمام نظم ونسق عالم جن کے ہاتھوں پر ہے۔ محمد رسول اللہ خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائرہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ارسلت الی الخلق کافہ۔

میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف رسول بھیجا گیا۔

قرآن فرماتا ہے:۔

تبرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا ۔

برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ تمام اہل عالم کو ڈر سنانے والا ہو۔

اہل عالم میں جمیع ملائکہ بھی داخل ہیں، علیہم الصلوۃ والسلام۔ سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز عصر گھوڑوں کے ملاحظہ میں قضا ہوئی۔

حتی توارت بالحجاب، قال: ردوھا علی۔

یہاں تک کہ سورج پردے میں جا چھپا، ارشاد فرمایا: پلٹا لاؤ میری طرف۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مروی، کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے اور خطاب ان ملائکہ سے جو آفتاب پر متعین ہیں، یعنی نبی اللہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے ان فرشتوں کو حکم دیا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ، وہ حسب الحکم واپس لائے یہاں تک کہ مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا اور سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی۔

معالم التنزیل شریف میں ہے:۔

حکی عن علی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال : معنی قوله ردوها علیّ یقول سلیمان علیه الصلوۃ و السلام بامرالله عزوجل للملائکة المؤکلین بالشمس ردوها علی یعنی الشمس فردوها علیه حتی صلی العصر فی وقتها۔

سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نائبان بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ، سے ایک جلیل القدر نائب ہیں، پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں:۔

هو صلی الله تعالی علیه وسلم خزانة السر و موضع نفوذ الامر، فلا ینفذ امر الامنه و لا ینقل خیرا الامنه صلی الله تعالی علیه وسلم۔

الا بابی من کان ملکا و سیدا ☆ و آدم بین الماء و الطین واقف
اذا رام امرا لا یکون خلافه ☆ ولیس لذلك الامر فی الکون صارف

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ راز الٰہی و جائے نفاذ امر ہیں، کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے، اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خبردار ہو! میرے باپ قربان ان پر جو بادشاہ وسردار ہیں اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلوہ والسلام ابھی آب وگل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے، وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا، تمام جہان میں کوئی ان کا حکم پھیرنے والا نہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: اور ہاں کیونکر کوئی ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کسی کے پھیرے سے نہیں پھرتا۔

لا راد لقصائه ولا معقب لحکمه،

یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہ چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

۲۹۰۶۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها قالت : کنت

۲۹۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورۃ الاحزاب، ۲/۷۰۶
الصحیح لمسلم، کتاب الرضاع، ۱/۴۷۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۷/۱۹۵

اغار علی اللاتی وهبن انفسهن لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اقول: اتهب المرأة نفسها، فلما انزل الله تعالیٰ " ترجی من تشاء منهن و تؤی الیك من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیك " قلت: ماأری ربك الایسارع فی هواك ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے ان عورتوں پر رشک آتا ہے جنہوں نے اپنی ذات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا تھا، چنانچہ میں نے کہا: عورت اپنے آپ کو کس طرح ہبہ کر سکتی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا:۔

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو۔ اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ کا رب آپکی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔۱۲م

(۱۸) اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے

۲۹۰۷۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: مرض ابو طالب فعاده النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا ابن اخی! ادع ربك والذی بعثك یعافینی، فقال: اللهم! اشف عمی، فقام کانما نشط من عقال، فقال: یا ابن اخی! ان ربك لیطیعك فقال: و انت یا عماه لواطعته لیطیعنك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طالب بیمار پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیادت کو تشریف لے گئے، ابو طالب نے عرض کی: اے بھتیجے! میرے لئے اپنے رب سے جس نے حضور کو بھیجا ہے میری تندرستی کی دعا کیجئے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی، الہی! میرے چچا کو شفا دے، یہ دعا کرتے ہی ابو طالب اٹھ کھڑے ہوئے جیسے کسی نے بندش کھول دی ہو۔ حضور سے عرض کی: اے میرے بھتیجے! بیشک حضور کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے چچا!

۲۹۰۷۔ الکامل لابن عدی، ☆ المستدرک للحاکم، ۱/۵۴۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۰۰ ☆ تاریخ بغداد للخطیب،

اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ فرمائے گا۔

الامن والعلی ص ۱۴۳

۲۹۰۸۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضي الله تعالیٰ عنه قال: غاب عنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما فلم یخرج، حتی ظننا انه لم یخرج، فلما خرج سجد سجدة فظننا ان نفسه قد قبضت منها، فلما رفع رأسه قال: ان ربی تبارك و تعالیٰ استشارنی فی امتی ماذا افعل بهم؟ فقلت: ما شئت ای رب، هم خلقك و عبادك، فاستشارنی الثانیه، فقلت له کذلك فقال: لا احزنك فی امتك یا محمد، و بشرنی ان اول من ید خل الجنة من امتی سبعون الفامع کل الف سبعون الفا، لیس علیهم حساب، ثم ارسل الی فقال: ادع تجب وسل تعط، فقلت لرسوله: او مغطی ربی سؤلی؟ فقال: ما ارسلنی الیك الا لیعطیك، ولقد اعطانی ربی عزوجل ولا فخر، وغفر لی ماتقدم من ذنبی وما تاخر، واانا امشی حیا صحیحا، و اعطانی ان لا تجوع امتی ولا تغلب واعطا نی الکوثر فهو نهر من الجنه یسیل فی حوضی، و اعطانی العز و النصر و الرعب یسعی بین یدی امتی شهرا، واعطا نی انی اول الا نبیاء ادخل الجنة، وطیب لی ولا متی الغنیمة، واحل لنا کثیرا مما شدد علی من قبلنا، ولم یجعل علینا من حرج۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز ہماری نگاہوں سے اوجھل رہے اور اپنے حجرۂ مقدسہ سے باہر تشریف نہ لائے، ہم یہ سمجھے کہ آج حضور تشریف نہ لائیں گے، لیکن جب تشریف لائے تو ایک طویل سجدہ فرمایا، ہم سمجھے کہ حضور وصال فرما گئے، اس کے بعد حضور نے اپنا سر اقدس سجدہ سے اٹھایا تو یوں فرمایا: میرے رب نے میری امت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں، میں نے عرض کی: اے رب میرے جو تو چاہے کہ وہ تیری مخلوق اور تیرے

۲۹۰۸۔ المسند لأحمد بن حنبل، ۶/ ۵٤٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ٦۸
التفسیر لا بن کثیر، ۳/ ۲۳۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/ ۱۷٦
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۰۹، ۱۱/ ٤٤۸ ☆ الخصائص الکبری للسیوطی، ۲/ ۲۱۰

بندے ہیں، اسنے دوبارہ مجھ سے پوچھا تو میں نے اب بھی وہی عرض کی، اس نے سہ بارہ مجھ سے مشورہ لیا میں نے پھر وہی عرض کی، تو رب عزوجل نے فرمایا: اے احمد! بیشک میں ہرگز تجھے تیری امت کے معاملہ میں رسوا نہ کروں گا، چنانچہ مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار امتی سب سے پہلے میرے ساتھ داخل بہشت ہوں گے ان میں ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائیگا۔ پھر میرے پاس ایک پیغامبر آیا اور اسنے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے قبول ہوگی اور مانگئے آپ کو دیا جائے گا، میں نے اس قاصد سے کہا: کیا میرا رب میرا ہر سوال پورا فرمائے گا۔ اس نے عرض کیا: مجھے آپکی خدمت میں اسی لئے بھیجا گیا ہے کہ آپ جو چاہیں وہ آپکو عطا فرمائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب کچھ عطا فرما دیا اور مجھے اس پر کوئی فخر وغرور نہیں، میری برکت سے اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف ہوئیں، میں آخر عمر مبارک تک صحت مند اور تندرست رہونگا، میری امت کبھی مستقل قحط میں نہ مبتلا ہوگی اور نہ مغلوب، مجھے کوثر عطا ہوا کہ جنت میں ایک نہر ہے جو میرے حوض میں آکر گرتی ہے، مجھے عزت، نصرت اور ایسا رعب و دبدبہ ملا کہ دشمن میری امت سے ایک ماہ کی دوری پر ہی خوفزدہ رہیگا، نیز مجھے یہ شرف بھی عطا ہوا کہ میں تمام انبیاء کرام سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا، میرے اور میری امت کے لئے مال غنیمت حلال ہوا، ہمارے لئے بہت سی وہ چیزیں حلال کر دی گئیں جن میں ہم سے پہلے لوگوں کے لئے دشواریاں تھیں اور ہم پر کوئی حرج اور تنگی نہ رکھی گئی۔ ۱۲م

۲۹۰۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انی لسید الناس یوم القیامة، لا فخر و ریاء، وما من الناس من احد الا وهو تحت لوائی یوم القیامة، ینتظر الفرج وانا بیدی لواء الحمد فامشی ویمشی الناس معی حتی آتی باب الجنة فأستفتح فیقال: من هذا؟ فاقول: محمد، صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فیقال: مرحبا بمحمد! فاذا رأیت ربی عزوجل خررت له ساجداً شکرا له، فیقال: ارفع رأسك، وقل تطاع، واشفع تشفع، فیخرج من النار من قد احترق برحمة الله و شفاعتی۔

۲۹۰۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۳۸، ۴۳۴/۱۱

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بالیقین میں روز قیامت تمام جہان کا سید ہوں، اس میں کوئی فخر وریا نہیں، میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا، کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو میرے نشان کے نیچے نہ ہو کشائش کا انتظار کرتا ہوا، میں چلونگا اور لوگ میرے ساتھ ہونگے یہاں تک کہ دروازۂ جنت پر تشریف فرما کر دروازہ کھلواؤ گا، سوال ہوگا، کون ہے؟ فرماؤں گا: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کہا جائیگا مرحبا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو، پھر جب میں اپنے رب عزوجل کو دیکھوں گا اس کے لئے سجدہ شکر میں گرونگا، اس پر کہا جائیگا: اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری اطاعت کی جائیگی، اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی، پس جو لوگ جل چکے تھے وہ اللہ کی رحمت اور میری شفاعت سے دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانو! ذرا دیکھنا کوئی وہابی ناپاک ادھر ادھر ہو تو اس کو باہر کردو، اور کوئی جھوٹا متصوف نصاری کی طرح غلو وافراط والا دبا چھپا ہو تو اسے بھی دور کردو، اور تم ''عبدہ ورسولہ'' کے سچے معیار پر کانٹے کی تول مستقیم ہوکر یہ احادیث سنو، نیز یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ رب العزت روز قیامت حضرت رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ سے مجمع اولین وآخرین میں فرمائے گا۔

كلهم يطلبون رضائي و انا اطلب رضاك يا محمد۔

یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہو اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں نے اپنا ملک عرش سے فرش تک سب تجھ پر قربان کردیا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اے مسلمان، اے سنی بھائی، اے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع کے فدائی آفتاب وماہتاب پر ان کا حکم جاری ہونا کیا بات ہے، کہ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک ان کے نائب ان کے وارث ان کے فرزند ان کے دلبند غوث الثقلین غیث الکونین حضور پر نور سیدنا ومولنا امام ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام عرض نہ کرے۔

امام اجل سیدی نور الدین ابو الحسن علی شطنوفی قدس سرہ الروفی (جنہیں امام اجل عارف باللہ سیدی عبد اللہ بن اسعد مکی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرآۃ الجنان میں الشیخ الامام

الفقیہ المقرادی سے وصف کیا) کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں بسند خود روایت فرماتے ہیں:

امام اجل حضرت ابو قاسم عمر بن مسعود بزار و حضرت ابو حفص عمر کیماتی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

ہمارے شیخ حضور سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلس میں برملا زمین سے بلند کرہ ہوا پر مشی فرماتے اور ارشاد کرتے: آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرلے، نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا دن جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم! تمام سعید و شقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے، یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے۔ میں اللہ عزوجل کے علم و مشاہدہ کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں، میں تم سب پر حجت الٰہی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور زمین میں حضور کا وارث ہوں۔

صدقت یا سیدی واللہ! فانما انت کلمت عن یقین لا شک فیہ، ولا وہم یعتریہ، انما تنطق فتنطق، و تعطی فتفرق، وتومر فتفعل والحمد للہ رب العالمین۔

الامن والعلی ۱۴۸

(۱۹) حضور نے خود اپنی بارگاہ میں ندا اور استعانت کی تعلیم فرمائی

۲۹۱۰۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا ضریرا اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: یا نبی اللہ! ادع اللہ ان یعافینی؟ فقال: ان شئت اخرت ذلک فھو افضل لآخرتک، و ان شئت دعوت لک؟ قال:

۲۹۱۰۔ الجامع للترمذی، کتاب الدعوات، ۱۹۷/۲

السنن لابن ماجہ، [illegible] باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ، ۹۹/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۸/۴ ☆ المستدرک للحاکم ۳۱۳/۱

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۹۸/۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۸۵۲

کنز العمال للمتقی، ۳۶۴۰، ۱۸۱۱/۲ ☆ الاذکار للنووی، ۱۶۷

الترغیب والترہیب للمنذری، ۴۷۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۲۷۹/۲

لا، بل ادع الله لی، فأمره ان یتوضأ و ان یصلی رکعتین و ان یدعو بهذا الدعاء، اللهم انی اسألك واتوجه الیك بنبیك محمدصلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نبی الرحمة، یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه فتقضی وتشفعی فیه و تشفعه فیّ، قال: فكان یقول هذا مرارا، ثم قال بعد احسب ان فیها ان، تشفعنی فیه قال: ففعل الرجل فبرأ۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ اللہ تعالیٰ سے میری بینائی کے لئے دعا کردیں، فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ دعا نہ کراؤ کہ تمہاری آخرت کے لئے بہتر ہو، اور چاہو تو دعا کردوں؟ عرض کیا: حضور میرے حق میں دعا فرمادیں، حضور نے اس کو وضو کا حکم فرمایا: اور ارشاد فرمایا: کہ دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو۔ الہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو مہربانی کے نبی ہیں، یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہو، الہی! انہیں میرا شفیع کر، ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ وہ اس دعا کی تکرار کرتے رہے اور آخر میں عرض کیا: مجھے کامل امید ہے کہ میرے حق میں تو حضور کی شفاعت قبول فرمائیگا، چنانچہ اس شخص نے اس دعا کی بدولت شفا پائی اور بینائی واپس آئی۔

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح وجلیل وعظیم سخت وہابیت کش ہے۔ امام ترمذی نے حسن غریب صحیح، اور امام طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا، امام حافظ الحدیث زکی الدین عبدالعظیم منذری وغیرہ ائمہ نقد وتنقیح نے اس کی تصحیح کو مسلم وبرقرار رکھا۔

یہ حدیث خود ہی بیمار دلوں پر زخم کاری تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت کے وقت ندا بھی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت والتجا بھی، مگر حصن حصین شریف کی بعض روایات نے سرسے پانی تیر کردیا، اس میں لتقضی لی بصیغہ معروف ہے، یعنی یارسول اللہ! حضور میری حاجت روا فرمادیں۔

مولانا فاضل علی قاری علیہ رحمۃ الباری حرز ثمین شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں

وفی نسخة بصیغة الفاعل ای لتقضی الحاجة لی ، والمعنی تکون سببا لحصول حاجتی و وصول مرادی ، فالا سناد مجازی ۔

ایک نسخہ بصیغہ فاعل ہے جس کے معنی ہوتے ہیں کہ آپ میری حصول حاجت اور حصول مراد کے سبب ہیں، یہ اسناد مجازی ہے۔

اب دافع البلاشرک ماننے کا مول تول کہئے۔

ثم اقول: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ اقدس میں نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں عرض کرو، ہمارا نام پاک لیکر ندا کرو، ہم سے استمداد و التجا کرو، شرک وہابیت کو قعر جہنم میں پہونچانے کو یہی بس تھا کہ اولا جو شرک ہے اس میں تفرقہ زمانہ حیات و بعد وفات، یا تفرقہ قرب و بعد، یا غیبت و حضور سب مردود و مقہور، جس کا بیان بار ہا مذکور۔

ثانیا: حاصل تعلیم یہ نہ تھا کہ دو رکعت نماز پڑھکر دعا کا بالائی ٹکڑا تو اللہ عزوجل سے عرض کرنا، پھر ہمارے پاس حاضر ہو کر 'یا محمد' سے اخیر تک عرض کرنا، اور دعا میں سنت اخفا ہے، اور آہستہ کہنے میں وہابیت کی عقل ناقص پر غیبت و حضور یکساں ہے عادی طور پر دونوں ندا بالغیب ہونگی۔

مگر قیامت تو سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری کردی کہ زمانہ خلافت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہی دعا ایک حاجت مند کو تعلیم فرمائی اور ندا بعد الوصال سے جان وہابیت پر آفت عظمیٰ ڈھائی۔

۲۹۱۱۔ **عن** عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان یختلف رجل الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجة له ، فکان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر حاجته ، فلقی ابن حنیف فشکی ذلك الیه ، فقال: له عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ایت المیضأة فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل: اللھم! انی اسئلك و اتوجه الیك بنبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نبی الرحمة ، یا محمد ، ! انی اتوجه بك الی ربی فتقضی لی حاجتی ، وتذکر حاجتك وزح حتی اروح معك ، فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم اتی باب عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه ، فجاء البواب حتی اخذ

۲۹۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/۳۰
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۱۸۳

بیده فادخله علی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فاجلسه معه علی الطنفسة فقال : حاجتك ؟ فذ کر حاجته وقضا ها له ، ثم قال له :ما ذکرت حاجتك حتی کان الساعة ، وقال : ما کانت لك من حاجة فاذکرها ثم ان الرجل خرج من عنده فلقی عثمان بن حنیف ، فقال له: جزاك الله خیرا ، ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت الی حتی کلمته فی ، فقال عثمان بن حنیف ، والله ! ما کلمته ولکنی شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اتاه ضریر ، فشکی الیه ذهاب بصره ، فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتصبر ، فقال : یا رسول الله! لیس لی قائد وقد شق علی ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ائت المیضأ ة فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بهذه الدعوات ، قال ابن حنیف فو الله ! ما تفرقنا وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانه لم یکن به ضر قط۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اپنی کسی حاجت کے لئے حاضر ہوا کرتے ، امیر المؤمنین ان کی طرف التفات نہ فرماتے ، نہ ان کی حاجت پر غور کرتے ۔ ایک دن عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ، ان سے شکایت کی عثمان بن حنیف نے فرمایا: وضو کی جگہ جاکر وضو کرو پھر مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھو ، پھر یوں دعا کرو ، الٰہی ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے ذریعہ سے متوجہ ہوتا ہوں ، یا رسول اللہ ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائیں ، اور اپنی حاجت کا ذکر کرو ، شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں ، صاحب حاجت نے جاکر ایسا ہی کیا ، پھر امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر حاضر ہوئے ، دربان آیا ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا ، امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا اور فرمایا: کیسے آئے ؟ انہوں نے اپنی حاجت عرض کی ، امیر المؤمنین نے فورا روا فرمائی ، پھر ارشاد کیا: اتنے دنوں میں تم نے اس وقت ہم سے اپنی حاجت کہی ، اور فرمایا: جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے ہمارے پاس آنا ۔ اب یہ صاحب امیر المؤمنین کے پاس سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپکو

جزائے خیر دے، امیر المؤمنین نہ میری حاجت میں غور فرماتے تھے نہ میری طرف التفات لاتے یہاں تک کہ آپ نے میری سفارش ان سے کی، عثمان بن حنیف نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے تو تمہارے بارے میں امیر المؤمنین سے کچھ بھی نہ کہا، مگر ہے یہ کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت کی۔ حضور نے فرمایا: موضع وضو پر جا کر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ اور پھر یہ دعائیں کر، عثمان بن حنیف فرماتے ہیں: خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں کر ہی رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہو کر آئے گویا کبھی ان کی آنکھوں میں کچھ نقصان نہ تھا۔

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طبرانی نے اس حدیث کو حسن صحیح کی متعدد اسنادیں ذکر کر کے فرمایا: والحدیث صحیح، یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا، ابو اسحاق نے اس حدیث کی تصحیح کی، اور حاکم نے شیخین کی شرط پر اس کو صحیح قرار دیا، امام ذہبی سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

الامن والعلی مع زیادۃ ص ۱۵۶

(۲۰) صحابۂ کرام کا عقیدہ کہ حضور ہماری جان ومال کے مالک ہیں

۲۹۱۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قالت الانصار فعلنا و فعلنا، فكانهم فخروا، فقال ابن عباس او العباس، شك عبد السلام لنا الفضل عليكم، فبلغ ذلك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاتاهم فی مجالسهم فقال يا معشر الانصار الم تكونوا اذلة فاعزكم الله بی؟ قالوا: بلی يا رسول الله قال: الم تكونوا ضلالا فهداكم الله بی؟ قالوا: بلی يا رسول الله! قال: افلا تجيبونی، قالوا: ما نقول يا رسول الله؟ قال: الا تقولون: الم يخرجك قومك فاويناك اولم يكذبك فصدقناك؟ اولم يخذلوك فنصرناك قال: فما زال يقول حتى جثوا على الركب، و قالوا: اموالنا و ما فی ايدينا لله و لرسوله۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصار نے ایک مرتبہ

۲۹۱۲۔ التفسیر لابن جریر، ۱۳/ ۲۵

بطور فخر کہا کہ ہم نے نہایت عظیم کارنامے انجام دیئے ہیں، اس پر حضرت عباس یا ابن عباس نے فرمایا: ہمیں تم پر فضیلت حاصل ہے، یہ گفتگو حضور تک پہونچی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی مجلس میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے گروہ انصار! کیا تم ذلیل وکمزور قوم نہیں تھے؟ کہ اللہ نے میرے ذریعہ تمہیں عزت بخشی، بولے: کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا: کیا تم بے راہ رو اور گمراہ نہیں تھے کہ میرے طفیل تمہیں ہدایت ملی، بولے: ہاں رسول اللہ! فرمایا؛ جواب میں تم مجھ سے کچھ کیوں نہیں کہتے؟ بولے ہم کیا جواب دیں؟ فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے: کہ کیا ایسا نہیں کہ جب مکہ سے آپ کی قوم نے آپ کو نکالا تو ہم نے ہی آپ کو ٹھکانا دیا، آپ کی قوم نے جھٹلایا تو اس وقت ہم نے آپ کی تصدیق کی، جب آپ کی قوم نے بے یار ومددگار چھوڑا تو ہم نے آپ کی مدد کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح فرما رہے تھے کہ انصار کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضور کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہمارے مال اور ہمارے ہاتھوں میں جو کچھ ہے سب اللہ ورسول کا ہے۔ الامن والعلی ص ۱۰۳

(۲۱) حضور سے خلق کی امیدیں وابستہ ہیں

۲۹۱۳ ـ **عن** عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کنا مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بحنین، فلما اصاب من هو ازن ما اصاب من اموالهم و سبایاهم ادرکه و فدهو ازن بالجعرانة و قد اسلموا، فقالوا: یا رسول الله! صلی الله تعالی علیه وسلم، انا اصل و عشیرة، فامنن علینا من الله علیك، و قام خطیبهم زهیر بن صرد فقال:

امنن علینا رسول الله فی کرم ☆ فانك المرء ترجوه و تدخر
امنن علی بیضة قدعاقها قدر ☆ مشتت شملها فی دهرها غیر
ابقت لنا الدهر هنا فاعلی حزن ☆ علی قلوبهم الغماء و الغمر
ان لم تدار کهم نعمآء تنشرها ☆ یا ارجح الناس حلما حین یختبر،

قال: فلما سمع النبی صلی الله تعالی علیه وسلم هذا الشعر قال: ما کان

۲۹۱۳ـ المعجم الصغیر للطبرانی، ☆ اسد الغابة للجزری، ۲/ ۲۶۲

لی و لعبد المطلب فهو لکم ، و قالت قریش : ما کان لنا فهو لله و لرسوله ، و قالت الانصار : ما کان لنا فهو لله و لرسوله ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور کے ساتھ تھے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روز حنین زنان وصبیان نبی ہوازن کو اسیر فرمایا اور اموال وغلام وکنیز مجاہدین پر تقسیم فرمادئے ، اب سرداران قبیلہ اپنے اہل وعیال واموال حضور سے مانگنے کو حاضر ہوئے ، زہیر بن صرد جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم پر احسان فرمایئے اپنے کرم سے ، حضور ہی وہ مرد کامل و جامع فواضل ومحاسن وشمائل ہیں جس سے ہم امید کریں اور جسے وقت مصیبت کے لئے ذخیرہ بنائیں ۔ احسان فرمایئے اس خاندان پر کہ تقدیر جس کے آڑے آئی اور اس کی جماعت تتر بتر ہوگئی ، اس کے وقت کی حالتیں بدل گئی ۔ یہ بدحالیاں ہمیشہ کے لئے ہم میں غم کے وہ مرثیہ خواں باقی رکھیں گے جن کے دلوں پر رنج وغیظ مستولی ہوگا ۔ اگر حضور کی نعمتیں جنہیں حضور نے عام فرمادیا ہے ان کی مدد کو نہ پہونچیں تو ان کا کہیں ٹھکانا نہیں ، اے آزمائش کے وقت تمام جہان سے زیادہ عقل والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

یہ اشعار سن کر سید ارحم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ میرے اور بنی عبد المطلب کے حصہ میں آیا وہ میں نے تمہیں بخش دیا ، قریش نے عرض کی: جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے ۔ انصار نے عرض کی: جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے ۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

۲۹۱۴ ۔ **عن** اسود بن مسعود الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : انت الرسول الذی ترجیٰ فواضله عند القحوط اذا ما اخطأ المطر ۔

حضرت اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: حضور وہ رسول ہیں کہ حضور کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینھ خطا کرے ۔ الامن والعلی ص ۱۰۲

۲۹۱۴ ۔ الاصابه لابن حجر ، ۱/ ۲۲۸

(۲۲) ایک صحابی نے حضور سے بارش طلب کی

۲۹۱۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء اعرابی الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال یا رسول الله لقد اتیناك و مالنا بعیر یبط ولاصبی یصیح ، و انشده ۔

اتیناك و العذراء یدمی لبانها ☆ و قد شغلت ام الصبی عن الطفل
و القی بکفیه الصبی استکانة ☆ من الجوع ضعفا ما یمر و لا یخلی
و لا شئ مما یاکل الناس عندنا ☆ سوی الحنظل العامی و العلهز الفسل
و لیس لنا الا الیك فرارنا ☆ و این فرار الناس الا الی الرسل

فقام رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یجر رداء ہ حتی صعد المنبر ثم رفع یدیه الی السماء ، فقال :اللهم اسقنا غیثا مغیثا مریئاً مریعا غدقا، طبقا عاجلا غیر رائث ، نافعا غیر ضار تملأ به الضرع وتنبت به الزرع تحیی به الارض بعد موتها و كذلك تخرجون ، فوالله ما رد یدیه الی نحره حتی القت السماء بابراقها ، و جاء اهل البطانة یعنجون یا رسول الله ! الغرق الغرق ، فرفع یدیه الی السماء ثم قال : اللهم حوالینا و لا علینا ، فانجاب السحاب عن المدینة حتی احدق بها کا لا کلیل ، فضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی بدت نواجذه ثم قال : لله در ابی طالب لو کان حیا قرتا عیناه من ینشدنا قوله ؟ فقام علی ابن ابی طالب رضی الله عنه فقال یا رسول الله کانك اردت :

و ابیض یستسقی الغمام بوجهه ☆ ثمال الیتامی عصمة للأرامل
یلوذبه الهلال من آل هاشم ☆ فهم عنده فی نعمة و فواضل
کذبتم و بیت الله یبزی محمدا ☆ و لما نقاتل دونه و نناضل
و نسلمه حتی نصرع حوله ☆ ونذهل عن ابنائنا و الحلائل

قال : اجل ذلك اردت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: ہم در دولت پر شدت قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کنواری لڑکیاں ہیں (جنہیں ان کے والدین بہت عزیز رکھتے ہیں، ناداری کے باعث خادمہ

۲۹۱۵۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۶/ ۱۴۱

رکھنے کی طاقت نہیں، کام کاج کرتے کرتے ان کے سینے شق ہو گئے ہیں) ان کی چھاتی سے خون بہہ رہا ہے، مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں، جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی، اور ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں، اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ فریاد سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوراً بہ نہایت عجلت منبر اطہر پر جلوہ فرما ہوئے اور دونوں دست مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا، ابھی وہ پاک مبارک ہاتھ جھک کر گلوئے پر نور تک نہ آئے تھے کہ آسمان اپنی بجلیوں کے ساتھ امڈا اور بیرون شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یا رسول اللہ! ہم ڈوبے جاتے ہیں حضور نے فرمایا: ہمارے گرد برس، ہم پر نہ برس، فوراً ابر مدینے پر کھل گیا، آس پاس گھر اتھا اور مدینہ طیبہ پر سے کھلا ہوا۔

یہ ملاحظہ فرما کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خندۂ دنداں نما کیا اور فرمایا: اللہ کے لئے خوبی ابوطالب کی، اس وقت وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں، کون ہے جو ہمیں اس کے اشعار سنائے؟ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے عرض کی: یا رسول اللہ! شاید حضور یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابوطالب نے نعت اقدس میں عرض کئے تھے۔

کہ وہ گورے رنگ والے کہ ان کے منہ کے صدقہ میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے، یتیموں کی جائے پناہ، بیواؤں کے نگہبان، بنوہاشم جیسے غیور لوگ تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں، ان کے پاس ان کی نعمتیں و فضل میں بسر کرتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ ہی نظم ہمیں مقصود تھی۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث نفیس بحمد اللہ تعالیٰ اول تا آخر شفائے مؤمنین وشقائے منافقین ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسند فرمودہ اشعار میں یہ الفاظ خاص ہمارے مقصود ہیں کہ حضور کے سوا ہمارا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں، خلق کے لئے جائے پناہ نہیں سوا بارگاہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے، وہ گورے رنگ والا پیارا جس کے چاند سے منہ کے صدقے میں مینھ پڑتا ہے، وہ یتیموں کا حافظ، بیواؤں کا نگہبان، وہ ملجا و ماویٰ کہ بڑے

بڑے تباہی کے وقت اس کی پناہ میں آکر اس کی نعمت اس کے فضل سے چین کرتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
الامن والعلی ص ۱۰۶

(۲۳) جنت و دوزخ کی کنجیاں حضور کے دست اقدس میں ہیں

۲۹۱۶۔ **عن** عبد الله بن عبد ربه رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ينصب لى يوم القيامة منبر على الصراط (وذكر الحديث الى ان قال) ثم يأتى ملك فيقف على اول مرقاة من منبرى فينادى معاشر المسلمين ! من عرفنى فقد عرفنى و من لم يعرفنى فانا ملك خازن النار ، ان الله امرنى ان ادفع مفاتيح جهنم الى محمد ، و ان محمدا امرنى ان ادفع الى ابى بكر ، هاه اشهدوا ، هاه اشهدوا ، ثم يقف ملك آخر ثانى مرقاة منبرى فينادى معاشر المسلمين ! من عرفنى فقد عرفنى و من لم يعرفنى فانا رضوان خازن الجنان ، ان الله امرنى ان ادفع مفاتيح الجنة الى محمد ، و ان محمدا امرنى ان ادفعها الى ابى بكر ، هاه اشهدوا ، هاه اشهدوا۔

حضرت عبد اللہ بن عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ فرماتے ہیں: روز قیامت صراط کے پاس ایک منبر بچھایا جائے گا، پھر ایک فرشتہ آکر اس کے پہلے زینے پر کھڑا ہوگا اور ندا کریگا اے گروہ مسلمانان! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جہنم کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر صدیق کے سپرد کردوں، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ۔ پھر ایک اور فرشتہ دوسرے زینہ پر کھڑے ہوکر پکارے گا، اے گروہ مسلمانان! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ جانا تو میں رضوان داروغۂ جنت ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے دوں، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر کے سپرد کر دوں، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ، ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ۔

۲۹۱۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله

۲۹۱۷۔ الاكتفاء فى فضل الاربعة ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۴/ ۲۳۱
الدر المنثور للسيوطى، ۳/ ۲۵۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۹/ ۱۷۶

صلى الله تعالى عليه وسلم: اذا كان يوم القيامة جمع الله الاولين و الآخرين ، يؤتى بمنبرين من نور ، فينصب احدهما عن يمين العرش و الآخر عن يساره و يعلوهما شخصان ، فينادى الذى عن يمين العرش معاشر الخلائق ! من عرفني و فقدعرفني سلم مفاتيح الجنة الى محمد ، و ان محمد صلى الله تعالى عليه وسلم امرنى ان و من لم يعرفني فانا رضوان خازن الجنة ، ان الله امرنى ان اسلمها الى ابى بكر و عمر ، يدخلا محبيهما الجنة ، الا فاشهدوا ، ثم ينادى الذى عن يسار للعرش معاشر الخلائق ! من عرفني فقد عرفني و من لم يعرفني فانا مالك خازن النار ، ان الله امرانى ان اسلم مفاتيح النار الى محمد ، و محمد صلى الله تعالى عليه وسلم امرنى ان اسلمها الى ابى بكر و عمر ليدخلا مبغضيهما النار ، الا فاشهدوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت اللہ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا، دو منبر نور کے لاکر عرش کے داہنے بائیں بچھائے جائیں، ان پر دو شخص چڑھیں گے۔ داہنے والا پکارے گا، اے جماعات مخلوق! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا، اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغہ بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کروں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر کو دے دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہو جاؤ۔ پھر بائیں والا پکارے گا اے جماعات مخلوق! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا، اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں، مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد کردوں، اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ابوبکر وعمر کو دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہو جاؤ۔

﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معنی ہیں اس حدیث کے کہ ابو بکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی۔ نسیم الریاض میں ہے:۔

ینادی یوم القیامة این اصحاب محمدصلى الله تعالى عليه وسلم فيوتى بالخلفاء رضى الله تعالى عنهم ، فيقول الله لهم : ادخلوا من شئتم الجنة و دعوا من شئتم۔

روز قیامت ندا کی جائے گی! کہاں ہے اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم؟ بس خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم لائے جائیں گے، اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا: تم جسے چاہو جنت میں داخل کرو اور جسے چاہو چھوڑ دو۔ الامن والعلی ص ۹۹

(۲۴) حضور اپنی امت سے نار جہنم دفع فرمائیں گے

۲۹۱۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ان سيدا بنى دارا و اتخذ مادبة و داعيا، فالسيد الله، والمادبة القرآن، و الدار الجنة، و الداعى انا، و انا اسمى فى القرآن محمد، و فى الانجيل احمد، و فى التوراة احيد، و انما سميت احيدا لانى احيد عن امتى نار جهنم، فاحبو العرب بكل قلوبكم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک سردار نے گھر بنایا اور اس میں مہمان نوازی کا سامان مہیا کیا اور پھر لوگوں کو دعوت میں بلانے کے لئے کسی کو بھیجا، تو سنو سردار اللہ تعالی ہے، مہمان نوازی کے لئے قرآن ہے، گھر جنت ہے اور بلانے والا میں ہوں میرا نام قرآن میں محمد ہے انجیل میں احمد ہے اور توارت میں احید، میرا نام احید اس لئے ہوا کہ میں اپنی امت سے آتش دوزخ دفع فرماتا ہوں۔ لہذا اہل عرب سے دل سے محبت رکھو۔

فلوجه ربك الحمد، و عليك الصلوة و السلام يا احيد يا نبى الحمد!

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابی صاحبو! تمہارے نزدیک احید پیارا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دافع البلاء تو ہے ہی نہیں، کہہ دو کہ وہ تم سے نار جہنم بھی دفع نہ فرمائیں گے، اور بظاہر امید تو ایسی ہی ہے کہ جو جس نعمت الہی کا منکر ہوتا ہے اس نعمت سے محروم رہتا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

انا عند ظن عبدى بى۔

میں اپنے بندہ سے اس کے گمان کے موافق معاملہ فرماتا ہوں۔

۲۹۱۸۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۷۶/۱

جب تمہارا گمان یہ ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دافع البلا نہیں تو تم اسی کے مستحق ہو کہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ ہوں۔

ایک بار فقیر کے یہاں اس مسئلہ کا ذکر تھا کہ رافضی دیدار الہی کے منکر ہیں، اور وہابی شفاعت نبوی کے، فقیر نے کہا: ایک یہ ہی مسئلہ نزاعیہ ہے جس میں ہم اور وہ دونوں راست گو ہیں۔ ہم کہتے ہیں: کہ دیدار الہی ہوگا اور ہم حق کہتے ہیں، انشاء اللہ الغفار ہمیں ہوگا، رافضی کہتے ہیں: نہ ہوگا، وہ سچ کہتے ہیں انشاء اللہ القہار انہیں نہ ہوگا، ہم کہتے ہیں: شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق ہے، اور ہم قطعاً حق پر ہیں ان کے کرم سے ہمارے لئے ہوگی، وہابی کہتے ہیں: شفاعت محال مطلق ہے اور وہ ٹھیک کہتے ہیں۔ امید ہے کہ ان کے لئے نہ ہوگی۔

حاضراں گفتند اے صدر الوری
راست گو گفتی دو ضد گور اچرا

گفت من آئینہ ام مصقول دوست
ترک و ہندو درمن آں بیند کہ اوست

خود حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شفاعتی یوم القیامۃ حق، فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا۔

روز قیامت میری شفاعت حق ہے، تو جو اس پر یقین نہ لائے وہ شفاعت کے لائق نہیں۔

علامہ مناوی تیسیر میں لکھتے ہیں، اس حدیث کو متواتر کہا گیا ہے۔

بالجملہ وہ تمہارے لئے دافع البلا نہ سہی، مگر لا واللہ! ہمارا ٹھکانہ تو ان کی بارگاہ بیکس پناہ کے سوا نہیں۔

منکر اپنا اور حامی ڈھونڈ لیں ☆ آپ ہی ہم پر تو رحمت کیجئے۔

بلکہ لا واللہ! اگر بفرض غلط بفرض باطل عالم میں ان سے جدا کوئی دوسرا حامی بنکر آئے بھی تو ہمیں اس کا احسان لینا منظور نہیں، وہ اپنی حمایت اٹھا رکھے، ہمیں ہمارے مولائے کریم جل جلالہ نے بے ہمارے استحقاق بے ہماری لیاقت کے اپنے محبوب کا کرلیا ہے، اور اسی کے وجہ کریم کو حمد قدیم ہے اب ہم دوسرے کا بننا نہیں چاہتے، جس کا کھایئے اسی کا گایئے۔

چوں دل بادلبرے آرام گیرد
زوصل دیگرے کے کام گیرد

یاتو یوں ہی تڑپ کے جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں
منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

اے واہ وہ حبیب را کلید ہمہ کار
باران درود برخ پاکش بار
دستے کہ بداماں کریمش زدہ ایم
زنہار بدست دیگر انش مسپار

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

صلی اللہ تعالی علیك و علی آلك وصحبك و بارك وسلم والحمد لله رب العالمین۔

خیران اہل شر کے منہ کیا لگئے۔ مسلمان نظر فرمالیں کہ عیاذاُباللہ نار جہنم سے سخت تر کون سی بلا ہوگی، مگر اسکا دافع دافع البلانہیں۔ ہے یہ کہ وہابیہ کے پاس نہ عقل ہے نہ دین، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ الامن والعلیٰ ص ۱۳۲

(۲۵) حضور کی دعا سے اندھیری قبریں روشن ہوجاتی ہیں

۲۹۱۹۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ہذہ القبور مملوءۃ ظلمۃ علی اہلہا، و ان اللہ ینورہا بصلوتی علیہم۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ قبریں نہایت اندھیری ہیں مردوں کے لئے لیکن اللہ تعالیٰ میری

۲۹۱۹۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۱/ ۳۱۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۴/ ۴۷ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۶/ ۲۶۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۵/ ۳۶۲ ☆

دعا سے ان کو منور فرما دیتا ہے۔ ۱۲م

(۲۶) حضور کو انصار نے عزیز کہا

۲۹۲۰۔ **عن** عروة بن الزبير رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال الانصار: يا رسول الله! انت و الله الاعز العزيز۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدائے تعالیٰ کی قسم! حضور ہی سب سے زیادہ عزت والے ہیں۔ ۱۲م

۲۹۲۱۔ **عن** اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال عبد الله بن عبد الله بن ابى رضى الله تعالى عنه لابيه: انك الذليل و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم العزيز۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ عبد اللہ ابن ابی منافق سے کہا: بے شک تو ہی ذلیل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی عزیز ہیں۔ فقہ شہنشاہ، ۲۲

(۲۷) حضور کی دعا سے قحط جاتا رہا

۲۹۲۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رجلا دخل يوم الجمعة من باب كان و جاه المنبر و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قائما فقال: يا رسول الله! هلكت الاموال وانقطعت السبل، فادع الله ان يغيثنا، قال: فرفع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يديه فقال: اللهم! اسقنا، اللهم! اسقنا، اللهم! اسقنا، قال انس: فلا و الله! ما نرى فى السماء من سحاب ولا قزعة ولا شيئا ولا بيننا و بين سلع من بيت ولا دار، قال: فطلعت من ورائه سحابة مثل

۲۹۲۰۔ المصنف لابن ابى شيبة۔ ☆

۲۹۲۱۔ الجامع للترمذى، تفسير سورة المنافقين، ☆ ۲/ ۱۶۵

۲۹۲۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الاستسقاء فى المسجد الجامع، ۱/ ۱۳۷

الترس ، فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت ،قال : فو الله ! ما رأينا الشمس سبتا ، ثم دخل رجل من ذلك الباب في الجمعة المقبلة و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال : يا رسول الله ! هلكت الاموال وانقطعت السبل ، فادع الله ان يمسكها ، قال : فرفع رسول الله صلى ألله تعالىٰ عليه وسلم يديه ، ثم قال: اللهم ! حوالينا ولا علينا ، اللهم ! على الآ كام والجبال والظراب والاودية و منابت الشجر ، قال : فانقطعت ، و خرجنا نمشي في الشمس ، قال : شريك ،فسألت انساً اهوالرجل الاول ؟ قال: لا ادرى ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس دروازہ سے داخل ہوئے جو منبر نبوی کے ٹھیک سامنے تھا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت منبر پر تشریف فرما ہوکر خطبہ دے رہے تھے، حضور کے بالکل سامنے پہونچ کر عرض کیا: یارسول اللہ! مال برباد ہوگئے اور راستے منقطع ہوگئے کہ جانوروں کے لئے چارہ اور پانی نہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارش ہو جائے، حضور نے اپنے مبارک ہاتھ دعا کے لئے اٹھادیئے اور دعا کی، الہی! ہمیں سیراب فرما، الہی! ہمیں سیراب فرما، الہی! ہمیں سیراب فرما، حضرت انس کہتے ہیں کہ: خدا کی قسم! اس وقت ہم نے نہ تو کہیں بادل دیکھا تھا اور نہ بادل کا ٹکڑا، نہ ہمارے درمیان اور نہ پہاڑی آبادی میں کسی مقام پر۔ پھر اچانک پہاڑ کے کنارے سے ایک ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا اٹھا اور آسمان کے بیچ آکر پھیل گیا۔ پھر بارش شروع ہوئی اور قسم بخدا ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا، دوسرے جمعہ کو اسی دروازہ سے پھر ایک شخص آیا، اس وقت بھی حضور خطبہ دے رہے تھے، حضور کی خدمت میں پہونچ کر عرض کی: یارسول اللہ! مال ہلاک ہوگئے اور راستے منقطع ہوگئے پانی کی کثرت وسیلاب سے، اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ بارش تھم جائے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: الہی! ہمارے ارد گرد پہاڑوں اور ٹیلوں چراگاہوں، ندیوں نالوں اور جنگلوں پر بارش فرما۔ راوی فرماتے ہیں: اس کے بعد فوراً بارش رک گئی اور ہم مسجد سے نکلے تو خوب دھوپ تھی حضرت شریک نے حضرت انس سے پوچھا دوسرے جمعہ کو آنیوالے ہی پہلے شخص تھے، فرمایا: اسکا مجھے علم نہیں۔ ۱۲ م

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زمانۂ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صرف ایک اذان ہوتی تھی، یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوتے تو حضور کے سامنے مواجہ اقدس میں مسجد کریم کے دروازہ پر۔ زمانۂ اقدس میں مسجد شریف کے تین دروازے تھے۔

ایک مشرق کو جو حجرۂ شریفہ کے متصل تھا جس میں سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے، اس کی سمت پر اب باب جبرئیل ہے۔

دوسرا مغرب میں جسکی سمت پر اب باب الرحمۃ ہے۔

تیسرا شمال میں جو خاص محاذی منبر اطہر تھا (مندرجہ بالا حدیث میں اسی دروازہ کا تذکرہ ہے)

اس دروازہ پر اذان جمعہ ہوتی تھی کہ منبر کے سامنے بھی ہوتی اور مسجد سے باہر بھی، زمانۂ صدیق اکبر عمر فاروق اعظم وابتدائے خلافت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں یہ ہی ایک اذان ہوتی رہی، جب لوگوں کی کثرت ہوئی اور شتابی حاضری میں قدرے کسل واقع ہوا امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اذان شروع خطبہ سے پہلے بازار میں دلوانی شروع کی۔

مسجد کے اندر اذان کا ہونا ائمہ نے منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے اور خلاف سنت ہے، یہ نہ زمانۂ اقدس میں تھا نہ زمانۂ خلفائے راشدین نہ کسی صحابی کی خلافت میں۔ نہ تحقیق سے معلوم کہ یہ بدعت کب سے ایجاد ہوئی نہ ہمارے ذمہ اسکا جاننا ضرور، بعض کہتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک مروانی بادشاہ ظالم کی ایجاد ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بہر حال جبکہ زمانۂ رسالت وخلفائے راشدہ میں نہ تھی اور ہمارے ائمہ کی تصریح ہے کہ مسجد میں اذان نہ ہو مسجد میں اذان مکروہ ہے، تو ہمیں سنت اختیار کرنا چاہئے بدعت سے بچنا چاہئے، اس تحقیقات سے پہلے کہ سنت پہلے کس نے بدلی، اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو توفیق دے کہ اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی سنت اور اپنے فقہائے کرام کے احکام پر عامل ہوں اور ان کے سامنے رواج کی آڑ نہ لیں۔ وباللہ التوفیق۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۴۹۶ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۰۴

(۲۸) حضور مدد فرماتے ہیں

۲۹۲۳۔ **عن** أم المؤمنین میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول فی متوضئہ : لبیک، لبیک، لبیک، ثلاثا، نصرت، نصرت، نصرت فلما خرج قلت: ما ھذا؟ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :ھذا راجز بنی کعب یستصرخنی (یستغیث بی) و یزعم أن قریشا أعانت علیھم بنی بکر۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضوخانہ میں فرماتے سنا: میں حاضر ہو، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں ،تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: میں نے مدد کی میں نے مدد کی، میں نے مدد کی، جب سرکار وضو سے فارغ ہوکر باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی: حضور کیا واقعہ پیش آیا؟ فرمایا: بنوکعب کا گڑ گڑانا سنکر میں نے کہا کہ وہ چیخ چیخ کر مجھ سے فریاد کر رہے تھے اور یہ سمجھ بیٹھے کہ قریش مکہ نے ان کے مقابلہ میں بنو بکر کی اعانت کی۔۱۲م مالی الجیب۔

(۲۹) حضور مومنین کے والی و مالک ہیں

۲۹۲۴۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما من مومن إلا و أنا أولی بہ فی الدینا والآخرۃ، فاقرؤا ان شئتم، النبی أولی بالمؤمنین من أنفسھم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر مومن سے دنیا وآخرت میں اسکا زیادہ مالک ہوں، چاہو تو اس آیت کریمہ سے اس سلسلہ میں استدلال کرو، نبی مومنوں سے ان کی جان کے زیادہ مالک ہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/ ۲۲۵

۲۹۲۳۔ شرح المواھب للزرقانی، ☆ ۶/ ۱۰۸

۲۹۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆ تفسیر السورۃ، ۲/ ۷۰۵

الصحیح لمسلم، کتاب الفرائض، ۲/ ۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۳۴

(۳۰) حضور الطاف ربانی اور دفع بلیات کا وسیلہ ہیں

۲۹۲۵۔ **عن** وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل اوحی الی شعیا علیہ الصلوۃ والسلام انی باعث نبیا امیا افتح بہ اذا ناصما و قلوبا غلفا، واعینا عمیا، اھدی بہ من بعد الضلالۃ، واعلم لہ بعد الجھالۃ، وارفع بہ بعد الخمولۃ، اسمی بہ النکرۃ، واکثرہ بہ بعد القلۃ، واغنی بہ بعد العیلۃ، اجمع بہ بعد الفرقۃ، واؤلف بہ بین قلوب واھواء اتشتتۃ و امم مختلفۃ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیا علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی بھیجی کہ بیشک میں ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہوں جس کے ذریعہ سے بہرے کان اور غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا، اور اس کے سبب گمراہی کے بعد ہدایت دوں گا، اس کے ذریعہ سے جہل کے بعد علم دوں گا، اس کے وسیلہ سے گمنامی کے بعد بلند نامی دوں گا، اس کے ذریعہ سے ناشناسائی کے بعد شناخت دوں گا، اس کے واسطے سے کمی کے بعد کثرت دوں گا، اس کے سبب محتاجی کے بعد غنی کردوں گا، اس کے وسیلہ سے پھوٹ کے بعد یکدلی کردوں گا، اس کے وسیلے سے ہر پریشان دلوں مختلف خواہشوں متفرق امتوں میں میل کردوں گا۔

۲۹۲۶۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لما خلق اللہ العرش کتب علیہ بقلم نور، طول القلم ما بین المشرق والمغرب، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ بہ آخذ واعطی، وامتہ افضل الامم، افضلھا ابو بکر الصدیق۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اس پر نور کے قلم سے جس کا طول مشرق سے مغرب تک تھا لکھا، اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں، میں انہیں کے واسطے سے لونگا، اور انہیں کے واسطہ سے دوں گا، ان کی امت سب امتوں سے افضل ہے، اوران کی

۲۹۲۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۵۸۱، ۱۱/ ۵۴۹ ☆ اتحاف السنۃ، ۲۵۴

امت میں سب سے افضل صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی حدیث جلیل پر ختم کیجئے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ کا تمام لینا دینا اخذ وعطا سب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں، ان کے واسطے، ان کے وسیلے سے ہے۔ اسی کو خلافت عظمی کہتے ہیں۔ وللہ الحمد حمدا کثیرا

دیکھو! بشہادت خدا اور رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رزق پانا، مدد لینا، مینہ برسنا، بلا دور ہونا، دشمنوں کی مغلوبی، عذاب کی موقوفی، یہاں تک کہ زمین کا قیام، زمین کی نگہبانی، خلق کی موت، خلق کی زندگی، دین کی عزت، امت کی پناہ، بندوں کی حاجت روائی، راحت رسانی سب اولیا کیوسیلے، اولیا کی برکت، اولیا کے ہاتھوں اور اولیا کے واسطے سے ہیں۔

مگر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفع بلا کا واسطہ نہ ماننا اور شرک پسندوں نے مشرک جاننا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بحمد اللہ! ان احادیث نے تو روشن ومستنیر کردیا کہ جو نعمت ملی، جو بلا ٹلی، سب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث حاصل وزائل ہوئی، بارگاہ الٰہی کا لینا دینا سارا کارخانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر ہے۔

لا واللہ ثم باللہ! ایک دفع بلا وحصول عطا کیا تمام جہان اور اس کا قیام سب انہیں کے دم قدم سے ہے، عالم، جس طرح ابتدائے آفرینش میں ان کا محتاج تھا کہ۔

لولاك ما خلقت الدنیا۔

یونہی بقا میں بھی ان کا محتاج ہے، آج اگر ان کا قدم درمیان سے نکال لیں ابھی ابھی فنائے مطلق ہوجائے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارك وسلم۔

الامن والعلی ۷۷

(۳۱) حضور بشیر ونذیر ودافع بلیات ہیں

۲۹۲۷۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یقول: انا لنجد صفۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین، انت عبدی و رسولی، سمیتہ: المتوکل، لیس بفظ ولا غلیظ، ولا سخاب فی الاسواق، ولا یجزی بالسیئۃ مثلھا، ولکن یعفو یتجاوز، ولن اقبضہ حتی یقیم الملۃ العوجاء بان یشھد ان لا الہ الا اللہ۔ نفتح بہ اعینا عمیا و آذانا صما وقلوبا غلفا۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام لاتے ہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بیشک ہم حضور کی صفت توراۃ میں پاتے ہیں۔ اے نبی! یقینا ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور اپنی امت کے تمام احوال وافعال پر مطلع اور خوشخبری دیتا، اور ڈر سناتا۔ بیشک آپ بے پڑھوں کی جائے پناہ ہیں آپ میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا، آپ نہ لوگوں پر سخت ہیں اور نہ درشت رو، نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے، آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے، بلکہ درگزر اور معاف کر دیتے ہو، میں اس نبی کو نہ اٹھاؤنگا یہاں تک کہ لوگ، لا الہ الا اللہ۔ کہدیں، اور اس نبی کے ذریعہ سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھل جائیں۔

الامن والعلی۔ ۷۵

(۳۲) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر بھروسہ کرنا صحابہ کا عقیدہ تھا

۲۹۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن سلامۃ بن غمیر الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: تزوجت ابنۃ سراقۃ بن حارثۃ وقدقتل ببدر، فلم اصب شینا من الدنیا کان احب الی من نکاحھا واصدقتھا مأتی درھم، فلم اجد شینا اسوقہ الیھا، فقلت علی اللہ و رسولہ المعول، فجئت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبرتہ۔ وقال: ارجو ان یغنمک اللہ مھرزوجتک۔

حضرت عبد اللہ بن سلامہ بن عمیر اسلمی صحابی ابن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: میں نے سراقہ بن حارثہ شہید غزوہ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کیا، دنیا

۲۹۲۷۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱/ ۳۷۶

۲۹۲۸۔ فتح الغفار، المحقق

کی کوئی چیز میں نے ایسی نہ پائی جوان کیساتھ شادی ہونے سے زیادہ مجھے پیاری ہو، میں نے دوسوروپے ان کا مہر کیا تھا اور پاس کچھ نہ تھا جو انہیں بھیجوں، میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول پر ہی بھروسہ ہے۔ پس میں خدمت انور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور حال عرض کیا: حضور نے ایک جہاد پر مجھے بھیجا اور فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل تمہیں اتنی غنیمت دلادے گا کہ اپنی بی بی کا مہر ادا کردو، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وللہ الحمد۔

الامن والعلی ۱۱۵

(۳۳) بارگاہ رسالت میں مغفرت ذنوب کی التجا کرنا

۲۹۲۹۔ **عن** سلمة بن الاكوع رضى الله تعالىٰ عنه قال: خرجنا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى خيبر فسرنا ليلا فقال: رجل من القوم لعامر: يا عامر! الاتسمعنا من هنيها تك؟ وكان عامر رجلا شاعرا، فنزل يحدو بالقوم يقول:

اللهم لولا انت ماﺍهتدينا ☆ ولا تصدقنا و صلينا
فاغفر فداء لك ما ابقينا ☆ وثبت الاقدام ان لاقينا
و القين سكينة علينا ☆ انا اذا صيح بنا ابينا
وبالصياح عولوا علينا۔

فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من هذا السائق؟ قالوا: عامر بن الاكوع، قال: يرحمه الله، قال رجل من القوم: وجبت، يا نبى الله! لو لا امتعتنا به، فاتينا خيبر فحاصرناهم حتى اصابتنا مخمصة شديدة، ثم ان الله تعالىٰ فتحها عليهم، فلما امسى الناس مساء اليوم الذى فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة، فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ما هذه النيران؟ على اى شئ يوقدون؟ قالوا: على لحم، قال: على اى لحم؟ قالوا: لحم حمر الانسية، قال البنى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اهريقوها و اكسروها، فقال رجل: يا رسول الله! اونهر يقها ونغسلها؟ قال: اوذاك، فلما تصاف القوم كان سيف عامر قصيرا، فتناول به ساق يهودى ليضربه فيرجع ذباب سيفه فاصاب عين ركبة عامر، فمات منه قال: فلما قفلوا قال سلمة: رأني رسول صلى

۲۹۲۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب غزوه خيبر، ۶۰۳/۲
الصحيح لمسلم، باب غزوه خيبر، ۱۱۱/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم وهوآخذ بیدی قال: مالك ؟ قلت له : فداك ابی وامی، زعموا ان عامرا حبط عمله، قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کذب من قاله، وان له لأجرین، وجمع بین اصبعیه انه لجاهد مجاهد قل عربی مشابها له۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس خیبر کو چلے، رات کا سفر تھا، حاضرین میں سے ایک صاحب یعنی حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے عامر! ہمیں کچھ اشعار اپنے نہیں سناتے، حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعر تھے اترے اور قوم کے سامنے یوں حدی خوانی کرتے چلے کہ یارب! اگر حضور نہ ہوتے تو ہم راہ نہ پاتے، نہ زکوۃ ونماز بجالاتے، ہم حضور پر قربان، ہمارے جو گناہ باقی رہے ہیں بخش دیجئے، حضور ہم پر سکینہ اتاریں مقابلہ دشمن کے وقت، اور ہمیں ثابت قدم رکھیں، کافروں کے مذہب باطل سے ہم دور رہیں، اگرچہ وہ ہمارے درپے آزار ہیں۔

یہ اشعار سنکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کون اونٹوں کو رواں کرتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی: عامر بن اکوع، حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، ایک صاحب یعنی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور کی دعا سے حضرت عامر کے لئے شہادت واجب ہوگئی، حضور نے ان سے ہمیں نفع کیوں نہ لینے دیا۔ بہرحال ہم خیبر پہونچ گئے اور یہودیوں کا محاصرہ کرلیا، اس دوران زادراہ کی قلت کے سبب ہم بھوک سے تنگ تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی، جس روز ہم فتحیاب ہوئے اسی روز شام کو ہم نے خوب آگ جلائی، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کہ آگ کیسی ہے، اس پر تم کیا پکار ہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا گوشت، دریافت فرمایا: کس چیز کا گوشت ہے؟ عرض کیا: پالتو گدھوں کا، فرمایا: یہ گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑدو، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا گوشت پھینک کر ہانڈیاں دھو ڈالیں؟ فرمایا: اچھا ایسا ہی کرلو، جب مسلمانوں نے صف بندی کی اور لڑائی شروع ہوئی تو چونکہ حضرت عامر کی تلوار چھوٹی تھی، لہذا دوران جنگ جب انہوں نے اپنی تلوار ایک یہودی کے ماری تو وہ

اچٹ کر آپکے گھٹنے ہی میں لگی جس سے وہ شہید ہو گئے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ سے واپس لوٹنے لگے تو مجھے افسردہ دیکھ کر ہاتھ پکڑ کر فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ حضور پر قربان، بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع ہو گئے، حضور نے یہ سنکر فرمایا: جس نے یہ کہا غلط کہا، اس کے لئے تو دو گنا ثواب ہے، پھر اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا: وہ راہ خدا میں جانفشانی کرنے والا مرد تھا، عربی لوگوں میں ایسے جوانمرد کم ہیں۔ ۱۲ م

۲۹۳۰۔ **عن** سلمة بن الاكوع رضى الله تعالىٰ عنه قال: بارز عمى يوم خيبر مرحب اليهودى فقال قد علمت خيبر انى امرحب:

شاكى السلاح بطل مجرب
اذا الحروب اقبلت تلهب

فقال عمى عامر:

قد علمت خيبر انى عامر ☆ شاكى السلاح بطل مغامر

فاختلفا ضربتين فوقع سيف مرحب فى ترس عامر و ذهب سيفل له، فرجع السيف على ساقه قطع اكحله، فكانت فيها نفسه، قال سلمة بن الاكوع: لقيت ناسا من صحابة النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقالوا: بطل عمل عامر قتل نفسه، قال سلمة: جئت الى نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم ابكى، قلت: يا رسول الله بطل عمل عامر، قال: من قال ذاك؟ قلت: ناس من اصحابك فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: كذب من قال ذاك بل له اجره مرتين، انه حين خرج الى حيبر جعل يرجز باصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و فيهم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يسوق الركاب و هو يقول:

تالله لو الله ما اهتدينا ☆ و لا تصدقنا و لا صلينا
ان الذين قد بغوا علينا ☆ اذا ارادوا فتنة ابينا
و نحن عن فضلك ما استغنيا ☆ فثبت الاقدام ان لاقينا
و انزلن سكينة علينا۔

فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من هذا؟ قال عامر

۲۹۳۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٦٤٦

یا رسول الله ! قال : غفر لك ربك قال : و ما استغفر لانسان قط يخصه الا استشهد فلما سمع ذلك عمر بن الخطاب قال : يا رسول الله لو متعتنا بعامر ، فقدم فاستشهد ، قال سلمة : ثم ان نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم ارسلنى الى على ، فقال : لا عطين الراية اليوم رجلا يحب الله و رسوله او يحبه الله و رسوله ، قال فجئت به اقوده ارمد ، فبصق نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى عينه ثم اعطاه الراية فخرج مرحب يخطر بسفيه ، فقال :۔

قد علمت خيبر انى مرحب ☆ شاكى السلاح بطل مجرب
اذا الحروب اقبلت تلهب

فقال على ابن ابى طالب كرم الله وجهه :

انا الذى سمتنى امى حيدره ☆ كليث غابات كريه المنظره
اوفيهم بالصاع كيل السندره

ففلق رأس مرحب بالسيف ، و كان الفتح على يديه ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن مرحب یہودی نے میرے چچا کو اپنا مقابل طلب کرتے ہوئے کہا:۔

خیبر کی سرزمین خوب واقف ہے کہ میں مرحب ہوں
ہتھیار بند صاحب شوکت اور دلیر مرد بارہا آزمایا گیا۔
جب جنگ کی آگ زوروں پر ہو۔

اس کے جواب میں میرے چچا عامر نے کہا:

خیبر کا میدان جنگ خوب جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔
ہتھیار لگائے ہوئے موت کی پرواہ کئے بغیر دلیری کے ساتھ تیرے سامنے آیا ہوں۔

رجز کے ان اشعار کے بعد دونوں نے ایک دوسرے پر وار کئے، مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی اس کے بچاؤ میں خود حضرت عامر کی تلوار آپ کے گھٹنے میں لگی اور آپ شہید ہوگئے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میری ملاقات حضور کے بعض صحابہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا: عامر کے عمل برباد ہوگئے کہ انہوں نے خودکشی کرلی۔

حضرت سلمہ کہتے ہیں: میں یہ افسوسناک بات سنکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا۔ عرض کیا: یا رسول للہ! کیا میرے چچا عامر کے اعمال

صالحہ برباد ہوگئے، فرمایا: کس نے کہا: عرض کیا: بعض صحابہ کرام کا کہنا ہے، فرمایا: جس نے کہا جھوٹ کہا، ان کو دوگنا اجر ملا۔

واقعہ یہ ہوا کہ جب خیبر کے لئے سفر کر کے آ رہے تھے تو صحابۂ کرام اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے انہوں نے حدی خوانی کرتے ہوئے یہ اشعار کہے تھے۔

قسم بخدا! اگر ہمارے اوپر سایۂ کرم نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ نہ نماز پڑھنے کی توفیق ملتی اور نہ زکوۃ کی۔ بیشک کافروں نے ہم پر زیادتی کی ہے، جب وہ کسی فتنہ وفساد کا ارادہ کرتے ہیں تو آپ ہی ہمیں ان سے بچاتے ہیں۔ ہم آپ کے فضل سے بے نیاز نہیں، لہذا آپ ہمیں دشمنوں سے مقابلہ میں ثابت قدم رکھئے۔ اور حضور ہم پر سکینہ اتاریں۔

یہ اشعار سنکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اشعار کون پڑھ رہا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ! یہ حضرت عامر ہیں، فرمایا: اے عامر! تمہارے رب نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ حضور کا طریقہ یہ تھا کہ جب بھی کسی خاص شخص کے لئے دعائے مغفرت فرماتے تو وہ شہادت سے سرفراز ہوتے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ دعا سنی تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں حضرت عامر سے مزید فائدہ کیوں نہ حاصل کرنے دیا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اس موقع پر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بھیجا اور فرمایا: آج میں اسلامی پرچم اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ ورسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں: میں آپکو لیکر حاضر ہوا جبکہ آپکی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا جس سے وہ شفایاب ہوگئے، پھر اسلامی پرچم عطا فرمایا۔ آپ کے مقابلہ میں بھی مرحب یہودی یہ شعر پڑھتا ہوا آیا۔

خیبر کی زمین گواہ ہے کہ میں مرحب ہوں، صاحب شوکت ودبدبہ بہادر مرد جو ہتھیار لگا کر نکلتا ہے جبکہ جنگ کی آگ خوب بھڑک رہی ہوتی ہے۔

اس کے جواب میں حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بھی رجز کے یہ اشعار پڑھے۔

میں وہ ہوں کہ میری والدہ ماجدہ نے میرا نام حیدر رکھا، میں جنگلوں کے ہیبتناک شیر کی

طرح ہوں۔

یہ کہہ کر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حملہ کیا اور مرحب کے سر کے اپنی تلوار سے دو ٹکڑے کردیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ ہی کے دست مبارک پر خیبر کو فتح فرمایا۔ ۱۲م

(۳۴) اللہ و رسول کی طرف توبہ کرنا

۲۹۳۱۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: اشتریت نمرقة فیها تصاویر، فلما رأها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قام علی الباب فلم یدخل، فعرفت فی وجهه الکراهیة وقلت: یا رسول الله! اتوب الی الله والی رسوله ماذا اذنبت؟ قال: مابال هذه النمرقة؟ قلت: اشتریتها لتقعد علیها و توسدها فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیامة و یقال لهم: احیوا ما خلقتم، وقال: ان البیت الذی فیه الصور لا تدخله الملائکة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک تصویر دار قالین خریدا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے اور دروازہ پر رونق افروز رہے، اندر قدم نہ رکھا، میں نے چہرۂ اقدس میں ناراضی کا اثر پایا (اللہ تعالیٰ انہیں ناراض نہ کرے دونوں جہان میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ فرمایا: یہ قالین کس لئے خریدا ہے؟ میں نے عرض کیا: تاکہ حضور اس پر تشریف فرما ہوں، فرمایا: ان تصاویر کے بنانے والوں کو روز قیامت عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا: جن کی

۲۹۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تدخل الملائکة بیتا فیه صورة، ۲/ ۸۸۱
الصحیح لمسلم، کتاب اللباس، ۲/ ۲۰۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۴۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، / ۲۶۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/ ۴۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۴۹۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/ ۷۱ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۷۷
المسند لابی عوانة، ۲/ ۷۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴۲۵۴
المسند للربیع بن حبیب، ☆ تجرید التمهید لابن عبد البر، ۱۶۱۰۱

تصویریں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو، نیز فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہو ان میں ملائکۂ رحمت نہیں جاتے ۔ ۱۲م

۲۹۳۲۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه مولی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال: اجتمع اربعون رجلا من الصحابة ینظرون فی القدر والجبر فیهم ابو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ، فنزل الروح الامین جبرئیل علیه الصلوة والسلام فقال: یا محمد ! اخرج علی امتك فقد احدثوا ، فخرج علیهم فی ساعة لم یکن یخرج علیهم فیها ، فانکروا ذلك منه وخرج علیهم ملتمعا لونه متوردة وجنتاه کأنما تفقأ بحب الرمان الحامض ، فنهضوا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حاسرین اذرعهم ترعدا کفهم واذرعهم . فقالوا تبنا الی الله ورسوله۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام سے روایت ہے کہ چالیس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین باہم بیٹھے مسئلہ جبر وقدر میں بحث کرنے لگے، ان میں صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ روح امین جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یا رسول اللہ! حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی ہے، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے کہ وہ وقت حضور کی تشریف آوری کا نہ تھا، صحابہ سمجھے کوئی نئی بات ہے، حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ ان پر اس حالت میں برآمد ہوئے۔ کہ رنگ چہرۂ اقدس کا شدت جلال سے دہک رہا تھا، دونوں رخسارۂ مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویا انار ترش کے دانے پھوٹ نکلے ہیں۔ صحابہ کرام یہ دیکھتے ہی حضور کی طرف عاجزی کے ساتھ کلائیاں کھولے ہاتھ تھرتھراتے کانپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہم اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتے ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت ہے کہ صدیقہ وصدیق وفاروق وغیرہم اکتالیس صحابۂ کرام رضی

۲۹۳۲۔ الجامع للترمذی ، ابواب القدر ، ۳۵/۲

المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹۵/۲

اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے توبہ کرنے میں اللہ قابل التوب جل جلالہ کے نام پاک کے ساتھ اس کے نائب اکبر نبی التوبۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک بھی ملایا، اور حضور پرنور نے قبول فرمایا، حالانکہ توبہ بھی اصل حق جل جلالہ کا ہے، ولہذا احدیث میں ہے

۲۹۳۳۔ **عن** الاسود بن سریع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعرابی اسیر فقال: اتوب الی اللہ عزوجل ولا اتوب الی محمد، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عرف الحق لاھلہ۔

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قیدی گرفتار کرکے لایا گیا، وہ بولا الٰہی میری توبہ تیری طرف ہے نہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حق کو حق والے کے لئے پہچان لیا۔ الامن والعلی ص ۱۲۰

(۳۵) اللہ ورسول کے لئے صدقہ کرنا

۲۹۳۴۔ **عن** کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا قط الا فی غزوۃ تبوک غیر انی قد تخلفت فی غزوۃ بدر، ولم یعاتب احدا تخلف عنہ، انما خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والمسلمون یریدون عیر قریش حتی جمع اللہ بینھم و بین عدوھم علی غیر میعاد، ولقد شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام، وما احب ان لی بھا مشھد بدر وان کانت بدر اذکر فی الناس منھا، وکان من خبری حین تخلفت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک، انی لم اکن قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنہ فی تلک الغزوۃ، واللہ! ما جمعت قبلھا راحلتین قط حتی جمعتھما فی تلک الغزوۃ، فغزاھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حر شدید واستقبل سفرا بعیدا ومفازا، واستقبل عدوا کثیرا، فجلا للمسلمین امرھم لیتاھبوا اھبۃ غزوھم فاخبرھم بوجھھم الذی یرید والمسلمون مع رسول اللہ

۲۹۳۳۔ المستدرک للحاکم، ٢٨٤/٤

۲۹۳۴۔ الصحیح لمسلم، باب توبۃ کعب بن مالک، ٣٦٠/٢

صلى الله تعالى عليه وسلم كثير ، و لا يجمعهم كتاب حافظ يريد بذلك الديوان، قال كعب : فقل رجل يريد ان يتغيب الا يظن ان ذلك سيخفى له ما لم ينزل فيه وحى من الله عزوجل ، و غزا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تلك الغزو حين طابت الثمار و الظلال ، فانا اليها اصعر ، فتجهز رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و المسلمون معه ، و طفقت اغدو لكى اتجهز معهم ، فارجع و لم اقض شيئًا ، و اقول فى نفسه : انا قادر على ذلك اذا ازدت ، فلم يزل ذلك يتمادى بى حتى استمر بالناس الجد ، فاصبح رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم غاديا و المسلمون معه و لم اقض من جهاز شيئًا ، ثم غدوت فرجعت و لم اقض شيئا ، فلم يزل ذلك يتمادى بى حتى اسرعوا و تفارط الغزو ، فهممت ان ارتحل فادركهم ، فياليتنى فعلت ثم لم يقدر ذلك لي ، فطفقت اذا خرجت فى الناس بعد خروج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يحزننى ، انى لا ارى لى اسوة الا رجلا مغموصا عليه فى النفاق ، او رجلا ممن عذر الله من الضعفاء ، و لم يذكرنى حتى بلغ تبوك فقال وهو جالس فى القوم بتبوك ، ما فعل كعب بن مالك ؟ قال رجل من بنى سلمة يا رسول الله ! حبسه برد اه و النظر فى عطفيه ، فقال له معاذ بن جبل : بئس ما قلت ، و الله ! يا رسول الله ! مع علمنا عليه الا خيرا ، فسكت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، فبينما هو على ذلك راى رجلا مبيضا يزول به السراب ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كن ابا خيثمة فاذا هو ابو خيثمه الانصارى ، و هو الذى تصدق بصاع التمر حين لمزه المنافقون ، فقال كعب بن مالك : فلما بلغنى ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قد توجه قافلا من تبوك حضرنى بثى فطفقت اتذكر الكذب ، و اقول بما اخرج من سخطه غدا ، و استعين على ذلك كل ذى راى من اهل فلما قيل لى : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قد اظل قادما زاح عنى الباطل حتى عرفت بعنى لن انجو منه بشئ ابدا ، فاجمعت صدقه ، و صبح رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قادما ، و كان اذا قدم من سفر بدأ بالمسجد ، فركع فيه ركعتين ، ثم جلس للناس ، فلما فعل ذلك جاءه المخلفون فطفقوا يعتذرون اليه و يحلفون له و كانوا بضعة و ثمانين رجلا ، فقبل منهم رسول الله علانيتهم و بايعهم واستغفرلهم و وكل سرائرهم الى ا لله ، حتى جئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال : تعال ! فجئت امشى حتى جلست بين يديه ، فقال لى : ما خلفك ؟ الم تكن قد ابتعت

ظهرك قال: قلت يا رسول الله اني و الله لو جلست عند غيرك من اهل الدنيا لرأيت اني سا خرج من سخطه بعذر لقد اعطيت جدلا ، و لكني و الله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عني، ليوشكن الله ان يسخطك علي، ولئن حدثتك حديث صدق تجد علي فيه اني لا رجو فيه عقبى الله ، و الله! ما كان لي عذر و الله! ما كنت قط اقوى و لا ايسر مني حين تخلفت عنك قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك فقمت و ثار رجال من بني سلمة فاتبعوني ، فقالوا لي: و الله ما علمناك اذنبت ذنبا قبل هذا ، لقد عجزت في ان لا تكون اعتذرت الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بما اعتذر اليه المخلفون فقد كان كافيك ذنبك استغفار رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لك ، قال: فوالله ، ما زالوا يؤنبوني حتى اردت ان ارجع الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاكذب نفسي قال: ثم قلت لهم: هل لقي هذا معي من احد قالوا: نعم لقيه معك رجلان ، قالا: مثل ما قلت و قيل لهما مثل ما قيل لك قال: قلت: من هما ؟ قالوا: مرارة بن ربيعة العامري و هلال بن امية الواقفي ، قال: فذكروا لي رجلين صالحين قد شهدا بدرا فيهما اسوة ، قال: فمضيت حين ذكروهما لي ، قال: و نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم المسلمين عن كلامنا ايها الثلاثة من بين من تخلف عنه، قال: فاجتنبنا الناس ، او قال: تغيروا لنا حتى تنكرت لي في نفسي الارض ، فما هي بالارض التي اعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة ، فاما صاحباي فاستكانا و قعدا في بيوتهما يبكيان ، و اما انا فكنت اشب القوم و اجلدهم ، فكنت اخرج فاشهد الصلوة و اطوف في الاسواق و لا يكلمني احد ، و اتي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاسلم عليه و هو في مجلسه بعد الصلوة فاقول في نفسي: هل حرك شفتيه برد السلام ام لا ، ثم اصلي قريبا منه و اسارقه النظر فاذا اقبلت على صلاتي نظر الي ، واذا التفت نحوه اعرض عني حتى اذا طال علي ذلك من جفوة المسلمين مشيت حتى تسورت جدار حائط ابي قتادة و هو ابن عمي و احب الناس الي ، فسلمت عليه فوالله ما رد علي السلام، فقلت له: يا ابا قتادة! انشدك بالله! هل تعلمن اني احب الله و رسوله! قال: فسكت فعدت فناشدته فسكت فعدت فناشدته فقال: الله و رسوله اعلم ، ففاضت عيناي و توليت حتى تسورت الجدار فبينا انا امشي في سوق المدينة اذا نبطي من نبط اهل الشام ممن قد

بالطعام يبيعه بالمدينة يقول : من يدل على كعب بن مالك ؟ قال : فطفق الناس يشيرون له الى حتى جاء نى ، فدفع الىّ كتابا من ملك غسان و كنت كاتبا فقرأته فاذا فيه ، اما بعد ، فانه قد بلغنا ان صاحبك قد جفاك و لم يجعلك الله بدار هوان ولا مضيعة ، فالحق بنا نواسك ، قال : فقلت : حين قراتها و هذه ايضا من البلاء فتيامت بها التنور فسجرتها بها ، حتى اذا مضت اربعون من الخمسين و استلبث الوحى اذا رسول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ياتينى فقال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يامرك ان تعتزل امرأتك ، قال : فقلت : اطلقها ام ماذا افعل ؟ قال : لا بل اعتزلها فلا تقربنها ، قال : فارسل الى صاحبى بمثل ذلك قال : فقلت لامرأتى : الحقى باهلك ، فكونى عندهم حتى يقضى الله فى هذا الامر قال : فجاءت امراة هلال بن امية رسول اله صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت له : يا رسول الله ! ان هلال بن امية شيخ ضائع ليس له خادم ، فهل تكره ان اخدمه قال : لا و لكن لا يقربنك فقالت انه و الله مابه حركة الى شئ و والله ! ما زال يبكى منذ كان من امره ما كان الى يومه هذا قال : فقال لى بعض اهلى : لو استاذنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى امرأتك فقد اذن لامرأة هلال ابن امية ان تخدمه ، قال فقلت : لا استاذن فيها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و ما يدرينى ما ذا يقول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا استاذنته فيها و انا رجل شاب ، قال : فلبثت بذلك عشر ليال فكمل لنا خمسون ليلة من حين نهى عن كلامنا قال : ثم صليت صلوة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينا انا جالس على الحال التى ذكر الله منا قد ضاقت على نفسى و ضاقت على الارض بما رحبت سمعت صوت صارخ اوفى على سلع يقول باعلى صوته : يا كعب بن مالك ! ابشر قال : فخررت ساجدا و عرفت ان قد جاء فرج قال : و اذن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الناس بتوبة الله علينا حين صلى صلوة الفجر ، فذهب الناس يبشروننا فذهب قبل صاحبى مبشرون و ركض رجل الى فرسا و سعى ساع من اسلم قبلى و اوفى على الجبل فكان الصوت اسرع من الفرس فلما جاء نى الذى سمعت صوته يبشرنى نزعت له ثوبى فكسوتهما اياه ببشارته ، و الله ما املك غيرهما يومئذ و استعرت ثوبين فلبستهما ، فانطلقت اتامم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتلقانى الناس فوجا فوجا يهنونى بالتوبة و يقولون لتهنك توبة الله عليك حتى دخلت المسجد ، فاذا رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم جالس فی المسجد حول الناس ، فقام طلحة بن عبيد الله يهرول حتى صافحنى و هنانى و الله ! ما قام رجل من المهاجرين غيره قال : فكان كعب لاينساها لطلحة قال كعب :فلما سلمت على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال و هو يبرق وجهه من السرور يقول : ابشر بخير يوم مر عليك منذ و لد تك امك . قال : فقلت : امن عندك يا رسول الله ام من عند الله ؟ فقال : لا بل من عند الله ، و كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا سر استنار وجهه حتى كان وجهه قطعة قمر ، قال : و كنا نعرف ذلك قال : فلما جلست بين يديه قلت : يا رسول الله ! ان من توبتى ان انخلع من مالى صدقة الى الله والى رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : امسك عليك بعض مالك فهو خير لك ، قال : فقلت : فانى امسك سهمى الذى بخيبر ، قال : و قلت : يا رسول الله ! ان الله انما انجانى بالصدق ، و ان من توبتى ان لا احدث الا صدقا ما بقيت ، قال : فو الله ! ما علمت ان احدا من المسلمين ابلاه الله فى صدق الحديث منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم احسن مما ابلانى الله ، ووالله اما تعمدت كذبة منذ قلت ذلك لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى يومى هذا و انى لا رجوان يحفظنى الله فيما بقى قال : فانزل الله عزوجل لقد تاب الله على النبى و المهاجرين و الانصار الذين اتبعوه فى ساعة العسرة حتى بلغ انه بهم رؤف رحيم ۔ و على الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت و ضاقت عليهم انفسهم و ظنو ا ان لا ملجأ من الله الا اليه ثم تاب عليهم ليتوبوا ان الله هو التواب الرحيم ۔ يا ايها الذين امنو اتقوا الله و كونوا مع الصادقين ۔ قال كعب: و الله ! ما انعم الله على من نعمة قط بعد اذهدانى الله للاسلام اعظم فى نفسى من صدقى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان لا اكون كذبته فاهلك كما هلك الذين كذبوا ، ان الله قال للذين كذبو ا حين انزل الوحى شر ما قال لا حد و قال الله : سيحلفون بالله لكم اذا انقلبتم اليهم لتعرضوا عنهم فاعرضوا عنهم انهم رجس و ما وهم جهنم جزاء بما كانوا يكسبون ۔ يحلفون لكم لترضوا عنهم فان ترضوا عنهم فان الله لا يرضى عن القوم الفاسقين قال كعب : كنا خلفنا ايها الثلاثة عن امر اولئك الذين قبل منهم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حين حلفوا له فبايعهم و استغفر لهم و ارجا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم امرنا حتى قضى الله فيه فبذلك قال الله عزوجل:

وعلى الثلاثة الذين خلفوا و ليس الذى ذكر الله مما خلفنا تخلفنا عن الغزو و انما هو تخليفه ايانا و ارجاؤه امرنا عن من حلف له و اعتذر الى فقبل منه۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ غزوۂ تبوک کے علاوہ کبھی نہ چھوڑا البتہ غزوۂ بدر میں نہیں گیا تھا تو حضور اس پر کسی سے ناراض بھی نہیں ہوئے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ غزوۂ بدر اچانک پیش آیا کہ مقصود قریش کے قافلہ کو روکنا تھا اور مڈبھیڑ قریش مکہ سے ہوگئی۔ میں حضور کے ساتھ لیلۃ العقبہ میں بھی تھا جب حضور نے انصار کرام سے اسلام پر بیعت لی تھی نیز میرے نزدیک غزوۂ بدر سے زیادہ فضیلت بیعت عقبہ کی ہے اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کی فضیلت مشہور ہے۔

بہرحال غزوۂ تبوک میں میرے پیچھے رہ جانے کا واقعہ یہ ہوا کہ جب یہ غزوہ پیش آیا تو میں نہایت طاقتور اور مالدار تھا، خدا کی قسم! اس سے قبل میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں تھیں لیکن اس موقع پر میں دو اونٹنیوں کا مالک تھا، حضور نے اس غزوہ کے لئے نہایت گرمی کے موسم میں کافی لمبا سفر فرمایا جبکہ راہ میں جنگل بھی تھا، اس غزوہ میں چونکہ دشمنوں کی ایک بڑی جماعت سے مقابلہ کی توقع تھی اس لئے آپ نے واضح طور پر تبوک کی جنگ کا اعلان فرمایا کہ لوگ خوب اچھی طرح تیاری کریں، آپ کے ساتھ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کے لئے تیار ہوگئی، اس زمانہ میں کوئی دفتر ورجسٹر نہ تھا جس میں شرکاء کے نام درج کئے جاتے، پھر بھی ایسے لوگ کم تھے جو غزوات میں غیر حاضر رہتے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ معاملہ اسی وقت تک پوشیدہ رہ سکتا ہے جب تک وحی نازل نہ ہو۔ غزوۂ تبوک کا ارادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موسم بہار میں فرمایا، پھل پک چکے تھے، درخت خوب سایہ دار ہوگئے تھے، اور مجھے ان تمام چیزوں کا بہت شوق دامنگیر تھا۔ اس سہانے موسم میں حضور اور آپ کے ساتھیوں نے تیاری کی، میں بھی صبح کیوقت تیاری کے لئے نکلتا لیکن کوئی حتمی فیصلہ نہیں کر پاتا تھا۔ دل میں یہ بھی خیال آتا تھا کہ تیاری کی جلدی بھی کیا ہے، میرے پاس تو سارا سامان موجود ہے جب چاہونگا چل دونگا یونہی ٹال مٹول ہوتی رہی اور لوگ اپنی کوشش میں لگے رہے، آخرکار ایک دن صبح سویرے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

روانہ ہوگئے اور میں اپنی تیاری کے چکر میں پھنسا رہا، اور کوئی فیصلہ نہ کرسکا۔ معاملہ یونہی آج کا کل پر ٹلتا رہا اور مجاہدین اسلام نہایت تیزی کے ساتھ کوچ کر گئے میں نے بھی ایک دن چاہا کہ جلدی جاکر اس قافلہ کو پالوں، کاش میں ایسا کر لیتا لیکن نہ کرسکا۔ اس کے بعد مجھے بہت احساس رہا اور کوفت ہوئی لیکن اب کیا ہوتا، اب کوئی ایسا آدمی مجھے نہیں مل پایا جسکے ساتھ جاسکتا، یا تو بعض چھپے منافق تھے یا پھر معذور اور ضعیف وناتوان لوگ۔

راہ میں میرا تذکرہ بھی حضور نے نہ کیا اور حضور مقام تبوک پہونچ گئے۔ وہاں تشریف فرما ہوکر فرمایا: کعب بن مالک کہاں گیا؟ بنوسلمہ میں سے ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! اس کی چادروں اور لباس کی زیب وزینت نے اسے روک لیا کہ وہ اسی کو نکھارتا رہتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر کہا: تو نے نہایت بری بات کہہ دی، خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں، آپ نے یہ سن کر سکوت فرمایا، اتنے میں غبار اڑتا نظر آیا اور ایسا دکھائی دیا کہ کوئی سفید لباس والا آرہا ہے، فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہوگا، جب دھول چھٹی تو وہ ابوخیثمہ ہی تھے، یہ ایسے شخص تھے کہ منافقین کا طعنہ سن کر اپنی ایک صاع کھجور صدقہ کرکے تنہا چل دیئے تھے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک سے مراجعت فرمائی اور مجھے اس کی خبر ملی تو میری بے چینی اور بڑھ گئی، میں نے جواب دہی کے لئے جھوٹی باتیں بنانے کی ٹھان لی کہ ایسے عذر پیش کروں گا جس سے حضور کی ناراضگی ختم ہوجائے۔ اس سلسلہ میں گھر کے بعض دانشوروں سے مشورہ بھی لیا، جب پتہ چلا کہ حضور مدینے سے قریب آگئے ہیں تو میری ساری بناوٹیں کافور ہوگئیں اور مجھ پر واضح ہوگیا کہ جھوٹ بول کر مجھے ہرگز چھٹکارا نہیں مل سکتا، اب میں نے بالکل سچ بولنے کا عزم کرلیا۔

حضور صبح کے وقت مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے، آپ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ جب بھی سفر سے تشریف لاتے تو مسجد نبوی میں پہلے داخل ہوتے اور دو رکعت نماز پڑھ کر مسجد ہی میں کچھ دیر تشریف رکھتے، اس مرتبہ بھی حضور نے ایسا ہی کیا۔ اسی درمیان وہ لوگ آنا شروع ہوئے جو اس غزوہ میں شریک نہیں ہوسکے تھے، سب نے قسمیں کھا کھا کر اپنے عذر بیان کرنا شروع کئے، ایسے لوگوں کی تعداد اسی سے متجاوز تھی، آپ نے ان سب کے ظاہر حال کے مطابق معاملہ فرمایا،

اوران کے عذر قبول فرماتے ہوئے ان کو بیعت کیا اوران کے لئے دعائے مغفرت کی، ان کے دل کی بات اور حقیقت حال کو اللہ کے سپرد فرمایا۔ اسی درمیان میں بھی حاضر ہوا اور سلام پیش کیا ، حضور نے مجھے دیکھ کر غصہ سے بھرا تبسم فرمایا، میں حضور کے قریب جا کر بیٹھا تو فرمایا: تو پیچھے کیوں رہ گیا تھا؟ تو نے تو سواری بھی خرید لی تھی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر میں دنیا کے کسی اور شخص کے پاس بیٹھتا تو ہوسکتا تھا کہ میں جھوٹا عذر پیش کر کے نکل جاتا اور راضی کر لیتا، کہ زبان کی قوت میرے پاس ہے۔ لیکن قسم بخدا! میں خوب جانتا ہوں کہ اگر آپ کی بارگاہ میں کوئی حیلہ بہانہ پیش کروں تو قریب ہے کہ خدا میرے فریب کو بذریعہ وحی آپ پر واضح فرمادے اور آپ مجھ سے اور زیادہ ناراض ہو جائیں۔ یارسول اللہ! اس موقع پر سچ سچ کہنے کی وجہ سے اگر چہ آپ ناراض ہوں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر فرمائے گا۔ خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہ تھا، میں اتنا نہ کبھی طاقت ور ہوا تھا اور نہ اتنا مالدار جتنا اس وقت تھا پھر بھی میں آپ کے ساتھ نہ جاسکا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کعب نے سچ کہا، اے کعب! جاؤ اور انتظار کرو جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نازل فرمائے۔ میں وہاں سے چلا تو بنوسلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے ہوئے اور کہنے لگے: اے کعب ہم نہیں سمجھتے کہ تم نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو، تم اس موقع پر اتنے عاجز کیوں ہو گئے، دوسرے لوگوں کی طرح تم بھی کوئی عذر بیان کر دیتے تو ہمیں امید تھی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے لئے بھی استغفار کرتے اور یہ تمہارے حق میں کافی ہوتا۔ انہوں نے مجھے اس قدر ملامت کی کہ میرا ارادہ پھر یہ ہونے لگا کہ حضور کی خدمت میں جا کر عرض کردوں گا کہ پہلے میں نے جھوٹ کہا اور میرا عذر یہ تھا۔ لیکن میں نے ان سے یہ پوچھ لیا کیا میری طرح اور لوگ بھی آئے تھے جنہوں نے سچ سچ کہا ہو اور کوئی عذر بیان نہ کیا ہو؟ بولے: ہاں تمہاری طرح دو شخص اور ہیں، میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ کہنے لگے: مرارہ بن ربیعہ، اور ہلال بن امیہ، میں نے کہا: واقعی تم نے ایسے دو شخصوں کے بارے میں مجھے بتایا کہ یہ دونوں حضرات متقی و پرہیزگار ہیں وراصحاب بدر سے ہیں، میں ان کی پیروی کروں یہ میرے لئے کافی ہے۔ یہ کہہ کر میں چلا آیا۔ ن کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے یہ اعلان ہو گیا کہ ہم تینوں لوگوں سے کوئی بات نہ کرے کہ ہم بغیر عذر تبوک کے غزوہ میں شریک نہ ہوئے۔

آخر کار حضور کا فرمان سب کے لئے واجب الاذعان تھا، سب لوگوں نے ہمارا مقاطعہ کر دیا اور ہم سے سلام کلام بالکل بند کر دیا، ہم لوگوں کا حال اس وقت یہ تھا کہ گویا ہمارے لئے زمین بدل گئی ہو، اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا ہمیں کوئی پہچانتا ہی نہیں۔ پچاس دن ورات ہمارا یہ ہی حال رہا، میرے دونوں ساتھی تو اس سخت رویہ سے اتنے تنگ آ گئے کہ گھروں میں گوشۂ تنہائی اختیار کر لی، لیکن میں ان میں کمسن اور طاقتور تھا لہذا نکلتا بیٹھتا اور نمازوں کے لئے مسجد نبوی میں حاضری دیتا، بازاروں میں جاتا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا، حضور کی خدمت میں بھی حاضری دیتا، سلام کرتا اور دل میں سوچتا کہ حضور نے جواب کے لئے اپنے مبارک لبوں کو جنبش دی یا نہیں، کبھی ایسا ہوتا کہ آپ کے قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نگاہوں سے دیکھتا جاتا کہ میری طرف نظر رحمت فرماتے ہیں لیکن جب نماز سے فارغ ہوکر دیکھتا تو حضور منہ پھیر لیتے، صحابہ کرام کی سختی جب میرے معاملہ میں دراز ہوگئی تو ایک دن میں اپنے چچازاد بھائی ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا، حضور کے بعد سب سے زیادہ میں ان سے محبت کرتا تھا، میں نے جا کر ان کو سلام کیا، قسم بخدا! انہوں نے میرے سلام کا جواب کچھ نہ دیا، میں نے کہا اے ابوقتادہ! میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالی کی کہ تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، وہ اس مرتبہ بھی خاموش رہے، پھر میں نے یہ ہی کہا، لیکن اس پر بھی انہوں نے خاموشی اختیار کی اور بولے تو خود ہی کو مخاطب کر کے کہا: اللہ و رسول بہتر جانتے ہیں، یہ سنکر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، فوراً میں دیوار پر چڑھ کر باہر آیا، پھر میں مدینے کے بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک شامی کسان جو مدینے کے بازار میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا میں نے اسے دیکھا کہ لوگوں سے پوچھتا پھر رہا ہے کہ کعب بن مالک کا گھر کہاں ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور وہ میری طرف بڑھکر ملاقی ہوا، ساتھ ہی حاکم غسان کا ایک خط بھی مجھے دیا، میں پڑھا لکھا شخص تھا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں تحریر تھا۔

حمد ونعت کے بعد کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ اطلاع ملی ہے کہ تمہارے صاحب یعنی رسول اللہ نے تم پر جفا کی ہے، خدائے تعالی نے تم کو ذلت کے گھر میں پیدا نہیں کیا اور نہ ایسے ماحول میں جہاں تم پر ظلم وجفا کی جائے، لہذا ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ تم ہم سے ملاقات کرو اور ہمارے ساتھ رہو، ہم تمہاری قدر کریںگے اور عزت افزائی، میں نے جب وہ خط پڑھا تو مجھے

محسوس ہونے لگا کہ میرے لئے یہ بھی ایک ابتلاؤ آزمائش ہے، لہذا اس خط کو میں نے چولھے میں جلادیا۔

جب چالیس روز گزر گئے تو حضور کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس یہ خبر لایا کہ آپ کا یہ حکم ہے کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو، میں نے کہا: کیا میں اس کو طلاق دیدوں؟ وہ بولا: نہیں بلکہ صرف علیحدہ رہو کہ صحبت نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی اسی طرح کا حکم بھیجا گیا تھا، یہ فرمان سن کر میں نے اپنی اہلیہ سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ اور وہیں رہو جب تک اللہ تعالیٰ اس بارے میں کوئی حکم نازل فرمائے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! ہلال بن امیہ ایک بوڑھے شخص ہیں، ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں، تو کیا حضور مجھے اجازت دینگے کہ میں ان کی خدمت کرتی رہوں، فرمایا: خدمت کو منع نہیں کرتا، لیکن وہ تم سے صحبت نہیں کرسکتے، بولیں: یارسول اللہ ان کو تو کسی کام کا خیال ہی نہیں وہ تو اول دن سے اب تک گریہ و زاری ہی کررہے ہیں۔

حضرت کعب کہتے ہیں: میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا: کاش تم بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت مانگتے جس طرح ہلال بن امیہ کی بیوی نے اجازت حاصل کرلی ہے، میں نے کہا: میں کبھی اجازت نہ لونگا، کہ میں جوان آدمی ہوں، پھر اسی حال میں دس راتیں اور گزریں اور پورے پچاس دن اور راتیں گزر گئے۔

پچاسویں دن میں نے فجر کی نماز اپنے گھر کی چھت پر پڑھی، نماز سے فارغ ہوکر میں چھت پر بیٹھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان فرمایا: کہ میرا جی تنگ ہوگیا تھا اور زمین اپنی کشادگی کے باوجود ہم پر تنگ ہوگئی تھی۔ اتنے میں سلع پہاڑ پر چڑھ کر ایک منادی ندا کررہا تھا! اے کعب بن مالک خوش ہوجا، یہ سنکر میں سجدہ میں گر پڑا۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد لوگوں کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو معاف فرمادیا۔ لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے روانہ ہوئے، میرے ساتھیوں کے پاس بھی خوشخبری پہونچائی گئی، اور ایک تیز رو قاصد گھوڑا دوڑاتا میرے پاس آیا۔ یہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص تھا، اس کی تیز رفتاری کی وجہ سے مجھ تک خوشخبری نہایت جلد پہونچ گئی

اس نے جیسے ہی مجھے یہ خوشخبری سنائی تو اس خوشی کے عالم میں میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے دے دیئے، پھر دو کپڑے عاریت لیکر اور پہن کر حضور کی خدمت میں حاضری دی، راستہ میں لوگ گروہ در گروہ مجھے خوشخبری دیتے جاتے تھے اور مبارکبادی کی نچھاور ہو رہی تھی، کہ میں مسجد نبوی میں پہونچ گیا حضور اب بھی مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام کا مجمع تھا، مجھے دیکھتے ہی اس مجمع سے طلحہ بن عبید اللہ کھڑے ہو گئے اور دوڑ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکبادی دی، مہاجرین میں سے اور دوسرے لوگ کھڑے نہیں ہوئے۔ خدا کی قسم! میں حضرت طلحہ کا یہ احسان عمر بھر نہیں بھول سکتا میں نے جب حضور کی بارگاہ میں سلام پیش کیا تو آپ کا چہرہ خوشی سے کھلا ہوا تھا، فرمایا: اے کعب! خوش ہو جاؤ، تمہاری پیدائش سے لیکر آج تک اتنی خوشی کا دن تمہیں کبھی میسر نہ آیا ہوگا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ معافی حضور کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا: اللہ جل جلالہ کی جانب سے، حضور جب خوش خوش ہوتے تو آپکا چہرہ چمکنے لگتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے، ہم اس چمک دمک سے یہ جان لیا کرتے تھے کہ حضور خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کو خوش رکھے۔

بارگاہ رسالت میں میری پہلی درخواست یہ تھی کہ یا رسول اللہ! میں اپنی اس توبہ کی خوشی میں اللہ و رسول کی رضائے بے بہا کی خاطر اپنا تمام مال صدقہ کرنا چاہتا ہوں، فرمایا: تھوڑا مال اپنے لئے رکھ لے، میں نے عرض کیا: اچھا میں اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو مجھے فتح خیبر کے موقع پر ملا تھا، دوسرا عہد میں نے اسی وقت یہ بھی کیا تھا کہ یا رسول اللہ! میری نجات میں میری سچائی کو بھی ایک خاص دخل ہے لہذا آج سے تاحیات کبھی جھوٹ نہیں بولونگا۔

قسم خدا کی! یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ میں نے جب سے حضور کے روبرو یہ عہد کیا تھا آج تک قائم ہوں اور امید قوی ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد پر قائم رکھے گا۔

حضرت کعب فرماتے ہیں: ہماری توبہ کی قبولیت اور معافی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین اور انصار پر، جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں

کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا، بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔ اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس، پھر ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں، بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے، اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ (کنز الایمان)

حضرت کعب فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اسلام لانے کے بعد مجھ پر میرے نزدیک اس سے بڑا احسان نہیں فرمایا جو میری سچائی کی بدولت فرمایا، کہ اگر میں جھوٹ بول جاتا تو تباہ ہو جاتا جیسے دوسرے جھوٹے تباہ ہو گئے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یوں حکم نازل فرمایا۔

اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم انکی طرف پلٹ کر جاؤ گے، اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو (اور ان پر ملامت اور عتاب نہ کرو) تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو (اور ان سے اجتناب کرو) وہ تو نرے پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔ تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، تو اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بیشک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا۔ (کنز الایمان)

حضرت کعب کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے قسمیں کھا کر حضور کی خدمت میں عذر پیش کر دیا تھا، حضور نے ان کا عذر قبول فرما کر ان کے لئے دعائے مغفرت بھی کی تھی، لیکن ہم تینوں کا معاملہ موقوف رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا اور معاف کر دیا۔

یہاں 'خلفوا' کا مطلب یہ نہیں کہ ہم تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے بلکہ یہی ہے کہ ہمارا مقدمہ پیچھے رہا اور پچاس دن تک ہمیں معلق رکھا گیا ہے۔ ۱۲م

الامن والعلی مع زیادہ ص ۱۲۰

۲۹۳۵۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان امرأة من اهل الیمن اتت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وبنت لها وفی ید ابنتها مسکتان غلیظتان من ذهب، فقال: اتؤدین زکوة هذا، قالت: لا، قال:

۲۹۳۵۔ السنن للنسائی، باب زکوة الحلی، ۱/۲۶۶
[illegible] باب من بخل ان یتصدق بماله، ۲/۴۷۰

ایسرك ان یسورك الله بهما یوم القیامة سوارین من نار ، قال : فخلعتهما فالقتهما الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت : هما لله و لرسوله جل جلاله و صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یمن کی ایک بیوی اور ان کی بیٹی بارگاہ بیکس پناہ محبوب الٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر آئیں، دختر کے ہاتھ میں بھاری بھاری کنگن سونے کے تھے، مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی زکوۃ دیگی؟ عرض کی: نہ، فرمایا: کیا تجھے یہ بھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے، ان بی بی نے فوراً وہ کنگن اتار کر ڈال دیئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! یہ دونوں اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے ہیں۔ جل وجلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۹۳۶۔ **عن** ابی لبابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما تاب الله علی جئت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت: یا رسول الله ! انی اهجر دار قومی الذی اصبت بها الذنب وانخلع من مالی کله صدقة لله عزوجل و لرسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یا ابا لبابة ! یجزئ عنك الثلث ، قال : فتصدقت بالثلث ۔

حضرت ابو لبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب میری توبہ قبول ہوئی تو میں نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنی قوم کا محلہ جس میں مجھ سے خطا سرزد ہوئی چھوڑتا ہوں، اور اپنے مال سے اللہ اور رسول کے نام پر تصدق کر کے باہر آیا ہوں جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو لبابہ! یہ تہائی مال کافی ہے، میں نے ثلث مال اللہ و رسول کے لئے صدقہ کر دیا عز جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الامن والعلی ۱۲۱

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیثیں جان وہابیت پر صریح آفت ہیں کہ تصدق کرنے میں اللہ عزوجل کے ساتھ اللہ کے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملایا جاتا اور حضور مقبول رکھتے، ولله

۲۹۳۶۔ المستدرك للحاکم، ۳/ ۷۳۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/ ۲۳
کنز العمال للمتقی، ۱۱۲۷۴، ۶/ ۴۰۴ ☆

الحجة البالغة ۔

اسی قبیل سے ہے افضل الاولیاء المحمدیین امام المشاہدین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض کہ حضرت مولانا العارف باللہ القوی مولوی معنوی قدس سرہ نے مثنوی شریف میں نقل کی کہ جب حضرت صدیق عتیق حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہما کو آزاد کر کے حاضر بارگاہ عالم پناہ ہوئے تو عرض کیا: میں حضور کا بندہ وغلام ہوں۔

گفت ما دو بندگان کوئے تو
کردمش آزاد ہم بر روئے تو

پہلے مصرع میں جو کچھ حضرت صدیق اکبر اپنے مالک ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں اس پر تو دیکھا چاہئے کہ وہابیت کا جن کتنا مچلے نجدیت کی آگ کہاں تک اچھلے، مگر ہاں امیر المؤمنین غیظ المنافقین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درۂ سیاست دکھایا چاہئے کہ بھوت بھاگے، اور شاہ ولی اللہ صاحب کے پانی کا چھینٹا دیجئے کہ آگ دبے وہ کہاں؟ وہ حدیث آئندہ میں۔ وباللہ التوفیق۔

۲۹۳۷۔ **عن** ابی حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال: لما ولی امور المسلمین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه هابه الناس هیبة عظمیة حتی ترکوا الجلوس بالأفنیة، فلما بلغه هیبة الناس له جمعهم ثم قام علی المنبر حیث کان ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه یضع قدمیه، فحمد الله تعالیٰ و اثنی علیه بماهو اهله وصلی علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال: بلغنی ان الناس قد هابوا شدتی و خافوا غلظتی و قالوا: قد کان عمر یشتد علینا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین اظهرنا ثم اشتد علینا وابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه و الینا دونه فکیف الآن وقد صارت الامور الیه۔ ولعمری من قال: ذلک فقد صدق، کنت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فکنت عبده و خادمه حتی قبضه الله عزوجل وهو عنی راض، والحمد لله و انا اسعد الناس بذلک، ثم ولی امر الناس ابو بکر رضی الله تعالیٰ عنه فکنت خادمه و عونه، اخلط شدتی بلینه فاکون سیفا مسلولا حتی یغمد نی اوید عنی فمازلت معه کذلک

۲۹۳۷۔ حیاة الحیوان للزبیدی، ۱/۱۸۹ ☆ الریاض النضرة للطبری، ۲/۲۶۸

حتی قبضه الله تعالیٰ وهو عنی راض، والحمد لله و انا اسعد الناس بذلك ثم انی ولیت امورکم ،اعلموا ان تلك الشدة قد تضا عفت ولکنها انما تکون علی اهل الظلم والتعدی علی المسلمین، و اما اهل السلامة والدین والقصد فأنا الین لهم من بعضهم لبعض ، ولست ادع اجداً یظلم احدا ویعتدی علیه حتی اضع خده علی الارض واضع قدمی علی الخد الآخر حتی یذعن للحق ، ولکم علی أیهاالناس ان لا اخبأ عنکم شیأ من خرا جکم واذا وقع عندی ان لا یخرج الا بحقه ، ولکم علی ان لا القیکم فی المها لك واذا غبتم فی البعوث فا نا ابو العیال حتی ترجعوا ، اقول قولی هذا واستغفر الله العظیم لی ولکم ، قال سعید بن المسیبؒ: وفی و الله عمر وزاد فی الشدة فی مواضعها واللین فی مواضعه ، وکان رضی الله تعالی عنه ابا العیال حتی کان یمشی الی المغیبات ای التی غابت عنهن ازواجهن ویقول : الکن حاجة حتی اشتری لکن فا نی اکره ان تخدعن فی البیع ولشراء فیر سلن بجواریهن معه فیدخل فی السوق ووراء ہ من جواری النساء وغلمانهن مالایحصی فیشتری لهن حوائجهن ومن کان لیس عندها شئ اشتری لها من عنده رضیٰ الله تعالی عنه ۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے لوگوں پر ان کے شدت وجلال سے عجیب، ہیبت چھائی یہاں تک کہ لوگوں نے باہر بیٹھنا چھوڑ دیا، کہ جب تک امیر المؤمنین کا برتاؤ نہ معلوم ہو متفرق رہو (لوگ بولے صدیق اکبر کی نرمی اس درجہ تھی کہ مسلمانوں کے بچے جب انہیں دیکھتے دوڑتے ہوئے باپ باپ کہتے ان کے پاس جاتے وہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور ان کی ہیبت کی یہ حالت ہے کہ مردوں نے اپنی مجالس چھوڑ دیں) جب امیر المؤمنین کو یہ خبر پہونچی حکم دیا کہ جماعت نماز کے لئے پکار دیں، لوگ حاضر ہوئے، امیر المؤمنین منبر پر وہاں بیٹھے جہاں صدیق اکبر اپنے قدم مبارک رکھتے تھے، اور فرمایا: مجھے کافی ہے کہ صدیق کے قدموں کی جگہ بیٹھوں، جب سب جمع ہو لئے امیر المؤمنین نے منبر اطہر سید ازہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا، حمد ثنائے الٰہی ودرود رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کہا: مجھے یہ اطلاع ملی ہے تم مجھ میں سختی ودرشتی پاتے ہو، اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لوگ کہہ رہے ہیں عمر ہم پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں بھی سخت تھے اور صدیق اکبر کے

دور خلافت میں بھی، تو سنو جس نے یہ کہا درست کہا، اس کا سبب یہ ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتگار تھا، حضور کی نرمی ورحمت وہ ہے جسکی نظیر نہیں، اللہ عزوجل نے خود اپنے اسمائے کریمہ سے دو نام حضور کو عطا فرمائے، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ حضور مجھ سے راضی تشریف لے گئے، اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت، پھر حضرت صدیق اکبر مسلمانوں کے کام کے والی ہوئے ان کی نرمی ورحمت وکرم کی حالت تم سب پر روشن ہے، میں ان کا خادم اور ان کا سپاہی تھا، اپنی شدت ان کی نرمی کے ساتھ ملاتا، ان کے سامنے تیغ عریاں تھا، وہ چاہتے نیام کرتے خواہ رواں فرماتے، میں اسی حال پر رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی گئے خدا کا شکر اور یہ میری سعادت ہے، اب کہ میں تمہارا والی ہوا، جان لو! کہ وہ شدت دونی ہوگئی ہے، درجوں بڑھ گئی ہے، مگر کس پر ہوگی ان پر جو مسلمانوں پر ظلم وتعدی کریں، اور دینداروں کے لئے تو میں ان کے آپس سے بھی زیادہ نرم ومہربان ہوں، ہاں جسے ظلم وزیادتی کرتے پاؤنگا اسے نہ چھوڑونگا، اسکا ایک گال زمین پر رکھ کر دوسرے گال پر اپنا پاؤں رکھوں گا یہاں تک کہ حق کو قبول کرلے۔

نیز امیر المؤمنین نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا مجھ پر یہ حق ہے کہ تمہارے خراج اور محصول کو خود نہ رکھوں، بلکہ تمہاری ضرورتوں میں خرچ کروں، میرے ذمہ یہ بھی حق ہے کہ میں تمہیں ہلاکت میں نہ ڈالوں، اور جب تم جہادوں میں گھروں سے باہر ہو تو تمہاری واپسی تک تمہارے اہل وعیال کا کفیل ہوں، آخر میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طالب ہوں۔

سعید بن مسیب فرماتے ہیں: خدا کی قسم! حضرت عمر نے اس حال میں وصال فرمایا کہ مقامات شدت میں ان کی شدت اور نرمی کے مواقع میں نرمی زیادہ ہوتی گئی۔

واقعی آپ اپنے کو ذمہ دار باپ تصور فرماتے، بسا اوقات پردہ نشینوں کے یہاں جاتے جنکے شوہر جہاد پر ہوتے اور ان سے کہتے بازار کا کوئی کام ہو تو مجھے بتادو کہ میں خرید و فروخت کا کام کردوں، مجھے یہ ناپسند ہے کہ کوئی تمہیں دھوکہ دے، چنانچہ ان عورتوں کی باندیاں اور غلام قطار در قطار آپ کے ساتھ ہوتے جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا، آپ ان کے لئے

چیزیں خرید کر دیتے اور جسکے پاس روپے نہیں ہوتے اپنے پاس سے خرید دیتے تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ۱۲ ام

﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں بحوالۂ روایت ابوحذیفہ اسحٰق ابن بشیر اور کتاب مستطاب الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ نقل کیا،

اقول۔ یہ حدیث ابوحذیفہ سے فتوح الشام، اور حسن بن بشران نے اپنے فوائد میں ابن شہاب زہری وغیرہ ائمہ تابعین سے، نیز ابن بشران نے امالی، ابواحمد دہقان نے حرز حدیثی، ابن عساکر نے تاریخ لاسکائی نے کتاب السنہ میں افضل التابعین سیدنا سعید بن مسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

دیکھو! امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا اشد الناس فی امر اللہ برملا بر سر منبر اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ بتارہا ہے اور مجمع عام صحابہ کرام سنتا اور برقرار رکھتا ہے وللہ الحمد، ولہ الحجۃ السامیۃ،

الامن والعلی ص ۱۳۴

(۳۶) حضرت عمر کا فرمان کہ عزت حضور کی عطا کردہ ہے

۲۹۳۸۔ **عن** السید الحسین بن علی ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال لی عمر الفاروق رضی اللہ تعالی عنہ :یا بنی! لو جعلت تغشانا، فاتیتہ یوما وھو خال بمعاویۃ وابن عمر بالباب، فرجع ابن عمر فرجعت معہ فلقینی بعد فقال: لم ارک، فقلت:یا امیر المؤمنین! انی جئت و انت خال بمعاویۃ وابن عمر فی الباب، فرجع ابن عمر فرجعت معہ قال: انت احق بالاذن من ابن عمر، انما انبت ما فی رؤسنا اللہ عزوجل ثم انتم،۔

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھسے فرمایا: اے میرے بیٹے! میری تمنا ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں، ایک دن میں گیا تو معلوم ہوا کہ تنہائی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

۲۹۳۸۔ الریاض النضرہ للطبری، ۲/ ۲۹۰

عنہ سے کچھ باتیں کر رہے ہیں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دروازے پر رکے ہیں، عبد اللہ پلٹے ان کے ساتھ میں بھی واپس آیا، اس کے بعد امیر المؤمنین مجھے ملے تو فرمایا: جب سے پھر میں نے آپ کو نہ دیکھا یعنی تشریف نہ لائے، میں نے کہا: یا امیر المؤمنین! میں آیا تھا آپ حضرت امیر معاویہ کے ساتھ خلوت میں تھے، میں آپکے صاحبزادے کے ساتھ واپس آگیا، امیر المؤمنین نے فرمایا: آپ ابن عمر سے مستحق تر ہیں، یہ جو آپ ہمارے سروں پر دیکھتے ہیں یہ اللہ ہی نے تو اگائے ہیں پھر آپ حضرات (یعنی حضور اور اہل بیت) ہی کی عطا کردہ عزت ہمیں ملی ہے۔

۲۹۳۹۔ **عن** عبید بن حنین المدنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء الحسن والحسین رضی الله تعالیٰ عنهما یستأذنان علی عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه وجاء عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فلم یوذن لعبدالله فرجع، قال: فقال الحسن اوالحسین: اذا لم یؤذن لعبد الله لا یؤذن لنا فبلغ عمر فارسل الیه فقال: یا ابن اخی! ما ادراك؟ قال: قلت: اذا لم یأذن لعبد الله بن عمر لم یؤذن لی، قال: یا بن اخی! فهل انبت الشعر علی الرأس غیر کم۔

حضرت عبید بن حنین مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کاشانۂ خلافت فاروقی پر اذن طلب کیا، ابھی اجازت نہ آئی تھی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازے پر حاضر ہو کر اذن مانگا امیر المؤمنین نے انہیں اجازت نہ دی یہ حال دیکھ کر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی واپس آگئے، امیر المؤمنین نے انہیں بلا بھیجا، انہوں نے آکر کہا: یا امیر المؤمنین! میں نے خیال کیا کہ آپنے صاحبزادے کو تو اذن دیا نہیں مجھے کیوں دینگے، فرمایا: آپ ان سے زیادہ مستحق اذن ہیں، کیا سر پر بال کسی اور نے اگائے ہیں سوا تمہارے۔

۲۹۴۰۔ **عن** السید الحسین رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال لی امیر المؤمنین

۲۹۳۹۔ الریاض النضرة للطبری، ۲۹۱/۲

۲۹۴۰۔ الطبقات الکبری لابن سعد،

عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ھل انبت الشعر علی رؤ سنا الا ابوک۔

حضرت شہزادۂ گلگوں قبا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پر سر منبر گود میں لیکر فرمایا: ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے ہیں تمہارے ہی باپ نے اگائے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿٢٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کچھ عزت، نعمت اور دولت ہے سب حضور ہی کی عطا ہے، حافظ الشان نے اس آخری حدیث کو روایت کرکے اصابہ فی تمیز الصحابہ میں فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

میں ڈرتا ہوں کی امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان حدیثوں کا سنانا کہیں وہابی صاحبوں کو رافضی بھی نہ کردے۔

قل موتوا بغیضکم، ان اللہ علیم بذات الصدور،

شہزادوں سے امیر المؤمنین کے اس فرمانے کا مطلب بھی وہی ہے جو لفظ اول میں تھا، کہ یہ بال تمہارے مہربان باپ ہی نے اگائے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس طرح اراکین سلطنت اپنے آقازادوں سے کہتے ہیں کہ جو نعمت ہے تمہاری ہی دی ہوئی ہے یعنی تمہارے ہی گھر سے ملی ہے۔　الامن والعلی ص ١٢٦

(٢٧) حضور کی بخشش وعطا کی امتیازی شان

٢٩٤١- **عن** زینب بنت ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت : رأیت فاطمۃ الزھراء رضی اللہ تعالیٰ عنھا اتت بابنیھا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی توفی فیہ فقالت : یا رسول اللہ ! ھذان ابناک فورثھما فقال: اما حسن فان لہ ھیبتی و سؤددی، و اما حسین فان لہ جرأتی و جودی۔

حضرت زینب بنت ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا حضرت بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا وعلیہا وعلی بعلہا و ابنیہا و بارک وسلم اپنے دونوں شاہزادوں کو لیکر خدمت انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی:

٢٩٤١- تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤/ ٢١٤　☆　کنز العمال للمتقی، ٣٤٢٧٢، ١٢/ ١١٧

یارسول اللہ! یہ دونوں آپکے نور نظر ہیں انہیں اپنی میراث سے کچھ عطا فرمایئے، ارشاد فرمایا: حسن کے لئے تو میری ہیبت وسرداری ہے اور حسین کے لئے میری جرات اور میرا کرم۔

۲۹۴۲۔ **عن** ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اتت بابنیہا فقالت: یا رسول اللہ! انحلہما، قال: نعم، اما الحسن فقد نحلتہ حلمی و ہیبتی، واما الحسین فقد نحلتہ نجدتی و جودی۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کو کچھ عطا فرمایئے، قاسم خزائن الٰہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں منظور ہے، حسن کو تو میں نے اپنا حلم اور ہیبت عطا کی، اور حسین کو اپنی شجاعت اور اپنا کرم بخشا۔

۲۹۴۳۔ **عن** ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاءت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالحسن والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت: یا نبی اللہ! انحلہما، فقال: نحلت ہذا الکبیر المہابۃ والحلم، ونحلت ہذا الصغیر المحبۃ والرضی۔

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں شاہزادوں کو لیکر بارگاہ رسالت میں حاضر آئیں اور عرض کی: یا نبی اللہ! کچھ عطا ہو، فرمایا: میں نے اس بڑے کو ہیبت وبردباری عطا کی، اور اس چھوٹے کو محبت ورضا کی نعمت دی۔

«۲» امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق۔ حلم ہیبت جود وشجاعت اور رضا ومحبت کچھ اشیائے محسوسہ و اجسام ظاہرہ تو نہیں کہ ہاتھ میں اٹھا کر دے دیئے جائیں۔ پھر حضرت بتول زہرا کا سوال بصیغہ عرض ودرخواست تھا کہ حضور انہیں کچھ عطا فرمائیں، جسے عرف نحاۃ میں صیغہ امر کہتے ہیں، اور

۲۹۴۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۷۳، ۱۸۹/۱۲

۲۹۴۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۷۷۱۰، ۷۰/۱۳

وہ زمان استقبال کے لئے خاص کہ جب تک یہ صیغہ زبان سے ادا ہوگا زمانہ حال منقضی ہو جائے گا، اس کے بعد قبول و وقوع جو کچھ ہوگا زمانہ تکلم سے زمانہ مستقبل میں آئے گا، اگرچہ بحالت فور و اتصال اسے عرفاً زمانہ حال کہیں بہر حال درخواست وقبول کو زمانہ ماضی سے اصلا تعلق نہیں، اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا فرمایا: یعنی ہاں دوں گا، لاجرم یہ قبول زمانہ استقبال کا وعدہ ہوا، فان السؤال معاد فی الجواب ای نعم انحلہما۔

اس کے متصل ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اس شاہزادے کو یہ نعمتیں دیں، اور اس شہزادے کو یہ دولتیں بخشیں، یہ صیغے بظاہر ماضی کے ہیں، اور اس سے مراد زمان وعدہ تھا اور زمان وعدہ عطا نہیں کہ وعدہ عطا پر مقدم ہوتا ہے، لاجرم یہ صیغے اخبار کے نہیں بلکہ انشاء کے ہیں، جس طرح بائع و مشتری کہتے ہیں: بعت اشتریت، میں نے بیچی، میں نے خریدی، یہ صیغے کسی گزشتہ خرید و فروخت کی خبر دینے کو نہیں ہوتے بلکہ انہیں سے بیع و شراء پیدا ہوتی ہے، انشا کی جاتی ہے۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فرمانے ہی میں کہ میں نے اسے یہ دیا، اسے یہ دیا، حلم وہیبت، جود وشجاعت اور رضا ومحبت کی دولتیں شاہزادوں کو بخش دیں، یہ نعمتیں خاص خزائن ملک السموات والارض جل جلالہ کی ہیں۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

تو وہ جو زبان سے فرمادے کہ میں نے دیں اور اس فرمانے سے وہ نعمتیں حاصل ہو جائیں قطعاً یقیناً وہی کرسکتا ہے جس کا ہاتھ اللہ وہاب رب الارباب جل جلالہ کے خزانوں پر پہونچتا ہے، جسے اس کے رب جل وعلا نے عطا و منع کا اختیار دے دیا ہے، ہاں وہ کون؟ ہاں واللہ! وہ محمد رسول اللہ ماذون ومختار حضرت اللہ، قاسم ومتصرف خزائن اللہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، والحمد للہ رب العالمین،

لاجرم امام اجل احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب مستطاب جوہر منظم میں فرماتے ہیں۔

هو صلى الله تعالى عليه وسلم خليفة الله الاعظم الذى جعل خزائن كرمه وموائد نعمه طوع يديه وارادته يعطى من يشاء صلى الله تعالى عليه وسلم

اللہ عزوجل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے کرم کے خزانے، اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع اوران کے ارادے کے زیر فرمان کردیئے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان مباحث قدسیہ کے جانفزا بیان فقیر کے رسالہ سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوری، میں بکثرت ہیں، وللہ الحمد۔ الامن والعلی ۱۲۹

(۳۸) حضور نے پیمانہ رزق میں برکت عطا فرمادی

۲۹۴۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: غلا السعر بالمدینة فاشتد الجهد، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اصبروا وابشروا، فانی قد بارکت علی صاعکم و مدکم و کلوا ولا تتفرقوا فان طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعة، وطعام الاربعة یکفی الخمسة و الستة، و ان البرکة فی الجماعة، فمن صبر علی لاوائها و شدتها کنت له شفیعا و شهیدا یوم القیامة و من خرج عنها رغبة عما فیها ابدل الله به من هو خیر منه فیها۔ و من ارادها بسوء اذا به الله کما یذوب الملح فی الماء۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں غلہ گراں قیمت ہوگیا اورلوگوں کی پریشانی بڑھ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبر کرو اور بشارت سن لو کہ بیشک میں نے تمہارے رزق کے پیمانوں میں برکت کردی ہے، لہذا مل جل کر کھانا علیحدہ علیحدہ نہیں۔ کہ اجتماعی شکل میں ایک فرد کا کھانا دو کے لئے بھی کافی ہوجاتا ہے، اوردو کا کھانا چار کے لئے کفایت کرتا ہے، اور چار کا پانچ اور چھ تک کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔ کیونکہ جماعت میں برکت ہے۔ جس نے مدینہ منورہ میں سختی پر صبر کیا میں کل قیامت میں اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔ اور جو شخص یہاں سے اعراض کرکے نکل بھاگا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو اس میں لا کر آباد فرمادیگا۔ اورجس نے مدینہ طیبہ اوراس کے باشندگان کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلائے گا جس

۲۹۴۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۸۱۲۳، ۱۲۴/۱۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۵/۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۲۲/۲ ☆

طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔۱۲م

(۳۹) مدینہ طیبہ کو حضور نے حرم کر دیا

۲۹۴۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اللهم ! ان ابراهيم عليه الصلوة والسلام حرم مكة ، وانی احرم ما بين لا بتيها ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: الہٰی ! بیشک ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا، اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں۔

۲۹۴۶۔ **عن** عبد الله بن زيد بن عاصم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان ابراهيم حرم مكة و دعا لا هلها وانی حرمت المدينة كما حرم ابراهيم مكة ، و انی دعوت فی صاعها و مدها بمثلی ما دعا ابراهيم لا هل مكة ۔

حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم بنادیا اور اس کے ساکنوں کے لئے دعا فرمائی، اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم کیا اور میں نے اس کے پیمانوں میں اس سے دونی برکت کی دعا

۲۹۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضائل المدينة ، ۲۵۱/۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل المدينة ، ۴۴۱/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل المدينة، ۲۳۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۹/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۹۷/۵
التفسیر لابن کثیر ، ۲۵۱/۱ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۳۰۶/۶
کنز العمال للمتقی ، ۳۴۸۱۱، ۲۳۲/۱۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۹۸۳۱
التمهيد لابن عبد البر، ۳۱۴/۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۳۰۵/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۱۲۱/۴ ☆
۲۹۴۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل المدينة ، ۴۴۰/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۶۶، ۲۴۳/۱۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۱۸۸
الدر المنثور للسیوطی ، ۱۲۱/۱ ☆ السنن للدارقطنی، ۹۸/۳

کی جوڈعا انہوں نے اہل مکہ کے لئے کی تھی۔

۲۹۴۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اللھم! ان ابراھیم خلیلك ونبیك و انی عبدك و نبیك، و انه دعاك لمكة، و انی ادعوكِ للمدینة بمثل ما دعاك لمكة و مثله معه، و انی احرم ما بین لا بتیها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوند قدوس میں عرض کیا: الٰہی! بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں، انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی، میں اسی طرح مدینہ کے لئے تجھ سے دونی دعا کرتا ہوں، اور میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر ساری زمین کو حرم بناتا ہوں۔

۲۹۴۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انی احرم مابین لا بتی المدنیة ان یقطع عضاھها او یقتل صیدھا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں حرام بناتا ہوں دوسنگلاخ مدینے کے درمیان کو کہ اس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اسکا شکار نہ مارا جائے۔

۲۹۴۹۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انّ ابراھیم علیه الصلوۃ والسلام حرم مكة، و انی احرم ما

۲۹۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة، ۱/ ۴۴۲
السنن لا بن ماجة، باب فضل المدینة، ۲/ ۲۲۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل المدینة، ۲/ ۲۳۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۰۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۳۰۴
جمع الجوامع للسیوطی، ۹۸۱۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۲۱
کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۷۵، ۱۲/ ۲۴۴ ☆ السنن الکبری، للبیهقی، ۴/ ۱۷۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ۲۲۷ ☆ دلائل النبوۃ للبیهقی، ۲/ ۲۸۷
۲۹۴۸۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة، ۱/ ۴۴۰
۲۹۴۹۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة ۱/ ۴۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۱۴۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۳۰۵

بین لا بتیھا ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکۂ معظمہ کو حرم کردیا اور میں مدینے کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہوں۔

٢٩٥٠ـ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اللھم! ان ابراھیم علیه الصلوۃ والسلام حرم مکة فجعلھا حرما، و انی حرمت المدینة ما بین ما زمیھا ان لا یھراق فیھا دم، ولا یحمل فیھا سلاح لقتال، ولا یخبط فیھا شجرۃ الا بعلف ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی: الٰہی! بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرام کرکے حرم بنایا، اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم بنا کر حرام کردیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے، نہ لڑائی کے لئے ہتھیار باندھیں، نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کے چارہ دینے کے لئے۔

٢٩٥١ـ **عن** ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اللھم! انی قد حرمت ما بین لا بتیھا کما حرمت علی لسان ابراھیم الحرم ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی: الٰہی! بیشک میں نے تمام مدینہ کو حرم کردیا جس طرح تو نے زبان ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر حرم محترم کو حرم بنایا۔

٢٩٥٢ـ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ

٢٩٥٠ـ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة، ٤٤٣/١
فتح الباری للعسقلانی، ٤٣/٤ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ٢٧٣٢
٢٩٥١ـ الترغیب والترھیب للمنذری، ٢٢٥/٢ ☆ جامع مسانید ابی حنیفة، ٤٤٩/٢
٢٩٥٢ـ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة، ٤٤٠/١
التفسیر للطبری، ٤٢٦/١ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٢٤٩/١
جمع الجوامع للسیوطی، ٦٠٢٧، ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٤٨١٠، ٢٣٢/١٢
شرح معانی الآثار للطحاوی، ٣١١/٢ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، ٢٨٦/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان ابراهیم علیه الصلوة والسلام حرم بیت الله و امنه ، و انی حرمت المدینة ما بین لا بتیها لا یقطع عضا هها ولا یصا د صیدها ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے بیت اللہ کو حرم بنادیا اور امن والا کردیا، اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے خاردار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اس کے وحشی جانور شکار نہ کئے جائیں۔

٢٩٥٣ - **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : حرم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما بین لا بتی المدینة ، وجعل اثنا عشر میلا حول المدینة حمیً ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم کیا، اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

٢٩٥٤ - **عن** خبیب الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: حرم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شجرها ان یعضد او یخبط ۔

حضرت خبیب ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے پیڑ کاٹنا یا ان کے پتے جھاڑنا حرام فرمایا۔

٢٩٥٥ - **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: حرم ما بین لا تبی المدینة ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم بنایا۔

٢٩٥٦ - **عن** عاصم الاحول رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لا نس بن مالک

٢٩٥٣ - الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ٤٤٢/١

٢٩٥٤ - التفسیر لا بن جریر ،

٢٩٥٥ - الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ٤٤٠/١

٢٩٥٦ - الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ١٤١/١

رضی اللہ تعالیٰ عنہ : أحرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ ، قال: نعم، ما بین کذا الی کذا ، وھی حرام لا یختلی خلاھا ، ، فمن فعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ۔

حضرت عاصم احول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، کیامدینہ کورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم بنادیا؟ فرمایا: ہاں، وہ اتنی اتنی دورتک حرم ہے، اسکا پیڑ نہ کاٹا جائے ، اس کی گھاس نہ چھیلی جائے ، جوایسا کرے اس پرلعنت ہے اللہ اور فرشتوں اورسب آدمیوں کی دعیاذاًباللہ تعالیٰ ۔

۲۹۵۷ ۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم ھذا الحرم ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حرم محترم کوحرم بنادیا۔

۲۹۵۸ ۔ **عن** شر حبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتانا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نحن ننصب فخاخاً لنا بالمدینۃ فرمی بھا و قال : الم تعلموا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم صیدھا ۔

حضرت شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے کہ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور جال پھینک دیئے اور فرمایا: تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کا شکار حرام کردیا ہے۔

۲۹۵۹ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم ما بین لا بتی المدینۃ ان یعضد شجرھا او یخبط ۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینہ کوحرم بنادیا ہے کہ اس کے پیڑ نہ کاٹے جائیں، نہ پتے جھاڑے

۲۹۵۷ ۔ السنن لابی داؤد،

۲۹۵۸ ۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ، باب صید المدینۃ، ۲/ ۳۱۱

۲۹۵۹ ۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ، باب صید المدینۃ، ۲/ ۳۱۱

جائیں۔

۲۹۶۰۔ **عن** ابراهيم بن عبد الرحمن رضى الله تعالىٰ عنهما قال: اصطدت طيرا بالقنبلة فخرجت به فى يدى فلقينى ابى عبد الرحمن ابن عوف رضى الله تعالىٰ عنه فقال: ما هذا؟ فقلت: طيرا اصطدت بالقنبلة، فعرك اذنى عركا شديدا ثم ارسله من يدى ثم قال: حرم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صيد ما بين لا بتيها۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن چڑیا پکڑی تھی، اسے لئے ہوئے باہر گیا، میرے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے، شدت سے میرا کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینے کا شکار حرام فرمادیا ہے۔

۲۹۶۱۔ **عن** صعب بن جثامة رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حرم البقيع و قال: لا حمى الا لله و رسوله۔

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنادیا اور فرمایا: چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ ورسول کے۔ جل جلالہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سولہ حدیثیں ہیں، پہلی آٹھ میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کردیا، اور پچھلی آٹھ میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا: کہ حضور کے حرم کردینے سے مدینہ طیبہ حرم ہوگیا۔ حالانکہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدر کریم سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف بھی یہ ہی نسبت ارشاد ہوئی، کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم انہوں نے حرم کردی، انہوں نے امن والی بنادی، حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

۲۹۶۰۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، باب صيد المدينة، ۲/۳۱۱

۲۹۶۱۔ شرح معانى الآثار للطحاوى،

۲۹۶۲۔ **عن** ابی شریح البغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان مکۃ حرمھا اللہ تعالیٰ ولم یحرمھا الناس۔

حضرت ابوشریح بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکہ معظمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم کیا ہے کسی آدمی نے نہیں کیا ہے۔

یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالہ (الامن والعلی) کی مقصود ہیں، مگر یہاں جان وہابیت پر ایک آفت اور سخت وشدید تر ہے کہ مدینہ طیبہ کا حرم ہونا فقط انہیں سولہ میں منحصر نہیں بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے۔ مثلاً۔

۲۹۶۳۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : المدینۃ حرم من کذا الی کذا لایقطع شجرھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے اسکا پیڑ نہ کاٹا جائے۔

۲۹۶۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : المدینۃ حرم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ حرم ہے۔

۲۹۶۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال :

۲۹۶۲۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم مکۃ، ۱/ ۴۳۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۳۱ ☆ السنن الکبری، للبیہقی، ۷/ ۶۰
۲۹۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۲۵۲
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/ ۴۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،
۲۹۶۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۲۵۱
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/ ۴۴۲
شرح معانی الآثار۔ ☆
۲۹۶۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۲۵۱
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینۃ، ۱/ ۴۴۲
المسند لاحمد بن حنبل ۱/ ۸۱ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۷/ ۲۲۷
کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۰۵، ۱۲/ ۲۳۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۶/ ۳۰۷

قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: المدینة حرم ما بین عیر الی ثور لا یختلی خلاها ولا ینفر صیدها ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ کوہ عیر سے جبل ثور تک حرم ہے۔ اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اور اسکا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

٢٩٦٦۔ **عن** سهل بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه قال: اهوی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیده الی المدینة فقال: انها حرم آمن ۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ امن والی حرم ہے۔

٢٩٦٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لكل نبی حرم و حرمی المدینة ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لئے ایک حرم ہوتی ہے اور میری حرم مدینہ ہے۔

٢٩٦٨۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حرم كل دافة اقبلت علی المدینة من العضة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضر مدینہ طیبہ ہو اس کے خار دار درختوں سے منع فرمایا۔

٢٩٦٩۔ **عن** عطاء بن یسار رضی الله تعالیٰ عنه عن ابی ایوب الانصاری

٢٩٦٦۔ الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة، ١/ ٤٤٣
المسند لاحمد بن حنبل، شرح معانی الآثار للطحاوی،
٢٩٦٧۔ المسند لاحمد بن جنبل، ١/ ٣١٨ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٣/ ٣٠١
كنز العمال، للمتقی، ١٢٠٣٤٨٢١/ ٢٣٥ ☆ الكامل لابن عدی،
تاریخ اصفهان، ☆
٢٩٦٨۔ المصنف لعبدالرزاق ☆
٢٩٦٩۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب صید المدینة ٢/ ٣١١

رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ وجد غلمانا قدا نجؤا ثعلبا الی زاویۃ فطردھم ، قال مالک: لا اعلم الا انہ قال: أفی حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصنع ھذا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو دیکھا کہ ایک روباہ کو گھیر کر ایک گوشہ میں کر دیا تھا، آپ نے لڑکوں کو دور کر دیا، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے یقین سے یہ ہی یاد ہے کہ فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے۔

۲۹۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یبعث اللہ عزوجل من ھذہ البقیعۃ و من ھذا الحرم سبعین الفاید خلون الجنۃ بغیر حساب ، یشفع کل واحد منھم فی سبعین الفا ، وجوھھم کالقمر لیلۃ البدر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اٹھائے گا کہ بے حساب جنت میں جائیں گے۔ ان میں سے ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہونگے۔

۲۹۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما بین کذا و احد حرام۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں سے احد پہاڑ تک حرم ہے۔ ۱۲م

﴿۲۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر وہ حدیثیں گنی جائیں جن میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کو حرمین فرمایا تو عدد کثیر ہیں۔ بالجملہ حدیثیں اس باب میں حد تواتر پر ہیں، و بایقین ثابت کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

۲۹۷۰۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۳۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۹۶۰، ۱۲/ ۴۶۲ ☆ مسند الفردوس للدیلمی،

۲۹۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۷۲، ۱۲/ ۲۴۳

علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا بتاکید تام واہتمام تمام وہی ادب مقرر فرمایا جو مکہ معظمہ کے جنگل کا ہے۔ بایں ہمہ طائفۂ تالفہ وہابیہ کا امام بدفرجام بہ کمال دریدہ دہنی صاف صاف لکھ گیا۔

گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں، پھر جو کوئی کسی پیر پیغمبر یا بھوت پری کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے سو اس پر شرک ثابت ہے۔ (تقویۃ الایمان)

کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب، ملعون مشرب، اسی لئے نکلا ہے کہ اللہ و رسول تک شرک کا حکم پہونچا ئے، پھر اور کسی کی کیا گنتی۔

تف ہزار تف بر روئے بددینی۔

اب دیکھنا ہے کہ اس امام بے لگام کے مقلد کہ بڑے موحد بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا ساتھ دیتے ہیں یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھنے کی کچھ لاج کرتے ہیں۔ اللہ کی بیشمار درودیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے ادب داں غلاموں پر۔

ذرا ملاحظہ ہو، مدینہ طیبہ کے راستے میں نامعقول باتیں کرنا وہابیہ کا جزو ایمان ہے، جو نہ کرے ان کے نزدیک مشرک ہو جائے۔

مسلمانو! صرف یہ ہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پر نور مالک للام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے، نہیں نہیں بلکہ اس کے مذہب میں جو شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ کو چلے اگر چہ چار پانچ کوس کے فاصلہ سے (کہ کہیں وہابیت کے شرک شدالرجال کا ماتھا نہ ٹھنکے) اس پر راستہ میں بے ادبیاں بیہودگیاں کرتے چلنا فرض عین و جزو ایمان ہے۔ یہاں تک کہ اگر اپنے مالک و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وجلال کے خیال سے با ادب مہذب بنکر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہو جائیگا۔ اسی کتاب ضلالت مآب کے اسی مقام میں۔

"رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے بچنا۔ تقویۃ الایمان

بھی انہیں امور میں گنا دیا، جنہیں خدا پر افتراء کر کے کہتا ہے، یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جو کوئی کسی پیر پیغمبر کے لئے کرے اس پر

شرک ثابت ہے۔

سبحان اللہ! نامعقول باتیں کرنا بھی جزو ایمان نجدیہ ہے، بلکہ سچ پوچھو تو اسکا تمام ایمان اسی قدر ہے، وہ تو خیر یہ ہوگئی کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آیت کریمہ۔

"فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج"

پوری یاد نہ آئی ورنہ راہ مدینہ میں فسق وفجور کرتے چلنا بھی فرض کہہ دیتا، وہ بھی ایسا کہ جو وہاں فسق سے باز آئے مشرک ہو جائے، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حضرات نجدیہ! خدارا انصاف، کیا افعال عبادت سے بچنا انبیاء واولیاء ہی کے معاملہ سے خاص ہے، آپس میں ایکدوسرے کے ساتھ شرک کے کام جائز ہیں؟ نہیں جو شرک ہے ہر غیر خدا کے ساتھ شرک ہے، تو آپ حضرات اپنے کسی نذیر بشیر، یا پیر فقیر یا مرید رشید، یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستے میں لڑتے جھگڑتے، ایکدوسرے کا سر پھوڑتے ماتھا رگڑتے چلا کیجئے، ورنہ دیکھو کھلم کھلا مشرک ہو جاؤ گے، ہرگز مغفرت کی بو نہ پاؤ گے کہ تم نے غیر حج کی راہ میں ان باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا تھا، اور اس جوتی پیزار میں یہ نفع کیسا ہے کہ ایک کام میں تین مزے۔

جدال ہونا تو خود ظاہر، اور جب بلاوجہ ہے تو فسوق بھی ظاہر اور رفث کے معنی ہر نامعقول بات کے ٹھہرے تو وہ بھی حاصل، ایک ہی بات میں ایمان نجدیت کے تینوں رکن کامل، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

الحمدللہ، خامۂ برق بار رضا خرمن سوزی نجدیت میں سب سے نرالا رنگ رکھتا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

اقول وباللہ التوفیق، احکام الٰہیہ دو قسم ہیں۔

اول تکوینیہ: مثل احیاء واماتت، قضائے حاجت ودفع مصیبت، عطائے دولت، رزق، نعمت، فتح اور شکست وغیرہا عالم کے بندوبست۔

دوم تشریعیہ: کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا [illegible]

مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک، قال اللہ تعالیٰ۔

ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یأذن بہ اللہ۔

کیا ان کے لئے خدا کی الوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے واسطے دین میں وہ راہیں نکال دیں ہیں جنکا خدا نے حکم نہ دیا۔ اور بروجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں۔

قال اللہ تعالیٰ: فالمدبرات امرا۔

قسم ان مقبول بندوں کی جو کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں،

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تحفہ اثناعشریہ میں فرماتے ہیں۔

حضرت امیر وذریۂ طاہرہ او در تمام امت بر مثال پیراں و مرشداں می پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند۔ وفاتحہ ودرود وصدقات ونذر بنام ایشاں رائج ومعمول گردیدہ چنانچہ جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است۔

حضرت امیر یعنی حضرت مولیٰ علی مشکل کشا اور ان کی اولاد طاہرہ کو تمام امت اپنے مرشد جیسے سمجھتی ہے اور امور تکوینیہ کو انہیں سے وابستہ جانتی ہے، اور فاتحہ، درود، صدقات اور ان کے ناموں کی نذر وغیرہ دینا رائج ومعمول ہے۔

مگر کچے وہابی ان دو قسموں میں فرق کرتے ہیں۔ اگر کہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات فرض کی یا فلاں کام حرام کر دیا تو شرک کا سودا نہیں اچھلتا، اور اگر کہئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعمت دی یا غنی کر دیا تو شرک سوجھتا ہے۔ یہ ان کا نرا تحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب نامہذب میں کچاپن ہے، جب ذاتی وعطائی کا تفرقہ اٹھا دیا پھر احکام میں فرق کیسا؟ سب یکساں شرک ہونا لازم۔

ان کا امام مطلق وعام کہہ گیا:

کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

نیز کہا۔

کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان ہے۔ تقویۃ الایمان

صاف تر کہا:

کسی کی راہ ورسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں۔ تو جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ تقویۃ الایمان

اور آگے اسکا قول:

سو اللہ کے حکم پہونچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دینا ہے۔ تقویۃ الایمان

اس میں وہ رسول کو حاکم نہیں ماننا صرف مخبر و پیام رساں ماننا ہے اور اس سے پہلے حصر کیساتھ تصریح کر چکا ہے کہ

پیغمبر کا اتنا ہی کام ہیکہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے، تقویۃ الایمان

نیز کہا کہ:

انبیاء اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا، سو ان میں بڑائی یہ ہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں، صرف بتانے، جاننے، پہچاننے پہوچانے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم ان کے ہیں، فرائض کو انہوں نے فرض کیا محرمات کو انہوں نے حرام کر دیا۔

تقویۃ الایمان

آخر ہمیں جو احکام معلوم ہوئے اپنے بزرگوں سے آئے انہیں ان کے اگلوں نے بتائے، یونہی طبقہ بطبقہ تبع کو تابعین، تابعین کو صحابہ، صحابہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، تو کیا کوئی یوں کہے گا کہ نماز میرے باپ نے فرض کی ہے، یا زنا کو میرے استاد نے حرام کر دیا، نبی کی نسبت یوں کہے گا تو وہی ذاتی عطائی کا فرق مان کر، اور وہ کسی کی راہ ماننے اور اسکا حکم سند جاننے کو ان افعال سے گن چکا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے خاص کئے ہیں۔ اور انہیں غیر کے لئے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا، اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی کہ۔

پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں، یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح

کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ تفویہ

تو ذاتی عطائی کا تفرقہ دین نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ڈال دے گا وہ کہہ چکا۔ نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے۔ اس نے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اس کے سوا مت مانو۔ تفویہ

جب رسول کو ماننے ہی کی نہ ٹھری تو رسول کا حاکم ماننا اور فرائض ومحرمات کو رسول کے لئے فرض وحرام کر دینے سے جاننا کیوں کر شرک نہ ہوگا۔ غرض وہ اپنی پکی دھن کا پکا ہے، ولہذا احمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینہ طیبہ کے گرد پیش کے جنگل کا ادب فرض کیا اور اس میں شکار وغیرہ منع فرمایا، مگر جو ارشاد ہوا کہ مدینے کو حرم میں کرتا ہوں، اس چوٹی کے موحد نے کہ جابجا کہتا ہے:

خدا کے سوا کسی کو نہ مانو۔ تفویۃ

صاف صاف حکم شرک جڑ دیا، اور اللہ تعالیٰ واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

تو مناسب ہوا کہ بعض احادیث وہ بھی ذکر کی جائیں جن میں احکام تشریعیہ کی اسناد صریح ہے۔ نیز اس قسم کی خاص چند آیتوں کا ذکر بھی محمود اگرچہ استیعاب نہ آیات میں منظور اور نہ احادیث میں مقدور۔

واللہ الھادی الی منائر النور۔

ہم پہلے چند آیتیں قسم اول یعنی احکام تکوینیہ کی تلاوت کرتے ہیں پھر احکام تشریعیہ کا بیان آیات واحادیث سے مسلسل رہے، وباللہ التوفیق۔

آیت: ان کل نفس لما علیھا حافظ۔

کوئی جان نہیں جس پر ایک نگہبان متعین نہ ہو۔ یعنی ملائکہ ہر شخص کے حافظ ونگہبان رہتے ہیں۔

آیت ۲: ان الذین توفھم الملائکۃ۔

بیشک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے۔

آیت ۳: جاءتھم رسلنا یتوفونھم۔

ہمارے رسول ان کے پاس آئے انہیں موت دینے کو۔

آیت ۴۔ ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ۔

کاش تم دیکھو جب کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے۔

آیت ۵۔ ان الخزی الیوم والسوء علی الکافرین تتوفٰھم الملائکۃ ظالمی انفسھم۔

بیشک آج کے دن رسوائی اور مصیبت کافروں پر ہے جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ستم ڈھائے ہوئے ہیں۔

آیت ۶۔ کذلک یجزی اللہ المتقین الذین تتوفھم الملائکۃ طیبین۔

ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیز گاروں کو جنہیں موت فرشتے دیتے ہے پاکیزہ حالت میں۔

جعلنا اللہ منھم بفضل رحمتہ بھم، آمین

آیت ۷۔ الٓر کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید۔

یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اتاری تا کہ تم اے نبی لوگوں کو اندھیریوں سے نکال لو روشنی کی طرف، ان کے رب کی پروانگی سے غالب، سراہے گئے کی راہ کی طرف۔

آیت ۸۔ ولقد ارسلنا موسی بآیتنا اَن اخرج قومک من الظلمات الی النور۔

اور بیشک بالیقین ہم نے موسی کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسی! تو نکال لے اپنی قوم کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف۔

اقول: اندھیریاں کفر وضلالت ہیں اور روشنی ایمان ہدایت، جسے غالب سراہے گئے کی راہ فرمایا۔ اور ایمان وکفر میں واسطہ نہیں، ایک سے نکالنا قطعاً دوسرے میں داخل کرنا ہے، تو آیات کریمہ صاف ارشاد فرمارہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسی علیہ الصلوۃ والسلام، نے کفر سے نکالا اور ایمان کی روشنی دیدی۔ اس امت کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر سے چھڑاتے ایمان عطا فرماتے ہیں، اگر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا، انہیں اس کی طاقت نہ ہوتی تو رب عزوجل کا انہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو معاذ اللہ تکلیف مالا یطاق تھا۔ الحمد للہ، قرآن عظیم نے کیسی تکذیب فرمائی امام وہابیہ کے اس حصر کی۔

پیغمبر خدا نے بیان کردیا کہ مجھ کو نہ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی، میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کو کیا کرسکوں، غرض کہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعوی ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرادیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنادیوے، دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں، انبیا میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مرادیں پوری کر دیں یا فتح وشکست دے دیویں یا غنی کردیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں، ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں۔ عاجز اور بے اختیار۔

ملخصا تقویۃ الایمان

مسلمانو! اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور ان آیتوں حدیثوں سے کہ اب تک گزریں ملاؤ، دیکھو یہ کس قدر شدت سے خدا اور رسول کو جھٹلا رہا ہے، خیر اسے اس کی عاقبت کے حوالے کیجئے، شکر اس اکرم الاکرمین کا بجالایئے جس نے ہمیں ایسے کریم اکرم دائم الکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دلوایا، ان کے کرم سے امید واثق ہے کہ بعونہ تعالیٰ محفوظ بھی رہے۔

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم، اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصۂ خدا ہے، انک لا تھدی من احببت ، وغیرہا میں اسی کا تذکرہ ہے، کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں پیسہ کوڑی بے عطائے خدا کوئی بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا۔ تا خدا نہ دہد سلیمان کے دہد

یہی فرق ہے جسے گم کرکے تم ہر جگہ بہکے،، اور افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض ، میں داخل ہوئے۔

نسأل اللہ العافیۃ وتمام العافیۃ و دوام العافیۃ والحمدللہ رب العالمین۔

الامن والعلی ۱۵۷ تا ۱۷۰

* * *

(۴۰) احکام شریعت حضور کے سپرد ہیں

۲۹۷۲۔ **عن** عبدالله ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلیٰ الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل حرم مكة ، فلم تحل لا حد كان قبلی ولا تحل لا حد بعدی ، و انما احلت لی ساعة من نهار ، لا یختلی خلا ها ، ولا یعضد شجرها ، ولا ینفر صیدها ، ولا یلتقط لقیطها الا لمعرف ، فقال العباس رضی الله تعالیٰ عنه : الا الا ذخر لصاغتنا و قبورنا ، قال : الا الا ذخر ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا، تو مجھ سے پہلے اور میرے بعد کسی کے لئے حلال نہیں، فقط میرے لئے ایک ساعت دن میں حلال ہوا، اس کی گھاس نہ کاٹی جائے درخت نہ تراشے جائیں، شکار نہ بھڑکایا جائے، گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ شخص جو لوگوں میں اعلان کرے، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے، فرمایا: مگر اذخر۔

۲۹۷۳۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما فتح الله تعالیٰ علیٰ رسوله مكة قام فی الناس فحمد الله واثنی علیه ، ثم قال : ان الله حبس عن مكة الفیل وسلط علیها رسوله والمؤمنین ، وانها لن تحل لاحد كان قبلی ، وانها احلت لی ساعة من نهار ، وانها لن تحل لاحد بعدی ، فلا ینفر صیدها ولا یختلی شوكها ، ولا تحل ساقطتها الا لمنشد ، ومن قتل له قتیل فهو بخیر النظرین ، اما ان یفدی واما ان یقتل ، فقال العباس رضی الله تعالیٰ عنه : الا الاذخر یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ! فانا نجعله فی قبورنا وبیوتنا ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الا الاذخر ، فقام ابو شاه رجل من اهل الیمن فقال : اكتبوا لی

۲۹۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الاذخر والحشیش فی القبر ، ۱/ ۱۷۹۔
الصحیح لمسلم ، باب تحریم مكة و تحریم صیدها ، ۱/ ۴۳۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۵۳ ☆ السنن الكبرى للبیهقی ، ۲/ ۴۰۹
۲۹۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الاذخر والحشیش فی القبر ، ۱/ ۱۸۰
الصحیح لمسلم ، باب تحریم مكة و تحریم صیدها ، ۱/ ۴۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۴۳۸ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۲۹۹۲۹ ، ۱۰/ ۳۸۹

یارسول الله! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اکتبوا لابی شاه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے حمد وثنا بیان فرمائی اس کے بعد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ اور خانۂ کعبہ کی ہاتھیوں سے حفاظت فرمائی اور ابرہہ کو خائب وخاسر کیا، اور آج اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مؤمنین کو فاتح فرمایا، مجھ سے پہلے یہ کسی کے لئے حلال نہ ہوا، اور میرے لئے آج دن کی ایک ساعت میں حلال ہوا تھا لیکن اب میرے بعد کسی کے لئے حلال نہ ہوگا، اسکا شکار نہ بھڑکایا جائے، خاردار درخت نہ کاٹے جائیں، گری پڑی چیز اعلان کرنے والے کے علاوہ کوئی نہ اٹھائے، اور جسکا کوئی شخص قتل کردیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے خواہ فدیہ لے لے خواہ قصاص، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لئے ہے، فرمایا: مگر اذخر۔ یمن کے باشندہ ابوشاہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! یہ خطبہ مجھے لکھوادیں، فرمایا: ابوشاہ کے لئے لکھدو۔ ۱۲م

۲۹۷۴۔ **عن** صفية بنت شيبة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: سمعت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخطب عام الفتح فقال: یا ایها الناس! ان الله حرم مكة یوم خلق السموات والارض فهی حرام الی یوم القیامة، لا یعضد شجرها ولا ینفر صیدها ولا یأخذ لقطتها الا منشد، فقال العباس رضی الله تعالیٰ عنه: الا الاذخر فانه للبیوت والقبور، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الا الا ذخر۔

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے دن ہی مکہ مکرمہ کو حرم محترم بنایا تھا لہذا وہ قیامت تک حرام ہی رہے گا، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں، یہاں شکار کو نہ بھڑکایا جائے، اور کوئی گری پڑی چیز نہ اٹھائے مگر وہ جو اعلان کرے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مگر اذخر کہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: مگر اذخر۔

۲۹۷۴۔ السنن لابن ماجة، باب فضل مكة،
شرح السنة للبغوی، ۲۹۷/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸۷/۵
نصب الرایة للزیلعی، ۱۰۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۳/۳

﴿۳۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمہ محققین تصریح فرماتے ہیں: کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں۔

آیت کریمہ۔ قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ۔

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لائے اللہ اور نہ پچھلے دن پر، اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے حرام کردیا ہے اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

آیت کریمہ۔ ماکان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم، ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔

نہیں پہونچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کردیں اللہ ورسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار ہے اپنے معاملہ کا، اور جو حکم نہ مانے اللہ ورسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بھٹکا۔

یہاں سے ائمہ مفسرین فرماتے ہیں: حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبل طلوع آفتاب اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مول لے کر آزاد کردیا تھا اور متبنیٰ بنادیا تھا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی امیہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیام دیا، اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں، جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یارسول اللہ! میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں، ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی، ان کے بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا، اس پر یہ آیت کریمہ اتری، اسے سنکر دونوں بھائی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہوگیا۔ ظاہر ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہوجائے، خصوصا جبکہ وہ اسکا کفو نہ ہو، خصوصا جبکہ عورت کی شرافت خاندانی کواکب ثریا سے بھی بلند وبالا ہو، بایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزت جل جلالہ نے بعینہ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض الٰہی کے ترک پر فرمائے جاتے

اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا۔ یعنی رسول جو بات تمہیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ بھی تو اب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہوگئی۔ مسلمانوں کو نہ ماننے کا اصلا اختیار نہ رہا، جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہو جائیگا۔

دیکھو! رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگر چہ فی نفسہ خدا کا فرض نہ تھا، ایک مباح اور جائز امر تھا، ولہذا ائمۂ دین خدا اور رسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقوی ہے جسے رسول نے فرض کیا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں۔

امام عارف باللہ سید عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے، اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کہا اور وتر کا نام واجب رکھا، یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے، تو امام اعظم نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق و تمیز کر دیں، اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا، جبکہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دیدیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں،

اسی میں ہے:۔

حضرت عزت جل جلالہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! گیاہ اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے، فرمایا: اچھا نکال دی، اسکا کاٹنا جائز کر دیا۔ اگر اللہ سبحانہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت میں چاہیں مقرر فرمائیں۔ تو حضور ہرگز جراءت نہ فرماتے، کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنیٰ فرمادیں۔ الامن والعلی ۱۷۲

۲۹۷۵ـ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علیٰ امتی لأخرت صلاة العشاء الی ثلث اللیل۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر امت کو مشقت میں ڈالنے کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی رات تک ہٹادیتا۔

۲۹۷۶ ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو لا ان اشق علی امتی لاخرت صلاة العشاء الی نصف اللیل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں عشاء کو آدھی رات تک ہٹادیتا۔

۲۹۷۷ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اخر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلاة العشاء فاحتبس عنها حتی نام الناس واستیقظوا، ثم ناموا ثم استیقظوا ، فقام عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فناداه ، الصلوة یارسول الله ! فخرج یقطر رأسه وقال : لولا ان اشق علی امتی لاخرت هذه الصلاة الی هذه الساعة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی۔ حضور حجرۂ مقدسہ سے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے پھر بیدار ہوئے، اس کے بعد پھر بیٹھے بیٹھے سونے لگے پھر بیدار ہوئے، لوگوں کی یہ کیفیت دیکھکر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہوئے نماز کے لئے ندا دی، یارسول اللہ نماز، اب حضور تشریف لائے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، فرمایا: اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ جانتا تو اس نماز کو اتنی موخر کرکے

۲۹۷۵ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱٤/٤ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۳۱/۱

۲۹۷٦ـ السنن لابن ماجه، ب اب وقت صلاة العشاء ۵۰/۱

پڑھتا۔ ۱۲م

۲۹۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: مکثنا ذات لیلة ننتظر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصلوة العشاء الآخرة فخرج الینا حین ذهب ثلث اللیل او بعده، فلاندری اشیٔ شغله فی اهله او غیر ذلك، فقال حین خرج: انکم لتنتظرون صلوة ماینتظرها اهل دینٍ غیر کم، ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بهم هذه الساعة۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب ہم نماز عشا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منتظر تھے کہ حضور تہائی رات گذرنے یا اس کے بعد تشریف لائے، پتہ نہیں حضور کو اپنے دولت خانہ میں کوئی ضروری کام تھا یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ، جب تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم آج اس وقت ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے سوا کسی دوسرے مذہب کا کوئی اس کے انتظار میں نہیں، اگر میری امت پر بھاری نہ ہوتا تو میں اسی وقت یہ نماز پڑھاتا۔

۲۹۷۹۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی بنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلوة المغرب ثم لم یخرج حتی ذهب شطر اللیل فخرج فصلی بهم ثم قال: ان الناس قد صلوا وناموا وانتم لم تزالوا فی صلوة ما انتظر تم الصلوة، ولولا الضعیف والسقیم احببت ان اؤخر هذه الصلوة الی شطر اللیل۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن مغرب کی نماز پڑھائی پھر باہر تشریف نہ لائے یہانتک کہ رات کا

۲۹۷۷۔ الصحیح لمسلم، باب وقت العشاء وتاخیرها، ۱/۲۲۹
الجامع الصحیح للبخاری، باب النوم قبل العشاء لمن غلب، ۱/۸۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۲۱۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۸۵۹، ۸/۵۸
السنن للنسائی، باب آخر وقت العشاء، ۱/۲۳
۲۹۷۸۔ الصحیح لمسلم، باب وقت العشاء و تاخیرها، ۱/۲۲۹
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۵٤
السنن لابی داؤد، باب وقت العشاء الآخرة، ۱/۶۰
الجامع الصحیح للبخاری، باب النوم قبل العشاء لمن غلب، ۱/۸۱

ایک حصہ گزر گیا، اس کے بعد تشریف لاکر نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا: دوسرے لوگ نماز پڑھکر سو چکے ہیں اور تم جب تک نماز ہی میں ہو جب تک نماز کا انتظار کر رہے ہو۔ اگر تم میں بوڑھے اور بیمار نہ ہوتے تو مجھے یہ ہی پسند تھا کہ اس نماز کو رات کے اس حصہ تک مؤخر کرتا۔

۲۹۸۰۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لولا ضعف الضعیف وسقم السقیم لاخرت صلوۃ العشاء الآخرۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بوڑھے ناتوان کی کمزوری اور بیماری کا خیال نہ ہوتا تو نماز عشا کو مؤخر کردیتا۔

۲۹۸۱۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: ان اللہ عزوجل قد فرض علیکم الحج، فقال رجل فی کل عام فسکت عنہ حتی اعادہ ثلثا، فقال: لو قلت: نعم، لوجبت، ولووجبت ماقمتم بہا، ذرونی ماترکتکم، فانما ہلک من کان قبلکم بکثرۃ سؤالہم واختلافہم علی انبیائہم، فاذا امرتکم بالشئ فخذوا بہ مااستطعتم، واذا نہیتکم عن شئ فاجتنبوہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے تم پر حج بیت اللہ فرض فرمایا ہے، ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! کیا ہر سال؟ حضور خاموش رہے انہوں نے تین مرتبہ یہ ہی سوال کیا تو فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہوجاتا، اور جب واجب ہوجاتا تو تم ادا نہیں کرپاتے۔ جب تک میں خود تم پر کوئی حکم صادر نہ کروں اس وقت تک تم مجھے چھوڑے رہو کہ

۲۹۷۹۔ السنن لابی داؤد، باب وقت العشاء الآخرۃ، ۱/ ۶۱
السنن للنسائی، باب آخرت وقت العشاء، ۱/ ۲۳
المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۴۰۹
۲۹۸۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۴۵۸، ۷/ ۳۹۳
۲۹۸۱۔ السنن للنسائی، باب وجوب الحج، ۲/ ۱
الصحیح لمسلم باب فرض الحج مرۃ فی العمر ۱/ ۴۳۲

تم سے پہلی امتیں اسی سبب ہلاک ہوئیں کہ اپنے نبیوں سے زیادہ سوالات کر کے اپنے اوپر تنگی مول لے لی اور پھر نافرمانی کی۔ سنو! جب میں کسی چیز کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو اور جب منع فرماؤں تو باز رہو۔ ۱۲م

۲۹۸۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قام فقال : ان اللہ کتب علیکم الحج ، فقال الاقرع بن حابس التیمی : کل عام؟ یارسول اللہ ! فسکت فقال : لو قلت : نعم لوجبت ، ثم اذاً لا تسمعون ولا تطیعون ولکنہ حجۃ واحدۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجمع عام میں ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض فرمایا، اقرع بن حابس بولے: یارسول اللہ! کیا ہر سال فرض ہے؟ حضور خاموش رہے پھر فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا، پھر نہ تم سنتے اور نہ بجالاتے لیکن حج عمر میں ایک ہی بار فرض ہے۔ ۱۲م

۲۹۸۳۔ **عن** امیر المؤ منین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: لما نزلت ، وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ، قالوا: یارسول اللہ ! الحج فی عام؟ فسکت ، ثم قالوا : أفی کل عام ؟ فقال : لا ، ولو قلت : نعم، لوجبت ، فنزلت : یا أیہا الذین امنوا ! لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤ کم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "اور اللہ ہی کے لئے لوگوں پر حج بیت اللہ فرض ہے جو صاحب استطاعت ہو" تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! حج ہر سال فرض ہے، حضور خاموش رہے، پھر عرض کیا: کیا ہر سال فرض ہے، فرمایا: نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، اے ایمان والو! بہت چیزوں کے

۲۹۸۲۔ السنن للنسائی ، باب وجوب الحج ، ۱/۲
السنن الکبری للبیهقی ، ۱۷۸/۵ ☆ المستدرک للحاکم ، ۴۷۰/۱
تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۲/ ۶۵ ☆ السنن للدارقطنی ، ۲۷۹/۲
۲۹۸۳۔ السنن لابن ماجہ ، باب فرض الحج ، ۲۰۷/۲
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۸۷۰ ، ۲۰/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۲۶۰/۱۲
الدر المنثور للسیوطی ، ۵۵/۲ ☆

بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر اسکا حکم تمہارے لئے ظاہر کیا جائے تو تمہیں ناپسند ہو۔۱۲م

۲۹۸٤۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قالوا یارسول الله! الحج فى كل عام؟ قال: ولوقلت: نعم، لوجبت، ولووجبت لم تقوموابها، ولولم تقوموا بها عذبتم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا حج ہر سال فرض ہے؟ فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہوجاتا، اور ہر سال فرض ہوجاتا تو تم اس کو ادا نہیں کرپاتے اور جب تم ادا نہیں کرپاتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے۔

﴿۳۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور کے فرمان اقدس کا مطلب یہ ہے کہ جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب یا حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہوجائے، یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع کیا وہ مباح وبلاحرج ہے۔

وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہوکر ہر جگہ پوچھتے ہیں، خدا ورسول نے اسکا کہاں حکم دیا ہے؟ ان احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا ورسول نے کہاں منع کیا ہے، جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا، تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ ورسول پر افتراء کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو منع کیا نہیں اور تم منع کررہے ہو۔

مجلس میلاد مبارک، قیام، فاتحہ اور سوم وغیرہا مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہوجاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، حجۃ الخلف خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں اسکا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا۔ فنور الله مترله واكرم عنده نزله، آمین،

امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

من خصائصه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه كان يخص من شاء بماشاء من الاحكام۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے مستثنیٰ فرمادیتے۔

میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے:۔

شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی رائے سے جو راہ چاہیں قائم فرمادیں، مردوں پر ریشم پہننا حرام حضور نے اسی طور پر فرمایا، گیاہ اذخر کا استثناء اسی طور پر گذرا نماز عشا کے مؤخر نہ ہونے اور حج کی ہر سال فرضیت صادر نہ کرنے کی وجہ بھی اسی قبیل سے متعلق ہیں۔

بلکہ امام جلیل جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع کیا۔

باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانہ یخص من شاء بماشاء من الاحکام۔

باب اس بیان کا کہ خاص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں۔ امام قسطلانی نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کئے تھے اور امام سیوطی نے دس۔ پانچ وہ اور پانچ دیگر۔

فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کردیئے اور پندرہ اور بڑھائے اور ان کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ بائیس واقع ہوئے، وللہ الحمد،

ان کی تفصیل اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سنیئے۔

(۴۱) ششماہی بکری کی قربانی جائز فرمادی

۲۹۸۵۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات یوم فقال: من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا فلا یذبح حتی ینصرف، فقام خالی ابو بردۃ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: یا رسول اللہ! فعلت، فقال: ھو شیء عجلتہ، قال: فان عندی جذعۃ ھی خیر من مسنتین

۲۹۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ذبح قبل الصلوۃ اعادہ، ۲/ ۸۳۴
الصحیح لمسلم، کتاب الاضاحی، ۲/ ۱۵۴

اذبحها ؟ قال : نعم اجعله مكانه ولن تجزئ عن احد بعدك ،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ عید اضحیٰ کی نماز سے فارغ ہوئے تو خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں یہ بھی فرمایا: جو ہماری طرح نماز پڑھتا ہے اور ہمارے قبلہ پر عامل ہے تو نماز عید سے پہلے قربانی نہ کرے میرے۔ ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں تو قربانی کرچکا، فرمایا: تم نے وقت سے پہلے کردی، بولے: میرے پاس بکری کا ششماہی بچہ ہے مگر دو بکریوں سے بھی اچھا ہے کیا میں اس کو ذبح کرسکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں، اس کی جگہ اس کو کردو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

﴿۳۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں۔

۲۹۸٦ ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم النحر : من كان ذبح قبل الصلوة فليعد ،فقام رجل فقال : يارسول الله اهذايوم يشتهى فيه اللحم ، وذكرهنة من جيرانه ، كأن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صدقه ، قال : وعندى جذعة هى احب الى من شاتى لحم ،أفاذبحها قال: فرخص له ، فقال : لاادرى ابلغت رخصة من سواه ام لا ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دن خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: جس نے نماز سے قبل قربانی کی ہو وہ دوبارہ کرے، ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن تو گوشت کھانے کا ہے، پھر انہوں نے اپنے پڑوسیوں پر گوشت بطور ہدیہ عطیہ تقسیم کرنے کا ذکر کیا، ایسا معلوم ہورہا تھا کہ حضور ان کے فعل کی تصدیق فرمارہے ہیں، پھر انہوں نے خود ہی عرض کی: میرے پاس ایک بکری کا ششماہی بچہ ہے جو بکری سے زیادہ مجھے پسند ہے، تو کیا میں اس کی قربانی کردوں؟ حضور

۲۹۸٦ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ماىشتهى ، من اللحم يوم النحر ، ۲/ ۸۳۲
الصحيح لمسلم ، كتاب الاضاحى ، ۲/ ۱۵٤

نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی حضرت انس کہتے ہیں: اب مجھے یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہ رخصت صرف ان کے لئے تھی یا عام حکم تھا۔

امام نووی نے فرمایا: یہ حضرت انس کا قول خود ان کے اپنے اعتبار سے ہے ورنہ حدیث سابق سے بات واضح ہوگئی کہ یہ حکم خاص ابو بردہ کے لئے تھا۔

۲۹۸۷۔ **عن** عقبة بن عامر الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قسم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین اصحابه ضحایا فصارت لعقبة رضی الله تعالیٰ عنه جذعة، فقلت: یارسول الله! صارت لی جذعة، قال: ضح بها۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے ان کے حصہ میں ششماہی بکری آئی حضور سے حال عرض کیا، فرمایا: تم اسی کی قربانی کردو۔

﴿۳۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے، لا أرخصه لاحد فیها بعد، تمہارے بعد اور کسی کے لئے اس میں رخصت نہیں۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:۔

احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر قول صحیح۔ صحیح قول کے مطابق احکام شرعیہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں۔

الامن والعلی ۱۷۸

۲۹۸۸۔ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قسم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی أصحابه رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین غنما، فاعطانی عتوداً جذعاً فقال: ضح به، فقلت انه جذع من المعز اضحی به؟ قال: نعم، ضح به فضحیت به۔

۲۹۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قسمة الاضاحی بین الناس، ۸۳۲/۲

الصحیح لمسلم، باب من الاضحیة، ۱۵۵/۲

السنن الکبری للبیهقی، ۴۵۲/۹

۲۹۸۸۔ السنن الکبری للبیهقی، ۴۶۳/۹

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے درمیان بکریاں تقسیم فرمائیں، مجھے بھی ایک ششماہی بکری عنایت فرما کر ارشاد فرمایا: قربانی کرو، میں نے عرض کیا: یہ تو ششماہی بچہ ہے کیا اسی کی کردوں؟ فرمایا: ہاں، اسی کی قربانی کردو لہذا میں نے قربانی کی۔

(۴۲) چند بی بیوں کے لئے نوحہ کرنا جائز فرمادیا

۲۹۸۹۔ **عن** ام عطیة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: لما نزلت هذه الآية، يبايعنك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يعصينك في معروف، قالت: منه النيا حة، قالت: فقلت: يارسول الله! الا ال فلان، فانهم كانوا اسعدوني في الجاهلية فلا بد لي من ان اسعدهم، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: الا ال فلان۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیعت زناں کی آیت اتری اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی، اور مردے پر بیان کر کے رونا چیخنا بھی گناہ تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں گھر والوں کو استثناء فرمادیجئے کہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر میری ایک میت پر نوحہ کیا تھا، تو مجھے ان کی میت پر نوحے میں ان کا ساتھ دینا ضرور ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا وہ مستثنیٰ کردیئے۔

۲۹۹۰۔ **عن** ام سلمة اسماء بنت يزيد الانصارية رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قالت امرأة من النسوة: ما هذا المعروف الذي لا ينبغي لنا ان نعصيك فيه، قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لا تنحن، قلت: يارسول الله! ان بني فلان قد اسعدوني على عمي ولا بد لي من قضائهم فابى علي فراجعته مرارًا فاذن لي في قضائهن، فلم انح بعد قضائهن۔

حضرت ام سلمہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حاضر بارگاہ رسالت ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! و لا یعصینک فی المعروف الآیة، میں کس چیز کا ذکر ہے جس سے ہمیں منع کیا گیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۲۹۸۹۔ الصحیح لمسلم، باب نهی النساء عن النیاحة، ۱/۳۰۴

۲۹۹۰۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورة الممتحنه، ۲/۱۶۴

تم نوحہ مت کرو، یہ سنکر میں بولی: یارسول اللہ! فلاں خاندان کی عورتوں نے میرے چچا کے مرنے پر نوحہ خوانی کی تھی تو مجھ پر ان کا بدلہ اتارنا ضروری ہے، حضور نے انکار فرمادیا۔ میں نے کئی بار حضور سے عرض کی آخر حضور نے اجازت دیدی، پھر اس کے بعد میں نے کہیں نوحہ نہ کیا۔

۲۹۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان خولة بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت: یارسول اللہ! کان ابی واخی ماتا فی الجاھلیة، وان فلانة اسعدتنی وقد مات اخوھا، فلابد لی من ان اسعدھا، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذھبی فاسعدیھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! میرے باپ اور بھائی کا انتقال زمانۂ جاہلیت میں ہوا تو فلاں عورت نے نوحہ خوانی میں میرا ساتھ دیا تھا، لہذا مجھے اسکا ساتھ دینا ضرور ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جا اسکا ساتھ دے آ۔

۲۹۹۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لما بایع النساء (لاتبرجن تبرج الجاھلیة الاولیٰ) قالت امرأة: یارسول اللہ! اراك تشترط علینا ان لا نتبرج، وان فلانة قد اسعدتنی وقد مات اخوھا، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذھبی فاسعدیھا ثم تعالی فبایعینی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عورتوں نے اس بات پر بیعت کی کہ زمانۂ جاہلیت کی طرح اجنبی لوگوں کے سامنے عورتیں بے پردہ نہیں جائینگی تو ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہم پر یہ حکم لازم فرمارہے ہیں اور میرا حال یہ ہے کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میرا ساتھ دیا تھا اور اب اسکا بھائی انتقال کر گیا ہے، فرمایا: جاؤ اور نوحہ میں اسکا ساتھ دو پھر مجھ سے آکر بیعت کرو۔ ۱۲م

۲۹۹۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ☆ تفسیر سورة الممتحنة،

۲۹۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ ۲۱۱/۱۱

﴿۳۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بات ظاہر ہے کہ گذشتہ احادیث میں ہر عورت کے لئے رخصت اسی کے ساتھ خاص تھی کہ اس میں دوسری شریک نہ تھی، لہذا امام نووی کے قول پر اس بات کی تردید نہ کی جائے کہ انہوں نے فرمایا: یہ رخصت صرف حضرت ام عطیہ کے لئے خاص تھی۔

اسی طرح وہ تعارض بھی دور کیا جاسکتا ہے جس میں بعض حضرات کو اشکال پیش آیا کہ قربانی سے متعلق احادیث حضرت ابو بردہ بن نیار اور حضرت عقبہ بن عامر دونوں کے لئے کیسے ہوسکتی ہیں کہ تخصیص تو صرف ایک ہی کی متصور ہوگی۔

دفع تعارض کی صورت یہ ہوگی کہ دونوں احادیث میں حکم ہے خبر نہیں، اور اس میں شک نہیں کہ جب شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت ابو بردہ کو ایک حکم میں خاص کردیا تو ان کے علاوہ تمام امت اس بات میں شریک ہوئی کہ کسی کے لئے ششماہی بکری کی قربانی جائز نہیں، پھر حضرت عقبہ بن عامر کو خاص کیا تو اب بھی یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ تمہارے سوا کسی کے لئے جائز نہیں، اور صرف انہیں پر منحصر نہیں بلکہ بعد میں جسکے لئے بھی حضور فرماتے جاتے سب کے لئے ہر مرتبہ یہ حکم تخصیص صادق فافہم فقد خفی علی کثیر من الاعلام۔

الامن والعلی ۱۷۹

(۴۳) حضرت اسماء کی عدت وفات اور سوگ فقط تین دن متعین فرمایا

۲۹۹۳۔ **عن** اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: لما اصیب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: تسلمی ثلاثا ثم اصنعی ماشئت۔

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔

✿✱✿✱✿

۲۹۹۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۸/ ۲۸۲

﴿۳۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اس حکم عام سے استثناء فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

الامن والعلی ۱۸۰

(۴۴) تعلیم قرآن کو بیوی کا مہر قرار دیدیا

۲۹۹۴۔ **عن** ابی النعمان الازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا خطب امرأۃ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اصدقها، قال: ماعندی شئ، قال: اما تحسن سورۃ من القرآن فاصدقها السورۃ، ولا تکون لاحد بعدك مهرا۔

حضرت ابوالنعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہر دو، عرض کی: میرے پاس کچھ نہیں، فرمایا: کیا تجھے قرآن کریم کی کوئی سورت نہیں آتی، وہ سورت سکھانا ہی اسکا مہر کر، اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔

(۴۵) حضرت خزیمہ کی گواہی دو مردوں کے برابر فرمادی

۲۹۹۵۔ **عن** عمارۃ بن خزیمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان عمه رضی اللہ تعالیٰ عنه حدثه وهو من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابتاع فرسا من اعرابی فاستتبعه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لیقضیه ثمن فرسه، فاسرع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المشی وبطأ الاعرابی، فطفق رجال یعترضون الاعرابی فیساومونه بالفرس ولا یشعرون ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابتاعه، فنادی الاعرابی رسول اللہ

۲۹۹۴۔ الاصابه لابن حجر، ۷/ ۳۴۰

۲۹۹۵۔ السنن لابی داؤد، باب اذا علم الحاکم صدق شهادۃ الواحد، ۲/ ۵۰۸

السنن للنسائی، باب التسهیل فی ترالاشهاد علی البیع، ۲/ ۱۹۹

شرح معانی الآثار للطحاوی،

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/ ۱۳۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/ ۳۲۵

المصنف لابن ابی شیبة، ۴/ ۵۳۸ ☆ الاصابه لابن حجر، ۲۳۹۲

کنز العمال للمتقی، ۳۷۰۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۸۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: ان کنت مبتاعا ھذا الفرس والا بعتہ، فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین سمع نداء الاعرابی فقال: اولیس قد ابتعتہ منک؟ قال الاعرابی: لا واللہ! ما بعتکہ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بلیٰ قد ابتعتہ منک، فطفق الاعرابی یقول: ھلم شھیدا، فقال: خزیمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انا اشھد انک قد بایعتہ، فاقبل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی خزیمة فقال: لم تشھد؟ فقال: بتصدیقک یارسول اللہ! فجعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شھادة خزیمة بشھادة رجلین۔ الامن والعلی ۱۸۰

حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے چچا صحابی رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا، پھر حضور اس کو اپنے ساتھ لے چلے تا کہ گھوڑے کی قیمت ادا فرمائیں، حضور تو تیزی سے چل رہے تھے لیکن اعرابی آہستہ آہستہ قدم رکھتا تھا، راہ میں کچھ لوگوں نے اس اعرابی سے اس گھوڑے کا مول تول کیا، کیونکہ ان لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ حضور اس کو خرید چکے ہیں۔ اعرابی نے وہاں سے ہی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آواز لگائی کہ آپ گھوڑا لینا چاہیں تو خریدیئے ورنہ میں گھوڑا فروخت کئے دیتا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہیں ٹھہر گئے اور فرمایا: کیا میں نے تجھ سے یہ گھوڑا خرید نہیں لیا؟ اعرابی بولا: نہیں قسم خدا کی! میں نے آپ کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا: کیوں نہیں تو نے بلاشبہ مجھ سے سودا کرلیا ہے، بولا: اچھا کوئی گواہ پیش کیجئے، اس وقت حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس سے گھوڑا خرید لیا ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خزیمہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے گواہی کیسے دی تم تو اس وقت موجود بھی نہ تھے، عرض کی: یارسول اللہ! میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں۔ یہ سنکر انعام میں حضور نے آپ کی گواہی دو مردوں کی شہادت کے برابر فرمادی۔ ۱۲م

۲۹۹۶۔ **عن** خزیمة بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتاع من سواء بن الحارث المحاربی فرسا فجحدہ فشھدلہ خزیمة بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۹۹۶۔ المستدرک للحاکم، ۲۲/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸، ۳۷۰، ۱۳/ ۳۷۹

علیه وسلم : ماحملك علی الشهادة ولم تکن معه ؟ قال : صدقت یارسول الله ! ولکن صدقت بما قلت ، وعرفت انك لاتقول الاحقا ، فقال : من شهد له خزیمة واشهد علیه فحسبه ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سواء بن حارث محاربی اعرابی سے ایک گھوڑا خریدا، وہ بیچ کر مکر گئے اور گواہ مانگا، حضرت خزیمہ نے گواہی دی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو موجود ہی نہیں تھے تم نے گواہی کیسے دی، عرض کی: آپ نے سچ فرمایا میں موجود نہیں تھا، لیکن میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائینگے، اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مرد کی شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا: خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔

﴿۳۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عام "واشهدوا ذوی عدل منکم" سے خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنی فرمادیا۔ الامن والعلی ۱۸۱

(۴۶) روزہ کا کفارہ ایک صحابی کے لئے خود ہی کھالینا حلال فرمادیا

۲۹۹۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : بینما نحن جلوس عند النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذجآءه رجل فقال : یارسول الله ! هلکت ، قال : مالك ؟ قال : وقعت علی امرأتی وانا صائم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هل تجد رقبة تعتقها ، قال : لا ، قال : فهل تستطیع ان تصوم شهرین متتابعین ، قال : لا ، قال : فهل تجد اطعام ستین مسکینا ، قال : لا ، قال : فمکث النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فبینا نحن علی ذلك اتی النبی صلی الله تعالیٰ

۲۹۹۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا جامع فی رمضان ولم یکن له شیء ، ۱/ ۲۵۹
الصحیح لمسلم ، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان ، ۱/ ۳۵۴
الجامع للترمذی ، باب ماجاء فی کفارة الفطر فی رمضان ، [illegible]
السنن لابی داؤد ، باب کفارة من اتی اهله فی رمضان ، ۱/ ۳۲۵
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی کفارة من افطر یوما الخ ، ۱/ ۱۲۰
المعجم الاوسط للطبرانی ، ۲/ ۳۶۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۴/ ۲۲۱

علیه وسلم بعرق فیما تمر ، والعرق المکتل ، قال : این السائل ؟فقال: انا ، قال : خذ هذا فتصدق به ، فقال الرجل: أعلی افقر منی ؟یارسول الله ! فوالله اما بین لابتیها یرید الحرقین اهل بیت افقر من اهل بیتی ،فضحك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی بدت انیا به ثم قال : اطعمه اهلك ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا، فرمایا: کیا ہے؟ عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی، فرمایا: غلام آزاد کرسکتا ہے؟ عرض کی: نہ، فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی: نہ، فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاسکتا ہے؟ عرض کی: نہ، اتنے میں خرمے خدمت اقدس میں لائے گئے، حضور نے فرمایا: انہیں خیرات کردے، عرض کی: کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر، مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سنکر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا: جا اپنے گھر والوں کو کھلادے۔

۲۹۹۸ ۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : اتی رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسجد فی رمضان ، فقال : یارسول الله ! احترقت ،احترقت ، فساله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ماشانه ؟ فقال :اصبت اهلی ، قال: تصدق ، فقال : والله یانبی الله ! مالی شئ وما اقدر علیه ، قال : اجلس ، فجلس فبینا هو علی ذلك اقبل رجل یسوق حمارا علیه طعام ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : این المحترق آنفا ، فقام الرجل ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تصدق بهذا ، فقال : یارسول الله ! أغیرنا ، فوالله ! انا الجیاع ، مالنا شئ ،قال : فکلوه ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ماہ رمضان میں مسجد نبوی میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں برباد ہوگیا، میں برباد ہوگیا، حضور نے پوچھا کیا ہوا؟ عرض کی:

۲۹۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان، ۱/ ۳۵۵

السنن لابی داؤد، باب کفارۃ من اتی اہلہ فی رمضان، ۱/ ۳۳۵

میں اپنی بیوی سے قربت کر بیٹھا، فرمایا: صدقہ کر، بولا: یارسول اللہ! میرے پاس تو کچھ بھی نہیں، فرمایا: اچھا بیٹھ جا، اتنے میں ایک مرد اپنے گدھے پر کھانا لاد کر حاضر ہوا، فرمایا: کہاں ہے بر بادی والا؟، وہ شخص حاضر ہوا تو فرمایا: یہ کھانا صدقہ کردو، بولا: یارسول اللہ! کیا میں اپنے اہل خانہ کے علاوہ پر صدقہ کروں، قسم خدا کی! میرے گھر والے خود فاقہ سے ہیں اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، فرمایا: اچھا تو تم کھالو۔ ۱۲م

۲۹۹۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کلہ انت وعیالك فقد کفر اللہ عنك۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تو اور تیرے اہل وعیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ ادا فرمادیا۔

﴿۳۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا، سوا دو مَن خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہوگیا۔ واللہ! یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے، ہاں ہاں یہ بارگاہ بیکس پناہ "فاؤ لئك یبد ل اللہ سیئاتھم حسنات" کی خلافت کبریٰ ہے، ان کی ایک نگاہ کرم کبائر کو حسنات کردیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گنہگاروں خطاواروں تباہکاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ۔ ولو انھم اذظلموا انفسھم جاؤك الآیة۔

گنہگار تیرے دربار میں حاضر ہوکر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ کرنے والا مہربان پائیں۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

ہدایہ میں ہے، فرمایا:

کل انت وعیالكَ تجزئك ولا تجزئ احدا بعدك

تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

۲۹۹۹۔ السنن للدار قطنی، ۲/ ۲۱۱

سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

انما کان ھذہ رخصة له خاصة، ولو ان رجلا فعل ذلك اليوم لم يكن له بدّ من التكفير۔

یہ خاص اسی شخص کے لئے رخصت تھی، آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علما نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا، وفی الحدیث وجوہ اُخر۔　الامن والعلی ۱۸۲

(۴۷) حضرت سالم کے لئے جوانی میں بھی حرمت رضاعت ثابت فرمادی

۳۰۰۔ **عن** زينب بنت ابى سلمة رضى الله تعالىٰ عنه قالت: قالت ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها: قد جاءت سهلة بنت سهيل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت: يارسول الله! والله! انى لأرى فى وجه ابى حذيفة من دخول سالم، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ارضعيه، فقالت: انه ذولحية فقال: ارضعيه حتى يدخل عليك ويذهب مافى وجه ابى حذيفة، رضى الله تعالىٰ عنه، فقالت: والله! ماعرفته فى وجه ابى حذيفة۔

حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوحذیفہ کی بی بی حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یارسول اللہ! سالم آزاد کردۂ ابوحذیفہ میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے، ابوحذیفہ کو یہ ناگوار ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دودھ پلادو کہ تمہارے پاس بے پردہ آنا جانا جائز ہوجائے، عرض کیا: وہ تو داڑھی والے جوان ہیں، فرمایا: تم دودھ پلاؤ کہ ابوحذیفہ کی ناگواری ختم ہوجائیگی، چنانچہ انہوں نے دودھ پلایا، پھر فرماتی تھیں کہ قسم بخدا! میں نے ابوحذیفہ کے چہرہ میں پھر کبھی ناگواری کے آثار نہیں دیکھے۔ ۱۲ م

۳۰۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرضاع، ۱/ ۴۶۹

السنن للنسائی، [illegible] باب رضاع الکبیر، ۲/ ۶۹

السنن لابن ماجہ، باب رضاع الکبیر، ۲/ ۱۳۹

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۴/ ۲۶۰

المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/ ۶۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۷۲۶، ۶/ ۲۸۴

۳۰۰۱۔ **عن** عمرة بنت عبد الرحمٰن رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قالت ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها : ان امرأة ابى حذيفة ذكرت لرسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخول سالم مولى ابى حذيفة عليها ، فقال لها رسول الله صلى النه تعالىٰ عليه وسلم :ارضعيه ، فارضعته بعد ان شهد بدرا فكان يدخل عليها ۔

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ابوحذیفہ کی بیوی نے سالم غلام آزاد کردۂ ابوحذیفہ کے بارے میں عرض کیا کہ وہ میرے پاس آتا جاتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو دودھ پلادو، لہذا انہوں نے سالم کو دودھ پلادیا اور سالم اس وقت مرد جوان تھے، جنگ بدر میں شریک ہوچکے تھے۔

جوان آدمی کو اول تو عورت کا دودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پیئے تو اس سے پسر رضاعی نہیں ہوسکتا مگر حضور نے ان حکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔

ولہذا ام المومنین ام سلمہ وغیرہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے فرمایا:

مانرى هذه الا رخصة ارخصها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لسالم خاصة ۔

ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرمادی تھی۔ الامن والعلی ۱۸۳

(۴۸) دو صحابیوں کے لئے ریشم کا لباس جائز فرمادیا

۳۰۰۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رخص لعبد الرحمٰن بن عوف والزبير ابن العوام فى لبس الحرير لحكة كانت بهما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے

۳۰۰۱۔ المستدرك للحاكم، كتاب معرفة الصحابة ، ۳/۲۵۱

بدن میں خشک خارش کی وجہ سے ان دونوں حضرات کو ریشمین کپڑے پہننے کی اجازت دیدی۔

(۴۹) حضرت علی کے لئے حالت جنابت میں بھی مسجد میں داخلہ جائز فرمایا

٣٠٠٣ـ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : یاعلی ! لایحل لاحد ان یجنب فی هذاالمسجد غیری وغیرک ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ارشاد فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت داخل ہو۔

٣٠٠٤ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه : لقد اعطی علی بن ابی طالب کرم الله تعالی وجهه الکریم ثلاث خصال لأن تکون لی خصلة منها احب الی من ان اعطی حمر النعم ،قیل : وما هن یا امیرالمؤ منین ؟ قال : تزوجه فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،وسکناه المسجد مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یحل له فیه مایحل له ، والرایة یوم خیبر ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دیدی گئیں کہ ان میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی، سرخ اونٹ عزیز ترین اموال عرب ہیں کسی نے کہا: یا امیر المؤمنین! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: دختر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی، اور ان کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد میں روا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روا تھا۔ یعنی بحالت جنابت رہنا، اور روز خیبر کا نشان۔

٣٠٠٢ـ السنن لابی داؤد، باب فی لبس الحریر لعذر ٢/٥٦١

٣٠٠٣ـ الجامع للترمذی، باب مناقب علی بن ابی طالب، ٢/٢١٤

السنن الکبری للبیهقی، ٧/٦٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٢٨٨٥، ١١/٥٩٩

التفسیر لابن کثیر، ٢/٢٧٤ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر ٧/٣٤٣

٣٠٠٤ـ المستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابة، ٣/١٢٥

۳۰۰۵۔ **عن** ام المؤمنين ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنه قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: الا ان هذا المسجد لايحل لجنب ولا لحائض الا للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وازواجه وفاطمة بنت محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلى، الا بينت لكم ان تضلوا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! یہ مسجد کسی جنب کو حلال نہیں ہے نہ کسی حائض کو مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات وحضرت بتول زہرا اور مولیٰ علی کو۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔ سن لو! میں نے تم سے صاف صاف بیان فرمادیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔

(۵۰) حضرت براء کے لئے سونے کی انگوٹھی جائز فرمادی

۳۰۰۶۔ **عن** محمد بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: رأيت على البراء بن عازب رضى الله تعالىٰ عنه خاتما من ذهب وكان الناس يقولون له: لم تختم بالذهب وقد نهى عنه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال البراء: بينا نحن عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وبين يديه غنيمة يقسمها سبى وخرثى، قال: فقسمها حتى بقى هذا الخاتم، فرفع طرفه فنظر الى اصحابه ثم خفض، ثم رفع طرفه فنظر اليهم، ثم خفض ثم رفع طرفه فنظر اليهم، ثم قال: اى براء! فجئته حتى قعدت بين يديه، فاخذ الخاتم فقبض على كورعى، ثم قال: خذ البس ما كساك الله ورسوله، قال: وكان البراء يقول: كيف تأمرونى ان أضع ما قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: البس ما كساك الله ورسوله۔

حضرت محمد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا، لوگ ان سے کہتے تھے کہ آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی

۳۰۰۵۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۷/ ۶۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۸۳، ۱۲/ ۱۱

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/ ۲۲۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۱۰۴۰

اصفہان لابی نعیم، ۱/ ۲۹۱ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۱۹۳

۳۰۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۷۶ ☆

ہے، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے، حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام ومتاع حاضر تھے، حضور تقسیم فرمارہے تھے، سب بانٹ چکے تو یہ انگوٹھی باقی رہی، حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کرلی، پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کرلی، پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا، اے براء! میں حاضر ہو کر حضور کے سامنے بیٹھ گیا، سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لیکر میری کلائی تھامی پھر فرمایا: لے پہن لے جو کچھ تجھے اللہ ورسول پہناتے ہیں، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار ڈالوں جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لے پہن لے جو کچھ اللہ ورسول نے پہنایا ہے۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الامن والعلی ۱۸۵

(۵۱) حضرت سراقہ کو سونے کے کنگن جائز کردیئے

۳۰۰۷ ـ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لسراقة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه: كیف بك اذالبست سواری كسری، اذا فتح كسری بزمن امیرالمؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فجیئت بسواری كسری الی عمر الفاروق فالبسهما سراقة وقال: قل: برفع یدیك الله اكبر، الحمد لله الذی سلبهما كسری بن هرمز والبسهما سراقة الاعرابی۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: وہ وقت تیرا کیسا ہوگا جب تجھے کسریٰ بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائینگے؟ جب ایران زمانہ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہوا اور کسریٰ کے کنگن، کمربند، تاج خدمت فاروقی میں حاضر کئے گئے، امیر المؤمنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا: اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو۔ اللہ بہت بڑا ہے، سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسریٰ بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے۔

امام زرقانی فرماتے ہیں: اس حدیث سے سونے کا استعمال جائز نہیں ہوتا، کیونکہ وہ تو

۳۰۰۷ ـ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۱۸ ☆ الشفا للقاضی، ۱/ ۶۷۴

حرام ہے، رہا امیر المومنین کا یہ فعل تو یہ محض حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ کا اظہار مقصود تھا ان کو مستقل پہنانا نہیں، اسی لئے تو روایت ہے کہ امیر المومنین نے ان کو اتارنے کا حکم دیا اور ان کو مال غنیمت میں شامل فرمادیا۔ اور اس طریقے کو استعمال کرنا نہیں کہا جاتا۔

اقول: اللہ تعالیٰ فاضل کبیر الشان علامہ زرقانی پر رحم فرمائے، یہاں معجزہ کا اظہار بایں معنیٰ مقصود ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ خبر دینا بالکل حق ثابت ہوا کہ حضرت سراقہ کسریٰ کے کنگن پہنینگے، اور چونکہ پہننا ہی حرام ہے لہذا حرمت کا تعلق پہننے ہی سے مانا جائیگا، تو واضح یہ ہی ہے جو ہمارا مقصود ہے یہ کہ خاص حضرت سراقہ کے لئے رخصت تھی، ہاں حدیث شریف میں ایسا کوئی اشارہ نہ تھا جس سے وہ کنگن حضرت سراقہ کی ملک ثابت ہوتے لہذا امیر المومنین نے صرف پہنانے تک محدود رکھا اور پھر ان کو مال غنیمت میں شامل فرمادیا۔

الامن والعلی ۱۸۶

(۵۲) حضرت علی کو نام وکنیت کے جمع کرنے کی رخصت دیدی

۳۰۰۸ ۔ **عن** محمد بن الحنفية رضى الله تعالىٰ عنهما قال: وقع بين على وطلحة رضى الله تعالىٰ عنهما كلام، فقال طلحة لعلى: ومن جرأتك انك سميت باسمه و كنيت بكنيته وقدقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لايجتمعان، وفى لفظ، قد نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يجمعهما احد من امته بعده فقال على كرم الله تعاليى وجهه الكريم: ان الجرى من اجترأ على الله ورسوله، ادعولى فلانا وفلانا، لنفرمن قريش، فجاؤا فشهادوا ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لعلى: انه سيولد لك ولد، نحلته اسمى و كنيتى، ولا يحل لاحد من امتى بعده ۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی، حضرت طلحہ نے کہا: آپ نے اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ ابوالقاسم کا نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاک نام رکھا اور کنیت بھی حضور کی کنیت، حالانکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک جماعت قریش کو بلاکر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس صلی

۳۰۰۸۔ كنز العمال للمتقى، ٣٧٨٥٤، ٢٩/١٤

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین سے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد تمہارے ایک لڑکا ہوگا میں نے اسے اپنے نام وکنیت دونوں عطا فرمادیئے اور اس کے بعد میرے کسی اور امتی کو حلال نہیں۔

﴿۳۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے رخصت تھی۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں:۔

اس مسئلہ میں علمائے کرام کے متعدد اقوال ہیں، لیکن صحیح قول یہ ہے کہ حضور کے نام پر نام رکھنا جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے، لیکن کنیت درست نہیں، اسی طرح نام وکنیت دونوں کا جمع کرنا بطریق اولیٰ ممنوع ہے ہاں حضرت علی کے لئے دونوں کا اجتماع جائز تھا جو دوسرے کے لئے نہیں۔ ملخصاً

تنویر الابصار میں ہے۔

جسکا نام محمد ہو اس کو ابو القاسم کنیت رکھنا جائز ہے۔

درمختار میں اس کی وجہ یوں بیان ہوئی:۔

نام وکنیت کے جمع کرنے کی ممانعت منسوخ ہو چکی، حضرت علی کا دونوں کو جمع کرنا اس نسخ کی دلیل ہے۔

اقول: یہاں منسوخ کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے جبکہ خود نص حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ یہ رخصت حضرت علی کے لئے خود حضور ہی کی جانب سے تھی اور دوسروں کے لئے ناجائز۔ یہاں مزید تفصیل بھی کی جاسکتی ہے لیکن اس کی گنجائش نہیں۔ ایک خاص بات اور پیش نظر رہے کہ حضور تاکید فرما رہے ہیں کہ لڑکا ہوگا، وہابیہ کے دین میں پیٹ کا حال بتانا کہ نر ہے یا مادہ شرک اکبر ہے، ان بدمذہبوں نے شرک سے حضور کو بھی نہ بخشا۔

الامن والعلی ۱۸۶

۲۰۰۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۷۸۵۴، ۲۹/۱۴

(۵۳) حضرت عثمان غنی کو بغیر شرکت جہاد ثواب وغنیمت دونوں عطا فرمائے

۳۰۰۹ ـ **عن** عثمان بن موهب رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء رجل من اهل مصر وحج البيت فرأى قوما جلوسا ، فقال : من هؤلآء القوم ؟ فقالوا : هؤلاء قريش ،قال : فمن الشيخ فيهم ، قالوا : عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما ، قال : يا ابن عمر ! انى سائلك عن شئ فحدثنى ، هل تعلم ان عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه فر يوم احد ؟ قال : نعم ،قال : تعلم قد تغيب عن بدر ولم يشهد ؟قال : نعم ،قال : تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهد؟قال: نعم قال : الله اكبر ، قال ابن عمر : تعال ابين لك ، اما فرار يوم احد فاشهد ان الله قد عفا عنه وغفرله ، واما تغيبه عن بدر فانه كان تحته بنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكانت مريضة ،فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه ، واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعزبطن مكة من عثمان بعثه مكانه ، فبعث رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيده اليمنى : هذه يد عثمان فضرب بها على يده فقال : هذه لعثمان ، فقال له ابن عمر : اذهب بها الآن معك ـ

حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مصر سے آیا اور اس نے حج کیا، حج بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد اس نے چند حضرات کو ایک جگہ بیٹھے دیکھا تو پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ قریش ہیں، بولا: ان کا سردار کون ہے؟ جواب ملا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اس نے قریب آکر حضرت ابن عمر سے کہا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اسکا جواب عنایت فرمایئے، کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان غزوہ احد سے فرار ہو گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں، پھر پوچھا، کیا آپ جانتے ہیں کہ

۳۰۰۹ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب مناقب عثمان رضى الله تعالىٰ عنه ، ۵۲۳/۱
الجامع للترمذى ، باب مناقب عثمان رضى الله تعالىٰ عنه ، ۲۱۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۲۰/۲ ☆ التفسير لابن كثير ، ۱۱۷/۲
فتح البارى للعسقلانى ، ۵٤/۷ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۳۲۸۲٦ ، ۵۹۰/۱۱
الدر المنثور للسيوطى ، ۸٦/۲ ☆

حضرت عثمان غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے، فرمایا: ہاں، پھر دریافت کیا، کیا آپکے علم میں ہے کہ حضرت عثمان بیعت رضوان کے موقع پر موجود نہ تھے؟ فرمایا: ہاں، اس نے یہ تمام جوابات سنکر کہا اللہ اکبر، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ٹھریئے، میں ان تمام واقعات کی حقیقت تمہیں سناتا ہوں۔ سنو! جنگ احد سے فرار ہو جانے کا معاملہ یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا اور بخشدیا۔ غزوۂ بدر میں شرکت نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاجبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپکے نکاح میں تھیں اور اس وقت بیمار تھیں، لہذا خود حضور نے ان سے فرمایا تھا تمہارے لئے وہی ثواب وہی حصہ ہے جو شریک ہونے والوں کے لئے ہے۔

رہا بیعت رضوان کا قصہ تو سنو! مکہ مکرمہ کی سرزمین پر حضرت عثمان سے بڑھکر کوئی دوسرا معزز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی جگہ اہل مکہ کے پاس اس کو بھیجتے تو بیعت رضوان کا واقعہ ان کے مکہ مکرمہ تشریف لے جانے کے بعد پیش آیا (بلکہ اس بیعت کا سبب ہی حضرت عثمان کا مکہ مکرمہ میں دیر تک ٹھہرے رہنا تھا جس سے غلط افواہ پھیل گئی اور لوگ بے چین ہو گئے تھے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت اپنے داہنے دست اقدس کے بارے میں فرمایا تھا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ پھر دوسرے مبارک ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: یہ عثمان کی بیعت ہے۔

یہ تفصیل بیان فرما کر حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا: اے مصری! یہ معلومات اپنے سامنے رکھنا اور دوسروں کے شکوک وشبہات دور کرنے کے لئے ان کو یہ بتاتے رہنا۔

اس حدیث سے ثابت کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ثواب جہاد بھی عطا فرمایا اور مال غنیمت میں حصہ بھی، یہ حضرت عثمان غنی کی خصوصیت تھی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اسکا حصہ نہیں۔ سنن ابی داؤد میں انہیں حضرت ابن عمر سے ہے۔

۱۰۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قام یعنی یوم بدر فقال: ان عثمان انطلق فی حاجة الله ورسوله، وانی ابایع له فضرب له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بسهم ولم

۱۰۳۰۔ السنن لابی داود، باب فی من جاء بعد الغنیمة سهم له،

یضرب لاحد غاب غیرہ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کے دن مال غنیمت کی تقسیم کے لئے تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: حضرت عثمان اللہ ورسول کی حاجت میں گئے ہیں لہذا ان کی طرف سے میں بیعت کر رہا ہوں، (یہ جملہ بیعت رضوان کے موقع پر فرمایا تھا لیکن راوی سے خلط واقع ہوا۔ ۱۲ م) حضور نے حضرت عثمان کے لئے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے سوا کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا۔

الامن والعلی ۱۸۷

(۵۴) حضرت معاذ کو قاضی ہوتے ہوئے بھی ہدیہ حلال فرمادیا

۳۰۱۱۔ **عن** عبید الله بن صخرا الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لمعاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه حین بعثه الی الیمن : انی قد عرفت بلاء ك فی الدین ، والذی قد زکبك من الدین ، وقد طیبت لك الهدیة ،فان اهدی لك شیٔ فاقبل ،قال : فرجع حین رجع بثلاثین رأسا اهدیت له ۔

حضرت عبید بن صخر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا: مجھے معلوم ہے جو تمہاری آزمائشیں دین متین میں ہو چکیں اور جو کچھ دیون تم پر ہو گئے ہیں ۔ لہذا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایا طیب کر دیئے، اگر کوئی چیز تمہیں ہدیہ دی جائے تو تم قبول کر لو۔ راوی حضرت عبید کہتے ہیں: جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تیس غلام ساتھ لائے کہ انہیں ہدیہ دیئے گئے۔

حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے۔

۳۰۱۲۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله

۳۰۱۱۔ الاصابه لا بن حجر، ۱۰۸/۶ ☆

۳۰۱۲۔ اتحاف السادة، للزبیدی، ۶/ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۱۶۰۲/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۶۸، ۱۱۲/۶ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۴۶۳/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: هدایا العمال حرام کلها ۔

۳۰۱۳ ۔ **عن** حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: هدایا العمال غلول ۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں۔

(۵۵) غبن کو باعث خیار قرار دیدیا

۳۰۱۴ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ذکر رجل لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه یخدع فی البیوع فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: من بایعت فقل لاخلابة فکان اذا بایع یقول: لاخیابة زاد الحمیدی فی مسنده ثم انت بالخیار ثلثا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص یعنی حبان بن منقذ عمرو انصاری یا ان کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: کہ میں فریب کھا جاتا ہوں، یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں، فرمایا: جس سے خریداری کرو یہ کہدیا کرو کہ فریب کی نہیں سہی، پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے، اگر نا موافق پاؤ بیع رد کردو۔

۳۰۱۵ ۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رجلا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یبتاع وفی عقدته ضعف ۔ فاتی اهله نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقالوا: یا رسول اللہ! احجر علی فلان، فانه یبتاع وفی عقدته ضعف، فدعاه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فنهاه عن البیع، فقال یا رسول اللہ انی لا اصبر عن البیع، فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: ان کنت

۳۰۱۳ ۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۲۰۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۱۶۲
فتح الباری للعسقلانی، ۵/ ۲۲۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۶۷، ۶/ ۱۱۱
۳۰۱۴ ۔ الصحیح لمسلم، باب من یخدع فی البیع، ۲/ ۷
السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یقول عند البیع لا خلابة، ۲/ ۴۹۴
۳۰۱۵ ۔ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یقول عند البیع لا خلابة، ۲/ ۴۹۴

غیر تارك للبیع فقل : هاء وهاء ولا خلابة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص خرید وفروخت کرتا لیکن اس میں اس سے چوک ہوجاتی ،ان کے گھر والے حضور اقدس کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ آپ ان کو خرید وفروخت سے روک دیجئے ، کہ وہ خرید وفروخت میں دھوکہ کھاجاتے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور خرید وفروخت سے منع فرمایا: بولے: یارسول اللہ! مجھ سے صبر نہیں ہوسکے گا، فرمایا: اچھا تم چھوڑ نہیں سکتے تو معاملۂ بیع کے وقت یہ کہہ دیا کرو، خبردار اس معاملہ میں فریب اور چکمہ نہیں ۔۱۲م

﴿۳۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور روایت اصح میں امام مالک وغیرہم ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن باعث خیار نہیں، کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کرسکتا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انہیں کو نوازا تھا، اوروں کے لئے نہیں، یہ ہی قول صحیح ہے۔

الامن والعلی ۱۸۸

(۵۶) بعد عصر نماز نفل ممنوع لیکن ام المومنین کے لئے رخصت تھی

۳۰۱۶ ۔ **عن** كريب رضى الله تعالىٰ عنه ان عبد الله بن عباس والمسور ابن مخرمة وعبد الرحمن بن ازهر رضى الله تعالىٰ عنهم ارسلوه الى عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد صلوة العصر وقل لها : انا اخبرنا انك تصليهما ، وقد بلغنا ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عنهما ، وقال ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما : وكنت اضرب الناس مع عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه، قال كريب : فدخلت على عائشة

۳۰۱۶ ۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا كلم وهو يصلى فاشار بيده واستمع ، ۱/۱۶۴
الصحيح لمسلم ، باب الاوقات نهى عن الصلوة فيها ، ۱/۲۷۷
السنن لابى داؤد ، باب الصلوة بعد العصر ، ۱/۱۸۰

الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها فبلغتها مارسلوني ، فقالت : سل ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها ، فخرجت اليهم فاخبرتهم بقولها ، فردوني الى ام سلمة بمثل مارسلوني به الى عائشة ، فقالت ام سلمة رضي الله تعالىٰ عنها : سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينهى عنها ، ثم رأيته يصليهما حين صلى العصر ، ثم دخل علىٰ و عندى نسوة من بنى حرام من الانصار ، فارسلت اليه الجارية فقلت : قومى بجنبه قولى له تقول لك ام سلمة : يارسول الله ! سمعتك تنهى عن هاتين الركعتين واراك تصليهما ، فان اشار بيدى فاستاخرى عنه ، ففعلت الجارية فاشار بيده فاستاخرت عنه ، فلما انصرف قال : يا ابنة ابى امية ! سألت عن الركعتين بعد العصر وانه اتانى ناس من عبد القيس فشغلونى عن الركعتين بعد الظهر فهما هاتان۔

حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مجھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا: جاؤ ان کو ہمارا اسلام عرض کرنا اور عصر کے بعد دو رکعت نماز نفل کے بارے میں پوچھنا، کہ ہمیں معلوم ہوا کہ آپ عصر کے بعد دو رکعتیں ادا کرتی ہیں حالانکہ ہمیں یہ حدیث پہونچی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز سے منع فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: میں ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر حضرت فاروق اعظم کی موجودگی میں لوگوں کو مارتا تھا۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں پہونچا اور ان حضرات کا پیغام پہونچایا، ام المومنین نے فرمایا: جاؤ اس سلسلہ میں ام سلمہ سے پوچھو، میں نے واپس آ کر ان حضرات کو بتایا تو وہی پیغام لیکر مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ کے پاس بھیجا۔ ام سلمہ نے فرمایا: میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان دو رکعتوں سے روکتے ہوئے سنا تھا لیکن ایک مرتبہ عصر کے بعد میں نے آپ کو پڑھتے بھی دیکھا، اس وقت میرے یہاں قبیلہ بنو حرام کی کچھ انصاری عورتیں آئی ہوئی تھیں، لہذا میں نے ایک لونڈی سے کہا: حضور کے پاس جاؤ اور آپ کے پہلو میں کھڑے ہو کر عرض کرو: ام سلمہ عرض کرتی ہیں کہ یارسول اللہ! میں نے تو ان دو رکعتوں کی ممانعت سنی تھی اور اب میں آپ کو پڑھتے دیکھ رہی ہوں، اگر حضور اشارے سے

ہٹائیں تو پیچھے ہٹ آنا ۔ چنانچہ وہ لونڈی گئی اور اس نے ویسا ہی عرض کیا: حضور نے اس کو اشارے سے ہٹایا تو وہ ہٹ آئی، جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ام سلمہ کے پاس آکر فرمایا: اے بنت ابی امیہ! تم نے مجھ سے ابھی عصر کے بعد دو رکعتوں کی بابت پوچھا تھا تو سنو، میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ آئے تھے، انھوں نے ظہر کے بعد کچھ گفتگو شروع کردی جسکے سبب میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا تھا، یہ دو رکعتیں وہی ہیں ۔ ۱۲م

حالانکہ خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں ۔ نیز ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام بھی راوی ہیں ۔

۳۰۱۷ ۔ **عن** ام المومنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يصلى بعد العصر وينهى عنها، ويواصل وينهى عن الوصال ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے اور دوسروں کو منع فرماتے، نیز صوم وصال خود رکھتے تھے اور دوسروں سے باز رکھتے ۔ ۱۲م

۳۰۱۸ ۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس وعن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے قبل نفل نماز سے منع فرمایا، اور اسی طرح نماز فجر کے بعد آفتاب طلوع ہونے سے قبل ممانعت فرمائی ۔ ۱۲م

۳۰۱۹ ۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لاصلوة بعد صلوة العصر حتى تغرب الشمس، ولا صلوة

۳۰۱۷ ۔ السنن لابى داؤد، باب الصلوة بعد العصر، ۱/۱۸۶

الجامع الصحيح للبخارى، باب لا تحرى الصلوة قبل غروب الشمس، ۱/۸۲

۳۰۱۸ ۔ الصحيح لمسلم، باب الاوقات التى نهى عن الصلوة فيها، ۱/۲۷۵

۳۰۱۹ ۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب لا تحرى الصلوة قبل غروب الشمس، ۱/۸۲

الصحيح لمسلم، باب الاوقات التى نهى عن الصلوة فيها، ۱/۲۷۵

بعد صلوة الفجر حتى تطلع الشمس ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نفل نماز نہیں، اور اسی طرح فجر کے بعد آفتاب نکلنے تک کوئی نماز نہیں ۔۱۲م

۳۰۲۰ ۔ **عن** امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد الفجر حتى تطلع الشمس، وبعد العصر حتى تغرب الشمس ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا، اور عصر کے بعد بھی غروب آفتاب تک ممانعت فرمائی ۔۱۲م

۳۰۲۱ ۔ **عن** معاوية رضى الله تعالىٰ عنه قال : انكم لتصلون صلوة، لقد صحبنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فما رأيناه يصليهما ولقد نهى عنهما يعنى الركعتين بعد العصر ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے کچھ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تم اس وقت نماز پڑھتے ہو حالانکہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رہے لیکن ہم نے کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا، یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں ۔۱۲م

﴿۳۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بایں ہمہ ام المومنین عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتیں، علماء فرماتے ہیں: یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے جائز کر دیا تھا۔ امام جلیل خاتم

۳۰۲۰ ۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب لا تتحرى الصلوة قبل غروب الشمس، ۱/ ۸۳
الصحيح لمسلم، باب الاوقات التى نهى عن الصلوة فيها، ۱/ ۲۷۵

۳۰۲۱ ۔ الجامع للبخارى، باب لا تتحرى الصلوة قبل غروب الشمس، ۱/ ۸۲

الحفاظ سیوطی نے انموذج اللبیب پھر امام زرقانی علیہما الرحمہ نے اس کی تصریح فرمائی۔

الامن والعلی ١٨٨

(۵۷) حضرت ضباعہ کے لئے نیت حج میں شرط کی اجازت عطا فرمادی

٣٠٢٢۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: دخل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على ضباعة بنت الزبير رضى الله تعالىٰ عنها فقال لها: لعلك اردت الحج؟ قالت: والله! لااجدنى الا وجعة، فقال لها: حجى واشترطى وقولى: اللهم! محلى حيث حبستنى وكانت تحت المقداد بن الاسود رضى الله تعالىٰ عنه۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چچازاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: حج کا ارادہ ہے؟ عرض کی: یارسول اللہ! میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤنگی) فرمایا: احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگالے کہ الٰہی! جہاں تو مجھے روکے وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔ یہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

٣٠٢٣۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان ضباعة بنت

٣٠٢٢۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الاكفاء فى الدين، ٧٦٢/٢
الصحيح لمسلم، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر، ٣٨٥/١
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الاشتراط فى الحج، ١١٣/١
السنن للنسائى، باب الاشتراط فى الحج، ١٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٦٤/٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٢٢٢٨، ١٢٢/٥
الصحيح لا بن حبان، ٩٧٣ ☆ فتح البارى، للعسقلانى، ٨/٤
المعجم الكبير للطبرانى، ٣٢٤/٢٤ ☆ السنن للبيهقى، ٣٦٣/٥
٣٠٢٣۔ الصحيح لمسلم، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر، ٣٨٥/١
السنن للنسائى، باب الاشتراط فى الحج ١٥/٢
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى الاشتراط فى الحج، ١١٣/١
السنن لا بن ماجه، باب الشرط فى الحج، ٢١١/١
السنن لا بى داؤد، باب الاشتراط فى الحج، ٢٤٧/١
المعجم الكبير للطبرانى، ٣٢٤/٢٤ ☆ السنن للبيهقى، ٣٦٤/٥

الزبیر بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت : یارسول اللہ ! انی ارید الحج فکیف اقول : قال : قولی : لبیک اللھم لبیک ! ومحلی من الارض حیث تحبسنی ، فان لک علی ربک ما استثنیت ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آپکی چچازاد بہن حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حاضر ہوئیں اور عرض کی : یارسول اللہ ! حج کا ارادہ کرچکی ہوں تو اب تلبیہ کس طرح پڑھوں ؟ فرمایا : لبیک اللھم لبیک ، پڑھنے کے بعد یوں کہو : مجھے تو جہاں روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں ، تمہارا یہ استثناء تمہارے رب کے یہاں مقبول رہے گا ۔

۳۰۲۴ ۔ **عن** ضباعة بنت الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : دخل علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا شاکیة فقال : اما تریدین الحج العام ؟ قلت : انی لعلیلة یارسول اللہ ! قال : حجی وقولی : محلی حیث تحبسنی فان حبست او مرضت فقد احللت من ذلک شرطک علی ربک عزوجل ۔

حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھی ، فرمایا : کیا اس سال حج کا ارادہ نہیں ؟ میں نے عرض کی : یارسول اللہ ! میں مریضہ ہوں ، فرمایا : حج کی نیت سے احرام باندھ لو اور یہ شرط کرلو کہ الہی ! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں ۔ اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑگئیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی ۔

۳۰۲۵ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لضباعة بنت الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا : حجی واشترطی ان محلی حیث حبستنی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۰۲۴ ۔ السنن لابن ماجه ، باب الشرط فی الحج ، ۲۱۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۷۰۰/۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۳٦٤/٥
۳۰۲۵ ۔ السنن للبیھقی ، ۳٦٤/٥ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا: حج کی نیت سے احرام باندھ لو اور یہ شرط کرلو کہ الٰہی! جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔ ١٢م

٣٠٢٦ ۔ **عن** اسماء بنت الصديق او سعدى بنت عوف رضى الله تعالىٰ عنهم قالت : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل على ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب رضى الله تعالىٰ عنهما فقال لها : ياعمة! حجى ؟ فقالت : انى امرأة ثقيلة وانى اخاف الحبس فقال : حجى واشترطى ان محلى حيث حبست ۔

حضرت اسماء بنت صدیق یا سعدی بنت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے چچازادی! کیا حج کا ارادہ نہیں ہے؟ عرض کی: میں بیمار عورت ہوں خوف ہے کہ کہیں روک نہ دی جاؤں، فرمایا: حج کے لئے احرام باندھ لو اور یہ شرط کرلو کہ تو مجھے جہاں روک دے گا میں وہاں ہی احرام سے باہر ہوں۔ ١٢م

﴿۴٠﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے ائمۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمائی ورنہ نیت میں شرط اصلا مقبول ومعتبر نہیں۔

بلکہ اس تخصیص میں بعض شوافع بھی ہمارے موافق ہیں، مثلا امام خطابی اور امام اویانی۔ امام عینی نے عمدۃ القاری میں یونہی تصریح فرمائی۔

الامن والعلی ١٨٩

(۵٨) ایک صاحب کو دووقت کی نماز پڑھنے کی شرط پر مسلمان کرلیا

٣٠٢٧۔ **عن** نصر بن عاصم رضى الله تعالىٰ عنه عن رجل منهم رضى الله تعالىٰ عنه انه اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأسلم على انه لا يصلى الا صلاتين فقبل ذلك منه ۔

٣٠٢٦۔ السنن لابن ماجه، باب الشرط فى الحج، ٢١١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٢٠٤/٢٤
٣٠٢٧۔ المسند لاحمد بن حنبل، ☆ كنز العمال للمتقى،

حضرت نصر بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔

﴿۴۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے، امام جلیل سیوطی نے اپنی کتاب مستطاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دیئے کہ فقیر نے بخوف طوالت ان کو ترک کیا۔

الامن والعلی ۱۹۰

(۵۹) موزوں پر مسح کی مدت اور اختیار رسول

۳۰۲۸۔ **عن** خزیمۃ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للمسافر ثلثا ولو مضی السائل علی مسألتہ لجعلها خمسا وفی روایۃ، ولو استزدناہ لزادنا، وفی روایۃ ولو اطنب لہ السائل فی مسألتہ لزاد، وفی روایۃ وایم اللہ! لومضی السائل فی مسئالتہ لجعلہ خمسا۔

ذوالشہادتین حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسح موزہ کی مدت تین رات مقرر فرمائی، اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرور حضور پانچ راتیں کر دیتے، ایک روایت میں ہے، اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور مدت اور بڑھا دیتے، دوسری روایت میں ہے، اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو حضور اور زیادہ مدت عطا فرماتے، تیسری روایت میں ہے، خدا کی قسم! اگر سائل عرض کئے جاتا تو حضور مدت کے پانچ دن کر دیتے۔

﴿۴۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث بلاشبہ صحیح السند ہے۔ اس کے سب رواۃ اجلہ ثقات ہیں، لاجرم اسے امام ترمذی نے روایت کرکے فرمایا: "ھذا حدیث حسن صحیح" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۲۸۔ السنن لابی داؤد، باب التوقیت فی المسح، ۲۱/۱

السنن لابن ماجۃ، باب ماجاء فی التوقیت علی المسح، ۴۲/۱

نیز امام الشان یحی بن معین سے نقل کیا:

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی نے اپنی روایت میں اگر چہ یہ زائد جملہ نقل نہیں فرمایا لیکن مخرج وسند متحد ہیں۔ امام ابن دقیق نے اس حدیث کی تقویت میں طویل بحث کی ہے، نیز امام زیلعی نے نصب الرایہ میں اس کو شرح وبسط سے بیان کیا ہے، فراجعہ ان شئت۔

اس حدیث کی عدم صحت کے سلسلہ میں ایک بڑا شبہ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا: میرے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں کہ عبد اللہ جدلی کا حضرت خزیمہ بن ثابت سے سماع ثابت نہیں۔

تو اس سلسلہ میں عرض ہے امام بخاری کی جانب سے یہ شکایت عموماً پائی جاتی ہے، کیونکہ ان کے نزدیک اتصال سند کے لئے سماع شرط ہے خواہ ایک مرتبہ ہی ثابت ہو۔

لیکن صحیح مذہب جمہور یہی ہے کہ فقط معاصرت ہی اتصال سند کے لئے کافی ہے، امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں، اور امام مسلم نے مقدمہ صحیح مسلم میں اس کی واضح طور پر تردید فرمائی ہے۔ لاجرم امام بخاری کے شیخ امام الناقدین یحی بن معین نے، اور امام بخاری کے شاگرد امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا۔

اقول: اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ بھی پیش نظر رہے کہ سماع ثابت نہ ہونے سے صرف یہ ہی تو ہوگا کہ حدیث منقطع ہو جائیگی اور یہ کوئی جرح نہیں کہ یہ ہمارے یہاں نیز تمام محدثین جو مرسل کو قبول کرتے ہیں مقبول ہے اور یہ ہی مذہب جمہور ہے۔

یہاں ابن حزم ظاہری کی بھنبھناہٹ پر بھی کان دھرنے کی ضرورت نہیں کہ اس نے تو امام جدلی کی روایت کو ہی غیر معتمد قرار دیدیا، یہ ابن حزم جرح وتنقید میں دو اندھوں یعنی سیلاب وآتشزدگی کی طرح ہے کہ اس نے تو امام ترمذی تک کو مجاہیل میں شمار کرڈالا تھا۔

امام جدلی کی عظمت شان تو اس سے عیاں ہو جاتی ہے کہ علم حدیث کے دو عظیم امام احمد بن حنبل اور یحی بن معین ان کو ثقہ مانتے ہیں۔ پھر ابن حزم ان حضرات کے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے، یہ بے چارہ تو اس سلسلہ میں اکیلا ہے کسی نے بھی اس جیسی بات نہ کہی۔ دیکھئے امام بخاری بھی جرح کر رہے ہیں تو صرف یہ ہی کہ امام جدلی کا سماع ثابت نہیں، روایت جدلی پر ان

کی طرف سے کوئی تنقید منقول نہیں، اور امام ترمذی تو تصحیح فرما چکے، نیز تقریب التہذیب میں علامہ ابن حجر نے ان کو ثقہ فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

یہ حدیث صحیح حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض واختیار میں نص صریح ہے، ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا موکد بقسم، کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور پانچ دن کردیتے، اصلاً گنجائش نہ رکھتا تھا، کما لایخفی۔

اور یہاں جزم خصوص بے جزم عموم نہ ہوگا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خبر خاص تخییر ارشاد نہ ہوئی تھی، تو جزم کا منشا وہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپرد واختیار حضور سید الانام ہیں، علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ والسلام۔

الامن والعلی ۱۹۲

(۶۰) مسواک اور اختیار رسول

۳۰۲۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند كل صلوة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرمادیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔

۳۰۳۰۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله

۳۰۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب السواك یوم الجمعة، ۱۲۲/۱
الصحیح لمسلم، باب السواك، ۱۲۸/۱
السنن للنسائی، باب الرخصة بالسواك بالعشی، ۳/۱
السنن لابن ماجه، باب السواك ۲۵/۱
الموطا لمالك، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۱/۱
المعجم الكبیر للطبرانی، ۲۸۰/۵ ☆ السنن للبیهقی، ۳۵/۱
الصحیح لابن حبان، ۱۴۲ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۹۶/۷
المسند لابی عوانه، ۱۹۱/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۱۳/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۴۸/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۶۴/۱
۳۰۳۰۔ السنن للنسائی، باب الرخصة فی السواك بالعشی، ۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۹/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۶۳/۱

تعالیٰ علیہ وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتھم عند کل صلوۃ بوضوء ، ومع کل وضوء بسواك ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہوتو میں ان پر فرض کردوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

﴿۴۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: یہ حدیث متواتر ہے۔ تیسر وغیرہ میں اس کی تصریح ہے۔

اقول: امر دو قسم ہے۔

اول حتمی۔ جسکا حاصل ایجاب اور اس کی مخالفت معصیت۔

وذلك قوله تعالیٰ:

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ

ڈریں وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔

دوم ندبی۔ جسکا حاصل ترغیب اور اس کے ترک میں وسعت۔

وذلك قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

امرت بالسواك حتی خشیت ان یكتب علی ۔

مجھے مسواک کا حکم ملا یہانتک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں فرض ہو جائے۔

امر ندبی تو یہاں قطعا حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے۔ امر حتمی بھی دو قسم ہے۔

اول ظنی۔ جسکا مفاد وجوب۔

دوم قطعی جسکا مقتضی فرضیت۔

ظنیت خواہ من جہۃ الروایۃ ہو یا من جہۃ الدلالت، ہمارے حق میں ہوتی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردہ عزت کے گرد ظنون کو اصلا بار نہیں، تو قسم واجب اصطلاحی حضور کے حق میں متحقق نہیں، وہاں یا فرض ہے یا مندوب، امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں اس کی وضاحت فرمائی

اب واضح ہو گیا کہ ان ارشادات کریم کے قطعا یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی امت

پر ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض کر دیتا، مگر ان کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کی، اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں؟ وللہ الحمد۔

عن۔ امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك مع كل وضوء۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا پاس ہے ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک ان پر فرض کر دیتا۔

۳۰۲۱۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : تستاکوا فان السواك مطهرة للفم مرضاة للرب، ما جاء نی جبرئیل الا او صانی بالسواك حتی لقد خشیت ان یفرض علی وعلی امتی، ولو لا انی اخاف ان اشق علی امتی لفرضته لهم۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کرو کہ مسواک منہ کو پاکیزہ اور رب عزوجل کو راضی کرتی ہے، جبرئیل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیت کی، یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہوا کہ جبرئیل مجھ پر اور میری امت پر مسواک فرض کر دینگے، اور اگر مشقت امت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر فرض کر دیتا۔

یہاں جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی طرف بھی فرض کر دینے کی اسناد ہے۔

۳۰۲۲۔ **عن** عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیهم السواك عند كل صلوة كما فرضت علیهم الوضوء۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۰۲۱۔ السنن لابن ماجه، باب السواك، ۱/۲۵

الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۳

۳۰۲۲۔ المستدرك للحاکم ۱/۱۴۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲۲۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کالحاظ نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت مسواک ان پر فرض کردوں جس طرح میں نے وضو ان پر فرض کردیا ہے۔

یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت پر فرض کردیا۔

٣٠٣٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك والطیب عند كل صلوة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا خیال نہ ہوتو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوش بولگانا فرض کردوں۔

یہاں خوشبو کی بھی فرضیت زائد فرمادی۔

٣٠٣٤۔ **عن** عبدلله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو لا ان اشق علی امتی ان امرتهم ان یستاكوا بالاسحار۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرمادیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اٹھ کر مسواک کریں۔

٣٠٣٥۔ **عن** زید بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو لا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند كل صلوة، ولأ خرت العشاء الی ثلث اللیل۔

٣٠٣٣۔ كنز العمال للمتقی، ٢٦١٩٥، ١١٦/٩

٣٠٣٤۔

٣٠٣٥۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی السواك ١/ ٥

السنن لابی داؤد، باب السواك، ١/ ٧

السنن للنسائی، باب الرخصة بالسواك بالعشی، ١/ ٣

المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ٣٩٩ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ١/ ٣٥

الصحیح لابن حبان، ١٤٢ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ٥/ ٢٨٠

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشقت امت کا خیال نہ ہوتو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک فرض کردوں اور نماز عشا کو تہائی رات تک ہٹادوں۔

(٦١) گھوڑے اور غلام کی زکوۃ حضور نے معاف فرمادی

٣٠٣٦ ـ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکرم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: قد عفوت عن الخیل والرقیق، فھاتوا صدقة الرقة من کل اربعین درھما درھم۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد: گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ تو میں نے معاف کردی، روپیوں کی زکوۃ دو، ہر چالیس درھم سے ایک درھم۔

﴿۴۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سواری کے گھوڑوں، خدمت کے غلاموں میں زکوۃ واجب نہ ہوئی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ میں نے معاف فرمادی ہے، ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف ورحیم کے ہاتھ میں ہے۔ بحکم رب العالمین جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(٦٢) اللہ ورسول نے زنا کو حرام فرمایا

٣٠٣٧ ـ **عن** المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لاصحابه: ماتقولون فی الزنا، قالوا: حرام حرمه اللہ ورسوله فھو حرام الی یوم القیامة۔

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٠٣٦ ـ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی زکوة الذھب والفضة، ٧٩/١

السنن لابی داؤد، باب فی زکوة السائمة، ٢٢١/١

المسند لاحمد بن حنبل، ٩٢/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٣٤١/١

تاریخ بغداد للخطیب، ٢٩١/١٤ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ١٨٦/٤

٣٠٣٧ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٨/٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٤٩٤/٨

مجمع الزوائد للھیثمی، ١٦٨/٨ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١٥٩/٢

تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمایا: زنا کو کیا سمجھتے ہو؟ عرض کی: حرام ہے اسے اللہ ورسول نے حرام کردیا تو وہ قیامت تک حرام ہے۔

(۶۳) عورت اور یتیم کی حق تلفی حضور نے حرام فرمادی

۳۰۳۸۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: انی احرم عليكم حق الضعيفين اليتيم والمرأة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی، یتیم اور عورت۔

(۶۴) اللہ ورسول نے شراب وغیرہ کی بیع حرام فرمائی

۳۰۳۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عام الفتح يقول: ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال فرماتے سنا: بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کردیا ہے شراب، مردار، سور اور بتوں کا بیچنا۔

(۶۵) ہر نشیلی چیز حضور نے حرام فرمائی

۳۰۴۰۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لاتشرب مسكرا، فانی حرمت كل مسكر۔

۳۰۳۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/ ۶۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى،
كنز العمال للمتقى، ۱۰۰۱، ۱/ ۱۹۸ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۰۱۵

۳۰۳۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب بيع الميتة والاصنام، ۱/ ۲۹۸
الصحيح لمسلم، باب تحريم الخمر والميتة، ۲/ ۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۱۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۶/ ۱۲

۳۰۴۰۔ السنن للنسائى، باب تفسير البتع والمزر ۲/ ۲۷۷
كنز العمال للمتقى، ۱۳۱۵۰، ۵/ ۴۳۴۲

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بیشک نشہ کی ہر شی میں نے حرام کردی ہے۔

٣٠٤١۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انى فرضت على امتى قرأة يس كل ليلة، فمن داوم على قرأتها كل ليلة ثم مات مات شهيدا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی امت پر یٰس شریف کی ہر رات تلاوت فرض کی، جو ہمیشہ ہر شب اسے پڑھے پھر مرے شہید مرے۔

﴿٤٥﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند سعید بن موسی ہیں جو متہم بالکذب ہیں، لیکن محققین کے نزدیک یہ بات ثابت و محقق ہے کہ کسی حدیث کا موضوع ہونا محض کسی کذاب کے سند میں ہونے سے نہیں ہوجاتا چہ جائیکہ راوی صرف متہم بالکذب ہو جب تک دوسرے قرائن اس کی وضع کا فیصلہ نہ کریں، جیسے کسی حدیث کا نص قطعی اور اجماع قطعی کے مخالف ہونا، یا حس سلیم اور وضع کرنے والے کے اقرار سے ثابت ہونا وغیر ہا ذلک،

امام سخاوی نے فتح المغیث میں یہ ہی صراحت کی، اور ہم نے اپنی کتاب " منير العين فى حكم تقبيل الابهامين " میں اس کی مکمل تحقیق کی۔ علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ حدیث ضعیف غیر موضوع پر فضائل میں عمل کرنا جائز۔" الهاد الكاف فى حكم الضعاف" میں اسکا بیان پورے طور پر موجود ہے۔

اس حدیث اور اس فرضیت سے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جسکا جواب فتاوی فقیر العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ کے مجلد پنجم کتاب مسائل شتی میں مذکور، والله الهادى الى معالى الامور۔

الامن والعلی ١٩٧

٣٠٤١۔ الامالی للشجری، ١١٨/١ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ٢٧٩/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٣١/٤ ☆ الحاوی للفتاوی، ٤٧١/١

(۶۶) حضور کی حرام کردہ چیز اللہ کی حرام کردہ چیز کے مثل ہے

۳۰۴۲ ـ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ ، الا یوشك رجل شبعان علی اریکتہ یقول : علیکم بھذا القرآن ، فما وجد تم فیہ من حلال فاحلوہ ، وما وجد تم فیہ من حرام فحرموہ ، الا لایحل لکم الحمار الاھلی ولا کل ذی ناب من السبع ولا لقطۃ معاھد الا ان یستغنی عنھا ، وان ماحرم رسول اللہ مثل ماحرم اللہ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو! مجھے قرآن کے ساتھ اسکا مثل ملا، یعنی حدیث، دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے یہ ہی قرآن لئے رہو، جو اس میں حلال ہے اسے حلال جانو، جو اس میں حرام ہے حرام مانو۔ سن لو! تمہارے لئے پالتو گدھا حرام ہے، ہر کیلے والا درندہ حرام ہے اور ذمی کافر کا گرا پڑا مال بھی حرام جب تک وہ اس سے مستغنی نہ ہو۔ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ بھی اس کے مثل ہے جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۴۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں صراحۃ حرام کی دو قسمیں فرمائیں، ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا۔ دوسرا وہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کیا۔ اور فرمادیا کہ وہ دونوں برابر ویکساں ہیں۔

اقول: مراد واللہ اعلم نفس حرمت میں برابری ہے تو اس ارشاد علماء کے منافی نہیں کہ خدا کا فرض رسول اللہ کے فرض سے اشد واقوی ہے۔ الامن والعلی ۱۹۷

۳۰۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فیمن روی حدیثا ۲/ ۹۱
السنن لابی داؤد، باب فی لزوم السنۃ، ۲/ ۶۳۲
السنن لابن ماجہ، باب اتباع سنۃ رسول اللہ ﷺ، ۱/ ۳

(٦٧) حضور شارع وبانی دین اسلام ہیں

٣٠٤٣۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان جهيش ابن اويس النخعى رضى الله تعالىٰ عنه ورجالا من قبيلته اتوا الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال :

الايا رسول الله انت مصدق فبوركت مهديا وبوركت هاديا
شرعت لنادين الحنيفة بعد ما عبدنا كامثال الحمير طواغيا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جہیش ابن اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے باریاب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے، قصیدہ عرض کیا، از ان جملہ یہ اشعار ہیں۔

یارسول اللہ! حضور تصدیق کئے گئے ہیں، حضور اللہ عزوجل سے ہدایت پانے میں بھی مبارک، اور خلق کو ہدایت فرمانے میں بھی مبارک، حضور ہمارے لئے دین اسلام کے شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے۔

﴿۴۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں صراحۃ تشریع کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوئی ہے۔

لہذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

قداشتهر اطلاقه عليه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، لانه شرع الدين والاحكام۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور ومعروف ہے، اس لئے کہ حضور نے دین متین واحکام دین کی شریعت نکالی۔

اسی قدر پر بس کیجئے کہ اس میں سب کچھ آ گیا، ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو

٣٠٤٣۔ الاصابة لابن حجر، ٢٦٥/١

جامع ہوا۔ میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جن میں حضور کی طرف امر و نہی وقضا وامثالھا کی اسناد ہے۔

نوٹ۔ زیادت وضاحت کے لئے ہم ان میں سے کچھ نقل کررہے ہیں۔ ۱۲م

(۶۸) حضور نے بہت چیزوں سے منع فرمایا اور بہت کا حکم دیا

۳۰۴۴۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نهانا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نشرب فی آنیة الذهب والفضة وان ناکل فیها، وان نلبس الحریر والدیباج وان نجلس علیه۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کو منع فرمایا، نیز ریشم و دیبا کا لباس پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع کیا۔ ۱۲م

۳۰۴۵۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نهانا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المیاثر الحمر وعن القسی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زرد ریشم اور مصری ریشمی کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا۔

۳۰۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان وفد عبد القیس اتوا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فامرهم باربع ونهاهم عن اربع، امرهم بالایمان باللہ عزوجل وحده، قال: هل تدرون ماالایمان باللہ وحده؟ قال: اللہ ورسوله اعلم، قال: شهادة ان لا اله الا اللہ وان محمد رسول اللہ، واقام الصلوٰة،

۳۰۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب افتراش الحریر، ۲/ ۸۶۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۳۹۸ ☆ السنن للدارقطنی، ۴/ ۲۹۳
المسند لابی حنیفة، ۱۴۸ ☆

۳۰۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لبس القسی، ۲/ ۸۶۸
المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۱۰۰ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴/ ۲۶۳
الحاوی للفتاوی، ۱/ ۳۲ ☆

۳۰۴۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تحریض النبی ﷺ وفد عبد القیس، الخ، ۱/ ۱۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۲۴۳

وایتاء الزکوۃ ، وصوم رمضان ، وتعطوا الخمس من الغنم ونهاهم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وفد عبد القیس حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا، توحید کا حکم دیا۔ پھر فرمایا، جانتے ہو توحید کیا ہے؟ بولے: اللہ و رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا توحید ہے، نماز کا حکم دیا زکوۃ کی ادائیگی اور رمضان کے روزوں کا حکم فرمایا۔ نیز فرمایا کہ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرتے رہنا۔ اور چار چیزوں سے منع فرمایا: ٹھلیا، تو بنی، لکڑی کا کھکل کیا ہوا برتن اور تار کول کے پیالے سے (یہ چاروں برتن شراب کے لئے استعمال ہوتے تھے۔)

۳۰۴۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یباع الطعام اذا اشتراه حتی یستوفیه ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلہ خرید کر اس کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۳۰۴۸۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابصر نخامة فی قبلة المسجد فحکها بحصاة ثم نهی ان یبزق الرجل بین یدیه او عن یمینه ، ولکن عن یساره او تحت قدمه الیسری ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار قبلہ میں تھوک جما ہوا دیکھا تو اس کو کھرچ کر صاف فرمادیا، پھر سامنے اور داہنی جانب تھوکنے سے منع فرمایا، ہاں بائیں جانب اور بائیں قدم کے نیچے۔

۳۰۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ماذکر فی الاسواق، ۱/ ۲۸۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۱۲ ☆

۳۰۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البزاق عن یسارہ ۱/ ۵۹
المسند للحمیدی، ۷۲۸ ☆

۳۰۴۹۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ان يبيع حاضر لباد ، ولا تناجشوا ولا يبيع الرجل علی بيع اخيه ، ولا يخطب علی خطبة اخيه ، ولا تسأل المرأة طلاق اختها لتكفأ ما في انائها ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہری دیہاتی کے ہاتھ فروخت نہ کرے، آپس میں بولی کے ذریعہ چیزیں نہ خریدو۔ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام دے، اور عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے کہ پھر خود اسکا حصہ حاصل کرلے۔

۳۰۵۰ ۔ **عن** ابی قتادة الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ان يجمع بين التمر والزهو ، والتمر والزبيب ، ولينبذ كل واحد منهما علی حدة ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پکی اور ادھ پکی کھجوروں، نیز پکی کھجوروں اور منقی کے شیرہ کو ملانے سے منع فرمایا، لہذا ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو علیحدہ رکھا جائے۔

۳۰۵۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نهی ان يسافر بالقرآن الی ارض العدو ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دار الحرب میں قرآن کریم لیجانے سے منع فرمایا۔

۳۰۴۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب لا يبيع علی بيع اخيه ۲۸۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۶۳/۱ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ۲۶۰/۷
تاريخ بغداد للخطيب، ۷۲/۸ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۰ کلیا

۳۰۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من رأى ان لا يخلط البسر، ۸۳۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۳۵۹/۱۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۶۷/۱۰

۳۰۵۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب كراهية السفر بالمصاحف الخ، ۴۱۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۷/۲ ☆ الكامل لابن عدی، ۲۱۲/۶
السنن الكبری للبيهقی، ۱۰۸/۹ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ۱۵۲/۱۴
حلية الاولياء لابی نعيم ۳۲۲/۸ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۳۶۸/۲

۳۰۵۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عن الشرب من فی السقاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو منع فرمایا۔

۳۰۵۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان یصلی الرجل مختصرا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

۳۰۵۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یقیم اخاہ من مقعدہ و یجلس فیہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو کسی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھے۔

۳۰۵۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یلبس الرجل ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران یا ورس گھاس کے رنگے ہوئے کپڑے استعمال

۳۰۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری　باب الشرب من فم السقاء، ۸۴۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل　۲۹۳/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۷۶/۱۱
الصحیح لابن خزیمۃ، ۵۲۵۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۰۵/۱۱
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲۰/۶ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۷۶/۴
۳۰۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الخصر فی الصلوۃ،
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۹/۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۳۶۴/۱
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۴۸/۲ ☆
۳۰۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یقیم الرجل اخاہ یوم الجمعۃ، ۱۲۴/۱
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۲۲۲ ☆
۳۰۵۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب النعال السبتیۃ وغیرھا، ۸۷۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۶۶/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵۰/۵

کرے۔

۳۰۵۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن اشتمال الصماء، وان یجتبی الرجل فی ثوب واحد لیس عن فرجہ منہ شئ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پورے طور کپڑے میں لپٹنے اور اس طرح کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا کہ شرمگاہ کھلی رہ جائے۔

۳۰۵۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن التلقی، وان یبتاع المہاجر للاعرابی، وان تشترط المرأۃ طلاق اختہا، وان یستام الرجل علی سوم اخیہ، ونہی عن النجش، وعن التصریۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا۔ شہر کے باہر ہی چیزوں کو خرید لیا جائے اور بازار نہ پہونچنے دیا جائے۔ شہری دیہاتیوں سے خرید وفروخت کریں، عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کی شرط پر نکاح کرے، کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرلے۔ دلالی کرنے، اور اور جانوروں کو فروخت کرنے کے لئے تھنوں میں دودھ چھوڑے رکھنے سے۔

۳۰۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن الشغار، والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ

۳۰۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایستر من العورۃ، ۱/ ۵۳
المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۲۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲/ ۲۲۴
۳۰۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشروط فی الطلاق، ۱/ ۳۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۱۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۵/ ۳۱۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۵/ ۷۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۶/ ۳۹۹
۳۰۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشغار، ۲/ ۷۶۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۶/ ۳۵۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/ ۳۴۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۷/ ۲۰۰
مسند الحبیب بن الربیع، ۲/ ۳۰ ☆

الآخر ابنته لیس بینهما صداق ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ شغار کا مطلب یہ کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا بھی اپنی بیٹی کا نکاح یونہی کردے اور دونوں کے لئے کوئی مہر متعین نہ کیا جائے کہ یہ بدلہ ہی مہر قرار پائے۔

۳۰۵۹ ۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المتعة عام خیبر ولحوم الحمر الانسیة ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے سال متعہ حرام فرمادیا اور پالتو گدھوں کا گوشت بھی حرام کردیا۔

۳۰۶۰ ۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المحاقلة والمخاضرة والملامسة والمنابذة والمزابنة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے محاقلہ یعنی ایک معین مقدار میں غلہ مالک زمین کو دیکر کاشت کرنے سے منع فرمایا۔ مخاضرہ یعنی زمین کی پیداوار کے ثلث یا ربع کو زمین کے کرایہ میں دینے سے منع فرمایا، مزابنہ یعنی درخت میں لگے پھل معین پیمانے میں بیچنا، ملامسہ یعنی چھونے کی بیع کہ صرف چھوکر بیع کرنا شرط ہوا لٹنے پلٹنے کا اختیار نہ ہو۔ منابذہ یعنی ایک دوسرے کی جانب پھینک دینے سے اس چیز کی بیع ہوجائے اور

۳۰۵۹ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الحمر الانسیة، ۸۲۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۰۴/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۹
التمهید لاحمد بن عبد البر، ۱۰۴/۱۰ ☆ السنن للدارقطنی، ۲۵۹/۳
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۰۱۰، المسند للحمیدی، ۶۰۵
۳۰۶۰ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع المخاضرة، ۲۹۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۲/۲ ☆ المستدرك للحاکم، ۵۷/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۲۴/۷ ☆ السنن للدارقطنی، ۳۶/۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۴۲/۱ ☆ شرح معانی الآثار، ۲۹/۴

دیکھنے کا کوئی موقع نہ ملے۔

٣٠٦١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحها، نهی البائع والمبتاع۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع درختوں پر ناجائز فرمائی اس سے پہلے کہ وہ پھل نفع کے قابل ہوں۔ بائع اور مشتری دونوں کو اس سے منع فرمایا۔

٣٠٦٢۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الذهب بالورق دینا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی چاندی کے عوض ادھار بیع سے منع فرمایا۔

٣٠٦٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الثمر حتی یصلح، ونهی عن الورق بالذهب نساء بناجز۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھل کی بیع قابل نفع سے پہلے ناجائز فرمائی، اور چاندی کی سونے کے عوض ادھار بیع بھی منع فرمائی۔

٣٠٦٤۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نهی النبی صلی

٣٠٦١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحها، ١/ ٢٩٢
السنن لابی داؤد
التمهید لابن عبد البر، ٢/ ١٩١ ☆ مسند الربیع بن حبیب، ٢/ ٤١

٣٠٦٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الورق بالذهب نسیئة، ١/ ٢٩١
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ٢٠ ☆ التمهید لابن عبد البر، ٦/ ٢٨٥

٣٠٦٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب السلم فی النخل، ١/ ٢٩٩
المسند للحمیدی، ٦٢٢ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٤/ ٢٣

٣٠٦٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب السلم فی النخل، ١/ ٢٩٩
المسند لاحمد بن حنبل، ٣/ ١٦١ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ٤/ ٢٥
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢/ ١٣٥ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی، ٦/ ٢٤
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٤/ ٢٨٦ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع النخل حتی یاکل او یؤکل و حتی یوزن ،قلت : وما یوزن؟ قال رجل عندہ : حتی یحرز۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع قابل نفع سے پہلے ممنوع فرمائی، اور جب تک اس لائق نہ ہو کہ اس کو محفوظ کیا جاسکے۔

۳۰۶۵ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع الولاء وعن ہبتہ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولاء کو بیچنے اور ھبہ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۰۶۶ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن بیع حبل الحبلۃ ـ و کان بیعا یتبایعہ اہل الجاہلیۃ ، کان الرجل یتباع الجزور الی ان تنتج الناقۃ ،ثم تنتج التی فی بطنہا ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع حبل الحبلہ سے منع فرمایا، یہ ایک طرح کی تجارت تھی جو دور جاہلیت میں رائج تھی ،یعنی ایک شخص اونٹنی اس شرط پر خرید تا کہ اس کی قیمت اس وقت دیگا جب وہ بچہ جنے گی اور اس بچہ کے بھی بچہ ہو۔

۳۰۶۷ ـ **عن** ابی جحیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۰۶۵ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب آثم من تبرا من موالیہ، ۲/۹۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹ ☆ السنن الکبری، للبیہقی، ۱۰/۹۲
التمہید لابن عبد البر، ۳/۷۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۱/۴۱۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۴۸ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۷/۳۳۱
۳۰۶۶ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الغرر وحبل الحبلہ، ۱/۲۸۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۵۶ ☆ شرح السنۃ، للبغوی، ۸/۱۸۶
المسند للحمیدی، ۶۸۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۶/۳۵۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۴/۱۳۲ ☆
۳۰۶۷ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الواشمۃ، ۲/۸۸۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۰۸ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ۶/۲۶۹

وسلم نهى عن ثمن الدم، وثمن الكلب، واكل الربا، وموكله، والواشمة، والمستوشمة۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت سے منع فرمایا، سود کھانا، کھلانا، بدن گودنا اور گدوانا سب حرام فرمایا۔

۳۰۶۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال: نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن ثمن الكلب، وحلوان الكاهن، ومهر البغى۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت کاہن کی اجرت اور زنا کی خرچی سے ممانعت فرمائی۔

۳۰۶۹۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن خاتم الذهب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی۔

۳۰۷۰۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن صوم يوم الفطر والنحر، وعن الصماء۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۳۰۶۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب مهر البغى والنكاح الفاسد، ۸۰۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۲/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۸/۶
المستدرك للحاكم، ۳۳/۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۳۹۸/۸
مجمع الزوائد للهيثمى، ۸۷/۴ ☆ المسند للعقيلى، ۹۴/۴
المعجم الكبير للطبرانى، ۲۶۵/۱۷ ☆

۳۰۶۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب خواتيم الذهب، ۸۷۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۶۸/۲ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۲۰۵/۸
الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۶۱/۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۳۱۹/۶
تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۲۰۰/۱ ☆

۳۰۷۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب صوم يوم الفطر، ۲۸۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۶/۳ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۱۰۴/۳

علیہ وسلم نے عید الفطر اور ایام نحر کے روزوں سے ممانعت فرمائی۔ اور کپڑوں میں لپٹنے سے منع فرمایا۔

۳۰۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: وجدت امرأۃ مقتولۃ فی بعض مغازی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے کسی معرکۂ جہاد غزوۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عورت کو مقتول پایا تو حضور نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے ممانعت فرمادی۔

۳۰۷۲۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن کراء الارض۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ سے منع فرمایا۔

۳۰۷۳۔ **عن** محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: توفی ابن لام عطیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، فلما کان الیوم الثالث دعت بصفرۃ فتمسحت بہ وقالت: نھینا ان نحد اکثر من ثلاث الا بزوج۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ کے کسی بچہ کا انتقال ہوا، تیسرے دن آپ نے خوشبو منگا کر اپنے بدن پر لگائی اور بولیں: ہمیں شوہروں

۳۰۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل النساء فی الحرب، ۱/ ۴۲۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/ ۳۱۵
التاریخ الکبیر للبخاری، ۵/ ۳۱۰ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/ ۲۰۵
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳/ ۲۲۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/ ۳۸۳
الکامل لابن عدی، ۳/ ۹۵۴ ☆
۳۰۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا استاجر ارضا فمات احداھما، ۱/ ۳۰۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۳۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳/ ۲۸۴
السنن للدارقطنی، ۳/ ۳۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۶/ ۱۳۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۵/ ۱۴۲ ☆
۳۰۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب احداد المراۃ علی غیر زوجھا، ۱/ ۱۷۰

کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے روکا گیا ہے۔

۳۰۷۴ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قضی ان الیمین علی المدعی علیه ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مدعی علیہ پر قسم ہے۔

۳۰۷۵ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قضی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالشفعة فی کل مالم یقسم ،فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر غیر منقسم زمین میں شفعہ کا حکم فرمایا۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے پھیر دیئے جائیں تو شفعہ کا حق نہیں رہا۔

۳۰۷۶ ـ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امه بغرة ،عبدا او ولیدة ، فقال الذی قضی علیه : کیف اغرم مالا اکل ولا شرب ولا نطق ولا استهل ، ومثل ذلک بطل ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما هذا من اخوان الکهان ـ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بچے کا فیصلہ فرمایا جسکو اس کی والدہ کے پیٹ میں قتل کر دیا گیا تھا، کہ اس کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دی جائے، جس شخص کو یہ دیت دینا تھی اس نے کہا: میں اس بچہ کی دیت کس طرح دوں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بات کی، نہ رویا، یہ تو ایسی بات تھی کہ آئی گئی

۳۰۷٤ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اختلف الراهن والمرتهن، ٣٤٢/١
شرح معانی الآثار للطحاوی، ١٩١/٣ ☆

۳۰۷۵ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشفعة فیما لم یقسم، ٣٠٧/١
شرح معانی الآثار للطحاوی، ١٢١/٤ ☆ التمهید لابن عبد البر، ٣٦/٧

۳۰۷٦ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکهانة، ٨٥٧/٢
التمهید لابن عبد البر، ١١١/٧ ☆

ہو گئی، اس پر حضور نے فرمایا: یہ آدمی کاہنوں کا بھائی ہے۔

۳۰۷۷۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قضی فيمن زنی ولم يحصن بنفی عام وباقامة الحد عليه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی شخص کو ایک سال شہر بدر کرنے اور حد جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

۳۰۷۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: امر النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اصحابه ان يجعلوها عمرة ويطوفوا، ثم يقصروا ويحلوا ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو عمرہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: طواف کر کے بال کٹوا دو اور احرام کھول دو۔

۳۰۷۹۔ **عن** ام المؤمنين حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم امر ازواجه ان يحللن عام حجة الوداع فقلت: فمايمنعك ؟ فقال: لبدت رأسی وقلدت هدی، فلست احل حتی انحر هديی ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھولنے کا حکم فرمایا، میں نے عرض کی: حضور آپ کیوں نہیں کھولتے ؟ فرمایا: میں نے احرام باندھ لیا اور قربانی کا جانور متعین کر لیا ہے لہذا قربانی کے پہلے احرام نہیں کھولوں گا۔

۳۰۷۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب البكران يجلدان وينفيان، ۲/ ۱۰۱۰

۳۰۷۸۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب متی يحل المعتمر، ۱/ ۲۴۱

السنن لابی داؤد باب افراد الحج،

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۳۰۵ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ۲۷۸۵

۳۰۷۹۔ الجامع الصحيح للبخاری باب حجة الوداع، ۲/ ۶۳۱

المسند لاحمد بن حنبل ۶/ ۲۸۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۱۰۵

البداية والنهاية لابن كثيرة، ۵/ ۱۳۸ ☆

٣٠٨٠ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر الناس ان یکون آخر عهدهم بالبیت ، الا انه خفف عن الحائض ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ آخر میں طواف وداع ضرور کریں لیکن حائضہ عورتوں کو معاف ہے۔

٣٠٨١ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : امر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بزکاة الفطر صاعا من تمر اوصاعا من شعیر ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور اور ایک صاع جو متعین فرمائے۔

٣٠٨٢ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر بزکاة الفطر قبل خروج الناس الی الصلوة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدگاہ جانے سے پہلے فطرہ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

٣٠٨٣ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : فرض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صدقة الفطر او قال : رمضان علی الذکر والانثی والحر

٣٠٨٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب طواف الوداع، ٢٣٦/١
الصحیح لمسلم، کتاب الحج،
الصبح لا بن خزیمة ٢٩٩٩ ☆ المسند للحمیدی، ٥٠٢
٣٠٨١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صدقة الفطر صاعا من تمر، ٢٠٤/١
المستدرک للحاکم ٢٨٣/٢ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٦٤/٢٠
٣٠٨٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقة قبل العید، ٢٠٤/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٦٧/٢ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٥٧٦٣
شرح معانی الآثار للطحاوی، ٤٦/٢ ☆ المسند للعقیلی، ١٧٣/٣
٣٠٨٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صدقة الفطر علی الحر والمملوک، ٢٠٥/١
السنن للنسائی، ☆
شرح السنة للبغوی، ٧٦/٦ ☆ التمهید لابن عبد البر، ١٣٦/٤

والمملوك صاعا من تمر او صاعا من شعير ، فعدل الناس به نصف صاع من بر ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر واجب فرمایا، یا فرمایا: کہ رمضان کا صدقہ، مرد عورت، آزاد و غلام سب کی جانب سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، لوگوں نے بعد میں اس کی مقدار نصف صاع گندم سے معین کی۔

۳۰۸۴ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بقتل الكلاب ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا۔

۳۰۸۵ ـ **عن** ام شريك رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بقتل الوزغ وقال : كان ينفخ على ابراهيم عليه الصلوة والسلام ۔

حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ وچھپکلی کے مارڈالنے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: یہ آتش نمرود میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے آگ بھڑکانے کو پھونک مارتا تھا۔

۳۰۸۶ ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : رخص النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الرقية من كل ذى حمة ۔

۳۰۸۴ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا وقع الذباب فى شراب احد كم الخ ۱/۴۶۷
الصحيح لمسلم ، كتاب المساقاة ، ۴۳
السنن للنسائى ، باب المياه ، ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۱/۲۴۲
۳۰۸۵ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب قول الله تعالىٰ واتخذ الله ابراهيم خليلا ، ۱/۴۷۳
الصحيح لمسلم ، كتاب السلام ،
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۷۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۸۳۹۰
شرح السنة للبغوى ، ۱۲/۱۹۷ ☆
۳۰۸۶ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، باب رقية الحية والعقرب ، ۲/۸۵۴
مجمع الزوائد للهيثمى ، ۵/۱۱۱ ☆ ۲۱۷

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹنے پر دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۳۰۸۷۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رخص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تباع العرایا بخرصها ثمرا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں اجازت دی کہ درخت کے پھل اندازہ سے چھوہاروں کے عوض بیچ دے۔

۳۰۸۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نهی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر، ورخص فی لحوم الخیل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

۳۰۸۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رخص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للحائض ان تنفر اذا حاضت۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو بغیر طواف وداع حج سے واپسی کی رخصت عطا فرمادی۔

۳۰۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۳۰۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل یکون له ممر، ۱/ ۳۲۰
التمهید لابن عبد البر، ۲/ ۳۳۱

۳۰۸۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الخیل، ۲/ ۸۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۱۲۵
المستدرک للحاکم، ۲/ ۱۳۷ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۲۰۶
المصنف لعبد الرزاق، ۹۴۸۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/ ۶۸

۳۰۸۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المرأة تحیض بعد الافاضة، ۱/ ۴۷

۳۰۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری باب تباشر المرأة المرأة الخ، ۲/ ۷۸۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۳۳۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی،

الله تعالیٰ علیه وسلم : لاتباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت کسی عورت کی بے ستری نہ دیکھے کہ پھر شوہر سے اس طرح بیان کرے گویا وہ اس عورت کو علانیہ دیکھ رہا ہے۔

٣٠٩١ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایاکم والظن، فان الظن اکذب الحدیث، ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تباغضوا ولا تدابروا، وکونوا عباد الله اخوانا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گمان سے بچو کہ یہ بسا اوقات سب سے جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے، کسی کی برائیاں تلاش نہ کرو، کسی کی جاسوسی نہ کرو، کسی سے بغض وعناد نہ رکھو، کسی سے تعلقات منقطع نہ کرو، بلکہ اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

٣٠٩٢ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لا تحروا بصلوتکم طلوع الشمس ولا غروبها ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آفتاب کے طلوع وغروب کے وقت اپنی نمازیں اٹکل سے نہ پڑھو۔

٣٠٩٣ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینما رجل واقف

٣٠٩١ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تعلیم الفرائض، ٢/ ٩٩٥
الصحیح لمسلم، کتاب البر والصلة، ٢٨
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ٣١٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٦/ ٨٥
الامالی للشجری، ٢/ ١٤٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ٢١٤
شرح السنة للبغوی، ١٣/ ١٠٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥/ ٣٧٥
٣٠٩٢ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس ١/ ٨٢
الصحیح لمسلم، کتاب صلاة المسافرین ٥١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ١٩ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٧/ ٢٧٥
الصحیح لابن خزیمة، ١٢٧٣ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ٥/ ٢٠٢
المسند للحمیدی، ٦٦٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢/ ٥٨
٣٠٩٣ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی ثوبین ١/ ١٦٩
المسند لاحمد بن حنبل، ١/ ٢٢٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٣/ ٣٩٠
المعجم الکبیر للطبرانی، ١٢/ ٢٤ ☆ المسند للحمیدی، ٤٦٦

بعرفة اذوقع عن راحلته فوقصته ،او قال : فاوقصته . قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اغسلوا بماء وسدر ، وکفنوه بثوبین ، ولا تحنطوا رأسه ،ولا تخمروا رأسه ،فانه یبعث یوم القیامة ملبیا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عرفات میں وقوف کے درمیان ایک شخص اپنی سواری سے گرا تو سواری نے اسے کچل ڈالا اور وہ ہلاک ہوگیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : اسے بیری کے پتوں سے جوش دیکر پانی سے نہلاؤ، اسے دو کپڑوں میں کفن دو، نہ تو اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ اس لئے کہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔

۳۰۹۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لاتسافر المرأة ثلاثة ایام الامع ذی محرم ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت تین رات کا سفر بغیر ذی رحم محرم نہ کرے۔

۳۰۹۵۔ **عن** ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لاتصوم المرأة وبعلها شاهد الا باذنه ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت شوہر کی موجودگی میں نفلی روزہ بغیر اجازت شوہر نہ رکھے۔

۳۰۹۶ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی

۳۰۹۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب فی یقصر الصلوة ، ۱/ ۱۴۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۵ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/ ۳۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳/ ۲۱۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱۰/ ۸۲

۳۰۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب صوم المرأة باذن زوجها تطوعا، ۲/ ۷۸۲
الجامع الصحیح للترمذی ، ۷۸۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۳۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۶/ ۲۰۲
الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۱۵۲ ☆ الامالی للشجری ، ۱/ ۱۷۸

۳۰۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا رأیتم الهلال فصوموا ، ۱/ ۲۵۵
الصحیح لمسلم ، کتاب الصیام ، ۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۶۳ ☆ السنن للدارمی ، ۲/ ۳

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر رمضان فقال : لاتصوموا حتی تروا الهلال ، ولا تفطروا حتی تروہ ، فان غم علیکم فاقدروا لہ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رمضان کا تذکرہ ہوا، فرمایا: جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو، اور افطار بھی نہ کرو جب تک چاند کی رویت کا ثبوت نہ ہو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو پورے تیس دن شمار کرو۔

۳۰۹۷ ۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لاتعذبوا بعذاب اللہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے عذاب کی طرح لوگوں کو سزائیں نہ دو۔

۳۰۹۸ ۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لایبیع بعضکم علی بیع بعض ، ولا تلقوا السلع حتی یھبط بھا الی السوق ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے، اور سامان تجارت کو شہر کے باہر ہی نہ روک لو جب تک کہ وہ بازار نہ آجائے۔

۳۰۹۹ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۰۹۷ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا یعذب بعذاب اللہ ۱/ ۴۲۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۱۷ ☆ المستدرک للحاکم ، ۴/ ۵۳۹
نصب الرایۃ للزیلعی ، ۳/ ۴۰۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۱۵/ ۳۹۰
السنن للدارقطنی ، ۳/ ۱۰۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ، ۳/ ۱۲۳
۳۰۹۸ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب النھی عن تلقی الرکبان ۱/ ۲۸۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۶۳ ☆ السنن للدارمی ، ۲/ ۲۵۵
السنن الکبری للبیھقی ، ۵/ ۳۴۵ ☆ فتح الباری ، للعسقلانی ، ۴/ ۳۷۳
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳ ☆
۳۰۹۹ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لاینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الابرضاھما ، ۲/ ۷۷۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۴۳۴ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۷/ ۱۲۲
فتح الباری للعسقلانی ، ۹/ ۱۹۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۴۶۵۷

وسلم : لاتنکح الایم حتی تستامر ، ولا تنکح البکر حتی تستاذن ، قالوا : یارسول الله ! و کیف اذنها ؟ قال : ان تسکت ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ سے بغیر صریح اجازت لئے اسکا نکاح نہ کیا جائے ، اور دوشیزہ کا بغیر اذن ، عرض کی: یارسول اللہ ! اذن کس طرح ہوگا فرمایا: اگر وہ خاموش ہوجائے تو یہ بھی اذن ہے۔

۳۱۰۰ ۔ **عن** معاویة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاغلوطات ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسائل مبہمہ بیان کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهماقال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاخصاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خصی ہونے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ یستاذن الرجل اخاه ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشترکہ کھجوروں کو ساتھی کی اجازت کے بغیر کھانے سے منع فرمایا۔

۳۱۰۰۔ السنن لابی داؤد، باب التوقی فی الفتیا، ۲/۵۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۵۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۳۸۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۲۶۳
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/۴۳۷ ☆
۳۱۰۱۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۵۸ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر،
۳۱۰۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اذن انسان لآخر شیئا جاز، ۱/۳۳۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۸/۱۱۸

٣١٠٣ ـ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاقعاء والتورك فی الصلوٰة ـ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کتے کی طرح بیٹھنے اور سرین پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

٣١٠٤ ـ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التبتل ـ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا سے بالکل کنارہ کشی اور عورتوں سے شادی نہ کرنے کو منع فرمایا۔

٣١٠٥ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التبقر فی الاهل والمال ـ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال ودولت میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

٣١٠٦ ـ **عن** عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی

٣١٠٣ ـ المستدرك للحاكم، ٢٧٢/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٢٣/٣
السلسلة الصحيحة للالبانی، ١٦٧٠ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٥٧/٢
السنن الكبرى للبيهقی، ١٢٠/٢ ☆

٣١٠٤ ـ الجامع الصحيح للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن التبتل، ١٢٨/١
السنن لابن ماجه، باب النهی عن التبتل، ١٣٣/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٧٥/١ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ١٢٨/٤
الدر المنثور للسيوطی، ٣١٠/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٥٨/٢

٣١٠٥ ـ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٥٨/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٣٩/١
السلسلة الصحيحة للالبانی، ١٢٠ ☆

٣١٠٦ ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن الترجل الا غبا، ٢٠٨/١
السنن لابی داؤد، كتاب الترجل، ٥٧٣/٢
السنن للنسائی، باب الترجل غبا، ٢٣٥/٢
التمهيد لابن عبد البر، ٥١/٥ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ٥٠١
حلية الاولياء لابی نعيم، ٢٧٩/٦ ☆ المسند لعقيلی، ١٣٧/٤
المصنف لابن ابی شيبة، ٢٩٢/٨ ☆ الكامل لابن عدی،

الله تعالیٰ علیه وسلم عن الترجل الا غبا ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

٣١٠٧۔ **عن** الحسين بن علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الجداد بالليل والحصاد بالليل ۔

حضرت امام حسین بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راتوں کو کھجور توڑنے اور کھیتی کاٹنے سے منع فرمایا۔

٣١٠٨ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الجلالة ان یرکب علیها او یشرب من البانها وان یوکل لحمها ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پلیدی کھانے والے جانوروں پر سواری کرنے، ان کا دودھ پینے اور ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

٣١٠٩ ۔ **عن** معاذ بن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الحبوة یوم الجمعة والامام یخطب ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت لوگوں کی گردن پھلانگنے سے منع فرمایا۔

٣١١٠۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی

٣١٠٧۔ السنن الکبری للبیهقی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٨/٢

٣١٠٨۔ السنن لابی داؤد باب الشرب من فی السقاء، ٥٢٣/٢
المستدرک للحاکم، ٣٩/٢ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ١٤٧/٨
السنن الکبری للبیهقی، ٣٣٣/٩ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٠٤/١٢
الکامل لابن عدی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٨/٢

٣١٠٩۔ السنن لابی داؤد باب الاحتباء یوم الجمعة، ١٥٨/١
المسند لاحمد بن حنبل ٤٣٩/٣ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ٧٩/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٨/٢ ☆

٣١١٠۔ المصنف لابن ابی شیبة، ١٠٤/٦ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٨/٢

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الحكرة بالبلد، وعن التلقى، وعن السوم قبل طلوع الشمس، وعن ذبح قنى الغنم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا: غلہ کو اس وقت تک روکنا کہ بازار میں کمیاب ہو کر گراں قیمت ہو جائے۔ غلہ شہر سے باہر ہی بازار آنے سے قبل خرید لیا جائے۔ طلوع آفتاب سے قبل ہی بیع کرلی جائے۔ اور دودھ دینے والی بکری کو ذبح کیا جائے۔

۳۱۱۱۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الدواء الخبيث۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہر قاتل کے استعمال سے منع فرمایا۔

۳۱۱۲۔ **عن** معاوية رضى الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الركوب على جلود النمار۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیتے کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۳۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن السدل فى الصلوة، وان يغطى الرجل فاه۔

۳۱۱۱۔ الجامع للترمذى، باب من قتل نفسه بسم وغيره ۲/ ۲۵
السنن لابن ماجه، باب النهى عن الدواء الخبيث ۱/ ۲۴۷
السنن لابى داؤد، باب فى الادوية المكروهة، ۲/ ۵۴۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۰۵ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/ ۴۱۰
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/ ۵ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ۴/ ۲۶۴
حلية الاولياء لابى نعيم، ۸/ ۳۷۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۸
۳۱۱۲۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹/ ۳۵۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۸
۳۱۱۳۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى كراهية السدل فى الصلوة، ۱/ ۵۰
السنن لابى داؤد، باب السدل فى الصلوة، ۱/ ۹۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۲۹۵ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۲/ ۲۵۹
الكامل لابن عدى، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۵۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سدل اور ڈھاٹا لگانے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن السوم قبل طلوع الشمس، وعن ذبح ذوات الدر۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج طلوع ہونے سے قبل خرید وفروخت سے منع فرمایا، اور دودھ دیتے جانوروں کو ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۵۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الشرب قائما، والاکل قائما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر کھانے پینے سے منع فرمایا۔

۳۱۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الشراء والبیع فی المسجد وان ینشد فیه ضالة، وان ینشد فیه شعر، ونهی عن التحلق قبل الصلوة یوم الجمعة۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید وفروخت سے منع فرمایا، نیز مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنے سے اور شعر گوئی سے، اور نماز جمعہ سے پہلے جمعہ کے دن حلقہ بندی سے بھی ممانعت فرمائی۔

۳۱۱۴۔ السنن لابن ماجه، باب الصوم، ۱/۱۰۹
الکامل لابن عدی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۹
۳۱۱۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن الشرب قائما، ۲/۱۰
السنن لابن ماجه، باب الشرب قائما، ۲/۲۴۴
المسند لاحمد بن حنبل ۳/۱۸۲ ☆ الکامل لابن عدی،
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۷۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۸/۱۸
۳۱۱۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۲/۴۱۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۵/۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۹

٣١١٧ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة علی القبور ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

٣١١٨ ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة فی الحمام ، وعن السلام علی بادی العورة ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمام میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا، اور ننگے شخص کو سلام کرنے سے بھی ممانعت فرمائی۔

٣١١٩ ـ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الضحك من الفرطة ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریح خارج ہونے پر ہنسنے سے منع فرمایا۔

٣١٢٠ـ **عن** عبد الواحد بن معاویة بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الطعام الحار حتی یبرد ـ

حضرت عبد الواحد بن معاویہ بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا جب تک ٹھنڈا نہ ہو۔

٣١٢١ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله

٣١١٧ـ المصنف لابن ابی شیبة، ٢٤٠/١٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٩/٢

٣١١٨ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٩/٢ ☆

٣١١٩ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٩/٢ ☆

٣١٢٠ـ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٩/٢ ☆

٣١٢١ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٠٩/١ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٣٢/٨

التمهید لابن عبد البر، ٢٩٨/١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٠/٥

تنزیه الشریعة لابن عراق، ٢٥٨/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦٠/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النفخ فی الطعام والشراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

٣١٢٢۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النفخ فی السجود ، وعن النفخ فی الشراب ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدے میں جاتے وقت زمین پر پھونک مارنے اور پانی میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

٣١٢٣۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوسم فی الوجہ ، والضرب فی الوجہ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرے پر بھسمہ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع فرمایا۔

٣١٢٤۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الوشم ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گودنے سے منع فرمایا۔

٣١٢٥۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاجابۃ طعام الفاسقین ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدکاروں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔

٣١٢٢۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢/ ٨٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥٦٠

٣١٢٣۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى التحريش بين البهائم والوسم الخ، ١/ ٢٠٤

المسند لاحمد بن حنبل، ٣/ ٣٧٨ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٥/ ٢٥٥

الصحيح لابن خزيمة، ٢٥٥١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٨/ ١٠٩

٣١٢٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ٣١٩ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥٦١

٣١٢٥۔ المعجم الكبير للطبرانى، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥٦١

٣١٢٦ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم عن اكل الهرة ، وعن اكل ثمنها ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کا گوشت کھانے اور اس کی قیمت استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

٣١٢٧۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم عن اكل المجثمة وهی التی تصبر با النبل ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے پرندہ اور خرگوش کے گوشت کھانے سے منع فرمایا جسکو باندھ کر ماڈالا جائے۔

٣١٢٨ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الصبرة من التمر لایعلم مكیلها بالكیل المسمى من التمر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے اس ڈھیر کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جسکا ناپ معلوم نہ ہو

٣١٢٩۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهى رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الكالي بالكالي ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

٣١٢٦۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی كراهیة ثمن الكلب والنور، ١٥٣/١
السنن الكبرى للبیهقی، ١٠١/٦ ☆ العلل المتناهیة لا بن الجوزی، ١٠٦/٢
السنن للدارقطنی، ٢٩٠/٣ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٥٢/٣
المستدرك للحاكم، ٣٤/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦١/٢
٣١٢٧۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی كراهیة اكل المصبورة، ١٧٨/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦١/٢ ☆
٣١٢٨۔ السنن للنسائی، باب بیع الصبرة من التمر، ١٩١/٢
المستدرك للحاكم، ٣٨/٢ ☆ السنن الكبرى للبیهقی، ٢٩١/٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦٢/٢ ☆
٣١٢٩۔ السنن للدارقطنی، ٧١/٣ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦٢/٢ ☆

وسلم نے ادھار کی ہوئی چیز کو پھر ادھار بیچنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع حبل الحبلۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کی بیع منع فرمایا۔

۳۱۳۱۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع الشاۃ باللحم۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کو گوشت کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن بیع المضامین والملاقیح وحبل الحبلۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ میں بچوں اور پھر ان کے ہونے والوں بچوں کی بیع سے منع فرمایا۔ اور جانور مادہ کی اس طرح بیع کہ اس کی قیمت جب دیگا جب کہ وہ بچہ جنے اور پھر اس بچہ کا بچہ ہو۔

۳۱۳۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن جلد الحد فی المساجد۔

۳۱۳۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النہی عن بیع حبل الحبلۃ، ۱/۱۴۷
السنن لابن ماجہ، باب النہی عن شراء ما فی بطون الانعام، ۱/۱۵۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۵۶ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۸/۱۷۶
المسند للحمیدی، ۶۸۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۶/۲۵۲
تاریخ بغداد للخطیب ۱۴/۱۳۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵/۵۶۲
۳۱۳۱۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۲ ☆
۳۱۳۲۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۴/۱۰۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۲۳۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۳ ☆
۳۱۳۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۳ ☆

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مساجد میں حدیں جاری کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳٤۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن حلق القفا الاعند الحجامۃ ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گدی کے بال مونڈنے سے منع فرمایا مگر پچھنا لگوانے کے لئے۔

۳۱۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ذبیحۃ نصاری العرب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ ناجائز فرمایا۔

۳۱۳٦ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ذبیحۃ المجوسی وصید کلبہ وطائرہ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسی کے ذبیحہ اور اس کے کتے اور پرندہ کے شکار کو ناجائز فرمادیا۔

۳۱۳۷ ۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن شریطۃ الشیطان ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کا ذبیحہ یعنی اس جانور کا گوشت نہ کھاؤ جس کو ذبح کرتے وقت ادھورا چھوڑ دیا جائے اور وہ مرجائے۔

۳۱۳٤۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ٥/١٦٩ ☆
الکامل لابن عدی، ☆
۳۱۳٥۔ السنن الکبری للبیهقی، ٩/٢٠٧ ☆ الکامل لابن عدی،
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٦٣ ☆
۳۱۳٦۔ السنن للدارقطنی، ٤/٢٩٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٦٣
۳۱۳۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ٩/٢٧٨ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٤٢

۳۱۳۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن صیام رجب کله۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رجب کے پورے ماہ روزے رکھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۳۹۔ **عن** ابی ریحانة رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن عشر، الوشر، الوشم، والنتف، ومکامعة الرجل الرجل بغیر شعار، ومکامعة المرأة المرأة بغیر شعار، وان یجعل الرجل فیه اسفل ثیابه حریرا مثل الاعاجم، وان یجعل علی منکبیه حریرا مثل الاعاجم، وعن النهبی، ورکوب النمار ولبس الخاتم الا لذی سلطان۔

حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے منع فرمایا۔ دانتوں کو ریتنا اور بناؤ سنگار کے لئے تیز کرنا۔ بدن گودنا، سفید بال اکھیڑنا، دو مردوں کا ایک کپڑے میں لپٹنا، دو عورتوں کا ایک کپڑے میں لپٹنا، عجمیوں کی طرح نیچے کا کپڑا ریشم کا پہننا، عجمیوں کی طرح مونڈھوں پر ریشم کا کپڑا ڈالنا، لوٹ مار کرنا، چیتے کی کھال پر بیٹھنا، انگوٹھی کا استعمال مگر حاکم وسلطان کے لئے۔

۳۱۴۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قتل اربع من الدواب، النملة والنحلة، والهدهد، والصرد۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۱۳۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳۴۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۴

۳۱۳۹۔ السنن للنسائی، باب النتف ۲/۲۳۷ ☆
السنن لابی داؤد، باب من کره لبس الحریر ۲/۵۶۱
السنن الکبریٰ للبیهقی، ۳/۲۷۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۳٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵٦٤ ☆

۳۱٤۰۔ السنن لابی داؤد، باب فی قتل الذر، ۲/۷۱٤
السنن لابن ماجه، باب ماینهی عن قتله، ۲/۲۳۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۳۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۹/۱۲۰
الدر المنثور، للسیوطی، ٤/۱۲۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۹/۵٦٤
شرح السنة للبغوی، ۱۱/۲٤۱ ☆ السنن الکبریٰ، للبیهقی، ۹/۳۱۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا، چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا۔

٣١٤١۔ **عن** عبد الرحمن بن معاوية المرادي رضي الله تعالىٰ عنه مرسلا قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن قتل الخطاطيف۔

حضرت عبد الرحمن بن معاویہ مرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطاطیف پرندے کو جو ابابیل کے مانند ہوتا ہے مارنے سے منع فرمایا۔

٣١٤٢۔ **عن** رافع بن خديج رضي الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن كسب الامة حتى يعلم من اين هو۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندی کی کمائی سے منع فرمایا جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں سے کر کے لائی۔

٣١٤٣۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنهما قال: نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن نتف الشيب۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا۔

٣١٤٤۔ **عن** عبدالرحمن بن شبل رضى الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله

٣١٤١۔ الجامع الصغير للسيوطي، ٢/ ٥٦٥ ☆ الموضوعات لا بن الجوزى، ١/ ١٨٩

٣١٤٢۔ المستدرك للحاكم، ٢/ ٤٢ ☆ السنن الكبرى، للبيهقي، ٦/ ١٢٧

المصنف لا بن ابی شیبة، ٧/ ٣٥ ☆ حلية الاولياء لا بی نعيم ٧/ ١٠١

كنز العمال، للمتقى، ٩٤٢٦، ٤/ ٤٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥٦٥

٣١٤٣۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى النهى عن نتف الشيب ٢/ ١٠٥

السنن للنسائى، باب النهى عن نتف الشيب ٢/ ١٢٥

السنن لا بن ماجه، باب نتف الشيب، ٢/ ٢٦٤

المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٢٠٦ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة، ٨/ ٤٨٩

الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥٦٥ ☆

٣١٤٤۔ السنن لابى داؤد، باب صلوة من لا يقيم صلبه فى الركوع، ١/

المسند لا حمد بن حنبل، ٥/ ٤٧٧ ☆ المستدرك للحاكم، ١/ ٢٢٩

السنن الكبرى للبيهقى، ٢/ ١١٨ ☆ الطبقات الكبرى لا بن سعد ٤/ ٨٧

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب، وافتراش السبع، وان یوطن الرجل المکان فی المسجد کما یوطن البعیر۔

حضرت عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کوے کی طرح ٹھونگے مارنے اور درندے کی طرح چارزانو بیٹھنے اور مسجد میں ایک جگہ اپنے لئے خاص کرنے سے منع فرمایا کہ جس طرح اونٹ اپنی ایک جگہ بیٹھنے کی بنالیتا ہے۔

۳۱٤٥۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یتباهی الناس فی المساجد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مساجد میں فخر وریاء سے منع فرمایا۔

۳۱٤٦۔ **عن** بریدۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یقعد الرجل بین الظل والشمس۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص آدھا سائے میں بیٹھے اور آدھا دھوپ میں۔

۳۱٤۷۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یتعاطی السیف مسلولاً۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے سے منع فرمایا۔

۳۱٤٥۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٥٦٥ ☆

۳۱٤٦۔ السنن لابن ماجه، باب الجلوس بین الظل والشمس، ۲/ ۲٦٤

المصنف لابن ابی شیبة، ۸/ ٤۹۱ ☆ الکامل لابن عدی،

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٥٦٦ ☆

۳۱٤۷۔ الجامع للترمذی، باب النهی عن تعاطی السیف مسلولاً، ۲/ ۳۹

السنن لابی داؤد، باب فی النهی ان یتعاطی السیف مسلولاً، ۲/ ۳٤۹

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۳۰۰ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/ ۲۹۰

تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲/ ۲۲٤ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۸/ ۳۹٥

الجامع الصغیر للسیوطی، ۸/ ۳۹٥ ☆

٣١٤٨۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یقوم الامام فوق شئ والناس خلفه۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچی جگہ کھڑا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے نیچی جگہ پر ہوں۔

٣١٤٩۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یتخلی الرجل تحت شجرة مثمرة ، ونهی ان یتخلی علی ضفة نهر جار۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھل دار درخت کے نیچے رفع حاجت سے منع فرمایا، نیز جاری نہر کے کنارے بھی اس سے منع فرمایا۔

٣١٥٠۔ **عن** عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یبال فی الجحر۔

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

٣١٥١۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان یسمی الرجل حربا ، اوولیدا، اومرة ، اوالحکم، او اباالحکم ، او افلح ، او نجیحا ، او یسارا ، اونافعا ، اورباحا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان ناموں سے منع فرمایا، حرب، ولید، مرہ، حکم، ابوالحکم، افلح، نجیح، یسار، نافع، رباح۔

٣١٤٨۔ السنن للدارقطنی، ٨٨/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦٦/٢

٣١٤٩۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٩٣/٤ ☆ المسند للعقیلی، ٤٥٨/٣

الکامل لابن عدی، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦٦/٢

٣١٥٠۔ السنن لابی داؤد، باب النهی عن البول فی الجحر، ٥/١

الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٦٦/٢ ☆

٣١٥١۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٨٩/١٠ ☆

۳۱۵۲ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یضحی لیلا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۵۳ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا ، او یرحب بهم ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے مصافحہ، ان کی تعظیم کے پیش نظر کنیت سے پکارنا اور مرحبا کہنے سے منع فرمایا۔

۳۱۵۴ ۔ **عن** علی بن الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما مرسلا قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان تستر الجدر ۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیواروں پر پردہ ڈالنے سے منع فرمایا۔

۳۱۵۵ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ترا ء ی الناس الهلال، فاخبرت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انی رأیته فصام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وامر الناس بالصیام ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ لوگوں نے چاند دیکھ لیا ہے اور میں نے بھی، تو حضور نے روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۳۱۵۶ ۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت

۳۱۵۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۸ ☆

۳۱۵۳۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ۹/ ۲۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۸

۳۱۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۸ ☆

۳۱۵۵۔ المستدرك للحاکم، ۱/ ۵۸۵ ☆

۳۱۵۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۵۸۷، ۹/ ۶۰۰ ☆

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأمر المسح علی ظہر الخف ۔

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کرنے کا حکم فرماتے۔

۳۱۵۷۔ **عن** عبد اللہ بن حنظلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بالوضوء عند کل صلوۃ طاہرا او غیر طاہر، فلما شق ذلک علیہ امر بالسواک لکل صلوۃ، فکان ابن عمر یری ان بہ قوۃ فکان لایدع الوضوء لکل صلوۃ۔

حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لئے وضو کا حکم فرمایا خواہ پہلے سے باوضو ہو یا بے وضو۔ لیکن جب لوگوں کے لئے اس میں دشواری ملاحظہ فرمائی تو صرف مسواک کا حکم باقی رکھا، لیکن حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے لئے اس میں طاقت رکھتے تھے لہذا ہر نماز کے لئے وضو فرماتے۔

۳۱۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بزکاۃ الفطر ان تودی قبل خروج الناس الی الصلوہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدگاہ جانے سے قبل فطرہ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۱۵۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بزکاۃ الفطر بصاع من تمر۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کی مقدار ایک صاع کھجور ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۱۵۷۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۳۸ ☆

۳۱۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۷۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵۷۶۳

شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۴۶ ☆ المسند للعقیلی، ۳/۱۷۳

۳۱۵۹۔ المستدرک للحاکم، ۲/۳۱۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳۶۴

٣١٦٠ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهماقال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر بلعق الا صابع والصحفة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے کے آخر میں انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔

٣١٦١ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نشترك فی الابل والبقر کل سبعة منافی بدنه ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں قربانی کے لئے سات لوگ شریک ہوں۔

٣١٦٢ ۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نعجل الافطار ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں افطار میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا۔

٣١٦٣ ۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باقصار الخطب ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبوں میں اختصار کا حکم فرمایا۔

٣١٦٤ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهانا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نتمسح بعظم او بعر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣١٦٠۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ٣٨٧ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ١/ ٨٦ ☆
المصنف لابن ابی شیبة ٨/ ١٠٨ ☆

٣١٦١۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ٢١٦ ☆

٣١٦٢۔ کنز العمال للمتقی، ٢٤٣٩٦، ٨/ ٦١٣ ☆

٣١٦٣۔ المستدرك للحاکم، ١/ ٤٢١ ☆

٣١٦٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ٣٠٣ ☆

علیہ وسلم نے ہمیں گوبر اور مینگنی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

۳۱۶۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تدخل علی المغیبات۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ان عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا جنکے شوہر گھروں میں نہ ہوں۔

۳۱۶۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تزوج المرأۃ علی عمتہا او علی خالتہا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایک وقت میں بیوی کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ سے بھی نکاح کرے۔

۳۱۶۷۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نطرق النساء، ثم طرقنا ھن بعد۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم عورتوں کے دروازے کھٹکھٹائیں اور پھر ان کے لئے راستے ہموار کریں۔

۳۱۶۸۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الطروق اذا جئنا من السفر۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر سے واپسی کے وقت رات میں آنے سے منع فرمایا۔

۳۱۶۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی

۳۱۶۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۵/۴

۳۱۶۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۸/۴

۳۱۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۳/۴

۳۱۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۰/۴

۳۱۶۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۵/۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یتناجی اثنان دون الثالث اذا لم یکن معھم غیرھم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ دو شخص آپس میں چپکے چپکے گفتگو کریں اور تیسرا علحدہ رہے جبکہ ان کے پاس اور دوسرے اشخاص نہ ہوں۔

﴿۴۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،

قضی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،

اتنی حدیثوں میں وارد ہے جنکے جمع کو ایک مجلد کبیر بھی ناکافی ہو۔ خود قرآن عظیم ہی نے جو ارشاد فرمایا:

وما آتکم الرسول فخذوہ ومانھا کم عنہ فانتھوا ۔

جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

امر و نہی اور قضا کو اوروں کی طرف بھی اسناد کرتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ:

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ۔

مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احکام شرعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں جس طرح وہ سرکش طاغی تقویۃ الایمان میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا کر کے کہتا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہ ہی ہے کہ اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل۔ تقویہ

مسلمانو! للہ انصاف، یہ اس کس ناکس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل جمیلہ و کمالات رفیعہ و درجات منیعہ جن میں زید و عمر کی کیا گنتی انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلوۃ والتسلیم کا بھی حصہ نہیں، سب ایک لخت اڑا دیئے۔ سب لوگوں سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتیاز صرف دربارۂ احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور واقف ہیں اور لوگ غافل، تو انبیاء سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف ہیں غافل نہیں، اور

امتیوں سے بھی امتیاز اتنے ہی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں، واقف ہو جائیں تو کچھ امتیاز نہیں، کہ اب وقوف وغفلت کا تفاوت نہ رہا اور امتیاز اس میں منحصر تھا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مسلمانو! دیکھا، یہ حاصل ہے اس شخص کے دین کا یہ پچھلا کلمہ ہے محمد رسول اللہ پر اس کے ایمان کا جس پر اس نے خاتمہ کیا۔

حالانکہ واللہ در بارۂ احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ حضور حاکم ہیں، صاحب فرمان ہیں، مالک افتراض ہیں، والی تحریم ہیں، سن او سرکش! احکام سے اپنے نزدیک واقف تو تو بھی ہے، پھر تجھے کوئی کہے گا کہ شریعت کے فرائض تیرے فرض کیے ہوئے ہیں؟ شرع کے محرمات تو نے حرام کیے ہیں؟ جن پر زکوۃ نہیں انہیں تو نے معاف کر دیا ہے؟ شریعت کا راستہ تیرا مقرر کیا ہوا ہے؟ شرائع میں تیرے احکام بھی ہیں؟ اور وہ احکام احکام خدا کے مثل مساوی ہیں؟ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں، خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں، لہذا فقیر نے صرف اسی قسم احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہ تعالیٰ اپنا نیزۂ خارا گزار و آہن گزار ان گستاخان چشم بند و دہن باز کے دل و جگر کے پار کر دیا۔ وللہ الحمد

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں علامہ شہاب خفاجی پر کہ نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر کی شرح میں۔

نبینا الآمر الناهي فلا احد ۔ ابر في قول لا منه ولا نعم۔

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب امر و نہی ہیں تو ان سے زیادہ ہاں اور نہ کے فرمانے میں کوئی سچا نہیں۔ فرماتے ہیں۔

معنی نبینا الآمر الخ ۔ انه لا حاکم سواه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فهو حاکم غیر محکوم ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحب امر و نہی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں، نہ وہ کسی کے محکوم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الامن والعلی ۲۰۰

(۶۹) خدا اور رسول کو ایک ضمیر تثنیہ میں جمع کرنے کا حکم

۳۱۷۰۔ **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خطب رجل عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد، ومن یعصھما فقد غوی۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا اور اس میں یہ لفظ کہے، من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصھما فقد غوی، جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا برا خطیب ہے، تو یوں کہہ: کہ جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔

ابو داؤد کی روایت میں ہے۔

قال: قم، او قال: اذھب فبئس الخطیب انت۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھ، یا فرمایا: چلا جا، کہ تو برا خطیب ہے۔

قاضی عیاض وغیرہ ایک جماعت علما کا ارشاد ہے۔

انما انکر علیہ تشریکہ فی الضمیر المقتضی للتسویۃ، وامرہ بالعطف تعظیما للہ تعالی بتقدیم اسمہ۔

یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس خطیب کا اللہ و رسول کا ایک ضمیر تثنیہ میں جمع کرنا پسند نہ فرمایا کہ اس میں برابری کا وہم نہ ہو جائے، اور حکم دیا کہ یوں کہے: جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی، جس میں اللہ عزوجل کا نام اقدس نام پاک رسول اللہ سے تعظیما مقدم رہے، حالانکہ حدیث میں خود ہے۔

۳۱۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد، ومن یعصھما فانہ لایضر الانفسہ ولا یضر اللہ شیئا۔

۳۱۷۰۔ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/ ۳۶۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۸/ ۹۹

۳۱۷۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی خطبۃ النکاح، ۱/ ۲۸۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ ورسول کی اطاعت کی وہ راہ یاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ اپنا ہی نقصان کریگا، اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرر نہ پہونچا سکے گا۔

﴿۴۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ضمیر میں اللہ ورسول کو جمع نہ کرنے کی جو توجیہ ہم نے بیان کی وہی صحیح ہے کہ اس دوسری حدیث سے منافات لازم نہ آئے۔

امام اجل نووی علیہ الرحمۃ والرضوان نے منہاج میں یوں توجیہ فرمائی کہ ضمیر تثنیہ میں جمع کرنے کی ممانعت اس لئے وارد ہوئی کہ خطبات ومواعظ میں خوب خوب وضاحت مقصود ہوتی ہے اور رموز واشارات سے بچنا لازم ہوتا ہے، اور اس طرح کی ضمیر تثنیہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں متعدد مقامات پر ہے۔

جیسے حضور نے فرمایا:

ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما۔

تو ضمیر تثنیہ یہاں اسی لئے وارد ہوئی کہ یہ خطبہ وعظ نہیں، کہ اسکا محفوظ رکھنا لازم نہیں بلکہ فقط نصیحت مقصود ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ایک حکم شریعت ہے تو جتنے الفاظ کم ہوں اتنا ہی حفظ آسان ہوگا کہ اس کو محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

اقول۔ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس تکلف پر اس لئے برانگیختہ کیا کہ ان کی نظر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطیب کو ضمیر تثنیہ میں اللہ ورسول کو جمع فرمانے سے باز رکھنا اور پھر خود دوسرے موقع پر جمع فرمانا ان دونوں کے درمیان تنافی ہے۔ حالانکہ آپ نے دیکھ لیا کہ دونوں میں تنافی نہیں، نیز خطبہ میں ضمائر کا ترک واجب نہیں، اور ضمیر کے مقام پر اسم ظاہر کو لانا بھی وضاحت کے لئے شرط نہیں۔

ہاں اضمار کو اظہار مقصود میں وہاں مخل سمجھا جاتا ہے جہاں التباس کا خوف ہو اور یہاں ایسا نہیں۔ تو یہاں بصورت ضمیر تثنیہ ذکر کرنا اس بات کا سبب کیسے ہو جائیگا کہ حضور اس کی مذمت فرمائیں اور اس کو مجلس سے برخاست فرمادیں، حالانکہ خود آپ کلام میں ایجاز کو پسند فرماتے جبکہ مقاصد کو سمجھانے میں خلل انداز نہ ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے کہ نماز خوب طویل کرو اور خطبے چھوٹے پڑھو۔ بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔

اب جبکہ ابوداؤد شریف سے یہ ثبوت مل گیا کہ حضور نے خود یہ طریقہ خطبہ ہی میں استعمال فرمایا تو امام نووی کی توجیہ اب قابل قبول نہ رہی، چھٹکارہ کی راہ یہ ہی ہے کہ ہماری ذکر کردہ توجیہ کو تسلیم کیا جائے۔ والحمد للہ علی التوفیق۔

الامن والعلی ۲۰۵

(۷۰) "اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے" اس قول کی تحقیق

۳۱۷۲۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رجلا من المسلمین رأی فی النوم انه لقی رجلا من اھل الکتاب فقال: نعم القوم انتم، لو لا انکم مشرکون تقولون ماشاء اللہ وشاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم، وذکر ذلك للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال؛ اما واللہ! ان کنت لا عرفھا لکم، قولوا: ماشاء اللہ ثم ماشاء اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل اسلام سے کسی صاحب کو خواب میں ایک کتابی ملا، وہ بولا: تم بہت خوب لوگ ہو اگر شرک نہ کرتے، تم کہتے ہو جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مسلم نے یہ خواب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: فرمایا: سنتے ہو خدا کی قسم! تمہاری اس بات پر مجھے بھی خیال گذرتا تھا، یوں کہا کرو جو چاہے اللہ پھر جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۱۷۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اذا حلف احدکم فلا یقل ماشاء اللہ وشئت، ولکن لیقل ماشاء اللہ ثم شئت۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص قسم کھائے تو یوں نہ کہے کہ جو چاہے اللہ اور میں چاہوں، ہاں یوں کہے: جو چاہے اللہ پھر میں چاہوں۔

۳۱۷۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵۳۱، ۵۴۶، ۵۵۲

۳۱۷۳۔

٣١٧٤ ـ **عن** طفيل بن سخبرة رضى الله تعالىٰ عنه انه رأى فيما يرى النائم كانه مر برهط من اليهود فقال : من انتم ؟ قالوا: نحن اليهود ،قال : انكم انتم القوم لولا انكم تزعمون ان عزير بن الله، فقالت اليهود : وانتم القوم لولا انكم تقولون : ماشاء وشاء محمد ،ثم مر برهط من النصارى فقال : من انتم ؟ قالوا : نحن النصارى ،فقال : انكم نتم القوم لولا انكم تقولون : المسيح بن الله ، قالوا : وانكم انتم القوم لولا انكم تقولون : ماشاء الله وماشاء محمد ،فلما اصبح اخبربها من اخبر ،ثم اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاخبره فقال : هل اخبر ت بها احدا؟ قال : عفان ، قال : نعم ، فلما صلوا خطبهم فحمد الله واثنى عليه ثم قال : ان طفيلا رأى رؤيا فاخبربها من اخبر منكم ،وانكم تقولون كلمة كان يمنعنى الحياء منكم ان انهاكم عنها ،قال : لاتقولوا : ماشا ء الله وماشاء محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

حضرت طفیل بن سخبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں ایک یہودی جماعت کے پاس سے گذرا، میں نے کہا: تم لوگ کون ہو؟ بولے: ہم یہودی ہیں، میں نے ان سے کہا: تم کامل لوگوں میں شمار ہوتے اگر تم حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ مانتے، یہودی بولے: تم بھی خاص کامل لوگ ہو اگر یوں نہ کہو: جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر کچھ نصاری ملے ان سے بھی ابنیت حضرت عیسی بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام کے بارے میں یہ ہی سوال و جواب ہوئے، صبح کو میں نے یہ خواب کچھ لوگوں سے بیان کیا اور اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ خواب سنایا، فرمایا: کیا تم نے یہ خواب کسی کو سنا دیا ہے، عرض کی: ہاں عفان کو فرمایا: ٹھیک ہے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمد وثنا کے بعد خطبہ میں ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک بات کہا کرتے تھے، مجھے تمہارا لحاظ روکتا تھا کہ تمہیں اس سے منع کروں، یوں نہ کہو جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٣١٧٥ ـ **عن** عبد الله بن يسار رضى الله تعالىٰ عنه قال ان يهوديا اتى النبى

٣١٧٤ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/٦٨

٣١٧٥ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٣٨٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : انکم تندون وانکم تشرکون ، تقولون : ماشاء اللہ وشئت ، وتقولون والکعبۃ ، فامرھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارادان یحلفوا ایقولوا : ورب الکعبۃ ، ویقول احد : ماشاء اللہ ثم شئت ۔

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی : بیشک تم لوگ اللہ کا برابر ٹھراتے ہو، بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو، یوں کہتے ہو: جو چاہے اللہ اور جو چاہو تم ۔ اور کعبے کی قسم کھاتے ہو، اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حکم فرمایا: کہ قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں : رب کعبہ کی قسم ، اور کہنے والا یوں کہے : جو چاہے اللہ اور پھر جو چاہو تم ۔

٣١٧٦ ۔ **عن** قتیلۃ بنت صیفی الجھنیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت : اتی حبر من الاحبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یامحمد ! نعم القوم انتم لولا انکم تشرکون ، قال : سبحان اللہ وماذاک ؟ قال : تقولون اذا حلفتم : والکعبۃ ! قالت : فامھل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیئا ثم قال : انہ قد قال : فمن حلف فلیحلف برب الکعبۃ ، قال : یامحمد ! نعم القوم انتم ، لولا انکم تجعلون للہ ندا ، قال : سبحان اللہ ، وما ذلک ؟ قال : تقولون : ماشاء اللہ وشئت ، قالت : فامھل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیئا ، قال : انہ قد قال : ماشاء اللہ فلیفصل بینھما ثم شئت ۔

حضرت قتیلہ بنت صیفی جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہود کے ایک عالم نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی : اے محمد ! آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر شرک نہ کیجیے ، فرمایا: سبحان اللہ ! یہ کیا ؟ کہا: آپ کعبہ کی قسم کھاتے ہیں ، اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ مہلت دی ، یعنی ایک مدت تک کچھ ممانعت نہ فرمائی ، پھر فرمایا: یہودی نے ایسا کہا ہے ، تو اب جو قسم کھائے وہ رب کعبہ کی قسم کھائے ، یہودی نے عرض کی: اے محمد ! آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر اللہ کا برابر والا نہ ٹھرائیے ، فرمایا: سبحان اللہ ! یہ کیا ؟ کہا: آپ کہتے ہیں جو چاہے اللہ اور جو چاہو تم ۔ اس پر بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

٣١٧٦ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ١٤/٢٥

نے ایک مہلت تک کچھ نہ فرمایا، بعدہ فرمادیا، اس یہودی نے ایسا کہا ہے، تو اب جو کہے کہ جو چاہے اللہ تعالیٰ تو دوسرے کے چاہنے کو جدا کر کے کہے کہ پھر چاہو تم۔

﴿۵۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طائفہ وہابیہ کی اور بڑھکر سنئے، شرک فی العادۃ کے بیان میں لکھا۔

اللہ صاحب نے اپنے بندوں کو سکھایا ہے کہ دنیا کے کاموں میں اللہ کو یاد رکھیں اور اس کی کچھ تعظیم کرتے رہیں۔ جیسے اولاد کا نام عبد اللہ، خدا بخش رکھنا، جس چیز کو فرمایا اس کو برتنا، جو منع کیا اس سے دور رہنا، اور یوں کہنا کہ اللہ چاہے تو ہم فلانا کام کرینگے اور اس کے نام کی قسم کھائی، اس قسم کی چیزیں اللہ نے اپنی تعظیم کے لئے بنائی ہیں، پھر کوئی کسی انبیاء، اولیاء، بھوت پری کی اس قسم کی تعظیم کرے، جیسے اولاد کا نام عبد النبی، امام بخش رکھے، کھانے، پینے، پہننے میں رسموں کی سند پکڑے، یا یوں کہے کہ اللہ ورسول چاہے گا تو میں آؤنگا، یا پیغمبر کی قسم کھاوے، سو ان سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو اشراک فی العادۃ کہتے ہیں۔ تقویۃ الایمان

پھر اس شرک کی فصل میں اس مدعا کے ثبوت کو مشکوۃ کے باب الاسامی سے شرح السنہ کی حدیث بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لاتقولوا ماشاء الله وشاء محمد، وقولوا ماشاء الله وحده۔ نہ کہو جو چاہے اللہ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یوں کہو کہ جو چاہے ایک اللہ۔ تقویہ

اور اس پر یہ فائدہ چڑھایا۔

یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے، گو کیسا ہی بڑا ہو۔ مثلاً یوں نہ بولو، کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جاوے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تقویۃ الایمان

اقول وباللہ التوفیق۔

اولاً۔ وہی قدیم لت، وہی پرانی علت، کہ دعوے کے وقت آسمان نشین اور دلیل لانے میں اسفل السافلین۔ حدیث میں ہے تو اتنا کہ یوں نہ کہو، وہ شرک کا حکم کدھر گیا؟

ثانیاً۔ سخت عیاری ومکاری کی چال چلا، مشکوۃ شریف کے باب مذکور میں حدیث

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں مذکور تھی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتقولوا: ماشاء الله وشاء فلان، ولكن قولوا: ماشاء الله ثم شاء فلان۔

نہ کہو جو چاہے اور چاہے فلاں۔ بلکہ یوں کہو: جو چاہے اللہ پھر چاہے فلاں۔

مشکوۃ میں اسے مسند امام احمد وسنن ابی داؤد شریف کی طرف نسبت کرکے فرمایا:

وفی روایۃ منقطعا۔

اور ایک روایت منقطع یعنی جسکی سند نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل نہیں یوں آئی۔

یہاں وہ روایت شرح السنہ ذکر کی۔ ہوشیار عیار نے دیکھا کہ اصل حدیث تو اس کے دعوی شرک کو داخل جہنم کیئے دیتی ہے اسے صاف الگ اڑا گیا۔ اور فقط یہ منقطع روایت نقل کرلایا، کیا یہ سمجھتا تھا کہ مشکوۃ اہل علم کی نظر سے نہاں ہے؟ نہیں نہیں، خوب جانتا تھا کہ مبتدی طالب علم حدیث میں پہلے کو اسی پڑھتا ہے مگر اسے تو ان بیچارے عوام کو چھلنا مقصود تھا جنہیں علم کی ہوا نہ لگی، سمجھ لیا ان پر اندھیری ڈال لونگا۔ اہل علم نے اور کونسی مانی ہے کہ اسی پر معترض ہونگے۔

ع اس آنکھ سے ڈریئے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ

ثالثاً۔ امام الوہابیہ کا تو مبلغ علم یہ ہی مشکوۃ ہے، ہم نے اس مطلب کی احادیث ذکر کردیں، اب بتوفیقہ ثابت کردکھاتے ہیں کہ یہ ہی حدیثیں اس کے شرک کا کیسا سر توڑتی ہیں۔
بحمد اللہ یہ احادیث کثیر صحیحہ جلیلہ متصلہ کتب صحاح سے ہیں۔ امام الوہابیہ نے ان سب کو بالائے طاق رکھکر شرح السنہ کی ایک روایت منقطع دکھائی اور بحمد اللہ اس میں بھی اپنے حکم شرک کی بو نہ پائی۔

اقول۔ وباللہ التوفیق۔

اب بفضلہ تعالیٰ ملاحظہ کیجیئے کہ یہ ہی حدیثیں اس کے دعوی شرک کو کس طرح جہنم رسید فرماتی ہیں۔

اولاً۔ ان احادیث سے ثابت کہ صحابۂ کرام میں یہ قول کہ اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہوجائے، یا اللہ اور تم چاہو تو یوں ہوگا، شائع وذائع تھا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس

پر مطلع تھے، اور انکار نہ فرماتے تھے، بلکہ اس عالم یہود کے ظاہر الفاظ تو یہ ہیں۔ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی ایسا فرمایا کرتے تھے۔

امام الوہابیہ اسے شرک کہتا ہے، تو ثابت ہوا کہ اس کے نزدیک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شرک کرتے تھے، اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع نہ فرماتے تھے۔

ثانیاً۔ حدیث طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ دیکھو کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لفظ کا خیال مجھے بھی گذرتا تھا، مگر تمہارے لحاظ سے منع نہ کرتا تھا، جب یہ لفظ امام الوہابیہ کے نزدیک شرک ٹھہرا تو معاذ اللہ نبی نے دانستہ شرک کو گوارا فرمایا۔ اور اس سے ممانعت پر اپنے یاروں کے لحاظ پاس کو غلبہ دیا۔ امام الوہابیہ کے یہاں یہ نبوت کی شان ہے۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔

ثالثاً۔ ایک یہودی نے آکر اعتراض کیا، اس کے بعد حکم ممانعت ہوا، تو امام الوہابیہ کے نزدیک صحابۂ کرام بلکہ سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کو سچی توحید اور اس پر استقامت کی تاکید ایک یہودی نے سکھائی۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

رابعاً۔ قتیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث صحیح دیکھو، اس یہودی کی عرض پر بھی فوراً حضور نے ممانعت نہ فرمائی بلکہ ایک زمانہ کے بعد خیال آیا اور فرمایا: وہ یہودی اعتراض کر گیا ہے، اچھا یوں نہ کہا کرو۔ تو امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ کے رسول نے آپ تو شرک سے نہ روکا یا شرک کو شرک نہ جانا جب ایک کافر نے بتایا، اس پر بھی ایک مدت تک شرک کو روا رکھا، پھر ممانعت بھی کی تو یوں نہیں کہ شرک کی برائی سے، بلکہ یوں کہ ایک مخالف اعتراض کرتا ہے، لہذا چھوڑ دو، انا لله وانا الیه راجعون۔

خامساً۔ ان سب وقتوں کے بعد جو تعلیم فرمائی وہ بھی ہمان در کاسہ لائی ارشاد ہوا کہ یوں کہا کرو: جو چاہے اللہ پھر چاہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہ کام ہوگا۔

امام الوہابیہ کے الفاظ یاد کیجئے۔

یہ خاص اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

تقویۃ الایمان

مسلمانو! للہ انصاف، جو بات خاص شان الٰہی عزوجل ہے، جس میں کسی مخلوق کو کچھ

دخل نہیں، اس میں دوسرے کو خدا کے ساتھ (اور) کہہ کر ملایا تو کیا، اور "(پھر") کہکر ملایا تو کیا، شرک سے کیونکر نجات ہوجائیگی؟ مثلا

آسمان وزمین کا خالق ہونا، اپنی ذاتی قدرت سے تمام اولین وآخرین کا رازق ہونا خاص خدا کی شانیں ہیں، کیا اگر کوئی یوں کہے: کہ اللہ ورسول خالق السموات والارض ہیں، اللہ ورسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق عالم ہیں، جبھی شرک ہوگا۔ اور اگر کہے: کہ اللہ پھر رسول خالق السموات والارض ہیں، اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رزاق جہاں ہیں، تو شرک نہ ہوگا۔

مسلمانو! گمراہوں کے امتحان کے لئے ان کے سامنے یونہی کہہ دیکھو کہ اللہ پھر رسول عالم الغیب ہیں، اللہ پھر رسول نے ہماری مشکلیں کھول دیں، دیکھو تو یہ حکم شرک جڑتے ہیں یا نہیں۔ اسی لئے تو یہ عیار مشکوۃ کی اس حدیث متصل صحیح ابی داؤد کی میر بحری بچا گیا تھا جس میں لفظ پھر کے ساتھ اجازت ارشاد ہوئی۔ تو ثابت ہوا کہ اس مردک کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی کا اعتراض پاکر بھی جو تبدیلی کی وہ خود شرک کی شرک ہی رہی۔

مسلمانو! یہ حاصل ہے رسول کی جناب میں اس گستاخ کے اعتقاد کا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ یہ تو ان کے طور پر نتیجۂ احادیث تھا، ہم اہل حق کے طور پر پوچھو تو۔

اقول ۔ وباللہ التوفیق۔ بحمد اللہ تعالیٰ نہ صحابہ نے شرک کیا نہ معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرک سنکر گوارہ فرمایا۔ کسی کے لحاظ و پاس کو کام میں لانا ممکن تھا نہ یہودی مردک تعلیم توحید کرسکتا تھا۔

بلکہ حقیقت امر یہ ہے کہ مشیت حقیقیہ ذاتیہ مستقلہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہے اور مشیت عطائیہ تابعہ لمشیۃ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے اپنے عباد کو عطا کی ہے۔ مشیت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات میں جیسا کچھ دخل عظیم بعطائے رب کریم جل جلالہ ہے وہ ہماری تقریرات جلیلہ وتحریرات انیقہ سے واضح وآشکار ہے، محمد رسول تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان کے ایک نائب وخادم سیدنا علی مرتضی مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی نسبت امت مرحومہ کا جو اعتقاد ہے وہ شاہ عبد العزیز صاحب کی عبارت سے ظاہر ہے کہ۔

حضرت امیر وذریہ طاہرہ اور اتمام امت برشاں پیراں ومرشداں می پرستند وامور تکوینیہ رابایشاں وابستہ می دانند۔

امام الوہابیہ اس تقویۃ الایمان کے کفری ایمان سے پہلے جو ایمان صراط مستقیم میں رکھتا تھا وہ بھی یہ ہی تھا، جہاں کہتا تھا۔

مقامات ولایت بل سائر خدمات مثل قطبیت وغوثیت وابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضی تا انقراض دینا ہمہ بواسطہ ایشاں ست ودر سلطنت سلاطین وامارت امراء ہمت ایشاں را دخلے ست کہ برسیاحین عالم ملکوت مخفی نیست۔

اب کہ تقویۃ الایمان نے بحکم قل بئسما یأمرکم به ایمانکم ان کنتم مؤمنین، اسے تمام امت مرحومہ کے خلاف ایک نیا ایمان، سخت برا ایمان، نام کا ایمان اور حقیقت میں بیرلے سرے کا کفران سکھایا۔ یہ اسفل السافلین پہونچا، اب وہ بات کہ سیاحان عالم بالا پر ظاہر تھی اسے کیونکر سوجھائی دے۔ ومن لم یجعل الله له نورا فماله من نور۔

اس مشیت مبارکہ عطائیہ کے باعث صحابۂ کرام نام الہی عز جلالہ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملا کر کہا کرتے تھے؛ کہ اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہوجائے۔ مگر از انجا کہ طریق ادب سے اقرب وانسب یہ ہے کہ مشیت ذاتیہ ومشیت عطائیہ میں فرق ومراتب نفس کلام سے واضح ہو کہ کسی احمق کو توہم مساوات نہ گذرے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کلمہ پر خیال گذرتا تھا، پھر ملاحظہ فرماتے کہ یہ اہل توحید ہیں، معنی حق وصدق انہیں ملحوظ ہیں، محبت خدا ورسول اور نام پاک خلیفۃ اللہ الاعظم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تبرک وتوسل انہیں اس قول پر باعث ہے اور بات فی نفسہ شرعا ممنوع نہیں کہ واو مطلق جمع کے لئے ہے نہ مساوات اور نہ معیت کے واسطے۔ لہذا منع نہ فرماتے تھے۔

”یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ بعض بڑے لوگ بھی اس سے غافل رہے، لہذا ان لوگوں نے ’ماشاء اللہ ثم شاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو جائز قرار دیا لیکن اسی جملہ کو ’ثم، کے بجائے ’واو، کے ذریعہ استعمال کرنے کو شرک جلی قرار دیا، حالانکہ ان کی یہ بات اسی وقت درست ہوسکتی جبکہ ’واو، بمعنی استواء وبرابری ہو اور یہ بلاشبہ باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان اللہ و ملائکته یصلون علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

نیز فرماتا ہے: اغنھم اللہ ورسوله ۔ اور اس کے علاوہ بھی بے شمار مثالیں ہیں جو واوٗ کو مطلق جمع کے معنی میں ہونے کو ثابت وظاہر کرتی ہیں۔

اس کے باوجود بحمدہ تعالیٰ ان کا قول وہ نہیں جسکو وہابیہ ناپاک گروہ نے بیان کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مشیت ثابت کرنا ہی شرک ہے جیسا کہ ان کے امام مہلک نے بیان کیا اور آپ سب سن چکے۔ کہ کہتا ہے:

مشیت خاص اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں، رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ تقویہ

اگر ایسا ہی تھا اور ان وہابیہ کا مذہب ہی درست ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطلق مشیت کو شرک فرماتے خواہ اس کو 'واوٗ' کے ذریعہ استعمال کریں یا 'ثم' کے ذریعہ۔ جیسا کہ ہم بتا چکے۔ کہ حضور نے 'ثم'، کے ذریعہ جواز کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ جل جلالہ نے چاہا پھر اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاہا۔ کہا کرو۔

بالجملہ جب اس یہودی خبیث نے جس کے خیالات امام الوہابیہ کے مثل تھے اعتراض کیا اور معاذ اللہ شرک کا الزام دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رائے کریم کا زیادہ رجحان اسی طرف ہوا کہ ایسے لفظ کو جس میں احمق بدعقل مخالف جائے طعن جانے دوسرے سہل لفظ سے بدل دیا جائے کہ صحابہ کرام کا مطلب تبرک وتوسل برقرار رہے اور مخالف کج فہم کو گنجائش نہ ملے، مگر یہ بات طرز عبارت کے ایک گونہ آداب سے تھی معنا تو قطعاً صحیح تھی لہذا اس کافر کے بکنے کے بعد بھی چنداں لحاظ نہ فرمایا گیا یہاں تک کہ طفیل بن سنجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خواب دیکھا، اور رویائے صادقہ القائے ملک ہوتے ہیں، اب اس خیال کی زیادہ تقویت ہوئی اور ظاہر ہوا کہ بارگاہ عزت میں یہ ہی ٹھہرا ہے کہ یہ لفظ مخالفوں کا جائے پناہ ٹھہرا ہے بدل دیا جائے، جس طرح رب العزت نے راعنا کہنے سے منع فرمایا تھا، کہ یہود عنود اسے اپنے مقصد مردود کا ذریعہ کرتے ہیں اور اس کی جگہ انظرنا، کہنے کا ارشاد ہوا تھا، ولہذا خواب میں کسی بندۂ صالح کو اعتراض کرتے نہ دیکھا کہ یوں تو بات فی نفسہ محل اعتراض ٹھرتی بلکہ خواب بھی دیکھا تو انہیں

یہود ونصاری کو اس امام الوہابیہ کے خیالوں کی طرح معترض دیکھا تا کہ ظاہر ہو کہ صرف دہن دوزی مخالفاں کی مصلحت داعی تبدیل لفظ ہے۔

اب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: کہ یوں نہ کہو کہ اللہ ورسول چاہیں تو کام ہوگا بلکہ یوں کہو کہ اللہ پھر اللہ کا رسول چاہے تو کام ہوگا۔ (پھر) کا لفظ کہنے سے وہ توہم مساوات کہ ان وہابی خیالات کے یہود ونصاری، یا یوں کہیئے کہ ان یہودی خیال کے وہابیوں کو گزرتا ہے باقی نہ رہے گا۔ الحمد لله على تواتر الائه والصلوه والسلام على انبيائه۔

اہل انصاف ودین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تقریر منیر کہ فیض قدیر سے قلب فقیر پر القا ہوئی کیسی واضح ومستنیر ہے جسنے ان احادیث کو ایک مسلسل سلک گوہر میں منظوم کردیا اور تمام مدارج ومراتب مرتبہ کا بحمد اللہ تعالیٰ نورانی نقشہ کھینچ دیا۔ الحمد للہ کہ یہ حدیث فہمی ہم اہل سنت ہی کا حصہ ہے وہابیہ وغیرھم بد مذہبوں کو اس سے کیا علاقہ۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والحمد لله رب العالمين۔

غرض احادیث صحیحہ ثابتہ تو اس دروغ گو کو تا بخانہ پہونچا رہی ہیں۔ رہی وہ روایت منقطعہ کہ اس نے ذکر کی اور یونہی روایت اعتبار للحادی ام المومنین صدیقہ سے کہ یہود کے اعتراض پر فرمایا: یوں نہ کہو بلکہ کہو: ماشاء اللہ وحدہ۔

اقول۔ اگر صحیح بھی ہو تو نہ ہمیں مضر نہ اسے مفید۔ کہ واؤ سے احتراز کی دو صورتیں ہیں۔

اول۔ تبدیل حرف، جسکی طرف وہ احادیث صحیحہ ارشاد فرما رہی ہیں،

دوم۔ رأسا ترک عطف، جسکا اس روایت میں ذکر آیا۔ اب ایک صورت دوسری کی نافی ومنافی نہیں، نہ ذاتی میں حصر عطائی کی نفی کرے۔

قال الله تعالیٰ!

فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم

ومارميت اذ رميت ولكن الله رمى

اور جب بحمد اللہ تعالیٰ خود حدیث سے ہم (ماشاء اللہ ثم شاء فلان) کی طرح ماشاء اللہ ثم

شاء محمد صلی اللہ علیہ، کی بھی اجازت دکھا چکے تو اب اصلا ہمیں ان نکات وتوجیہات کی حاجت نہ رہی جو شراح نے اس روایت منقطعہ اور اصل حدیث مستقل میں بظاہر ایک نوع تغایر کے لحاظ سے ذکر کئے ہیں۔

شیخ محقق نے یہاں یہ نکتہ ذکر فرمایا:

دریں جا غایت بندگی وتواضع وتوحید ست۔ زیرا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درغیر خود اسناد مشیت اگرچہ بطریق تاخر وتبعیت باشد تجویز کرد۔ اما درحق خود بآں نیز راضی نہ شد بلکہ امر کرد باسناد مشیت بہ پروردگار تعالیٰ تنہا بے توہم شرکت۔

یہاں نہایت بندگی اور تواضع وتوحید کا اظہار مقصود ہے، اس لئے کہ حضور نے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع کر کے غیر خدا کے لئے مشیت کو جائز قرار دیا ہے لیکن اپنے لئے اس کو بھی منع فرمادیا کہ کسی کو شرک کا وہم نہ ہو جائے۔

اقول: یہ توجیہ بھی شرک امام الوہابیہ کی کیفر چشانی کو بس ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعا اپنی مشیت کا ذکر نہ کرنے کو فرمایا اوروں کے ذکر مشیت کی اجازت دی، اگر شرک ہو تو معاذ اللہ یہ ٹھرے گی کہ حضور نے اپنی ذات کریم کو شریک خدا کرنے سے منع فرمایا اور زید وعمرو کو شریک کر دینا جائز رکھا۔

علامہ طیبی نے ایک اور توجیہ لطیف ودقیق کی طرف اشارہ کیا ہے کہ

انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأس الموحدین، ومشیتہ معمورۃ فی مشیۃ اللہ تعالیٰ ومضمحلۃ فیہا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردار موحدین ہیں اور حضور کی مشیت اللہ عزوجل کی مشیت میں مستغرق وگم ہے۔

اقول: تقریر اس اشارۂ لطیفہ کی یہ ہے کہ عطف واؤ سے خواہ ثم، خواہ کسی حرف سے معطوف ومعطوف علیہ میں مغایرت چاہتا ہے۔ بلکہ ثم، بوجہ افادۂ فصل وتراخی زیادہ مفید مغایرت ہے، اور سید الموحدین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لئے کوئی مشیت جداگانہ اپنے رب عزوجل کی مشیت سے رکھی ہی نہیں، ان کی مشیت بعینہ خدا کی مشیت ہے اور مشیت خدا بعینہ ان کی مشیت، اور عطف کر کے کہے تو دوئی سمجھی جائیگی کہ اللہ کی مشیت اور ہے اور

رسول کی مشیت اور۔ لہذا یہاں عطف کے لئے نہ فرمایا فقط مشیت اللہ وحدہ کا، ذکر بتایا کہ اس میں خود ہی مشیۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر آ جائے گا۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ھکذا ینبغی ان یفھم ھذا المقام وبه یندفع ماأورد علیه القاری، علیه رحمة الباری۔

یہاں علامہ علی قاری نے ایک نقض یوں وارد کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے انسانوں کی مشیت بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت میں مستغرق وگم ہے، پھر علامہ طیبی کی تقریر وتوجیہ سے کیا خصوصیت باقی رہی۔

اقول: علامہ قاری نے یہاں اضمحلال اضطراری اور اختیاری میں فرق نہ کیا کہ اول تو تمام مخلوق کو حاصل ہے اور دوسری صرف اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو حاصل ہوتی ہے اور وہ اس میں دوسرے بندوں سے ممتاز ہوتے ہیں۔

علامہ قاری نے پھر اعتراض کیا کہ علامہ طیبی کی توجیہ تو اس بات کا افادہ کر رہی ہے کہ مشیت خدائے تعالیٰ اور مشیت رسول کے درمیان واو لانا جائز نہیں۔

اقول علامہ طیبی نے یہ بات اس لئے نہیں کہی تھی کہ وہ اس توجیہ سے واؤ حرف عطف کا دونوں مشیتوں کے درمیان لانے کا جواز ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

الامن والعلی ۲۲۴

(۱۷) حضور نے ابو طالب کی سزا ہلکی فرمادی

۳۱۷۷۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه قال: یارسول اللہ! هل نفعت اباطالب بشیء فانه کان یحوطك یغضب لك، قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: نعم، هو فی ضحضاح من نار، ولو لا انا لکان فی الدرك الاسفل من النار۔

۳۱۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قصة ابی طالب، ۵۴۸/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱۱۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۶/۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۹۱۷/۷

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ حضور نے اپنے چچا ابو طالب کو کیا نفع دیا، خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا، حضور کے لئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا؟ فرمایا: ہاں وہ پاؤں تک آگ میں ہے، اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نیچے طبقے میں رہتا۔

٣١٧٨ ۔ **عن** عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: قلت: یارسول اللہ! ان اباطالب کان یحوطک وینصرک ویغضب لک، فھل نفعہ ذلک، قال: نعم، وجدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ الی ضحضاح۔

حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عباس بن المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا: کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ابو طالب آپکی حفاظت کرتا، ہر موقع پر مدد کرتا اور آپکی خاطر لوگوں سے جھگڑتا تھا، کیا حضور نے بھی ابو طالب کو کچھ نفع دیا۔ فرمایا: میں اسے دوزخ کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں نکال لایا۔

٣١٧٩ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ابی طالب، ھل تنفعہ نبوتک؟ قال: نعم، اخرجتہ من غمرۃ جھنم الی ضحضاح منھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابو طالب کے بارے میں پوچھا گیا کہ آپکی نبوت سے انہیں کچھ فائدہ پہونچا؟ فرمایا: ہاں! میں نے ان کو جہنم کے عذاب میں ڈوبا ہوا پایا تو نکال کر ان کو صرف پاؤں تک چھوڑ دیا۔

﴿٥١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابی صاحبو! مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایک کافر کے باب میں فرمارہے ہیں: کہ

٣١٧٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کنیۃ المشرک، ٢/ ٩١٧
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ١/ ١١٥

٣١٧٩۔ المسند لابی لیلی ٢/ ٢٩٩ ☆ الکامل لابن عدی،

اسے میں نے غرق آتش سے کھینچ لیا، اسے میں نکال لایا، اور تم حضور کو مسلمانوں کے لئے بھی دافع البلا نہیں مانتے، یہ تمہارا ایمان ہے، مسلمان اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصرف، قدرتیں، اختیار دیکھیں دنیا کیا بلا ہے آخرت کے کارخانوں کی باگیں ان کے ہاتھ میں سپرد ہوئی ہیں، ورنہ بغیر اللہ عزوجل کے ماذون ومختار کئے کس کی مجال ہے کہ اللہ کے قیدی کی سزا بدل دے، جس عذاب میں اسے رکھا ہو وہاں سے اسے نکال لے، ہاں یہ وہی پیارا ہے جسکی عزت وجاہت، اور جسکی محبوبیت نے دو جہاں کے اختیارات اسے دلا دیئے۔ آخر حدیث میں نہ سنا، الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی۔

عزت دینا اور تمام کاروبار کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہونگی۔

توراۃ شریف کا ارشاد ہے

یدہ فوق الجمیع وید الجمیع مبسوطۃ الیہ بالخشوع۔

اس کا ہاتھ سب ہاتھوں پر بلند ہے، سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں عاجزی اور گڑگڑانے میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الامن والعلی ۱۲۳

امام عینی شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

فان قلت: اعمال الکفرۃ هباءً منثورۃ لا فائدۃ فیہا، قلت: هذا النفع من برکۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخصائصہ۔

یہ اعتراض کہ کفار کے اعمال نیک آخرت میں ہباً منثورہ ہو جائینگے اور ان کا کوئی ثواب نہ پائینگے۔ تو اسکا جواب یہ کہ یہ نفع ابوطالب وغیرہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ملیگا اور یہ حضور کے خصائص سے ہے۔

امام ابن حجر کی فتح الباری شرح بخاری میں ہے۔

یزید الخصوصیۃ انہ بعد ان امتنع شفع لہ حتی خفف لہ العذاب بالنسبۃ لغیرہ۔

اگرچہ ابوطالب وغیرہ کے لئے شفاعت ممتنع تھی لیکن یہ حضور کی خصوصیت ہے کہ آپکی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوئی۔

اسی طرح مجمع بحار الانور وغیرہ میں ہے۔ ان سب کا حاصل یہ ہے کہ یہ نفع کافر کے

عمل سے نہ ہوا بلکہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے ہے اور یہ خصائص علیہ حضور سے ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۶۲/۱۲

(۲۷) حضور اپنے رضاعی باپ کو جنت میں داخل فرمائیں گے

٣١٨٠ ـ **عن** رجال من بني سعد بن بكر قالوا: قدم الحارث ابو النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مكة فقالت له قريش: الاتسمع مايقول ابنك، وان الناس يبعثون بعد الموت، فقال: اى بني! ماهذا الذى تقول: قال: نعم لو كان ذلك اليوم اخذت بيدك حتى اعرفك وحديثك اليوم، فاسلم بعد ذلك فحسن اسلامه، وكان يقول: لو قد اخذ ابنى بيدى لم يرسلنى حتى يدخلنى الجنة ـ

قبیلہ بنو سعد کے کچھ لوگ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی باپ حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ آئے تو قریش نے کہا: کیا تم نے نہیں سنا تمہارا بیٹا کیا کہتا ہے؟ کہتے ہیں کہ: لوگ مرنے کے بعد کے زندہ ہونگے۔ حضرت حارث نے حاضر ہوکر عرض کی: اے بیٹے! یہ تم کیا کہتے ہو؟ حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں، جب وہ دن آئے گا تو میں آپ کا ہاتھ پکڑوں گا اور آپ کو آج کا دن یاد دلاؤں گا، پھر وہ اسلام لے آئے اور ایک اچھے مسلمان کی طرح رہے، بسا اوقات فرماتے: جب میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑینگے تو اس وقت تک نہیں چھوڑینگے جب تک مجھے، جنت میں نہ داخل کردیں۔ ۱۲م مالی الجیب قلمی ۱۳

٣١٨١ ـ **عن** جبير بن مطعم رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انا محمد واحمد والحاشر والماحي والخاتم والعاقب ـ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کی بلا محو فرماتا ہے، میں خاتم سلسلہ نبوت ہوں اور عاقب کہ سب نبیوں کے بعد آیا۔

﴿۵۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معاذ اللہ کفر سے بدتر اور کیا بلا ہے، تو جو پیارا ماحی کفر ہے اس سے بڑھکر کون

٣١٨٠ ـ الاصابة لابن حجر، ٥٧٨/١

٣١٨١ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ٤١/٥

دافع البلاء ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ مگر اس نام پاک حاشر کی اسناد کو وہابی صاحب بتائیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیا فرما رہے ہیں، کہ میں حشر دینے والا ہوں اپنے قدموں پر خلائق کو۔ تم نے تو قرآن مجید سے یہ سنا ہوگا کہ نشر کرنا، حشر دینا خدا کی شان ہے، یہاں تمہارا امام الطائفہ یہی کہے گا کہ نبی نے اپنے آپ کو خدا کی شان میں ملا دیا، تم مدعیان علم وایمان ابھی خدا کی شان ہی کے معنی نہ سمجھے، نبی کی سب شانیں خدا کی شان ہیں، تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں، کہ موجبہ کلیہ کو اسکا عکس موجبہ جزئیہ لازم ہے۔ ہاں وہ شان جس سے خدائی لازم آئے نبی کے لئے نہیں ہوسکتی، دفع بلا، یا سماع ندا، یا فریاد کو پہونچنا، یا مراد کا دینا وغیرہ وغیرہ امور نزاعیہ کہ بعطائے رحمانی ووساطت فیض ربانی سے مانے جاتے ہیں لزوم الوہیت سے کیا تعلق رکھتے ہیں۔ ولکن من لم یجعل اللہ لہ نورا۔

الامن والعلی ۱۳۰

(۷۳) اللہ ورسول بچوں کے محافظ ونگہبان ہیں

۳۱۸۲۔ **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: ان اباسلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما توفی عنہا وانقضت عدتہا خطبہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت: یارسول اللہ! ان فی ثلاث خصال، انا امرأۃ کبیرۃ، فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا اکبر منك، قالت: وانا امرأۃ غیور، قال: ادعو اللہ عزوجل فیذھب غیرتك، قالت: یارسول اللہ! وانی امرأۃ مصبیۃ، قال: ھم الی اللہ ورسولہ، قال: فتزوجھا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا اور عدت گذر گئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پیغام نکاح دیا، انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! مجھ میں تین باتیں ہیں، میری عمر زائد ہے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں، عرض کی: میں رشک ناک عورت ہوں، (یعنی ازواج مطہرات کے ساتھ شکر رنجی کا اندیشہ ہے) فرمایا: میں اللہ عزوجل سے دعا کروں گا

۱۸۲۱

۳۱۸۲۔ السنن للنسائی، باب النکاح الابن امہ، ۶۳/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۴۵۲/۷

وہ تمہارا رشک دور فرمادے گا۔ عرض کی: یارسول اللہ! میرے بچے ہیں ان کی پرورش کا خیال ہے۔ فرمایا: بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔

الامن والعلی ۱۳۴

* * *

۴۔ حضور تمام کائنات کے نبی ہیں

(۱) حضور تمام مخلوق کے نبی ہیں

۳۱۸۳۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کان النبی یبعث الی قومه خاصة، وبعثت الی الناس عامة، وفی روایة کافة۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے نبی اپنی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا، اور مجھے تمام لوگوں کا نبی بنا کر مبعوث کیا گیا۔

۳۱۸۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ارسلت الی الخلق کافة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف بھیجا گیا۔

۳۱۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان الله تعالیٰ فضل محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الانبیاء وعلی اهل السماء، قالوا: کیف؟ قال: ان الله تعالیٰ قال: وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه، وقال لمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وما ارسلناك الا کافة للناس، فارسله الی الانس والجن۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے

۱۸۲۱

۳۱۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التیمم، ۱/ ۴۸
الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، ۱/ ۱۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۰۴ ☆ المصنف لا بن ابی شیبة، ۱۱/ ۴۳۲
التمهید لا بن عبد البر، ۵/ ۲۲۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/ ۲۱۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۴۸۸ ☆ فتح الباری، للعسقلانی ۱/ ۴۳۶
۳۱۸۴۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوة، ۱/ ۱۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۴۱۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۴۳۳
۳۱۸۵۔ المسند لابی یعلی، ☆ السنن الکبری للبیهقی،

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کرام اور ملائکہ عظام سے افضل کیا، حاضرین نے انبیا پر وجہ تفضیل پوچھی، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اور رسولوں کے لئے فرمایا: ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس قوم کے۔ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رسول سب لوگوں کے لئے، تو حضور کو تمام جن وانس کا رسول بنایا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: رسالت والا کا تمام جن وانس کو شامل ہونا اجماعی ہے اور محققین کے نزدیک ملائکہ کو بھی شامل۔ کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالیٰ فی رسالۃ اجلال جبرئیل۔ بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر و شجر، ارض و سماء، جبال و بحار تمام ماسوی اللہ اس کے احاطۂ عامہ ودائرہ تامہ میں داخل، اور خود قرآن عظیم میں لفظ عالمین اور روایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی موکد بکلمہ کافۃ اس مطلب پر احسن الدلائل۔

تجلی الیقین ۲۶

(۲) تمام مخلوق حضور کو اپنا نبی جانتی اور مانتی ہے

۳۱۸۶۔ **عن** یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مامن شئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول نہ جانتی ہو مگر بے ایمان جن وآدمی۔

السوء والعقاب ۳۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب نظر کیجئے! یہ آیت (جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں مذکور ہوئی) کتنی وجہ سے افضلیت مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حجت ہے۔

اولاً۔ اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم ایک شہر کے ناظم تھے، اور حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلطان ہفت کشور، بلکہ بادشاہ زمین

۳۱۸۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/۶ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۶/۱۶۰
کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۲۳، ۱۱/۴۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۲
یہ حدیث صحیح ہے۔

وآسماں۔

ثانیاً۔ اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں اور ان کا تحمل بغایت دشوار۔ انا سنلقی علیك قولاً ثقیلا ۔ اسی لئے موسی وہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی، لاتنیا فی ذکری۔

دیکھو میرے ذکر میں سست نہ ہوجانا۔

پھر جسکی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اس کی مشقت تو اس قدر، جسکی رسالت نے انس وجن، اور شرق وغرب کو گھیر لیا اس کی مؤنت کس قدر، پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر، اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر، افضل العبادات احمزھا۔

ثالثاً۔ جیسا جلیل کام ویسا ہی جلالت والا اس کے لئے درکار ہوتا ہے۔ بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پر افسران ماتحت کو بھیجتا ہے اور سخت عظیم مہم پر امیر الامراء وسردار اعظم کو، لاجرم رسالت خاصہ وبعثت عامہ میں جو تفرقہ ہے وہی فرق مراتب ان خاص رسولوں اور اس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین۔

رابعاً۔ یونہی حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علوشان کا آدمی ہو اسے ویسے ہی عالی شان کام پر مقرر کریں۔ جس طرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعین اس کے سرانجام نہ ہونے کا موجب، یونہی چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہوں میں اس کے ہلکے پن کا جالب۔

خامساً۔ جتنا کام زیادہ اتنا ہی اس کے لئے سامان زیادہ، نواب کو انتظام ریاست میں فوج وخزانہ اسی کے لائق درکار۔ اور بادشاہ عظیم خصوصاً سلطان ہفت اقلیم کو اس کے رتق وفتق اور نظم ونسق میں اسی کے موافق۔ اور یہاں سامان وہ تائید الہی وتربیت ربانی ہے جو حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر مبذول ہوئی ہے، تو ضرور ہے کہ جو علوم ومعارف قلب اقدس پر القا ہوئے معارف وعلوم جمیع انبیاء سے اکثر واولیٰ ہوں۔ افادہ الامام الحکیم الترمذی ونقله عنه فی الکبیر الرازی۔

اقول: پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیاء کو ادائے امانت وابلاغ رسالت میں کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔

حلم، کہ گستاخی کفار پر تنگ دل نہ ہوں۔

دع اذهم وتوکل علی الله ۔

صبر، کہ ان کی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں۔

فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل ۔

تواضع، کہ ان کی صحبت سے نفور نہ ہوں۔

واخفض جناحك لمن اتبعك من المومنین ۔

رفق ولینت، کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں۔

فبما رحمة من الله لنت لهم الآیه

رحمت، کہ واسطۂ افاضۂ خیرات ہوں۔

رحمة للذین آمنوا منکم

شجاعت، کہ کثرت اعداء کو خیال میں نہ لائیں۔

انی لا یخاف لدی المرسلون ۔

جود و سخاوت، کہ باعث تالیف قلوب ہوں۔

فان الانسان عبید الاحسان ،وجبلت القلوب علی حب من احسن الیها ۔

ولاتجعل یدك مغلولة الی عنقك ۔

عفو و مغفرت، کہ نادان جاہل فیض پاس کیں۔

فاعف عنهم واصفح ،ان الله یحب المحسنین

استغناء و قناعت، کہ جہال اس دعوی عظمی کو طلب دنیا پر محمول نہ کریں۔

لا تمدن عینیك الی ما متعنا به ازواجا منهم ۔

جمال عدل، کہ تثقیف و تادیب و تربیت امت میں جس کی رعایت کریں۔

وان حکمت فاحکم بینهم بالقسط ۔

کمال عقل، کہ اصل فضائل و منبع فواضل ہے۔ لہذا عورت کبھی نبی نہ ہوئی۔

ومارسلنامن قبلك الارجالا ۔

نہ کبھی اہل بادیہ و سکان دہ کو نبوت ملی کہ جفا و غلظت ان کی طینت ہوتی ہے۔

الا رجالا نوحی الیهم من اهل القری ،ای اهل الامصار ۔

حدیث میں ہے۔

۳۱۸۷ ۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من بدا جفا ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدوی کی جبلت میں شدت وغلظت ہوتی ہے۔

اسی طرح نظافت نسب وحسن سیرت وصورت سبھی صفات جمیلہ کی حاجت ہے کہ ان کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو۔ غرض یہ سب انہیں خزائن سے ہیں جو ان سلاطین حقیقت کو عطا ہوئے ہیں، پھر جسکی سلطنت عظیم اس کے خزائن عظیم۔

حدیث میں ہے۔

۳۱۸۸ ۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ ینزل المعونۃ علی قدر المؤ نۃ ، وینزل الصبر علی قدر البلاء ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مدد بندوں پر ان کی دشواریوں کے مطابق اتارتا ہے، اور صبر آزمائشوں کے مطابق عنایت فرماتا ہے۔۱۲م

تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان سب اخلاق فاضلہ واوصاف کاملہ میں تمام انبیاء سے اتم واکمل واعلیٰ واجل ہوں اسی لئے خود ارشاد فرماتے ہیں۔

۳۱۸۹ ۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

۳۱۸۷ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/۵۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۷۱
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۱۲/۳۳۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۱۰/۱۰۱
کنز العمال للمتقی ، ۴۱۵۹۱، ۱۵/۴۰۷ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری ، ۳/۱۹۴
الکامل لابن عدی ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۲۰
یہ حدیث حسن ہے۔

۳۱۸۸ ۔ کنز العمال للمتقی ، ۱۵۹۹۲، ۶/۳۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۲۰

۳۱۸۹ ۔ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ، ۶/۴۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/۲۴۴
کنز العمال للمتقی ، ۵۲۱۷، ۳/۱۶ ☆ المغنی للعراقی ۲/۱۵۵
السنن الکبری للبیہقی ، ۱۰/۱۹۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۶/۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۵۵ ☆

تعالیٰ علیه وسلم : انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا۔

وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اکہتر کتب آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روز آفرینش دنیا سے قیام قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب ملکر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقل کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستان دنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ۔

سادساً۔ حضور کی رسالت زمانۂ بعثت سے مخصوص نہیں۔ حدیث میں ہے۔

٣١٩٠ ۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قيل لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :متى وجبت لك النبوة ؟ قال : وآدم بين الروح والجسد ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی، فرمایا: جبکہ آدم درمیان روح وجسد کے تھے۔

جبل الحفاظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ میں حدیث میسرہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں کی نسبت فرمایا: سندہ قوی۔

آدم سر وتن بآب وگل داشت
کو حکم بملک جان ودل داشت

اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں۔ جسکا خدا خالق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت میں فرماتے ہیں۔

چوں بود خلق آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعثت کرد خدائے تعالیٰ

١٨٢١

٣١٩٠۔ الجامع للترمذي، مناقب، باب فضل النبي ﷺ ٢/٢٠١
المستدرك للحاكم، ٢/٦٠٩ ☆ المسند للعقيلي، ٤/٣٠٠
اتحاف السادة للزبيدي، ٧/١٤٤ ☆

اورابسوئے کافہ ناس، ومقصود نہ گردانید رسالت اور ابرناس بلکہ عام گردانید جن وانس را، بلکہ بر جن وانس نیز مقصور نہ گردانید تا آنکہ عام شد تمامۂ عالمین را، پس ہر کہ اللہ تعالیٰ پروردگار اوست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول اوست۔

چونکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خلق عظیم سے نوازا تھا لہذا تمام انسانون کے لئے آپ کو نبی بنا کر بھیجا گیا، اور حضور کی نبوت انسانوں ہی میں منحصر نہ رہی بلکہ جن وانس کے لئے عام ہوگئی، بلکہ جن وانس میں بھی محصور نہ رکھکر تمام عالموں کے لئے اس کو عام کردیا گیا، لہذا اللہ تعالیٰ جن کا پالنے والا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم وجلیل ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام سے خاص ایک بستی کے لوگون کو ہوتی وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرہ مخلوق و ہر فرد ماسوی اللہ یہاں تک کہ خود انبیاء ومرسلین کو ہے۔ اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی۔ والحمد للہ رب العالمین   تجلی الیقین ۳۲

(۳) حضور جن وانس کے نبی ہیں

۳۱۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ارسلت الی الجن والانس، والی کل احمر واسود، واحلت لی الغنائم دون الانبیاء، وجعلت لی الارض کلها طهورا ومسجدا، ونصرت بالرعب امامی شهرا، واعطیت خواتیم سورة البقرة وكانت من كنوز العرش، وخصصت بها دون الانبياء، واعطيت المثاني مكان التوراة والمئين مكان الانجيل والحواميم مكان الزبور، وفضلت بالمفصل، وانا سيد ولد آدم في الدنيا والآخرة ولا فخر، وبي تفتح الشفاعة ولا فخر وانا سائق الخلق الى الجنة ولا فخر، وانا اول من تنشق الارض عني وعن امتي ولا فخر، وبيدي لواء الحمد يوم القيامة وجميع الانبياء تحته ولافخر، والي مفاتيح الجنة يوم القيامة ولافخر، وانا امامهم وامتي بالاثر۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۱۹۱۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۱/۱۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۱/ ۶۱

،اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لئے غنیمتیں حلال کی گئیں، اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھری، اور میرے آگے ایک مہینہ کی راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی ،اور مجھے سورۂ بقرہ کی پچھلی آیتیں کہ خزانہائے عرش سے تھیں عطا ہوئیں، خاص میرا حصہ تھا سب انبیاء سے جدا، اور مجھے توراۃ کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں، اور انجیل کی جگہ سو سو آیت والیاں، اور زبور کے عوض حم کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک ہے۔ اور دنیا و آخرت میں میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر نہیں، اور سب سے پہلے میں اور میری امت قبر سے نکلے گی اور کچھ فخر نہیں اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا تمام انبیاء اس کے نیچے اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہی اختیار میں جنت کی کنجیاں ہونگی اور کچھ فخر نہیں، اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہوگی اور کچھ فخر نہیں، میں ان سب کے آگے ہونگا اور میری امت میرے پیچھے۔ اللھم اجعلنا منھم وفیھم ومعھم بجاھة عندك آمین ۔

«۳» امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر کہتا ہے: مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث شریف کو حفظ کرلے تاکہ اپنے آقائے نامدار کے فضائل وخصائص پر مطلع رہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تجلی الیقین ۹۱

(۴) جانور بھی حضور کے مطیع اور اپنا نبی مانتے ہیں

۳۱۹۲۔ **عن** ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصحراء فاذا منادیا ینادیه، یارسول اللہ! فالتفت فلم یراحدا، ثم التفت فاذا ظبية موثقة، فقالت: ادن منی یارسول اللہ! فدنا منها فقال: حاجتك؟ قالت: ان لی خشفین فی ذلك الجبل، فخلنی حتی اذهب فارضعهما، ثم ارجع الیك، قال: وتفعلین؟ قالت: عذبنی اللہ بعذاب العشار ان لم افعل، فاطلقها فذهبت فارضعت خشفيها ثم رجعت فاوثقها، وانتبه الاعرابی، فقال: لك حاجة یارسول اللہ! قال: نعم، تطلق هذه، فاطلقها، فخرجت

۱۸۲۱

۳۱۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲/۲۳

تعدو وهی تقول : اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے، کہ کسی کے پکارنے کی آواز سنی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کسی کو نہ پایا، پھر نظر فرمائی تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور میرے پاس تشریف لائیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرنی کے قریب تشریف لے گئے، فرمایا: تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کی: اسی پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں، حضور مجھے کھول دیں کہ میں انہیں دودھ پلا آؤں، پھر حضور کے پاس حاضر ہو جاؤنگی، حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنا وعدہ سچا کریگی، ہرنی نے عرض کی: میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر ان لوگوں کا عذاب کرے جو ظلماً لوگوں سے مال کھسیلتے تھے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا، وہ گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ گئی، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اس کو باندھ دیا۔ وہ بادیہ نشین جس نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! حضور کا کوئی کام ہے کہ میں بجالاؤں؟ فرمایا: ہاں یہ کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے، اس نے چھوڑ دی، وہ دوڑتی ہوئی یہ کہتی ہوئی چلی گئی، اشهد ان لا اله الا الله، وانك لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸۹

* * *

۵۔ حضور باعث ایجاد عالم ہیں

(۱) حضور کی خاطر کائنات بنی

۳۱۹۳۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ یقول: خلقت الخلق لاعرفھم کرامتك ومنزلتك عندی، ولولا ك ماخلقت الدنیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے تمام مخلوق اس لئے بنائی کہ تمہاری عزت اور تمہارا مرتبہ جو میری بارگاہ میں ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۴۷

۳۱۹۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسی علیہ الصلوۃ والسلام ان آمن بمحمد ومر من ادرکہ من امتك ان یومنوا بہ، فلولا محمد ماخلقت آدم، ولا الجنۃ، ولا النار، ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی بھیجی، اے عیسی! ایمان لاؤ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، اور تیری امت سے جو لوگ ان کا زمانہ پائیں انہیں حکم کر کہ اس پر ایمان لائیں، اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے میں آدم کو پیدا نہ کرتا، نہ جنت و دوزخ بناتا، جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اسے جنبش تھی، میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھدیا تو ٹھہر گیا۔

۳۱۹۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتانی جبرئیل فقال: ان اللہ تعالیٰ یقول: لولاك

۱۸۲۱

۳۱۹۳۔ تاریخ دمشق، لابن عساکر، ☆

۳۱۹۴۔ المستدرك للحاکم، کتاب التاریخ، ۲/۶۷۲

۳۱۹۵۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆ کنز العمال، للمتقی، ۱۱/۴۳۱

ماخلقت الجنة ، ولولاك ماخلقت النار ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل نے حاضر ہوکر عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا، اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی آدم وعالم سب تمہارے طفیلی ہیں، تم نہ ہوتے تو مطیع وعاصی کوئی نہ ہوتا، جنت ونار کس کے لئے ہوتیں، اور خود جنت ونار اجزائے عالم ہیں جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۔
تجلی الیقین ۷۳

مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل
منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

(۲) حضور تخلیق عالم سے پہلے نبی تھے

۳۱۹۶ ۔ **عن** ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم متی وجبت لك النبوة ؟ قال : وآدم بين الروح والجسد ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: حضور کے لئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا: جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔

۳۱۹۷ ۔ **عن** شقيق ابی الجدعاء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: كنت نبيا وآدم بين الروح والجسد ۔

حضرت ابو جدعاء شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم روح اور جسم کی منزل میں تھے۔

۳۱۹۶ ۔ كنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۸، ۱۱/ ۴۵۰ ☆ المستدرك للحاكم ۲/ ۶۶۶

۳۱۹۷ ۔ كنز العمال للمتقی، ۳۲۱۱۷، ۱۱/ ۴۵۰ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۱۴/ ۲۹۲

۳۱۹۸ ۔ **عن** میسرة الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد۔

حضرت میسرۂ فجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت بھی منصب نبوت پر فائز تھا جب حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

وفی الباب عن عمر الفاروق، وعبد اللہ بن عباس ومطرف بن عبد اللہ بن الشخیر وعامر رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔ تجلی الیقین ۳۱

* * *

۳۱۹۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۷، ۱۱/ ۴۵۰ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/ ۹۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/ ۴۵۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/ ۳۷۴

٦۔ فضائل رسول

(١) حضور کی فضیلت انبیاء کرام پر

٣١٩٩۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: فضلت علی الانبیاء بست ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں چھ باتوں میں تمام انبیاء کرام پر فضیلت دیا گیا۔

٣٢٠٠ ۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت خمساً لم یعطھن احد من قبلی ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔

٣٢٠١۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی الانبیاء بخصلتین ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا۔

٣٢٠٢۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

٣٢٩٩۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٤١٢ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ١/٤٥١
السنن الكبرى للبيهقى، ٢/٤٣٢ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ٥/٤٧٢
التفسير للبغوى، ١/٢٦٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٨/٢٦٩
الدر المنثور للسيوطى، ٣/٢٠٤ ☆ المسند لابى عوانه، ١/٣٩٥
٣٢٠٠۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب التيمم ١/٤٨
الصحيح لمسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوة، ١/١٩٩
المسند لاحمد بن حنبل، ٣/٣٠٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١/٢١٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ٨/٥٩ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم، ٨/٣١٦
الدر المنثور للسيوطى، ٥/٢٣٧ ☆ البداية والنهاية لابن كثير، ٦/٢٩١
٣٢٠١۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٨/٢٢٥ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١/٤٣٩
٣٢٠٢۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٠/١٦٠ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ١١/٢٦٣

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان جبرئیل بشرنی بعشر لم یؤ تھن نبی قبلی ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں، کسی میں کچھ فضائل شمار کئے گئے، کسی میں کچھ، کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائینگی، یا دو یا دس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتیں منحصر، حاشا للہ، ان کے فضائل نا مقصور اور خصائص نا محصور، بلکہ حقیقۃ ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عموماً اطلاقاً انہیں تمام انبیاء ومرسلین وخلق اللہ اجمعین پر تفضیل تام وعام مطلق ہے، کہ جو کسی کو ملا وہ سب انہیں سے ملا، اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

ع آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

بلکہ انصافاً جو کسی کو ملا آخر کس سے ملا؟ کس کے ہاتھ سے ملا؟ کس کے طفیل میں ملا؟ کس کے پرتو سے ملا؟ اسی اصل ہر فضل ومنبع ہر جود وسر ایجاد وتخم وجود سے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۷

(۲) حضور نے غافل دل زندہ کئے

۳۲۰۳۔ **عن** جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لقد جاء کم رسول الیکم لیس بوھن ولا کسل، لیحیی قلوبا غلفا ویفتح اعینا عمیا، ویسمع اذانا صما، ویقیم السنة عوجا حتی یقال لاالہ الا اللہ وحدہ ۔

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تشریف لایا تمہارے پاس وہ رسول تمہاری طرف بھیجا ہوا جو ضعف وکاہلی سے پاک ہے تا کہ وہ رسول زندہ فرمادے غلاف چڑھے دل، اور وہ رسول کھول دے اندھی آنکھیں، اور وہ رسول شنوا کردے بہرے کانوں کو، اور وہ رسول سیدھی کردے ٹیڑھی

۳۲۰۳۔ السنن للدارمی، ۱/۶

زبانوں کو، یہاں تک کہ لوگ کہہ دیں کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں۔

الامن والعلی ۱۲۷

(۴) حضور کا مقدس سینہ منبع تقوی ہے

۳۲۰۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: التقوی ههنا ،التقوی ههنا ، التقوی ههنا ،یشیر الی صدره ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقوی یہاں ہے تقوی یہاں، تقوی یہاں، ہر مرتبہ اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ فرمایا۔۱۲م الزلال الانقی ۱۵۱

۳۲۰۵ ۔ **عن** ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت فی المسجد فدخل رجل یصلی ،فقرأ قراء ة انکرتها علیه ، ثم دخل آخر فقرأ قراء ة سوی قراء ة صاحبه ،فلما قضینا الصلوٰة دخلنا جمیعا علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت : ان هذا قرأ قراء ة انکرتها علیه ودخل آخر فقرأ سوی قراء ة صاحبه فامر هما رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقرء ا. فحسن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شانهما فسقط فی نفسی من التکذیب ، ولا اذ کنت فی الجاهلیة ،فلما رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ماقد غشینی ضرب فی صدری ففضت عرقا وکانما انظر الی الله عزوجل فرقا ،فقال لی : یاابی ! ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف فرددت الیه ان هون علی امتی ، فرد الی الثانیة ان اقرأه علی حرفین ،فرددت الیه ان هون علی امتی ،فرد الی الثالثة اقرأه علی سبعة احرف ،فلك بکل ردة رددتکها مسئلة تسألنیها ،فقلت :اللهم اغفر لامتی ،اللهم اغفر لامتی واخرت الثالثة لیوم یرغب الی الخلق کلهم حتی ابراهیم علیه وسلم۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد حرام میں حاضر تھا کہ ایک شخص نماز پڑھنے آیا، اس نے نماز میں اس طرح قرأت کی کہ میں اس سے واقف نہیں تھا، دوسرا آیا اور اس نے دوسری طرح قرآن پڑھا، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضور

۳۲۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب البر والصلة،

۳۲۰۵۔ الصحیح لمسلم، باب بیان القرآن انزل علی سبعة احرف ۱/ ۲۷۳

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۲۷

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کی: اس شخص نے یوں قرأت کی کہ میں اس کو نہیں جانتا اور دوسرا جو آیا تو اس نے اور دوسرے انداز میں قرآن پڑھا، حضور نے ان دونوں سے پڑھوا کر سنا تو آپ نے دونوں کی قرأت کو خوب بتایا، حضرت ابی کہتے ہیں: میرے دل میں اس وقت تکذیب کا وسوسہ پیدا ہوا نہ ایسا جیسا کہ ایام جاہلیت میں تھا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری یہ حالت ملاحظہ فرمائی تو میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینے پسینے ہوگیا، خوف کی وجہ سے ایسا محسوس ہونے لگا کہ گویا میں خدا کی بارگا میں حاضر ہوں۔ فرمایا: اے ابی! مجھے پہلے پہل اللہ کی طرف سے یہ حکم ملا تھا کہ میں قرآن کریم صرف ایک طرح پڑھا کروں، میں نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا کی: الہی! میری امت پر آسانی فرما، لہذا دوبارہ حکم ملا کہ دو حرفوں یعنی دو طریقے سے تلاوت کر سکتا ہوں، پھر میں نے دوسری مرتبہ عرض کی: الہی! میری امت پر آسانی فرما، لہذا تیسری مرتبہ میں سات حرفوں یعنی سات قرأتوں کی مجھے اجازت ملی، پھر ارشاد ربانی ہوا: اے محبوب! تم نے جتنی مرتبہ اپنی امت کی آسانی کے لئے ہم سے عرض کی اتنی مرتبہ تمہاری دعائیں مقبول ہیں لہذا تم ہم سے دعا کرو، میں نے چونکہ امت کے لئے تین مرتبہ عرض کی تھی لہذا میں نے دو مرتبہ اس طرح دعا کی، الہی! میری امت کو بخشدے۔ الہی! میری امت کو بخشدے، اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لئے محفوظ رکھی ہے جس دن سب کو میری حاجت ہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی۔ ١٢م

(٤) سب سے پہلے حضور روضۂ انور سے اٹھیں گے

٣٢٠٦۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انا اول الناس خروجا اذا بعثوا، وانا قائدهم اذا وفدوا، وانا خطيبهم اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا جلسوا، وانا مبشرهم اذا ايسوا، الكرامة

٣٢٠٦۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٤٩٦/١٠ ☆ الشفا للقاضی، ٣٩٨/١
التفسیر لابن کثیر، ١٢/٧ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١١٩/٦
التفسیر للبغوی، ١٧٨/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ٢٦٣/٣
دلائل النبوۃ لابی نعیم، ١٣/١ ☆

والمفاتيح يو مئذ بيدی ، ولواء الحمد يومئذ بيدی ، انا اكرم ولد آدم علی ربی ، يطوف علی الف خادم كانهم بيض مكنون ولؤلؤ منثور ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤنگا جب لوگ قبروں سے اٹھینگے ، اور میں سب کا پیشوا ہونگا جب اللہ تعالیٰ کے حضور چلیں گے ، اور میں ان کا خطیب ہونگا جب وہ دم بخود رہ جائینگے ۔ اور میں ان کا شفیع ہونگا جب عرصۂ محشر میں روکے جائینگے ، اور میں انہیں بشارت دوں گا جب وہ ناامید ہو جائینگے ، عزت اور خزائن رحمت کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہونگی اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا ، میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں ، میرے گرد و پیش ہزار خادم دوڑتے ہونگے گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے ہوئے ، یا موتی ہیں بکھرے ہوئے ۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول : ظاہر حدیث یہ ہے کہ یہ خدام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد و پیش عرصات محشر میں ہونگے اور وہاں دوسروں کے لئے خدام ہونا معلوم نہیں ۔

لہذا امام زرقانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی اس توجیہ کی ضرورت نہیں جو انہوں نے بایں طور فرمائی ۔ کہ یہ ہزار خادم حضور کے ان خدام کا ایک جز اور حصہ ہیں جو حضور کے لئے بنائے گئے ہیں ۔

اس توجیہ کی ضرورت انہیں اس لئے پیش آئی کہ حدیث شریف میں ہے ۔

۲۲۰۷ ۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ان اسفل اهل الجنة اجمعين درجة من يقوم له عشرة آلاف خادم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے نیچے درجہ والے کو بھی دس ہزار خادم ملیں گے جو اس کی عزت افزائی کے لئے کھڑے رہیں گے ۔ ۱۲ م

۲۲۰۷ ۔ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۴۰۱/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۵۴۱/۱۰
الدر المنثور للسيوطی ، ۲۲/۶ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۵۰۸/۴

۳۲۰۸۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ادنی اهل الجنة منزلة وليس فيهم دنی من يغدو ويروح عليه خمسة عشر الف خادما، ليس منهم خادم الا معه طرفة ليست مع صاحبه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنتیوں میں کم درجہ والے جنتی کے لئے بھی حالانکہ فی نفسہ کسی کا درجہ کم نہیں، صبح شام پندرہ پندرہ ہزار خادم دور کرینگے ہر ہر خادم کے پاس علیحدہ علیحدہ نئی عمدہ چیزیں ہونگی۔ ۱۲م

تو یہ تمام چیزیں اہل جنت کے لئے جنت میں ہونگی لہذا حضور کے لئے صرف ایک ہزار خادم کا ہونا باب فضیلت سے شمار نہیں ہوسکتا۔ لہذا امام زرقانی کو توجیہ کی ضرورت پیش آئی، کہ جملہ انعامات سے ایک انعام کا کچھ حصہ مراد ہے۔ برخلاف ہماری توجیہ کہ ان تکلفات کی ضرورت ہی نہیں۔ اور حضور کے لئے قیامت اور جنت میں کتنے انعامات ہیں وہ ان کا رب کریم ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں۔ تجلی الیقین ۹۶

(۵) حضور عرش اعظم کی داہنی جانب جلوہ فرما ہوں گے

۳۲۰۹۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: انا اول من تنشق عنه الارض فأكسیٰ حلة من حلل الجنة، اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك المقام غيری۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لاؤنگا، پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، میں عرش کی داہنی جانب ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں تمام مخلوق الٰہی میں کسی کو بار نہ ہوگا۔

۳۲۰۸۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٦/٢٠٨ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٦١٥٩

۳۲۰۹۔ الصحيح لمسلم، باب تفضيل نبينا ﷺ۔ ٢/٢٤٥
الجامع للترمذی، باب فضل النبی ﷺ، ٢/٢٠١
السنن لا بن ماجه، باب ذكر الشفاعة، ٢/٣٢٩
الجامع الصغير للسيوطی، ١/١٦١ ☆

۳۲۱۰ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اول من یکسی ابراهیم ثم یقعد مستقبل العرش ثم ادنی بکسوتی فلبستها فاقوم عن یمینه مقاما لایقوم احد غیری یغبطنی فیه الاولون والآخرون۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو جوڑا پہنایا جائیگا، وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائینگے، پھر میری پوشاک حاضر کی جائیگی، میں پہنکر عرش کی دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہونگا جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا، اگلے پچھلے مجھ پر رشک لے جائینگے۔

تجلی الیقین ۱۲۷

(۶) پہلے حضور کے لئے ہی دروازۂ جنت کھلے گا

۳۲۱۱ـ **عن** انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اٰتی باب الجنة یوم القیامة فاستفتح، فیقول الخازن: من انت؟ فاقول: محمد، صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فیقول: بك امرت لاافتح لاحد قبلك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں روز قیامت در جنت پر تشریف لاکر کھلواؤنگا، داروغہ عرض کرے گا: کون ہے؟ میں فرماؤنگا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عرض کرے گا: مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔ طبرانی کی روایت میں ہے۔ داروغہ قیام کر کے عرض کرے گا۔

۳۲۱۰ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول عزوجل وتخذ الله ابراهیم خلیلا ۱/ ۴۷۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۳ ☆ التفسیر للطبری، ۸/ ۱۱۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۹۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ۳۲۴
الدر المنثور للسیوطی، ۳/ ۲۷۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/ ۲۰۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۹۹، ۱۱/ ۲۸۷ ☆
۳۲۱۱ـ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعة ۱/ ۱۱۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۴۷، ۱۱/ ۷۲۵

لاافتح لاحد قبلك ولا اقوم لاحد بعدك ،

نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لئے کھولوں، نہ حضور کے بعد کسی کے لئے قیام کروں۔

تجلی الیقین ۱۲۸

(۷) حضور سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

۳۲۱۲۔ **عن** ابی ہریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انا اول من یدخل الجنة ولا فخر ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت میں رونق افروز ہونگا، اور کچھ فخر مقصود نہیں۔

تجلی الیقین ۱۲۸

(۸) حضور اور آپکے امتی دنیا میں آخر لیکن قیامت میں سابق ہوں گے

۳۲۱۳۔ **عن** ابی ہریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نحن الآخرون السابقون یوم القیامة بیدا انهم اُوتو الکتاب من قبلنا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم زمانے میں پیچھے اور قیامت کے دن ہر فضل میں اگلے، اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے ہاں ان لوگوں کو کتاب پہلے دی گئی ہے۔ ۱۲م

۳۲۱٤۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هم تبع لنا یوم القیامه ، نحن الآخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیامة المقضی لهم قبل الخلائق ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱٤٤ ، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ۹۱،
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰٤۸، ۱۱/ ٤۳۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/ ۳٤۹

۳۲۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فرض الجمعة، ۱/ ۱۲۰
الصحیح لمسلم، کتاب الجمعة، ۱/ ۲۸۲

۳۲۱٤۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجمعة، ۱/ ۲۸۲،

علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں: وہ قیامت میں ہمارے توابع ہونگے، ہم دنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں پیشی رکھیں گے، تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لئے اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا۔

۳۲۱۵ ۔ **عن** عمرو بن قیس بن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله تعالیٰ ادرك بی الاجل المرحوم ، واختصر لی اختصارا ، فنحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیامة ، وانی قائل قولا غیر فخر ، ابراهیم خلیل الله ، وموسیٰ صفی الله ، وانا حبیب الله ، ومعی لواء الحمد یوم القیامة الحدیث ۔

حضرت عمرو بن قیس بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رحمت خاص کا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لئے کمال اختصار کیا، ہم ظہور میں پیچھے اور روز قیامت رتبے میں اگلے ہیں، اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر وناز کو دخل نہیں، ابراہیم خلیل اللہ، اور موسیٰ صفی اللہ اور میں اللہ کا حبیب ہوں۔ اور میرے ساتھ روز قیامت لواء الحمد ہوگا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: اختصر لی اختصارا ، کا مطلب ہے کہ مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر۔

یا میرے لئے زمانہ مختصر کیا، کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

اقول: وبالله التوفیق ، یا یہ کہ میرے لئے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں، گناہ کم ہوں، نعمت باقی تک جلد پہونچیں۔ یا یہ کہ میری امت کے لئے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے امت محمد! میں نے تمہیں اپنے حقوق معاف کئے، آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کردو اور جنت کو چلے جاؤ۔

یا یہ کہ میرے غلاموں کے لئے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردے گا کہ چشم زدن میں گذر جائینگے یا جیسے بجلی کوندگئی۔ کما فی الصحیحین۔

۳۲۱۵ ۔ السنن للدارمی ، ۱/۲۹ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر ، ۶/۳۰۵

یا یہ کہ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے، میرے غلاموں کے لئے اس سے کم دیر میں گذر جائیگا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھیے۔ کما فی حدیث احمد وابی یعلی وابن جریر وابن حبان، وابن عدی والبغوی والبیھقی رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

یا یہ کہ علوم ومعارف جو ہزار ہا سال کی محنت وریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں وہ میری چندروزہ خدمت گذاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرمادیئے۔

یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کردی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلا ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہولیا۔

یا یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جسکے معدود ورقوں میں تمام اشیائے گذشتہ آئندہ کا روشن مفصل بیان جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم، جسکی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں، اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور۔

یا یہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں اسے جو کچھ قیامت تک اس میں ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عند الطبرانی۔

یا یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا۔ کما فی حدیث الصحیحین،

یا اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ طویلہ تھے ان سے اٹھالیئے۔ پچاس نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس، زکوۃ میں چہارم مال کا چالیس واں حصہ رہا اور کتاب فضل میں وہی ربع کا ربع، وعلی ھذا القیاس والحمد للہ رب العالمین۔

یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معانی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تجلی الیقین ۱۰۵

(۹) حضور اور آپ کی امت جنت میں پہلے داخل ہوں گے

۳۲۱۶۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الجنة حرمت علی الانبیاء حتی ادخلها، وحرمت علی

۳۲۱۶۔ التفسیر للبغوی، ۱/۴۰۵ ☆ کنز العمال ۳۱۹۵۳، ۱۱/۴۱۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۴۳۵ ☆ میزان الاعتدال للذہبی، ۴۵۳۶

الامم حتی تدخلها امتی۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں، اور امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو۔

۳۲۱۷۔ **عن** مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی رجل من الیھود حق فاتاہ یطلبہ فلقیہ، فقال لہ عمر: لا و الذی اصطفی محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی البشر! لا افارقك وانا اطلبك بشیء، فقال الیھودی: ما اصطفی اللہ محمدا علی البشر، فلطمہ عمر فقال: بینی و بینك ابو القاسم، فقال: ان عمر قال: لا والذی اصطفی اللہ محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی البشر، قلت لہ: مااصطفی اللہ محمدا علی البشر، فلطمنی، فقال: اما انت یا عمر! فارضہ من لطمتہ، بلی یا یھودی، ! سمی اللہ باسمین، سمی بھما امتی، ھو السلام و سمی امتی المسلمین۔ و ھو المؤمن وسمی امتی المومنین، انتم الاولون و نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ، بلی ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی ادخلھا، و ھی محرمۃ علی الامم حتی یدخلھا امتی۔

حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا۔ اس سے جاکر فرمایا: قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی، میں تجھے نہ چھوڑوں گا جب تک اپنا حق نہ لے لوں، یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیت مطلقہ کا انکار کیا، امیر المومنین نے اسے طمانچہ مارا، یہودی بارگاہ رسالت میں نالشی آیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا کہ تم نے اسے تھپڑ مارا ہے راضی کرلو، کہ ذمی ہے، لیکن یہودی کی طرف مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا: کیوں نہیں اے یہودی! اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے، اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا، اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا، ہاں ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت سب سے پہلے ہیں، بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں اس میں تشریف لے جاؤں، اور سب امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت داخل ہو۔

تجلی الیقین ص ۱۳۴

۳۲۱۷۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، باب ما عطی اللہ تعالی محمد رسول اللہ ﷺ، ۳۳۱/۶

۳۲۱۸۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انا اكثر الانبياء تبعا يوم القيامة، و انا اول من يقرع باب الجنة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت میں سب انبیاء سے کثرت امت میں زائد ہوں گا۔ اور سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

۳۲۱۹۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انا اول الناس يشفع فى الجنة، و انا اكثر الانبياء تبعا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں، اور میرے پیرو سب انبیاء کی امتوں سے افزوں ہوں گے۔

۳۲۲۰۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انا اول من يدق باب الجنة فلم تسمع الآذان احسن من طنين الحلق على تلك المصاريع۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کوٹونگا، زنجیروں کی جھنکار جو ان کواڑوں پر ہوگی اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سنی ہوگی۔ تجلی الیقین ۱۲۹

(۱۰) حضور کا زمانہ سب سے افضل

۳۲۲۱۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۳۲۱۸۔ لصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعة، ۱۱۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۲، ۴۳۶/۱۱

۳۲۱۹۔ الصحیح لمسلم، باب اثبات الشفاعة، ۱۱۲/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۱، ۴۳۶/۱۱

۳۲۲۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۸۶، ۴۰۴/۱۱

۳۲۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صفة النبی ﷺ، ۵۰۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۳/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۴/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۰۵، ۴۲۷/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۹/۱

علیه وسلم : بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر قرن وطبقہ میں بنی آدم کے بہترین طبقات میں بھیجا گیا، یہاں تک کہ اس طبقہ میں آیا جس میں پیدا ہوا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۴ اراءۃ الادب ۱۹

(۱۱) حضور معلم کائنات ہیں

۳۲۲۲۔ **عن** عبدالله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال : خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذات یوم من بعض حجره فدخل المسجد فاذا هو بحلقتین ، احدهما یقرؤن القرآن و یدعون الله ، والاخری یتعلمون و یعلمون ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کل علی خیر ، هٰؤلآء یقرء ون القرآن و یدعون الله ، فان شاء اعطاهم و ان شاء منعهم ، وهؤلاء یتعلمون ویعلمون و انما بعثت معلما فجلس معهم۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے حجرۂ مقدسہ سے مسجد نبوی میں تشریف لائے تو دیکھا دو حلقے بنائے لوگ بیٹھے ہیں، ایک جماعت تلاوت قرآن اور دعا میں مشغول ہے، دوسری علم دین سیکھنے اور سکھانے میں، فرمایا: دونوں جماعتیں بھلائی پر قائم ہیں، یہ لوگ تلاوت کرتے ہیں اور دعا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے چاہے تو عطا فرمائے ورنہ رد فرمادے، اور یہ لوگ علم دین سیکھنے سکھانے میں لگے ہیں اور مجھے بھی معلم کائنات مبعوث فرمایا گیا، پھر حضور انہیں کے ساتھ تشریف فرما ہوئے۔۱۲م

علیہ

۳۲۲۳۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۳۲۲۲۔ السنن لابن ماجه، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ٢١/١
التفسیر للعزی، ٢٥/٧ ☆ التمهید لابن عبد البر، ١١٨/٥
المغنی للعراقی، ١١/١ ☆ کنز العمال، ٢٨٧٥١، ١٤٧/١٥
۳۲۲۳۔ السنن لابی داؤد، باب کراهیة استقبال القبلة، ٣/١
السنن لابن ماجه، باب الاستنجاء بالحجارة، ٢٧/١
المسند لاحمد بن حنبل، ☆ ٢٤٧/٢

وسلم : انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۵۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے والد کے مثل ہوں کہ تم کو ہر ہر مسئلہ سکھاتا ہوں۔ ۱۲م

(۱۲) ذکر مصطفیٰ کی عظمت وفضیلت

۳۲۲۴۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اتانی جبرئیل علیہ السلام فقال : ان ربی و ربک یقول: کیف رفعت لک ذکرک ؟ قال : اللہ اعلم ، قال : اذا ذکرت ذکرت معی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی: میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے تمہارا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے عرض کی: اللہ عزوجل خوب جانتا ہے، عرض کی: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ اے محبوب! تیرا ذکر بھی ہوگا۔

دوسری روایت میں یوں ہے۔

جعلتک ذکرا من ذکری ، فمن ذکرک فقد ذکرنی ۔

اے محبوب! میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا، اور جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے بیشک میرا ذکر کیا۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۸۷

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۲۸

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۰۶

(۱۳) حضور بے مثل بشر ہیں

۳۲۲۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ما منکم من احد الا و معہ قرینہ من الجن و قرینہ من

۳۲۲۴۔ التفسیر لابن جریر، ۱۵/۲۳۵ ☆ الشفاء للقاضی، ۱/۱۲

۳۲۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۹۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۲۲۵

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۲۶۷ ☆ کنز العمال، ۱۲۷۶، ۱/۱۵۳

الملائکة، قالوا: و ایاك یا رسول الله! قال: و ایای، و لکن الله اعاننی علیه فاسلم فلا یامرنی الا بخیر۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اسکا ایک ہمزاد فرشتہ اور ایک شیطان جن ہے، صحابۂ کرام نے عرض کی: اور آپ کے ساتھ یا رسول اللہ! فرمایا: میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر میری اعانت فرمائی اور وہ اسلام لے آیا، تو اب وہ مجھے بھلائی کا حکم ہی دیتا ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۹/۲۰۹

(۱۴) حضور کی محبت شرط ایمان ہے

۳۲۲۶۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من ولده و والده والناس اجمعین۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کی اولاد اور ماں باپ اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۱۴

۳۲۲۷۔ **عن** الضحاك بن مزاحم الهلالی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا دعوة ابراهیم علیه الصلوٰة و السلام، قال: و هو یرفع القواعد من البیت، ربنا و ابعث فیهم رسولا منهم فقرأ الأیة حتی اتمها۔

حضرت ضحاک بن مزاحم ہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہوں،

۳۲۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حب الرسول ﷺ، ۱/۷
الصحیح لمسلم، باب وجوب محبت رسول الله ﷺ، ۱/۴۹
السنن للنسائی، ایمان، باب علامة الایمان، ۲/۲۳۲
السنن لابن ماجه، باب فی الایمان، ۱/۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۷۷ ☆ السنن للدارمی، ۲/۳۰۷
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۵۲۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۵۰
المستدرك للحاکم، ۲/۴۸۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۵۴۷

آپ نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت یوں دعا کی تھی، ''اے ہمارے رب! یہاں کے باشندگان میں تو ایک رسول مبعوث فرما'' حضور نے پوری آیت تلاوت فرمائی۔ ۱۲م

تجلی الیقین ۸۱

(۱۵) حضور دعائے ابراہیم اور بشارت عیسی ہیں

۳۲۲۸۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا دعوة ابراهیم، و کان اخر من بشرنی عیسی ابن مریم علیهم الصلوة و السلام۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے باپ حضرت ابراہیم کی دعا ہوں، اور سب میں پچھلے میری بشارت دینے والے حضرت عیسیٰ بن مریم تھے، علیہم الصلوۃ والسلام۔ فتاوی رضویہ ۱۲/ ۳۷

(۱۶) اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کی حیات کی قسم یاد فرمائی

۳۲۲۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ما حلف الله بحیاة احد قط الا بحیاة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، قال تعالیٰ: لعمرك انهم لفی سکرتهم یعمهون، و حیاتك یا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی سوا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔ کہ آیت کریمہ ''لعمرك'' میں فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۲۲۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۹/۱ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۱۱/۱
دلائل النبوة للبیهقی، ۶۹/۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۹۶/۱
کنز العمال، ۳۱۸۳۳، ۳۸٤/۱۱ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۲۷۵/۲
التفسیر للطبری، ٤۳۵/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۹/۱
التفسیر للقرطبی، ۱۳۱/۲ ☆ السلسلة الصحیحة، للالبانی، ۱٤۵
۳۲۲۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۱/۱ ☆
۳۲۲۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۳/٤ ☆

(۱۷) حضور کی حیات اور شہر کی قسم یاد فرمائی

۳۲۳۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ما خلق الله و ما ذرأ و ما برأ نفسا اکرم علیه من محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ما حلف بحیاة احد قط الا بحیاة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم "لعمرك الآیة"۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو۔ نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے تیری جان کی قسم۔ الآیۃ۔

۳۲۳۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : بابی انت و امی یا رسول الله ! قد بلغ من فضلك عند الله ان اقسم بحیاتك دون سائر الانبیاء ، و لقد بلغ من فضلك عنده ان اقسم بتراب قدمیك فقال : لا اقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی : یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، بے شک حضور کی بزرگی خدائے تعالیٰ کے نزدیک اس حد کو پہونچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی، نہ باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی، اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے یہاں اس نہایت کو ٹھہری کہ حضور کے خاک پا کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد فرمایا: مجھے قسم اس شہر کی جس میں اے محبوب! تم قیام پذیر ہو۔

شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

این لفظ در ظاہر نظر سخت می در آید نسبت بجناب عزت، چوں گویند کہ سوگند می خورد بخاک پائے حضرت رسالت، و نظر بحقیقت معنی صاف و پاک است کہ غبارے نیست بر آں، و تحقیق این سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزت جل جلالہ بچیزے غیر ذات و صفات خود برائے اظہار شرف و فضیلت و تمیز آں چیز است نزد مردم و نسبت بایشاں، تا بدانند کہ آں امرے عظیم و شریف است نہ آنکہ اعظم است نسبت بوے تعالیٰ۔

۳۲۳۰۔ الشفاء للقاضی، ۱/۲۰ ☆

۳۲۳۱۔ احیاء علوم الدین للغزالی، ☆ المدخل لابن الحاج المکی،

ظاہر نگاہ میں یہ لفظ اللہ رب العزت کی جانب نظر کرتے ہوئے اگرچہ سخت معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی خاک پا کی قسم یاد فرمائی۔ لیکن حقیقت پر نگاہ رکھنے والوں کے نزدیک اس کے معنی پاک وصاف ہیں اور اس میں کسی طرح کی کوئی خامی نہیں۔ اس سلسلہ میں تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی چیز کی قسم یاد فرماتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کی شرافت و بزرگی کا اظہار مقصود ہوتا ہے اور یہ کہ وہ چیز لوگوں کے نزدیک ممتاز ہو جائے تا کہ لوگ اس کی عظمت سے واقف ہوں، یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ چیز اللہ تعالیٰ کی ذات سے زیادہ عظیم ہے۔ تجلی الیقین ۴۴

(۱۸) حضور کا نام اقدس ساق عرش پر لکھا ہے

۳۲۳۲۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لما اقترف آدم الخطیئة قال: یا رب اسألك بحق محمد لما غفرت لی، فقال الله: یا آدم وکیف عرفت محمدا و لم اخلقه؟ قال: یا رب لانك لما خلقتنی بیدك و نفخت فیّ من روحك رفعت راسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا اله الا الله محمد رسول الله فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك، فقال الله: صدقت یا آدم! انه لأحب الخلق الیّ ادعنی بحقه فقد غفرت لك و لو لا محمد ما خلقتك۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی: اے میرے رب! صدقہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما، رب العالمین نے فرمایا: تو نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیونکر پہچانا؟ عرض کی: جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی تو میں نے اپنا سر اٹھایا، دیکھا عرش کے پایوں پر لکھا تھا، لا اله الا الله محمد رسول الله، جل جلاله و صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، تو میں نے جانا کہ تو

۳۲۳۲۔ المستدرک للحاکم، ۶۷۲/۲ ☆ دلائل النبوۃ للبیهقی، ۴۸۹/۵
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۸، ۴۵۵/۱۱ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۸۱/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۴۷/۲ ☆ الاحادیث السنیة، ۲۵۶

نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا: بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، اب کہ تو نے اس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں، اور اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تیری مغفرت کرتا اور نہ تجھے بناتا۔

بیہقی اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں نے ہر جگہ جنت میں، لا اله الا الله محمد رسول الله، لکھا دیکھا، تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے اور عزت والا۔

آجری کی روایت میں ہے، مجھے یقین ہوا کہ کسی کا رتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

میرے نزدیک یہ حدیث حسن کے درجہ سے کم نہیں۔

(۱۹) قیامت میں سب سے پہلے ندا حضور کو ہوگی

۳۲۲۳۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يجمع الله تعالى الناس فى صعيد واحد فلا تكلم نفس، فاول مدعو محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيقول: لبيك و سعديك و الخير في يديك۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ روز قیامت لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا تو کوئی کلام نہ کرے گا، سب سے پہلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا ہوگی، حضور عرض کریں گے: الٰہی! میں حاضر ہوں، خدمتی ہوں، تیرے دونوں ہاتھوں میں بھلائی ہے۔

۳۲۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب التلبيه، ۲۱۵/۲
المستدرك للحاكم، ۶۱۷/۴ ☆ السنة لابى العاصم، ۳۶۷/۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۴۷۲/۱۰ ☆ كنز العمال، ۴۳۳۹۱، ۱۸۵۲/۱۵
حلية الاولياء لابن نعيم، ۹/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۵۰/۵

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن مندہ نے کہا:

حدیث مجمع علی صحة اسناده و ثقة رجاله۔

اس حدیث کی صحت اسناد اور عدالت رواۃ پر اجماع ہے۔

صفائح اللجین ۱۷

۳۲۳۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من آذی شعرة منی فقد آذانی و من آذانی فقد آذی الله، و فی روایة۔ ومن آذی الله لعنه الله ملأ السموات و الارض، لا یقبل الله منه صرفا و لا عدلا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۲۲

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے ایک بال کو بھی ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی، اور جس نے اللہ کو ایذا دی اس پر اللہ کی لعنت ہے آسمان اور زمین برابر، نہ اسکا نفل قبول نہ فرض۔ ۱۲م

* * *

۳۲۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۵۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۸۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۲۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۵۰۴
السنة لابن ابی عاصم، ۲/۴۷۹ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱/۱۷۵
کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۵۴، ۱۲/۹۵ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۸۸

(۷) تعظیم رسول

(۱) بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام کا ادب

۳۲۲۵۔ **عن** اسامة بن شريك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اصحابه حوله كأن على رؤسهم الطير ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور کے اصحاب حضور کے گرد تھے، گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی سر جھکائے، گردنیں خم کئے، بے حس و حرکت کہ پرندے لکڑی یا پتھر جانکر سروں پر آ بیٹھیں، اس سے بڑھ کر اور خشوع کیا ہوگا۔

ہند بن ابی ہالہ وصاف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی عنہ کی حدیث حلیہ اقدس میں ہے۔

اذا تكلم اطرق جلساء ه كأن على رؤسهم الطير۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے جتنے حاضران مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۵۳۴/۳

(۲) حضرت ابو ایوب انصاری کے یہاں حضور کا قیام......

۳۲۲۶۔ **عن** ابى ايوب الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نزل عليه، فنزل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السُّفل و ابو ايوب فى العلو، فانتبه ابو ايوب ليلة فقال : نمشى فوق راس رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه واسلم فتنحوا فباتوا فى جانب، ثم قال للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : السفل ارفق فقال : لا اعلو سقيفة انت تحتها، فتحول النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى العلو وابو ايوب فى السفل،

۳۲۲۵۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یتداوی، ۵۳۹/۲

۳۲۲۶۔ الصحیح لمسلم، باب اباحۃ اکل الثوم، ۱۸۳/۲

فکان یصنع للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طعاما فاذاجئی بہ الیہ سأل عن موضع اصابعہ فیتتبع موضع اصابعہ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے یہاں مہمان ہوئے، میں بالائی منزل میں رہتا اور حضور پہلی منزل میں، ایک دن بیدار ہوا تو یہ احساس جاگا کہ میں اوپر چلتا ہوں اور حضور نیچے مکان میں قیام فرماہیں، اس خیال سے ایک گوشہ میں رات جاگ کر گذاری، صبح کو خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کی: فرمایا: نچلی منزل میں ہمارے لئے آرام ہے، عرض کیا: میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ قیام فرماہوں، اس کے بعد حضور بالائی منزل پر تشریف لے گئے اور حضرت ابوایوب پہلی منزل میں رہنے لگے، حضور کے لئے کھانا تیار کرتے جب حضور تناول فرمالیتے تو بعد میں خود کھاتے بچے ہوئے کھانے کے بارے میں دریافت فرماتے کہ سرکار نے کہاں سے انگلیاں رکھ کر تناول فرمایا ہے، پھر خاص اسی جگہ سے اٹھاتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرح مسلم نووی میں ہے:۔

فیہ التبرک بآثار اہل الخیر فی الطعام و غیرہ۔

اس حدیث میں کھانے وغیرہ میں بزرگ ہستی کے آثار سے برکت حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔

نیز اسی میں ہے:۔

اما کراھۃ ابی ایوب فمن الادب المحبوب الجمیل، و فیہ اجلال اھل الفضل والمبالغۃ فی الادب معھم۔

حضرت ابوایوب انصاری نے بالاخانہ پر رہنا اس لئے پسند نہ کیا کہ بارگاہ رسالت کا ادب اسی بات کا متقاضی تھا، نیز اس حدیث میں اہل فضیلت کی بزرگی کا اظہار اور ادب میں مبالغہ کا ثبوت بھی موجود ہے۔ بدرالانوار مع زیادۃ، ۹

* * *

(۴) حضور کی جانب دانستہ جھوٹ کی نسبت اشد حرام

۳۲۳۷۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸

* * *

۳۲۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من کذ علی النبی ﷺ، ٢١/١
الصحیح لمسلم، زهد، ٧٢
السنن لابی داؤد، باب التشدید فی الکذب علی رسول الله ﷺ، ٥١٤/٢
السنن للنسائی، باب الثبت فی الحدیث وحکم کنایة العلم، ٤١٤/٢
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تعظیم الکذب علی رسول الله ﷺ، ٩٥/٢
السنن لابن ماجه، المقدمه، ٥/١ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٧٨/١ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٧٣/١
المسند للدارمی، ٧٦/١ ☆ المسند للحمیدی، ١١٦٦
السنن الکبری للبیهقی، ٢٧٦/٣ ☆ المسند لابی حنیفة، ٢١
المستدرك للحاکم، ٧٧/١ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ٥٥/٢
الصحیح لابن حبان، ١٤٦١ ☆ التمهید لابن عبد البر، ٢٤٨/١
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٤٢/١ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٥٣/١
التفسیر للبغوی، ١٢٤/٢ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ١١١/١
الدر المنثور للسیوطی، ٧/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٥٨/١
المطالب العالیة لابن حجر، ٣٠٨٣، ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ٢٨٤/٦
کنز العمال، ٢٩٢٨٢، ٢٤٢/١٠ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ٤٠/١
فتح الباری للعسقلانی، ٥٧٨/١٠ ☆ المغنی للعراقی، ٣٨/١
التفسیر للقرطبی، ١٨٥/٤ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٤٤٣/٤
الکامل لابن عدی، ١٥/١ ☆ لاذکار النودیه، ٣٣٧
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤٢٧/١ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ١١٩/٨
المسند للعقیلی، ٩٣/٢ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ٨/٤

۸۔ نور مصطفیٰ

(۱) حضور کے نور کی پیدائش

٣٢٣٨ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قلت : يا رسول الله! بابى انت وامى اخبرنى عن اول شئ خلقه الله تعالىٰ قبل الاشياء ، قال : يا جابر! ان الله تعالى قد خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره ، فجعل ذلك النور يدور بالقدرة حيث شاء الله تعالىٰ ، ولم يكن فى ذلك الوقت لوح و لا قلم و لا جنة و لانار و لا ملك و لا سماء ولا ارض ولاشمس و لا قمر ولا جنى ولا انسى ـ فلما اراد الله تعالىٰ ان يخلق قسم ذلك النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ، ومن الثانى اللوح ، و من الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ، ومن الثانى الكرسى و من الثالث باقى الملائكة ، ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السمٰوٰت ومن الثانى الارضين ومن الثالث الجنة و النار ـ ثم قسم الرابع اربعة اجزاء ـ الحديث بطوله ـ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، مجھے بتادیجئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی، فرمایا: اے جابر! بیشک، بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا، وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا۔ اس وقت لوح، قلم، جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند، جن اور آدمی کچھ نہ تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اس نور کے چار حصے فرمائے، پہلے سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش بنایا، پھر چوتھے کے چار حصہ کئے، پہلے سے فرشتگان حامل عرش، دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے، پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین، تیسرے سے بہشت ودوزخ بنائے۔ پھر چوتھے کے چار حصے کئے۔ الی آخر الحدیث ۔

٣٢٣٨ـ المواهب اللدنيه للقسطلانى، ١/٥٥ ☆ شرح المواهب للزرقانى، ١/٥٥
مدارج النبوة للمحدث الدهلوى، ٢/٢ ☆ تاريخ الخميس للديار البكرى، ١/٢٢

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں بنحوہ روایت کی۔

اجلۂ ائمہ دین مثل امام قسطلانی مواہب لدنیہ، اور امام ابن حجر مکی افضل القریٰ، اور علامہ فاسی مطالع المسرات، اور علامہ زرقانی شرح مواہب، اور علامہ دیار بکری خمیس، اور شیخ محقق دہلوی مدارج النبوۃ میں اس حدیث سے استناد اور اس پر تعویل و اعتماد فرماتے ہیں۔

بالجملہ وہ تلقی امت بالقبول کا منصب جلیل پائے ہوئے ہے، تو بلا شبہ حدیث حسن صالح مقبول معتمد ہے، تلقی علماء بالقبول وہ شئی عظیم ہے جس کے بعد ملاحظہ سند کی حاجت نہیں رہتی، بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کرتی، کما بیناہ فی منیر العین فی حکم تقبیل الابھامین۔

لا جرم علامہ محقق عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں۔

قد خلق کل شئ من نورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کما ورد بہ الحدیث الصحیح۔

بیشک ہر چیز نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے بنی جیسا کہ حدیث صحیح اس معنی میں وارد ہوئی۔

ذکرہ فی المبحث الثانی بعد النوع الستین من آفات اللسان فی مسئلۃ ذم الطعام۔

مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے۔

قد قال الاشعری انہ تعالیٰ نور لیس کالانوار و الروح النبویۃ القدسیۃ لمعۃ من نورہ، و الملائکۃ شرر تلک الانوار، و قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اول ما خلق اللہ نوری، و من نوری خلق کل شئ و غیرہ فیما فی معناہ۔

یعنی امام اجل امام اہل سنت سیدنا ابو الحسن الاشعری قدس سرہ (جن کی طرف نسبت کر کے اہل سنت کو اشاعرہ کہا جاتا ہے) ارشاد فرماتے ہیں: کہ اللہ عزوجل نور ہے نہ اور نوروں کی مانند، اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک اسی نور کی تابش ہے، اور ملائکہ ان نوروں کے ایک پھول ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے

میرا نور بنایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی، اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں جو اسی مضمون میں وارد ہیں۔

ہاں اسے باعتبار کنہ و کیفیت متشابہات سے کہنا وجہ صحت رکھتا ہے، واقعی نہ رب العزت جل وعلا نہ اس کے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنے نور سے نور مطہر سید انوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیونکر بنایا، نہ بے بتائے اس کی پوری حقیقت ہمیں خود معلوم ہو سکتی ہے، اور یہ ہی معنی متشابہات ہیں۔

شمع سے شمع روشن ہو جانا بے اس کے کہ اس شمع سے کوئی حصہ جدا ہو کر یہ شمع بنے اس کی مثال میں کہا جا سکتا ہے، لیکن اس سے بہتر آفتاب اور دھوپ کی مثال ہے کہ نور شمس نے جس پر تجلی کی وہ روشن ہو گیا اور ذات شمس سے کچھ جدا نہ ہوا، مگر ٹھیک مثال کی وہاں مجال نہیں، جو کہا جائے گا ہزاروں ہزار وجوہ پر ناقص و ناتمام ہوگا۔ پھر یہ کہ مثال سمجھانے کو ہوتی ہے نہ کہ ہر طرح برابری بتانے کو۔

قرآن عظیم میں نور الٰہی کی مثال دی۔

کمشکوٰۃ فیہا مصباح، جیسے طاق کہ اس میں چراغ ہو۔

کہاں چراغ اور قندیل اور کہاں نور رب جلیل، یہ مثال وہابیہ کے اس اعتراض کے دفع کو تھی کہ نور الٰہی سے نور نبوی پیدا ہوا تو نور الٰہی کا ٹکڑا جدا ہونا لازم آیا۔

اسے بتایا گیا کہ چراغ سے چراغ روشن ہونے میں اس کا ٹکڑا کٹ کر اس میں نہیں آجاتا جب یہ فانی مجازی نور اپنے نور سے دوسرا نور روشن کر دیتا ہے تو اس نور الٰہی کا کیا کہنا، نور سے نور پیدا ہونے کو نام و روشنی میں مساوات بھی ضروری نہیں، چاند کا نور آفتاب کی ضیاء سے ہے، پھر کہاں وہ اور کہاں یہ، علم ہیئات میں بتایا گیا ہے کہ اگر چودھویں رات کے کامل چاند کے برابر نوے ہزار چاند ہوں تو روشنی آفتاب تک پہونچیں گے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

نور عرف عامہ میں ایک کیفیت ہے کہ نگاہ پہلے اسے ادراک کرتی ہے اور اس کے واسطہ سے دوسری اشیائے دیدنی کو، اور حق یہ ہے کہ نور اس سے اجلی ہے کہ اس کی تعریف کی جائے، یہ جو بیان ہوا تعریف الجلی بالخفی ہے، کما نبہ علیہ فی المواقف و شرحھا نور بایں معنی ایک عرض و حادث ہے اور رب عزوجل اس سے منزہ ہے۔

محققین کے نزدیک نور وہ کہ خود ظاہر ہو اور دوسروں کا مظہر۔

کماذکرہ الامام حجۃ الاسلام الغزالی ثم العلامۃ الزرقانی فی شرح المواھب الشریفۃ۔

بایں معنی اللہ عزوجل نور حقیقی ہے بلکہ حقیقۃً وہی نور ہے اور کریمہ ’’اللہ نور السموٰت و الارض‘‘ بلا تکلف و بلا تاویل اپنے معنی حقیقی پر ہے۔ فان اللہ عزوجل ھو الظاھر بنفسہ المظھر بغیرہ من السموٰت و الارض و من فیھن و سائر المخلوقات۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ عزوجل کے نور ذاتی سے پیدا ہیں۔

حدیث میں ’’نورہ‘‘ فرمایا، جس کی ضمیر اللہ کی طرف ہے، کہ اس میں ذات ہے، ’’من نور جمالہ‘‘ یا، من نور رحمتہ، وغیرہ نہ فرمایا کہ نور صفات سے تخلیق ہو۔

علامہ زرقانی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:۔

من نورہ ای من نور ھو ذاتہ۔

یعنی اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نور سے پیدا کیا جو عین ذات الٰہی ہے۔ یعنی اپنی ذات سے بلا واسطہ پیدا فرمایا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں:۔

لما تعلقت ارادۃ الحق تعالیٰ بایجاد خلقہ ابرز الحقیقۃ المحمدیۃ من الانوار الصمدیۃ فی الحضرۃ الاحدیۃ، ثم سلخ منھا العوالم کلھا علوھا و سفلھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا پیدا کرنا چاہا، صمدی نوروں سے مرتبۂ ذات صرف میں حقیقت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظاہر فرمایا، پھر اس سے تمام عالم علوی و سفلی نکالے۔

شرح علامہ میں فرماتے ہیں:۔

مرتبہ احدیت ذات کا پہلا تعین اور پہلا مرتبہ ہے جس میں غیر ذات کا اصلا لحاظ نہیں، جس کی طرف حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں اشارہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا، اسے سیدی کاشانی قدس سرہ نے ذکر فرمایا۔

شیخ محقق مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:۔

انبیاء اللہ تعالیٰ کے اسمائے ذاتیہ سے پیدا ہوئے اور اولیاء اسمائے صفاتیہ سے، بقیہ

کائنات صفات فعلیہ سے، اور سید رسل ذات حق سے اور حق کا ظہور بالذات ہے۔

ہاں عین ذات الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الٰہی ذات رسالت کے لئے مادہ ہے، جیسے مٹی سے انسان پیدا ہوا۔ یا عیاذاً باللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کل ذات بنی ہو گیا، اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شی میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی شی کو جزء ذات الٰہی خواہ کسی مخلوق کو عین و نفس ذات الٰہی ماننا کفر ہے۔

اس تخلیق کے اصل معنی تو اللہ ورسول جانیں، جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ عالم میں ذات رسول کو کوئی پہچانتا نہیں۔

حدیث میں ہے

یا ابابکر! لم یعرفنی حقیقة غیر ربی

اے ابوبکر! مجھے جیسا میں حقیقت میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ جانا۔

ذات الٰہی سے اس کے پیدا ہونے کی حقیقت کسے مفہوم ہو، مگر اس میں فہم ظاہر بیں کا جتنا حصہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت حق عز جلالہ نے تمام جہان کو حضور پر نور محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے پیدا فرمایا۔ حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

لولاك ما خلقت الدنیا۔

اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد ہوا۔

لولا محمد ماخلقتك و لا ارضا و لا سماء

اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا، نہ زمین، نہ آسمان۔

تو سارا جہان ذات الٰہی سے بواسطۂ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوا۔ یعنی حضور کے واسطے، حضور کے صدقہ، حضور کے طفیل میں۔

یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ سے وجود حاصل کیا پھر باقی مخلوق کو آپ نے وجود دیا، جیسے فلاسفہ کافر گمان کرتے ہیں کہ عقول کے واسطے سے اور ان کے وجود بخشنے سے دوسری چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کے اس قول سے بلند وبالا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے

علاوہ بھی کوئی خالق ہوسکتا ہے۔

بخلاف ہمارے حضور عین النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وہ کسی کے طفیل میں نہیں، اپنے رب کے سوا کسی کے واسطے نہیں، تو وہ ذات الٰہی سے بلاواسطہ پیدا ہیں۔

زرقانی شریف میں ہے

اس نور سے جو اللہ کی ذات ہے، یہ مقصد نہیں کہ وہ کوئی مادہ ہے جس سے آپ کا نور پیدا ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ آپ کے نور سے بلا کسی واسطہ فی الوجود کے متعلق ہوا۔

یا زیادہ سے زیادہ بغرض توضیح ایک کمال ناقص مثال یوں خیال کیجئے، کہ آفتاب نے ایک عظیم وجمیل وجلیل آئینہ پر تجلی کی، آئینہ چمک اٹھا، اور اس کے نور سے اور آئینے اور پانیوں کے چشمے اور ہوائیں، اور سائے ہوئے آئینوں اور چشموں میں صرف ظہور نہیں بلکہ اپنی اپنی استعداد کے لائق شعاع بھی پیدا ہوئی کہ اور چیز کو روشن کر سکے کچھ دیواروں پر دھوپ پڑی، یہ کیفیت نور سے متکیف ہیں اگرچہ اور کو روشن نہ کریں جن تک دھوپ بھی نہ پہونچی، وہ ہوائے متوسط نے ظاہر کیں، جیسے دن میں مسقّف دالان کی اندرونی دیواریں ان کا حصہ صرف اسی قدر ہوا، کیفیت نور سے بہرہ نہ پایا۔

پہلا آئینہ خود ذات آفتاب سے بلاواسطہ روشن ہے اور باقی آئینے، چشمے اس کے واسطے سے، اور دیواریں وغیرہا واسطہ در واسطہ، پھر جس طرح وہ نور کہ آئینہ اول پر پڑا بعینہ آفتاب کا نور ہے بغیر اس کے کہ آفتاب خود یا اس کا کوئی حصہ آئینہ ہو گیا ہو، یونہی باقی آئینے اور چشمے کہ اس آئینے سے روشن در روشن ہوئے اور دیوار وغیرہ اشیاء پر ان کی دھوپ پڑی یا صرف ظاہر ہوئی ان سب پر بھی یقیناً آفتاب ہی کا نور اور اسی سے ظہور ہے، آئینے اور چشمے فقط واسطۂ وصول ہیں۔ ان کی حد ذات میں دیکھو تو یہ خود نور تو نور ظہور سے بھی حصہ نہیں رکھتے۔

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

یہ نظیر محض ایک طرح کی تقریب فہم کے لئے ہے جس طرح ارشاد ہوا۔ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح، ورنہ کجا چراغ اور کجا وہ نور حقیقی، وللہ المثل الاعلیٰ۔

توضیح صرف ان دو باتوں کی منظور ہے

ایک یہ کہ دیکھو، آفتاب سے تمام اشیاء منور ہوئیں بے اس کے کہ آفتاب خود آئینہ ہوگیا یا اس میں سے کچھ جدا ہو کر آئینہ بنا۔

دوسرے یہ کہ ایک آئینہ نفس ذات آفتاب سے بلا واسطہ روشن ہے باقی بوسائط۔

ورنہ حاشا کہاں مثال اور کہاں وہ بارگاہ جلال۔ باقی اشیاء سے کہ مثال میں بالواسطہ منور مانیں آفتاب حجاب میں ہے اور اللہ عزوجل ظاہر فوق کل ظاہر ہے۔ آفتاب ان اشیاء تک اپنے وصول نور میں وسائط کا محتاج ہے اور اللہ عزوجل احتیاج سے پاک، غرض کسی بات میں نہ تطبیق مراد نہ ہرگز ممکن، حتی کہ نفس وساطت بھی یہاں یکساں نہیں۔ کما لا یخفی و قد اشرنا الیہ۔

سیدی ابو سالم عبد اللہ عیاشی ہم استاذ علامہ محمد زرقانی تلمیذ علامہ ابو الحسن شبراملسی اپنی کتاب ''الرحلہ'' پھر سیدی علامہ عثمادی رحمہم اللہ تعالیٰ جمیعا ''شرح صلاۃ'' حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں۔

اس کا ادراک حقیقۃً وہی کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''الله نور السموٰت و الارض'' کا معنی جانتا ہے، کیونکہ وہم اور عقل کے ذرائع اس کا حقیقی ادراک نہیں کر سکتے، اس کو تو صرف بندے کے دل میں اس نور کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شعاؤں سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔

حدیث کے معنی کو سمجھنے کے لئے قریب ترین یہ ہے کہ نور محمدی جب قدیم اور ازلی نور کی پہلی تجلی ہے تو کائنات میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کا وہی سب سے پہلا مظہر ہے اور وجود میں آنے والے تمام نوروں کی اصل قوت ہے۔ جب یہ نور اول چمکا اور منور ہوا تو اس نور محمدی نے تمام موجودات پر درجہ بدرجہ اپنی چمک ڈالی تو بلا واسطہ یا واسطوں کی کمی بیشی کے اعتبار سے ہر چیز اپنی استعداد کے مطابق چمک اٹھی اور تمام حقائق واقسام اس نور کی چمک سے اس کے مظہر بن گئے، یوں وجود میں آنے والا پہلا نور ایک تھا لیکن اس کی چمک سے دوسرے حقائق بھی اپنی حقیقت کے مطابق اس نور سے منور ہوتے چلے گئے اور کائنات میں نور در نور بن گئے جبکہ وجود حادث میں نور کی صرف دو ہی قسمیں ہیں۔

ایک فیض دینے والا دوسرا فیض پانے والا۔ حالانکہ نفس الامری حقیقت میں یہ دونوں

نور ایک ہی ہیں، یہ ایک واقعی نور ہی قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے متعدد مظاہر میں ظاہر ہوتا ہے اور تمام اجسام میں ہر قسم کی صورت میں چمکتا ہے، اسی طرح فیض یافتہ نور بھی اپنی استعداد کے مطابق دوسری قابل اشیاء میں چمک پیدا کر کے ان کو منور کرتا ہے، جس سے مزید مظاہرات کی اقسام حاصل ہوتی ہیں، جبکہ یہ تمام انوار بالواسطہ یا بلاواسطہ سب سے پہلے نور حادث سے ہی مستفیض ہیں۔

اس تقریر کے لئے یہ انتہائی محتاط عبارت ہے جو علوم الہٰیہ کے موافق ہے، اس سے زائد عبارت خطرناک ہو سکتی ہے۔

اس تقریر کے مناسب مثال وہ چراغ ہے جس سے بے شمار چراغ روشن ہوئے، اس کے باوجود وہ اپنی اصل حالت پر ہے اور اس کے نور میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

مزید واضح مثال سورج ہے جس سے تمام سیارے روشن ہیں جن کا اپنا کوئی نور نہیں۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ سورج کا نور ان سیاروں میں منقسم ہو گیا ہے جبکہ فی الواقع ان سیاروں میں سورج ہی کا نور ہے جو سورج سے نہ تو جدا ہوا اور نہ کم ہوا۔ سیارے تو صرف اپنی قابلیت کی بنا پر چمک اور سورج کی روشنی سے منور ہوئے۔

مزید سمجھنے کے لئے پانی اور شیشے پر پڑنے والی سورج کی شعاؤں کو دیکھا جائے جن کا عکس پانی یا شیشے کے بالمقابل دیوار پر پڑتا ہے جس سے دیوار روشن ہو جاتی ہے، دیوار پر یہ روشنی سورج ہی کا نور ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی کے قلب کو حجاب غفلت سے پاک کرتا ہے اور وہ دل انوار محمدیہ سے منور ہوتا ہے تو پھر اس کا ادراک ایسا کامل ہو جاتا ہے کہ اس میں شک اور وہم کا احتمال نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری بصیرت کو اپنے علم کے نور سے منور فرمائے، اور ہمارے باطن کو جہالت کے اندھیروں سے محفوظ فرمائے، اور جن امور میں ہم غور کرنے کے اہل نہیں ان پر ہماری جسارت کو معاف فرمائے، اور اس جناب میں ہماری عبارت کی کوتاہیوں پر مواخذہ نہ فرمائے۔ آمین۔

اس تقریر منیر سے مقاصد مذکورہ کے سوا چند فائدے اور حاصل ہوئے۔

اقول:

اول: یہ بھی روشن ہو گیا کہ تمام عالم نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیونکر بنا، بے

اس کے کہ نور حضور تقسیم ہوا یا اس کا کوئی حصہ ایں وآں بنا ہو۔ اور یہ کہ وہ جو حدیث میں ارشاد ہوا کہ پھر اس نور کے چار حصے کئے تین سے قلم ولوح وعرش بنائے، چوتھے کے پھر چار حصے کئے الی آخرہ۔ یہ اس کی شعاعوں کا انقسام جیسے ہزار آئینوں میں آفتاب کا نور چمکے تو وہ ہزار حصوں میں منقسم نظر آئے گا حالانکہ آفتاب نہ منقسم ہوا نہ اس کا کوئی حصہ آئینوں میں آیا۔

اس تقریر سے علامہ شرابلسی کا اعتراض بھی ختم ہو گیا، اعتراض اس طرح تھا۔

اعتراض:- حقیقت واحدہ تقسیم نہیں ہوتی، کیونکہ حقیقت محمدیہ ان اقسام میں ایک قسم ہے، اور اگر باقی اقسام اسی حقیقت سے ہیں تو یہ حقیقت تقسیم ہو گئی، اور اگر باقی چیزیں اس حقیقت کی غیر ہیں تو انقسام کا کیا مطلب، پھر علامہ نے خود ہی جواب دیا اور علامہ زرقانی نے ان کی اتباع کی۔

جواب:- حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ کیا نہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کو تقسیم کیا، کیوں کہ یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک ایسی صورت مثالی عطا کی جس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق ہوئی تھی، تو اسے تقسیم نہیں کہا جائے گا۔

ان کے جواب کا خلاصہ جسے ان کے شاگرد علامہ عیاشی نے بیان کیا یہ ہے کہ انقسام کا معنی نور محمدی پر اضافے کے ہیں اس طرح آخری تقسیم تک سلسلہ جاری رہا۔

عیاشی نے کہا: ظاہر کے لحاظ سے یہ جواب کافی ہے اور تحقیق اس کے علاوہ اللہ خوب جانتا ہے۔

اقول اولا: انہوں نے اس مسئلہ میں اپنے شیخ شبراملسی کی پیروی کی لیکن حق یہ ہے کہ یہ ایک بے معنی بات ہے، کیونکہ اس صورت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے تخلیق کائنات نہ ہوگی، یہ نص اور مراد کے خلاف بات ہے۔

ہاں اس کا جواب یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کو پہلی شعاع سے زائد شعاع عطا کی پھر اس سے کچھ جدا کیا، پھر اس کی تقسیم کی، جیسے فرشتے ستاروں کی ان شعاعوں کو لیتے ہیں جو ستاروں کو محیط ہیں اور پھر ان کے ذریعہ چھپ کر سننے والے شیطانوں کو مارتے ہیں، اسی لئے کہا جاتا ہے: نجوم کے لئے رجوم ہے۔

اقول ثانیا: یہ شبہ بھی دفع ہو گیا کہ خلق میں کفار ومشرکین بھی ہیں وہ محض ظلمت ہیں، نور

مصطفیٰ سے کیونکر بنے اور نرے نجس ہیں تو نور پاک سے کیونکر مخلوق مانے گئے۔

وجہ اندفاع ہماری تقریر سے روشن، ظلمت ہو یا نور جس نے خلعت وجود پایا ہے اس کے لئے تجلی آفتاب وجود سے ضرور حصہ ہے اگر چہ نور نہ ہو صرف ظہور ہو، کما تقدم۔ اور شعاع شمس ہر پاک و ناپاک جگہ پڑتی ہے وہ جگہ فی نفسہ ناپاک ہے، اس سے دھوپ ناپاک نہیں ہو سکتی۔

اقول ثالثاً: یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ جس طرح مرتبہ وجود میں صرف ایک ذات حق ہے باقی سب اسی کے پرتو وجود سے موجود، یونہی مرتبہ ایجاد میں صرف ایک ذات مصطفیٰ ہے، باقی سب پر اسی کے عکس کا فیض وجود، مرتبہ کون میں نور احدی آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے، اور مرتبہ تکوین میں نور احمدی آفتاب ہے اور سارا جہاں اس کے آبگینے۔ و فی ھذا اقول۔

خالق کل الوری ربك لا غیره
نورك کل الوری غیر ك لم، لیس، لن
ای لم یوجد، و لیس موجودا، و لن یوجد ابداً۔

کل مخلوق کا پیدا کرنے والا آپ کا رب ہی ہے آپ ہی کا نور کل مخلوق ہے اور آپ کا غیر کچھ بھی نہ تھا، نہ ہے، نہ ہوگا۔

اقول رابعاً: نور احدی تو نور احمدی پر بھی آفتاب کی یہ مثال منیر چراغ سے احسن واکمل ہے۔ ایک چراغ سے بھی اگر چہ ہزاروں چراغ روشن ہو سکتے ہیں بے اس کے کہ ان چراغوں میں اس کا کوئی حصہ آئے، مگر دوسرے چراغ صرف حصول نور میں اسی چراغ کے محتاج ہوئے، بقا میں اس سے مستغنی ہیں، اگر انہیں روشن کر کے پہلے چراغ کو ٹھنڈا کر دیجئے ان کی روشنی میں فرق نہ آئے گا، نہ روشن ہونے کے بعد ان کو اس سے کوئی مدد پہونچ رہی ہے، معہذا اکتساب نور کے بعد ان میں اور اس چراغ اول میں کچھ فرق نہیں رہتا، سب یکساں معلوم ہوتے ہیں بخلاف نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ عالم جس طرح اپنے ابتدائے وجود میں اس کا محتاج تھا کہ وہ نہ ہوتا تو کچھ نہ بنتا، یونہی ہر شئی اپنی بقا میں اس کی دست نگر ہے، آج اس کا قدم درمیان سے نکال لیں تو عالم دفعۃً فنائے محض ہو جائے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہوں
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

نیز جس طرح ابتدائے وجود میں تمام جہاں اس سے مستفیض ہوا بعد وجود بھی ہر آن اسی کی مدد سے بہرہ یاب ہے، پھر تمام جہاں میں کوئی اس کے مساوی نہیں ہو سکتا، یہ تینوں باتیں مثال آفتاب سے روشن ہیں، آئینے اس سے روشن ہوئے اور جب تک روشن ہیں اسی کی مدد پہونچ رہی ہے، اور آفتاب سے علاقہ چھوٹتے ہی فوراً اندھیرے ہیں، پھر کتنے ہی چمکیں سورج کی برابری نہیں پاتے۔

یہی حال ایک ایک ذرۂ عالم عرش وفرش اور جو کچھ ان میں ہے اور دنیا وآخرت اور ان کے اہل، اور جن وانس وملک وشمس وقمر وجملہ انوار ظاہر وباطن حتی کہ شموس رسالت علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہمارے آفتاب جہاں تاب عالم مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الوہاب کے ساتھ ہے، کہ ایک ایجاد وامداد وابتداء وبقاء میں ہر حال ہر آن ان کا دست نگر ان کا محتاج ہے۔ وللہ الحمد

امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ ام القری میں فرماتے ہیں:۔

كيف ترقى رقيك الانبياء ☆ يا سماء ما طاولتها سماء
لم يا ووك في علاك و قدحا ☆ ل سنائك دونهم و سناء
نما مثلو صفاتك للنا ☆ س كما مثل النجوم الماء

یعنی انبیاء حضور کی سی ترقی کیونکر کریں، اے وہ آسمان رفعت جس سے کسی آسمان نے بلندی میں میں مقابلہ نہ کیا۔

انبیاء حضور کے کمالات عالیہ میں حضور کے ہمسر نہ ہوئے حضور کی جھلک اور بلندی نے ان کو حضور تک پہونچنے سے روک دیا

تو وہ حضور کی صفتوں کی ایک شبیہ لوگوں کو دکھاتے ہیں جیسے ستاروں کا عکس پانی میں دکھاتا ہے۔

یہ وہی تشبیہ وتقریر ہے جو ہم نے ذکر کی، وہاں ذات کریم وافاضۂ انوار کا ذکر تھا، لہذا آفتاب سے تمثیل دی، یہاں صفات کریمہ کا بیان ہے لہذا ستاروں سے تشبیہ مناسب ہوئی۔
مطالع المسرات شریف میں ہے

اسمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محی حیوۃ جمیع الکون به صلی الله

تعالیٰ علیہ وسلم فھو روحہ و حیوتہ و سبب وجودہ و بقائہ ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک محی ہے زندہ فرمانے والے، اس لئے کہ سارے جہان کی زندگی حضور سے ہے، تو حضور تمام عالم کی جان و زندگی اور اس کے وجود و بقاء کے سبب ہیں۔

اسی میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کی جان وحیات و سبب وجود ہیں، حضور نہ ہوں تو عالم نیست و نابود ہو جائے، کہ حضرت سیدی عبد السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ عالم میں کوئی ایسا نہیں جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ نہ ہو، اس لئے کہ واسطہ نہ رہے تو جو اس کے واسطہ سے تھا آپ ہی فنا ہو جائے۔

ہمزیہ شریف میں فرمایا:

كل فضل فى العالمين فمن فضل ☆ النبى باستعارة الفضلاء

جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے وہ اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل سے مانگے کو لی ہے۔

امام ابن حجر مکی افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:

تمام جہان کی امداد کرنے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، اس لئے کہ حضور ہی بارگاہ الٰہی کے وارث ہیں، بلا واسطہ خدا سے حضور ہی مدد لیتے ہیں، اور تمام عالم مدد الٰہی حضور کی وساطت سے لیتا ہے، تو جس کامل کو جو خوبی ملی وہ حضور ہی کی مدد اور حضور ہی کے ہاتھ سے ملی۔

شرح سید عشماوی میں فرماتے ہیں:

کوئی موجود دو نعمتوں سے خالی نہیں نعمت ایجاد، نعمت امداد، اور ان دونوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں کہ حضور پہلے موجود نہ ہو لیتے تو کوئی چیز وجود نہ پاتی، اور عالم کے اندر حضور کا نور موجود نہ ہو تو وجود کے ستون ڈھے جائیں، تو حضور ہی پہلے موجود ہوئے اور تمام جہان حضور کا طفیلی اور حضور سے وابستہ ہوا جسے کسی طرح حضور سے بے نیازی نہیں۔[1]

ان مضامین جمیلہ پر بکثرت ائمہ و علماء کے نصوص جلیلہ فقیر کے رسالہ "سلطنة

المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری "میں ہے، وللہ الحمد

اقول خامسا: ہماری تقریر سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ حضور خود نور ہیں تو حدیث مذکور میں "نور نبیك" کی اضافت بھی "من نورہ" کی طرح بیانیہ ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اظہار نعمت الٰہیہ کے لئے عرض کی: واجعلنی نورا، اور خود رب العزت عز جلالہ نے قرآن عظیم میں ان کو نور فرمایا:

قد جآء کم من اللہ نور و کتاب مبین۔

پھر حضور کے نور ہونے میں کیا شبہ رہا۔

اقول: اگر "نور نبیك" میں اضافت بیانیہ نہ لو بلکہ نور سے وہی معنیٰ مشہور یعنی روشنی کہ عرض و کیفیت ہے مراد تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول مخلوق نہ ہوئے بلکہ ایک عرض و صفت، پھر وجود موصوف سے پہلے صفت کا وجود کیونکر ممکن؟ لاجرم حضور ہی خود وہ نور ہیں کہ سب سے پہلے مخلوق ہوا۔

تو اب علامہ زرقانی کے اس قول کی حاجت نہ رہی کہ یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ نور عرض ہے، قائم بذاتہ نہیں، کیونکہ جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خرق عادت ہے۔

کیونکہ وجہ اس کی یہ ہے کہ صفت کا وجود بغیر موصوف سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اس لئے کہ صفت کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو موصوف کے غیر کے ساتھ قائم ہوگی تو موصوف کی صفت نہ ہوگی بلکہ غیر کی ہوگی اور اگر قائم بنفسہا ہو تو صفت ہی نہ ہوئی، کیونکہ صفت اسے کہتے ہیں جو غیر کے ساتھ قائم ہو۔ جب وہ قائم بنفسہا ہو تو وہ نہ صفت ہوئی اور نہ ہی عرض بلکہ وہ جوہر ہوئی۔ اور یہ کہنا کہ وہ عرض ہے اور قائم بنفسہ بھی ہے تو یہ اجتماع ضدین ہے اور یہ باطل، اور قدرت الٰہیہ محالات عقلیہ سے متعلق نہیں ہوتی۔

ہاں ایک سوال یہ کیا جاسکتا ہے کہ آخرت میں وزن اعمال ہوگا اور یہ اعراض و صفات ہیں تو ان کا قیام بنفسہ کیسے ہو گیا کہ ان کو وزن کیا جائے گا۔

جواب یہ ہے کہ بایں معنی کہا گیا ہے کہ کاغذ اور صحیفے تولے جائیں گے جیسا کہ حدیث میں آیا۔

۳۲۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله سیخلص رجلا من امتی علی راس الخلائق یوم القیامة ، فینشر علیه تسعة و تسعین سجلا ، کل سجل مثل مد البصر ، ثم یقول : اتنکر من هذا شیئا ؟ اظلمك کتبتی الحافظون ؟ فیقول : لا یا رب ! فیقول ؟ افلك عذر؟ قال: لا یا رب ! فیقول : بلیٰ ان لك عندنا حسنة ، و انه لا ظلم علیك الیوم ، فتخرج بطاقة فیها ، اشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله ، فیقول : احضر وزنك فیقول : یا رب ! ما هذه البطاقة مع هذه السجلات، فیقول : انك لا تظلم ، قال ؛ فتوضع السجلات فی کفة و البطاقة فی کفة ، فطاشت السجلات و ثقلت البطاقة فلا یثقل مع اسم الله شیٔ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت سے ایک شخص کو چن لے گا، پھر اس کے سامنے کہا جائے گا، کیا تو اس سے انکار کرتا ہے؟ یا میرے فرشتوں کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا: نہیں، اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا، پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا جس پر کلمۂ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کا وزن کر، بندہ عرض کرے گا: ان رجسٹروں کے سامنے اس کاغذ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ایک پلڑے میں ننانوے رجسٹر رکھے جائیں گے اور دوسرے میں وہ کاغذ۔ چنانچہ رجسٹروں کا پلڑا ہلکا ہوگا اور کاغذ کا بھاری، اور اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہ ہوگی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام احمد، ترمذی، ابن حبان، اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا بالجملہ حاصل حدیث نور یہ ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کو اپنی ذات کریم سے

۳۲۳۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی من یموت و هو یشهد ان لا اله الا الله ۸۸/۲

المستدرك للحاکم ۶/۱ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۵۲۴

کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۰، ۴۴/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳۴/۱۵

پیدا کیا یعنی عین ذات کی تجلی بلاواسطہ ہمارے حضور ہیں، باقی سب ہمارے حضور کے نور وظہور ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وکرم۔

صلات الصفا۔ ۷ تا ۳۴ ملخصا

(۲) حضور کا نور سب پر غالب تھا

۳۲۴۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظل، و لم یقم مع شمس قط الا غلب ضوء ہ ضوء الشمس، و لم یقم مع السراج قط الا غلب ضوء ہ علی ضوء السراج۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا، اور نہ کھڑے ہوئے آفتاب کے سامنے مگر یہ کہ ان کا نور عالم افروز خورشید کی روشنی پر غالب آگیا، اور نہ قیام فرمایا چراغ کی ضیا میں مگر یہ کہ حضور کی تابش نور نے اس کی چمک کو دبا دیا۔
نفی الفیء ۵۲

(۳) حضور سراپا نور تھے

۳۲۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اللھم! اجعل فی قلبی نورا، و فی بصری نورا و فی سمعی نورا و فی عصبی نورا و فی لحمی نورا و فی دمی نورا و فی شعری نورا و فی بشری نورا و عن یمینی نورا و عن شمالی نورا و امامی نورا و خلفی نورا و فوقی نورا و تحتی نورا و اجعلنی نورا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خداوند قدوس کی بارگاہ میں یوں دعا کی: الٰہی! میرے دل اور جان، میری آنکھ اور میرے کان، میرے گوشت و پوست و استخواں، اور میرے زیر و بالا و پس و پیش اور ہر عضو میں نور اور خود مجھے نور کردے۔

۳۲۴۰۔ کتاب الوفا لابن الجوزی، ۲/۴۰۷

۳۲۴۱۔ الصحیح لمسلم، باب صلوۃ النبی ﷺ و دعائہ باللیل۔ ۱/۲۶۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۴۳ ☆ المستدرک للحاکم، ۳/۵۳۵

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب وہ (حضور) یہ دعا فرماتے، اور ان کے سننے والے (اللہ تعالی) نے انہیں ضیاء تابندہ و مہر درخشندہ و نور الہی کہا پھر اس جناب کے نور ہونے میں مسلمان کو کیا شبہ رہا، حدیث ابن عباس میں ہے کہ ان کا نور چراغ و خورشید پر غالب آتا، اب خدا جانے غالب آنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی روشنیاں اس کے حضور پھیکی پڑ جاتیں، جیسے چراغ پیش مہتاب، یا یکسر ناپدید و کالعدم ہو جاتیں جیسے ستارے حضور آفتاب۔ نفی الفی ۶۴

(۴) حضور کے دندان مبارک سے نور ظاہر ہوتا تھا

۳۲۴۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کلام فرماتے دانتوں سے نور چھنتا نظر آتا۔

(۵) چہرۂ انور چودھویں کا چاند نظر آتا

۳۲۴۳۔ **عن** ھند بن ابی ھالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتلألؤ وجھہ تلألأ القمر لیلۃ البدر۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا۔

(۶) حضور کے چہرۂ اقدس میں آفتاب کی روشنی نمایاں رہتی

۳۲۴۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رایت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجھہ و اذا ضحک یتلألأ فی الجدر۔

۳۲۴۲۔ الشفاء للقاضی، ۱/۳۹ ☆

۳۲۴۳۔ الشفاء للقاضی، ۱/۳۹ ☆

۳۲۴۴۔ الشفاء للقاضی، ۱/۳۹ ☆

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو نہ دیکھا، گویا آفتاب ان کے چہرے میں رواں تھا، جب ہنستے دیواریں روشن ہو جاتیں۔

۳۲۴۵۔ **عن** الربیع بن معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: لو رایتہ لقلت الشمس طالعۃ۔

حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: اگر تو انہیں دیکھتا، کہتا آفتاب طلوع کر رہا ہے۔

۳۲۴۶۔ **عن** ام ابی قرصافۃ و خالتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: رأینا کان النور یخرج من فیہ۔

حضرت ابو قرصافہ کی ماں اور خالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں: ہم نے نور نکلتے دیکھا ان کے دہان پاک سے۔

(۷) حضرت آمنہ نے حضور کے نور سے شام کے محل دیکھے

۳۲۴۷۔ **عن** آمنۃ ام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی امہ و سلم قالت: انی رایت حین خرج منی نورا اضأت منہ قصور الشام، وفی راویہ رایت نورا ساطعا من راسہ قد بلغ السماء۔

حضرت آمنہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی امہ وسلم کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں: جب حضور پیدا ہوئے تو میں نے ایسا نور دیکھا کہ ملک شام کے محلات تک روشنی تھی، دوسری روایت ہے کہ میں نے ان کے سر سے ایک نور بلند ہوتے دیکھا کہ آسمان تک پہونچا۔

۳۲۴۸۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: استعرت من حفصۃ بنت رواحہ ابرۃ کنت اخیط بہا ثوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فسقطت عنی الابرۃ فطلبتہا فلم اقدر علیہا، فدخل رسول اللہ صلی اللہ

۳۲۴۵۔ الخصائص الکبری للسیوطی، ۱/۱۷۹ ☆

۳۲۴۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۲۸۰ ☆

۳۲۴۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۴۳۶، ۱۲/۳۹۶ ☆

۳۲۴۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۴۹۲، ۱۲/۴۲۹ ☆

تعالیٰ علیہ وسلم، فتبینت الابرۃ بشعاع نور وجھہ فضحکت، فقال: یا حمیراء! لم ضحکت؟ قلت: کان کیت و کیت، فنادی باعلی صوتہ: یا عائشۃ! الویل ثم الویل لمن حرم النظر الی ھذا الوجہ، ما من مومن و لا کافر الا یشتھی ان ینظر الی وجھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حفصہ بنت رواحہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک کپڑے سینے کے لئے سوئی مانگ کر لائی، حجرۂ مقدسہ میں بیٹھی سیتی تھی کہ سوئی گر پڑی، تلاش کی نہ ملی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، حضور کے نور رخ کی شعاع سے سوئی ظاہر ہوگئی۔

یہ ماجرا دیکھ کر مجھے بیساختہ ہنسی آگئی، فرمایا: اے حمیرا! کیا بات ہے، کیوں ہنستی ہو؟ عرض کی: یا رسول اللہ! ایسا ایسا واقعہ ہوا، حضور نے باآواز بلند ندا فرمائی، اے عائشہ سنو! خرابی و محرومی ہے اس کے لئے جو اس چہرے کو دیکھنے سے محروم رہتا ہے، ہر مومن و کافر کی ایک مرتبہ دیدار کے بعد یہی خواہش رہتی ہے کہ وہ بار بار دیکھتا رہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ فاسی مطالع المسرات میں علامہ ابن سبع سے نقل کر کے فرماتے ہیں:۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے خانۂ تاریک روشن ہو جاتا۔

اب نہیں معلوم کہ حضور کے لئے سایہ ثابت نہ ہونے سے کلام کرنے والا آپ کے نور ہونے کا انکار کرے گا یا نور کے لئے بھی سایہ مانے گا۔

یا مختصر طور پر یوں کہیئے کہ یہ تو بالیقین معلوم کہ سایہ جسم کثیف کا پڑتا ہے نہ جسم لطیف کا، اب مخالف سے پوچھنا چاہیئے، تیرا ایمان گواہی دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم اقدس لطیف نہ تھا، عیاذاً باللہ کثیف تھا، اور جو اس سے تحاشی کرے تو پھر عدم سایہ کا کیوں انکار کرتا ہے۔

فقیر کو حیرت ہے ان بزرگواروں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات ثابتہ وخصائص صحیحہ کے انکار میں اپنا کیا فائدہ دینی ودنیاوی تصور کیا ہے۔

ایمان بے محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاصل نہیں ہوتا۔ آفتاب نیم روز

کی طرح روشن کہ آدمی ہمہ تن اپنے محبوب کے نشر فضائل و تکثیر مدائح و مشغوف رہتا ہے، سچی فضیلتوں کا مٹانا اور شام و سحر نفی محاسن کی فکر میں ہونا کام دشمن کا ہے نہ دوست کا۔

جان برادر! تو نے کبھی نہ سنا ہے کہ تیرا محب تیرے مٹانے کی فکر میں رہے اور پھر محبوب بھی کیسا جان ایمان وکان احسان، جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجا اور اس نے تمام عالم کا بار تن نازک پر اٹھالیا، تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن لہو ولعب اور ان کی نافرمانیوں میں مشغول اور وہ شب و روز تمہاری بخشش کے لئے گریاں وملول۔

جب وہ جان رحمت وکان رافت پیدا ہوا، بارگاہ الٰہی میں سجدہ کیا اور " رب ھب لی امتی " فرمایا، جب قبر شریف میں اتارا لب جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سنا، آہستہ، آہستہ "امتی " فرماتے تھے، قیامت میں بھی انہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام انبیاء علیہم السلام سے " نفسی نفسی، اذھبو الی غیر ی" سنو گے اور غمخوار امت کے لب پر " رب امتی " کا شور ہوگا۔

بعض روایات میں ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں: جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں " امتی، امتی " پکاروں گا، کان بجنے کا یہی سبب ہے کہ وہ آواز جانگداز اس معصوم عاصی نواز کی جو ہر وقت بلند ہے، گاہے ہم سے کسی غافل و مدہوش کے گوش تک پہونچتی ہے، روح اسے ادراک کرتی ہے، اسی باعث اس وقت درود پڑھنا مستحب ہوا کہ جو محبوب ہر آن ہماری یاد میں ہے، کچھ دیر ہم ہجراں نصیب بھی اس کی یاد میں صرف کریں۔

وائے بے انصافی، ایسے غمخوار پیارے کے نام پر جان نثار کرنا اور اس کی مدح ستائش و نشر فضائل سے آنکھوں کو روشنی، دل کو ٹھنڈک دینا واجب یا یہ کہ حتی الوسع چاند پر خاک ڈالے اور بے سبب ان کی روشن خوبیوں میں انکار نکالے۔

اے عزیز! چشم خرد بیں میں سرمۂ انصاف لگا اور گوش قبول سے پنبۂ اعتساف نکال، پھر یہ تمام اہل اسلام بلکہ ہر مذہب وملت کے عقلاء سے پوچھتا پھر اگر ایک منصف ذی عقل بھی تجھ سے کہہ دے کہ نشر محاسن و تکثیر مدائح نہ دوستی کا مقتضٰی نہ رد فضائل و نفی کمالات غلامی کے خلاف، تو تجھے اختیار ہے، ورنہ خدا اور رسول سے شرما اور اس حرکت بے جا سے باز آ، یقین جان

لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوبیاں تیرے مٹائے نہ مٹیں گی۔

جان برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، سمجھ، دیکھ کہ خدا سے کسی کا کیا بس چلے گا اور جس کی شان وہ بڑھائے اسکو کوئی گھٹا سکتا ہے؟ آئندہ تجھے اختیار ہے، ہدایت کا فضل الٰہی پر مدار ہے۔

نفی الفئ ۶۷ تا ۶۸

(۹) حضور ہمیشہ پاک اصلاب میں منتقل ہوتے رہے

۳۲۴۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة الطاهرة مصفی مهذبا ، لا تتشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما۔ وفی روایة ، من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات۔ و فی روایة من الاصلاب الکریمة و الارحام الطاهرة حتی اخرجنی من بین ابوی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا صاف ستھرا آراستہ، جب دو شاخیں پیدا ہوتیں میں بہتر شاخ میں تھا۔ ایک روایت میں ہے، میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ ہمیشہ اللہ عزوجل مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں نقل فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آبائے کرام طاہرین وامہات کرائمہ طاہرات سب اہل ایمان و توحید ہوں کہ بنص قرآن عظیم کسی کافر و کافرہ کے لئے کرم وطہارت سے حصہ نہیں۔ یہ دلیل امام اجل فخر المتکلمین علامۃ الوری فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے افادہ فرمائی، اور امام جلال الدین سیوطی اور علامہ محقق سنوی وعلامہ تلمسانی شارح شفا وامام ابن حجر مکی وعلامہ محمد زرقانی شارح مواہب وغیرہم اکابر نے اس کی تائید وتصویب کی۔

۳۲۴۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۹۲۴ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۳۶۸

۹۔ علم غیب

(۱) قیامت تک کی تمام چیزیں حضور کے پیش نظر ہیں

۳۲۵۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ عزوجل قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا و الی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ، جلیان من امر اللہ عزوجل جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین قبلہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں اسے اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے میرے لئے تمام چیزیں روشن ہیں جیسے دیگر انبیاء کے لئے روشن فرمائیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے روشن ہے کہ جو کچھ سماوات وارض میں ہے اور جو قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوا تھا اور حضرت عزت عز جلالہ نے اس تمام کان وما یکون کو اپنے ان محبوبوں کے پیش نظر فرما دیا۔ مثلاً مشرق سے مغرب تک سماک سے سمک تک ارض سے فلک تک اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل علیہ الصلوۃ والتسلیم ہزارہا برس پہلے اس سب کو ایسا دیکھ رہے تھے گویا اس وقت ہر جگہ موجود ہیں۔ ایمانی نگاہ میں یہ نہ قدرت الٰہی پر دشوار اور نہ عزت و وجاہت انبیاء کے مقابل بسیار مگر معترض بیچارے جن کے یہاں خدا ہی کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کے پتے گن دئے وہ آپ ہی ان حدیثوں کو شرک اکبر کہنا چاہیں اور جو ائمۂ کرام وعلمائے اعلام ان سے سند لائے، انہیں مقبول مسلم رکھتے آئے، جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی مصنف خصائص کبری وامام شہاب احمد محمد خطیب قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ وامام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیثمی شارح ہمزیہ و

۳۲۵۰۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۶/۱۰۱ ☆ جمع الزوائد للہیثمی، ۸/۲۸۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۸۴۹، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۸۱۰، ۱۱/۳۷۸

علامہ شہاب احمد مصری خفاجی صاحب نسیم الریاض شارح شفاء قاضی عیاض وعلامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ، انہیں مشرک کہیں، و العیاذ باللہ رب العالمین۔

امام اجل سیدی بوصیری قدس سرہ ام القریٰ میں فرماتے ہیں:۔

وسع العالمین علما و حکما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام جہان کو محیط ہوا۔

امام ابن حجر مکی، اس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں:۔

لان اللہ تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین و الآخرین و ما کان و ما یکون۔

یہ اس لئے کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلے پچھلوں اور ما کان و ما یکون کا علم حضور پرنور کو حاصل ہوگیا۔

امام جلیل، قدوۃ المحدثین سیدی زین الدین عراقی استاذ امام حافظ ابن حجر عسقلانی شرح مہذب میں پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔

انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عرضت علیه الخلائق من لدن آدم علیه الصلوٰۃ والسلام الی قیام الساعة فعرفهم کلهم کما علم آدم الاسماء۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک تمام مخلوقات الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کی گئی حضور نے جمیع مخلوقات گزشتہ اور آئندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے۔

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں:۔

النفوس القدسية اذا تجردت عن العلائق البدنية اتصلت بالملاء الا علی و لم یبق لها حجاب فتری و تسمع الکل کالمشاهد۔

پاکیزہ جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوکر عالم بالا سے ملتی ہیں ان کے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا۔ وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسے پاس حاضر ہیں۔

امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں:۔

قد قال علماء نا رحمهم اللہ تعالیٰ لا فرق بین موته و حیاته صلی اللہ

تعالیٰ علیه وسلم فی مشاهدته لامته و معرفته باحوالهم و نیاتهم و عزائهم و خواطرهم و ذلك جلی عنده لا خفاء له۔

بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کے ہر حال ان کی ہر نیت ان کے ارادے ان کے دلوں کے خطرے کو پہچانتے ہیں اور یہ سب چیزیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسی روشن ہیں جن میں اصلا کسی طرح کی پوشیدگی نہیں۔

یہ عقیدے ہیں علمائے ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شیخ شیوخ علمائے ہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الکرم مدارج شریف میں فرماتے ہیں:۔

ذکر کن اورا و درود بفرست بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وباش در حال ذکر گویا حاضر ہست پیش تو در حالت حیات ومی بینی تو اورا متادب با جلال و تعظیم و ہیبت وامید بداں کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند ومی شنود کلام ترا زیرا کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں شیخ محقق پر، جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا۔ گویا فرمایا: اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیکھنا ہمیں بیان کیا۔ بدانکہ بڑھایا۔ تاکہ اسے کوئی گویا کہ نیچے داخل نہ سمجھے، غرض ایمانی نگاہوں کے سامنے اس حدیث پاک کی تصویر کھینچ دی کہ۔

اعبد اللہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانه یراك۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، گویا تو اسے دیکھ رہا اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو وہ یقینا تجھے دیکھتا ہے۔ (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم۔)

نیز فرماتے ہیں:۔

ہر چیز در دنیا است زمان آدم تا نفخہ اولی بروئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منکشف ساختند،

تا ہمہ احوال اور از اول تا آخر معلوم گردیدی یاران خود را نیز از بعضے ازاں احوال خبر داد۔

نیز فرماتے ہیں:۔

وھو بکل شیء علیم۔ و وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات و احکام الٰہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال و آثار و جمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ ومصداق، فوق کل ذی علم علیم، علیہ الصلوٰت من افضلھا و من اتمھا واکملھا۔

شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:۔کہ

فاض علیّ من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کیفیۃ العبد من حیزہ الی حیز القدس فیتجلی لہ کل شیء کما اخبر عن ھذا المشھد فی قصۃ المعراج المنامی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں مجھ پر اس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام مقدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ اس پر ہر چیز روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصے میں خبر دی۔

قرآن و حدیث و اقوال ائمہ قدیم و حدیث سے اس مطلب پر دلائل بے شمار ہیں اور خدا انصاف دے تو یہی اقل قلیل کہ مذکور ہوئے بسیار ہوئے۔ غرض شمس وامس کی طرح روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورۂ زید کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر تہمت رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بہ کثرت ائمہ دین و اکابر علمائے عالمین و اعاظم اولیائے کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، یہاں تک کہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز صاحب کو بھی عیاذا باللہ کافر و مشرک بنایا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر و مشرک بنتا ہے۔ اس کے متعلق احادیث و روایات و اقوال ائمہ و ترجیحات و تصریحات فقیر کے رسالہ ''النھی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید'' و رسالہ ''الکوکبۃ الشھابیۃ علی کفریات ابی الوھابیۃ'' وغیرہما میں ملاحظہ کیجئے۔

افسوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق

عطائی۔ وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ ضروری البقا یہ جائز الفنا، وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل، ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنوں کو، بصیرت کے اندھے اس علم ما کان و ما یکون بمعنی مذکور کے ثابت جاننے کو معاذ اللہ! علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ العظمۃ للہ علم الٰہی تو علم الٰہی جس میں غیر متناہی علوم تفصیلی فراوانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی یا وہ جسے گویا مصطلح حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعب کہیئے بالفعل و بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں، یہ شرق تا غرب وسماوات وارض و عرش تا فرش و ما کان و ما یکون من اول یوم الی اخر الایام سب کے ذرے ذرے کا حال تفصیل سے جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات قلم کو تفصیلا محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلین کرام علیہ و علیہم افضل الصلوۃ واکمل السلام بلکہ ان کی عطا سے ان کے غلاموں، بعض اعاظم اولیائے عظام قدست اسرارہم کو ملا، اور ملتا ہے، ہنوز علوم محمدیہ میں وہ بحار ذخار ناپیدا کنار ہیں جن پر ان کی فضیلت کلیہ اور افضلیت مطلقہ کی بنا ہے۔ اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

فان من جودك الدنيا و ضرتها
و من علومك علم اللوح وا لقلم

یعنی یارسول اللہ! دنیا اور آخرت دونوں حضور کے خوان جود و کرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جن میں ما کان و ما یکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ وصلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم و علیٰ آلک وصحبک وبارک وسلم۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری زبدہ شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں:۔

توضيحه ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فيه من النقوش القدسية والصور الغيبية و بعلم القلم ما اثبت فيه كما شاء و الاضافة لادنى ملابسة و كون علمهما من علومه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان علومه تتنوع الى الكليات و الجزئيات و حقائق ومعارف وعوارف تتعلق بالذات و الصفات و علمهما انما يكون سطرا من سطور علمه و نهرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من بركة وجوده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

یعنی، توضیح اس کی یہ ہے کہ علوم سے مراد نقوش قدس و صور غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے اور علم سے مراد وہ علم ہیں جو اللہ عزوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنی علاقہ یعنی محلیت نقش و اثبات کے باعث ہے اور ان دونوں میں جس قدر علوم ثبت ہیں ان کا علم علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہونا اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں، علوم کلیہ، علوم جزئیہ، علوم حقائق اشیاء، و علوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات و صفات حضرت عزت جل جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح و قلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں سے ایک سطر، اور ان کے دریاؤں سے ایک نہر ہیں، پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں کہ اگر حضور نہ ہوتے تو نہ لوح و قلم ہوتے نہ ان کے علوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ بارک وسلم۔

منکرین کو صدمہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے قیامت تک کے تمام ما کان وما یکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے لیکن بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ما کان و ما یکون علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔

والحمد لله رب العالمين۔ و خسرهنا لك المبطلون۔ في قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا و قيل بعداً للقوم الظالمين۔

نصوص حصر:۔ یعنی جن آیات و احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصۂ خدا تعالیٰ ہے۔ مولیٰ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، قطعاً حق اور بحمدہ تعالیٰ مسلمان کے ایمان ہیں مگر منکر مستکبر کا اپنے دعوائے باطلہ پر ان سے استدلال اور اس کی بنا پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ما کان وما یکون بمعنی مذکور ماننے والے پر حکم کفر و ضلال، نص جنون و خام خیال بلکہ خود مستلزم کفر و ضلال ہے۔

علم باعتبار منشا دو قسم کا ہے، ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو۔ اور باعتبار متعلق بھی دو قسم ہے، علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فروانی کہ جمیع معلومات الٰہیہ عزوجل کو جن میں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ سب کو شامل فرداً فرداً تفصیلاً مستغرق ہو، اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطۂ حقیقیہ نہ ہو۔

ان تقسیمات میں علم ذاتی و علم مطلق یعنی مذکورہ بلاشبہ اللہ عزوجل کے لئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کے لئے ان کے حصول کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

ہم ابھی بیان کر آئے ہیں کہ علم ما کان وما یکون بمعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی بروجہ اتم واکمل ہو، علوم محمدیہ کی وسعت عظیمہ کو نہیں پہونچتا پھر علوم الہیہ تو علوم الہیہ ہیں، (جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے۔ مولیٰ عزوجل کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً وہی قسم اول مراد ہو سکتی ہے نہ کہ قسم اخیر، اور بداہۃً ظاہر کہ علم تفصیلی جملہ ذرات ما کان وما یکون بمعنی مزبور بلکہ اس سے ہزار در ہزار ازید وافزوں علم بھی کہ بہ عطائے الٰہی مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا، تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلا مس نہیں بلکہ وہ اس کی صریح جہالت پر نص ہے وللہ الحمد، یہ معنی باآنکہ خود بدیہی واضح ہے ائمہ دین نے اس کی تصریح بھی فرمائی ہے۔

امام اجل ابوذکریا نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی پھر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:۔

لا يعلم ذلك استقلالا و علم الاحاطة بكل المعلومات الا الله تعالىٰ اما المعجزات و الكرامات فبا علام الله تعالىٰ لهم علمت و كذا ما علم باجراء العادة۔

یعنی آیت میں غیر خدا سے نفی علم غیب کے یہ معنی ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔

رہے انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتانے سے انہیں علم ہوا ہے۔ یوں ہی وہ باتیں کہ عادت کی مطابقت سے جن کا علم ہوتا ہے۔

مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہونا تو یہیں سے ظاہر گیا مگر فقیر نے اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقراری کفر وضلال کا تمغہ ہے، نیز انہیں میں وہ روشن کیا کہ خلق کے لئے ادعائے علم غیب پر فقہاء کا حکم کفر بھی درجہ اولائے حقیقت حق میں اسی صورت علم ذاتی اور درجہ اخرائے طرز فقہاء میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے۔

بکر پر مکر کا وہ زعم مردود جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے)

کالفظ ناپاک ہے کہ وہ بھی کلمہ کفروضلال بیباک ہے، بکر نے جس عقیدے کو کفروشرک کہا اور اس کے رد میں یہ کلام بدفرجام بکا، خوداسی میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے یہ علم عطافرمایا ہے لاجرم بکر کی یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعلیم پر دلیل جلی ہے کہ اس قول میں خواہ یوں اور خواہ یوں، دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے۔ اب اس لفظ قبیح کے کلمہ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔ قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیاء کا انکار، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزۃ جل جلالہ کی توہین شان، ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

٣٢٥١۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مقاما ما ترک شیئا الی قیام الساعة الا حدث به۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن ہم میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو حضور نے وقت قیام سے روز قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا کچھ نہ چھوڑا سب بیان فرمادیا۔ الدولة المکیة ٢٢٩

(٢) حضور کے لئے آسمان وزمین کی تمام چیزیں روشن ہوگئیں

٣٢٥٢۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انی نعست فاستثقلت نوما فرأیت ربی فی احسن صورة فقال: فیم یختصم الملأ الاعلیٰ و الحدیث بطوله عن ابن عباس۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور پھر میں نیند سے بوجھل ہوا، میں نے اپنے رب

٣٢٥١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب و کان امر اللہ قدرا مقدورا، ٩٧٧/٢
الصحیح لمسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعة، ٣٩٠/٢
دلائل النبوة للبیهقی، ٣١٢/١ ☆

٣٢٥٢۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورة الصافات، ١٥٦/٢
شرح السنة للبغوی، ٣٨/٤ ☆

عزوجل کو اچھی شان میں دیکھا، فرمایا، ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں، پوری حدیث حضرت ابن عباس سے یوں منقول ہے۔

۳۲۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اتانی ربی عزوجل اللیلة فی احسن صورة، احسبه یعنی فی النوم، فقال : یا محمد ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هل تدری فیما یختصم الملأ الاعلی؟ قال : قلت : لا، قال فوضع یده بین کتفی حتی وجدت بردها بین ثدی او قال : نحری، فعلمت ما فی السموٰت و ما فی الارض، ثم قال : یا محمد ! هل تدری فیم یختصم الملأ الاعلیٰ؟ قال : قلت : نعم، یختصمون فی الکفارات والدرجات، قال : و ما الکفارات و الدرجات؟ قال : المکث فی المساجد و المشی علی الاقدام الی الجمعات، و ابلاغ الوضوء فی المکاره، و من فعل ذلک عاش بخیر، و کان من خطیئته کیوم ولدته امه، و قل یا محمد اذا صلیت : اللهم ! انی اسألك الخیرات و ترك المنکرات و حب المساکین، و اذا اردت بعبادك فتنة ان تقبضنی الیك غیر مفتون، قال : و الدرجات بذل الطعام و افشاء السلام و الصلوٰة باللیل و الناس نیام۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے رات اللہ عزوجل کا دیدار ہوا یعنی خواب میں، فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جانتے ہو یہ مقربین بارگاہ فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: نہیں، اس کے بعد اللہ عزوجل نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے سینے میں محسوس کی، پھر میں نے آسمانوں اور زمینوں کے درمیان جو چیزیں تھیں ان کو جان لیا۔ پھر فرمایا: اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جانتے ہو یہ ملائکہ عالم بالا کس چیز میں متنازع اور مختلف ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، یہ کفارات اور درجات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں، فرمایا: کفارات و درجات کیا ہیں؟ عرض کی: مساجد میں نماز کے انتظار میں

۳۲۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورة الصافات، ۲/۱۰۵

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۶۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۳

التفسیر للطبرانی، ۷/۱۶۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۷/۴۲۵

السنة لابن ابی عاصم، ۱/۲۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۳۲۱، ۱۶/۲۴۹

بیٹھنا یا جماعت کے لئے مسجدوں میں پیدل چل کر آنا، اور جبکہ طبیعت پر بار ہو خوب اچھی طرح وضو کرنا، جس نے ایسا کیا وہ بھلائی پر زندہ رہا اور جب انتقال کیا تو ساتھ ایمان کے گیا، اس دن گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے روز پیدائش تھا، فرمایا: اے محبوب! جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو، اللهم انی اسالك الخيرات وترك المنكرات و حب المساكين، و اذا ردت بعبادك فتنة ان تقبضني اليك غير مفتون۔ الٰہی! میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے، برائیوں کو چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق چاہتا ہوں، اور تیری بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ جب تو بندوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہے تو بغیر آزمائش مجھے اپنی بارگاہ میں بلا لے۔ اور درجات یہ ہیں کہ سلام کو خوب رواج دیا جائے، لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اور اس وقت نماز پڑھی جائے جب لوگ سو رہے ہوں۔ ۱۲م

(۳) حضور نے ہوا میں اڑنے والے پرند کی بھی خبر دی

۳۲۵۴۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: لقد تركنا رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم وما يحرك طائر جناحيه في السماء الا ذكرلنا منه علما۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ فضا میں اڑنے والے پرندے کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ بتایا۔ ۱۲م

الدولۃ المکیہ ۲۶۱

(۴) مطلق علم غیب کا انکار کفر ہے

۳۲۵۵۔ **عن** مجاهد رضي الله تعالیٰ عنه قال في قوله تعالیٰ: "ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب" قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادي كذا وما يدريه بالغيب۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت ولئن سالتہم الآیۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں

۳۲۵۴۔ مجمع الزوائد للہیثمی، ۸/۲۶۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵۳

۳۲۵۵۔ التفسیر لابن جریر، ۱۰/۱۱۹ ☆ [illegible] ۱/۱۷۲ ☆

جگہ ہے۔ محمد غیب کیا جانیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تفصیل یوں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا: عنقریب ایک شخص آئیگا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا، وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا، کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کنجی آنکھوں والا سامنے سے گذرا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں، وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا، سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے آیت اتاری، کہ خدا کی قسمیں کھائیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک وہ ضرور یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

دیکھو! اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اسکا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔

مسلمانو دیکھو! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی، اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں، دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و رسول اور قرآن سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا، اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے، جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی، امام احمد قسطلانی، مولانا علی قاری، علامہ محمد زرقانی وغیرھم اکابر نے تصریح فرمائی جسکی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے، اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے۔ ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے۔ تمہید ایمان ۱۱۲

(۵) حضور نے قیامت تک کی اجمالی خبر دی

٣٢٥٦ـ **عن** عمرو بن اخطب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی بنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما الفجر وصعدالمنبر حتی حضرت الظهر فنزل فصلی، ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبر بما هو کائن الی یوم القیامة، قال: فاعلمنا احفظنا ـ

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے یہانتک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا، منبر سے اتر کے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور عصر تک خطبہ ارشاد فرمایا، پھر مصلیٰ پر تشریف لاکر نماز پڑھائی اور پھر غروب آفتاب تک خطبہ دیا، ان خطبات میں حضور نے قیامت تک ہونے والی تمام چیزوں کی اجمالی خبر دی، اب ہم میں وہی زیادہ جانتا ہے جس نے ان خطبات کو زیادہ یاد رکھا۔ ۱۲م

٣٢٥٧ـ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قام فینا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم، حفظ ذلك من حفظ ونسیه من نسیه ـ

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان تشریف فرما ہوکر ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخلہ تک کا حال بیان فرمایا، جس نے یاد رکھا یاد رکھا اور جو بھول گیا بھول گیا۔

انباء المصطفی ٧

٣٢٥٨ـ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله تعالیٰ زوی لی الارض فرأیت مشارقها ومغاربها ـ

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

٣٢٥٦ـ الصحیح لمسلم، کتاب الفتن واشراط الساعة، ٣٩٠/٢

٣٢٥٧ـ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب بدء الخلق، ٤٥٣/١

٣٢٥٨ـ حلیة الاولیاء لابی نعیم ٢٨٩/٢

نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے مشرق و مغرب سب کو دیکھ لیا۔ ۱۲م

انباء المصطفی ۹

۳۲۵۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: سلونی قبل ان تفقدونی، فانی لا اسئل عن شئ دون العرش الا اخبرت عنه۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے میرے وصال سے پہلے پہلے جو کچھ معلوم کرنا ہے کرلو، کہ عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں سوال کروگے میں اس کی خبر دوں گا۔

مالی الجیب ۶

۳۲۶۰۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: واللہ انی لاعلم الناس بکل فتنة هی کائنة فیما بینی وبین الساعة، وما ذلك ان یکون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حدثنی من ذلك شیئا اسره الی لم یکن حدث به غیری، ولکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال وهو یحدث مجلسا انا فیه۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قسم بخدا! میں قیامت تک ہونے والے واقعات کو لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، یہ میں اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ حضور نے میرے علاوہ کسی کو نہ بتائے، بلکہ بات یہ ہے کہ حضور نے جب بھی کسی مجلس میں کوئی واقعہ آئندہ بیان فرمایا تو میں اس میں موجود تھا۔

۳۲۶۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: عرضت علی امتی باعمالها حسنها وسیئها، فوجدت فی محاسن اعمالها الاذی یماط عن الطریق، ووجدت فی مساوی اعمالها النخاعة تکون فی المسجد ولا تدفن۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کے نیک و بد اعمال پیش ہوئے، میں نے نیک اعمال میں یہ

۳۲۵۹۔ ابن النجار، اتحاف السادة للزبیدی ٤٩٦/١١

۳۲۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥٣٦/٦

بھی دیکھا کہ بندے کو راستہ سے اذیت ناک چیز روڑا پتھر وغیرہ ہٹانے پر جو نیکی ملتی ہے، اور بد اعمال میں یہ بھی ملاحظہ کیا کہ مسجد میں تھوک وغیرہ ڈالا جائے اور پھر اس کو صاف نہ کیا جائے۔ ۱۲م

۳۲۶۱۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عرضت علی امتی البارحة لدن ھذہ الحجرة حتی لا عرف بالرجل منھم من احدکم بصاحبہ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ رات مجھ پر میری امت اس حجرے کے پاس میرے سامنے پیش کی گئی، بیشک ان کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔ انباء المصطفی ۱۸

۳۲۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان، فقال اتدرون ماھذان الکتابا ن؟ قلنا: لا یارسول اللہ! الا ان تخبرنا، فقال للذی فی یدہ الیمنی: ھذا کتاب من رب العالمین، فیہ اسماء اھل الجنة واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی آخرھم، فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ا بدا، ثم قال للذی فی شمالہ: ھذا کتاب من رب العالمین، فیہ اسماء اھل النار واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی آخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن تشریف فرما ہوئے تو آپ کے دونوں مبارک ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں، فرمایا: جانتے ہو یہ دو کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کی: نہیں یارسول اللہ! ہاں آپ خبر دیں تو معلوم ہو

۳۲۶۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، ۲۰۷/۱
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة، ۶۶/۱
الادب المفرد للبخاری، ۳۶، المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۷/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۳۵/۲
۳۲۶۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان اللہ کتب کتابا لاھل الخ، ۳۶/۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۱/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۷/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۱/۳ ☆

جائے گا، داہنے دست مبارک میں جو کتاب تھی اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے، اس میں اہل جنت کے نام، ان کی ولدیت ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر آخر میں ان سب کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے، اب نہ ان میں زیادہ ہو سکتے ہیں اور نہ کم۔ پھر بائیں دست اقدس کی کتاب کے بارے میں فرمایا: یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب ہے، اس میں اہل جہنم کے نام، ان کی ولدیت اور ان کے خاندانوں کے نام ہیں، پھر اس میں بھی آخر میں جوڑ لگا دیا گیا ہے، اب ان میں نہ کبھی کمی ہو سکتی ہے اور نہ زیادتی۔ ۱۲ام

مالی الجیب ۱۹

(۶) حضور نے حضرت امام باقر کی پیدائش کی خبر دی

۳۲۶۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه انه قال للامام باقر رضی الله تعالیٰ عنه وهو سفير رسول الله تعالى عليه وسلم يسلم عليك ،فقيل له : وكيف ذلك ؟ قال :كنت جالسا عنده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والحسين رضی الله تعالیٰ عنه فی حجره وهو يلاعبه ،فقال : ياجابر ! يولد له مولود اسمه علی، اذا كان يوم القيامةنادی مناد ليقم سيد العابدين، فيقوم ولده ،ثم يولد له ولد اسمه محمد فان ادركته ياجابر فاقرأنه منی السلام۔ م

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے حضور کا سلام کہا۔ ان سے حاضرین نے کہا: آپ نے یہ کیونکر کہا؟ آپ نے فرمایا: میں ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی مبارک گود میں تھے اور حضور آپ سے کھیل رہے تھے، حضور نے فرمایا: اے جابر! حسین کا ایک بیٹا ہوگا جسکا نام علی ہوگا۔ جب قیامت قائم ہوگی تو ایک منادی ندا کریگا، عابدوں کے سردار کھڑے ہوں، تو وہ لڑکا کھڑا ہوگا، پھر ان کے ایک لڑکا ہوگا جسکا نام محمد ہوگا، اگر تم ان کو پاؤ تو میرا سلام ان سے کہنا۔ ۱۲ام

مالی الجیب ۱۳

۳۲۶۳۔ الصواعق المحرقة لابن حجر، ۱۷۷/۱ ☆

(۷) حضور بعد وصال بھی اس عالم سے باخبر ہیں

۳۲۶۴۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: علمی بعد وفاتی كعلمی فی حیاتی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعد وصال میرا علم ویسا ہی ہے جیسے اس ظاہر حیات مبارک میں۔ ۱۲م

مالی الجیب ۸۹

(۸) حضور نے عالم برزخ کی خبر دی

۳۲۶۵۔ **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: غفر الله عزوجل لزید بن عمرو ورحمه، فانه مات علی دین ابراهیم۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے زید بن عمرو کو بخش دیا اور ان پر رحم فرمایا کہ وہ دین ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پر تھے۔

۳۲۶۶۔ **عن** عامر بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رایته فی الجنة یسحب ذیولا۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۰

(۹) حضور آئندہ کے حالات سے باخبر ہیں

۳۲۶۷۔ **عن** ابی وفرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: لما انهزم المشركون لحق مالك بن عوف بالطائف، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لواتانی

۳۲۶۵۔ الکامل لابن عدی،

۳۲۶۶۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۳/۲۷۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۰۷۳، ۱۲/۷۷

۳۲۶۶۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/۲۷۷ ☆

۳۲۶۷۔ الاصابة لابن حجر، ۵/۵۵۰ ☆

مسلما لرددت علیه اهله وماله ،فبلغه ذلك ، فلحق به ، وقد خرج من الجعرانة فاسلم ، فاعطاه اهله وماله ، واعطا ه مائة من الابل كالمؤلفة ، فقال مالك بن عوف یخاطب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من قصیده ۔

مان رأیت ولا سمعت بواحد
فی الناس کلهم کمثل محمد
اوفی فاعطی للجزیل لمجتدی
ومتی تشاء یخبرك عما فی غد

قال : واستعمله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن من اسلم من قومه ، ومن تلك القبائل من ثمالة وسلمة وفهم ۔

حضرت ابووفرہ یزید بن سعید سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ حنین میں مشرکین بھاگ گئے اور مالک بن عوف کہ (لڑائی میں سردار کفار ہوازن تھے) بھاگ کر طائف میں پناہ گزیں ہوئے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ ایمان لاکر حاضر ہو تو ہم اس کے اہل ومال اسے واپس دیں، یہ خبر مالک بن عوف کو پہونچی، خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ حضور مقام جعرانہ سے نہضت فرما چکے تھے، سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اہل ومال انہیں واپس دیئے اور سو اونٹ اپنے خزانہ کرم سے عطا کئے۔

اس وقت حضرت مالک بن عوف نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کی: میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مثل کوئی نہ دیکھا نہ سنا، سب سے زیادہ وفا فرمانے والے اور سب سے فزوں تر سائل کو نفع اور کثیر عطا بخشنے والے ،اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کل کی خبر بتادیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم ہوازن اور قبائل ثمالہ، سلمہ اور فہم پر سردار فرمایا۔ الامن والعلی ۲۰۷

* * *

(۱۰) حضور نے اپنی غیب دانی کے ذکر سے کیوں منع فرمایا

٣٢٦٨ـ **عن** ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی الله تعالیٰ عنها قالت : جاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخل علیّ صبیحة بنیٰ بی فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات یضربن الدف لهن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدرالی ان قالت احداهن وفینا نبی یعلم ما فی غد، فقال : دعی هذا و قولی الذی کنت تقولین ـ

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری شادی میں تشریف لائے، چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں کہ اس میں کوئی بولی: ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دے اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق: امام الوہابیہ اس حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا جسے کہا اس فصل میں ان آیتوں حدیثوں کا ذکر ہے جس سے اشراک فی العلم کی برائی ثابت ہوتی ہے، تو وہ اس حدیث سے یہ بات ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئندہ جاننے کی اسناد مطلقاً شرک ہے اگرچہ بعطائے الٰہی جانے کہ اس نے صاف کہہ دیا۔

پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ہے، اور خود مصرع مذکور کا مطلب ہی یوں بتایا کہ چھوکریاں کچھ گانے لگیں اس میں پیغمبر خدا کی تعریف یہ بھی کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مرتبہ دیا ہے کہ آئندہ باتیں جانتے ہیں، بایں ہمہ حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا مگر جب حدیث میں حکم شرک کی اصلا بو نہ پائی تو خود ہی اپنے دعوے سے تنزل پر آیا اور صرف اتنا لکھنے پر بس کی۔

٣٢٦٨ـ السنن لابی داود، باب فی الغناء ٦٧٤/٢
السنن الکبریٰ للبیهقی ٢٨٩/٧ ☆ الاتحافات السنیة، ٥٥٨/٦
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٣١٤٠ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٠٢/٩
شرح السنة للبغوی، ٤٧/٩ ☆

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں پیغمبر خدا نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریوں کو گانے بھی نہ دیا چہ جائیکہ غافل مرد اس کو کہے یا سن کر پسند کرے۔ (تقویہ)

اللہ اللہ، اللہ کے دیئے سے بھی ایسا مرتبہ ماننا اس کے نزدیک شرک ہو تو شکایت نہیں کہ اس کے دھرم میں اس کا معبود کودہی کسی کو آئندہ باتیں جاننے کا مرتبہ دینے پر قادر نہیں، کیا اپنا شریک کسی کو بنا سکے گا، یونہی یہ امر بھی اسے مضر نہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو بعطائے الٰہی بھی اطلاع علی الغیب کا مرتبہ نہ ملنا صریح مخالف قرآن عظیم ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن یجتبی من رسلہ من یشآء۔

اللہ اس لئے نہیں کہ تمہیں غیب پر اطلاع کا منصب دے ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے۔

و قال اللہ تعالیٰ :۔

عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احدا ۔ الا من ارتضی من رسول ۔

غیب کا جاننے والا تو کسی کو اپنے غیب پر غالب و مسلط نہیں کرتا مگر وہ اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔

یہاں "لا یظھر غیبہ علی احدا" نہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا کہ اظہار غیب تو اولیائے کرم قدست اسرارہم پر بھی ہوتا ہے اور بذریعہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہم پر بھی بلکہ فرمایا "لا یظھر علی غیبہ احدا" اپنے غیب خاص پر کسی کو ظاہر و غالب و مسلط نہیں فرماتا مگر رسولوں کو، ان دونوں مرتبوں میں کیسا فرق عظیم ہے اور یہ اعلیٰ مرتبہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہونا قرآن عظیم سے کیسا ظاہر ہے مگر اسے کیا مضر کہ جب اس کے نزدیک اللہ کا کذب ممکن جیسا کہ اس کے رسالہ یکروزی سے ظاہر اور فقیر کے رسالہ "سبحان السبوح عن عیب کذب المقبوح" میں اس کا رد ظاہر و باہر تو قرآن کی مخالفت اس پر کیا مؤثر و اللہ المستعان علی کل غوی فاجر، اس سب سے گزر کر ہوشیار عیار سے اتنا پوچھے کہ بالفرض اگر حدیث سے ثابت ہے بھی تو صرف ممانعت کہ انبیاء کی جناب میں ایسا عقیدہ نہ

رکھے، وہ شرک کا جبروتی حکم جس کے لئے اس فصل اور ساری کتاب کی وضع ہے کہاں سے نکلا؟ کیا اسی کو اتمام تقریب کہتے ہیں اور یہ اس کا قدیم داب ہے کہ دعوی کرتے وقت آسمان سے بھی اونچا اڑے گا اور دلیل لاتے وقت تحت الثری میں جا چھپے گا اور پیچھا کیجئے تو وہاں سے بھی بھاگ جائے گا، جابجا ایسی ہی ناتمام اٹکل بازیوں سے عوام کو چھلا اور کاغذ کا چہرہ اپنے دل کی طرح سیاہ کیا۔

ثم اقول: اور انصاف کی نگاہ سے دیکھئے! تو بحمد اللہ تعالیٰ حدیث نے شرک کا تسمہ بھی لگا نہ رکھا، او شرک پسند! او شرک کی حقیقت وشناعت سے غافل! کیا شرک کوئی ایسی ہلکی چیز ہے کہ اللہ کا رسول اور رسولوں کا سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مجلس میں اپنے حضور اپنی امت کو شرک بکتے کفر بولتے سنے اور یونہی سہل دو حرفوں میں گزار دے کہ اسے رہنے دو وہی پہلی بات کہے جاؤ۔

اب یاد کرو حدیث ابی داؤد ویحك انه لا یستشفع باللہ علی احد کے متعلق اپنی بدلگامی کی تقریر کو۔

عرب میں قحط پڑا تھا، ایک گنوار نے پیغمبر کے روبرو اس کی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور کہا کہ تمہاری شفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہیں اور اللہ کی تمہارے پاس، یہ بات سن کر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت میں آگئے اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہوگئے، پھر اس کو سمجھایا کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں وہ کس کے روبرو سفارش کرے۔

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول کی اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہوگئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے۔ تفویہ

اقول: انبیاء اولیاء کو ذرہ ناچیز سے کمتر کہنے کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا کہ حضور نے اسے یوں سمجھایا یہ تیرا افتراء ہے، حدیث میں اس کا وجود نہیں، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے حواس کہنا یہ تیری بیدینی کا ادنی کرشمہ اور افتراء ہے، حدیث میں اس کا بھی نشان نہیں اور اللہ عزوجل کی عظمت اس کی صفت پاک اس کی ذات

اقدس سے قائم ہے مکان و محل سے منزہ ہے، کیا جانے تو کس چیز کو خدا سمجھا ہے جس کی عظمت مکانوں میں بھری ہوئی ہے خیر یہ تو تیرے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں۔

تیر بر جائے انبیاء انداز
طعن در حضرت الٰہی کن
بے ادب باش و آنچہ دانی گو
بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

مگر آنکھوں کی پٹی اتروا کر ذرا یہ سوچ کہ جو بات عظمت شان الٰہی کے خلاف ہو اسے سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ برتاؤ ہوتا ہے حالانکہ سفارشی ٹھہرانے کو یہ بات کہ اس کا مرتبہ اس سے کم ہے جس کے پاس اس کی سفارش لائی گئی۔ ایسی صریح لازم نہیں جسے عام لوگ سمجھ لیں ولہذا وہ صحابی اعرابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باآنکہ اہل زبان تھے اس نکتے سے غافل رہے تو کیا ممکن ہے کہ صریح شرک وکفر کے کلمے سنیں اور اصلا کوئی اثر غضب وجلال چہرۂ اقدس پر نمایاں نہ ہو، نہ حضور دیر تک سبحٰن اللہ سبحان اللہ کہیں، نہ اہل مجلس کی حالت بدلے، نہ ان کہنے والیوں پر کوئی مواخذہ ہو، ایک آسان سی بات پر قناعت فرمائیں کہ اسے رہنے دو، کیوں نہیں فرماتے کہ اری تم کفر بک رہی ہو، اری تقویۃ الایمان کے حکم سے تم مشرکہ ہوگئیں، تمہارا دین جاتا رہا، تم مرتدہ ہوئیں، از سر نو ایمان لاؤ، کلمہ پڑھو، نکاح ہوگیا ہے تو تجدید نکاح کرو، غرض ایک حرف بھی ایسا نہ فرمایا جس سے شرک ہونا ثابت ہو، کہنے والیوں کو اپنا حال اور اہل مجلس کو اس لفظ کا حکم معلوم ہو حالانکہ وقت حاجت بیان حکم فرض ہے اور تاخیر اصلا روا نہیں، تو خود اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اطلاع علی الغیب کی نسبت ہرگز شرک نہیں، رہا ممانعت فرمانا وہ بھی یہ بتائے کہ انبیائے کرام وخود سید الانام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں اس کا اعتقاد فی نفسہ باطل ہے، یہ منہ دھو رکھے، منع لفظ بطلان معنی ہی میں منحصر نہیں بلکہ اس کے لئے وجوہ ہیں اور عقل ونقل کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ "اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال"۔

- اولا ممکن کہ لہو ولعب کے وقت اپنی نعت اور وہ بھی زنانے گانے اور وہ بھی دف بجانے میں پسند نہ فرمائی، لہذا ارشاد ہوا: اسے رہنے دو اور وہی پہلے گیت گاؤ۔

ارشاد الساری لمعات ومرقات وغیرہ میں اس احتمال کی تصریح ہے۔

ثانیاً اقول: ممکن کہ مجلس عورتوں کنیزوں کی کم فہم لوگوں کی تھی ان میں منع فرمایا کہ تو ہم ذاتیت کا سد باب ہو۔ شرع حکیم ہے اور امام الوہابیہ کی مت اوندھی، جو محتمل ذو وجوہ بات جس میں برے پہلو کی طرف لے جانے کا احتمال ہو چھوکریوں کو منع کی جائے، دانشمند مردوں کے لئے اس کی ممانعت بدرجۂ اولیٰ جانتا ہے حالانکہ معاملہ صاف الٹا ہے، ایسی بات سے کم علموں کم فہموں کو روکتے ہیں کہ غلط نہ سمجھ بیٹھیں، عاقلوں دانشمندوں کو منع کیا ضرور کہ ان سے اندیشہ نہیں۔

الامن والعلیٰ ۲۰۱ تا ۲۰۴

(۱۱) غیوب خمسہ کا ثبوت

۳۲۶۹۔ **عن** ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: مررت بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: انک حامل لغلام، فاذا ولدتہ فأتینی بہ، قالت: یا رسول اللہ! انیٰ لی ذلک و قد تحالفت قریش ان لا یا توا النساء، قال: ہو ما اخبرتک، قالت فلماولدتہ اتیتہ فأذن فی اذنہ الیمنیٰ و اقام فی الیسری والھاہ من ریقہ و سماہ عبد اللہ، و قال اذھبی بابی الخلفاء، فاخبرت العباس فاتاہ فذکرلہ فقال: ہو ما اخبرتھا، ھذا ابو الخلفاء، حتی یکون منھم السفاح حتی یکون منھم المھدی۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سے ہوکر گزری، حضور نے فرمایا: تو حاملہ ہے اور تیرے پیٹ میں لڑکا ہے، جب وہ پیدا ہو تو اسے میرے حضور لانا، ام الفضل نے عرض کی، یارسول اللہ! میرے حمل کہاں سے آیا حالانکہ قریش نے قسمیں کھائی ہیں کہ عورتوں کے پاس نہ جائیں، ارشاد ہوا، بات وہی ہے جو ہم نے تم سے ارشاد فرمائی، ام الفضل فرماتی ہیں: جب لڑکا پیدا ہوا میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت فرمائی اور اپنا لعاب دہن اقدس اس کے منہ میں ڈالا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا فرمایا: لے جاؤ خلفا کے باپ کو، میں نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا ارشاد بیان کیا

۳۲۶۹۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم،

تاریخ بغداد للخطیب،

، وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ام الفضل نے ایسا کہا، فرمایا: بات وہی ہے جو ہم نے کہی، یہ خلیفوں کا باپ ہے، یہاں تک کہ ان میں سے سفاح ہوگا یہاں تک کہ ان میں سے مہدی گا۔

۳۲۷۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل علی ام ابراهیم المارية القبطية رضی اللہ تعالیٰ عنہما و هی حامل منه بابراهيم، فذكر الحديث، وفيه ان جبرئيل عليه الصلوٰة و السلام اتانی فبشرنی ان فی بطنها منی غلاما و هو اشبه الخلق بی، و امرنی ان اسمه ابراهيم و كنانی بابی ابراهيم صلی اللہ تعالیٰ علی ابيه و عليه وسلم۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تشریف لائے جبکہ حضرت ابراہیم ان کے شکم مبارک میں تھے (اور حدیث ذکر کی اور اس میں ہے) کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے اور مجھے مژدہ سنایا کہ ماریہ کے پیٹ میں مجھ سے لڑکا ہے وہ تمام مخلوق سے زائد مجھ سے مشابہ، انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کا نام ابراہیم رکھوں، اور جبرئیل نے میری کنیت ابوابراہیم رکھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام سیوطی نے اس کی سند حسن بتائی:۔

اقول: تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ جان لیا جو پیٹ میں تھا اور وہ جانا جو اس سے بہت زیادہ ہے کہ وہ جان لیا جو پیٹ کے بچے کی پیٹھ میں ہے، اور وہ جان لیا کہ جو پیٹ کے بچے کے پیٹ والے کے پیٹھ میں ہے۔ بلکہ وہ جان لیا جو کئی پشت نیچے تک پیٹ کے بچے کی پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اسی لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ خلیفوں کے باپ کو لے جاؤ، اور فرمایا: انہیں میں سفاح ہے، انہیں میں مہدی ہے۔

۳۲۷۱۔ **عن** ام المومنين عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: ان ابا بكر رضی اللہ تعالیٰ عنه نحلها جداد عشرين و سقا من ماله بالغابة، فلما حضرته

۳۲۷۰۔ المعجم الكبير للطبرانی، ☆ تاریخ دمشق لابن عساكر،

۳۲۷۱۔ المؤطا لمالك، باب الاقضية، ۲۱۴

الوفاة قال: یا بنیه! و الله ما من الناس احد احب الی غنی منك ولا اعز علی فقرا بعدی منك، و انی کنت نحلتك جداد عشرین و سقا، فلو کنت جددته واحرزته کان لك، وانما هو الیوم مال و ارث و انما هو اخواك و اختاك، فاقتسموه علی کتاب الله، قالت: یا ابت و الله لو کان کذا و کذا لترکته، وانما هی اسماء فمن الاخری؟ فقال: ذو بطن بنت خارجة اراها جاریة فولدت ام کلثوم۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مال جو غابہ میں تھا اس میں سے بیس وسق چھوارے ام المومنین کو ہبہ فرمائے تھے کہ درختوں پر سے اتروالیں، جب صدیق اکبر کے وصال کا وقت آیا ام المومنین سے فرمایا: اے پیاری بیٹی! خدا کی قسم کسی شخص کی تونگری مجھے تم سے محبوب نہیں اور اپنے بعد کسی کی محتاجی تمہارے برابر مجھ پر دشوار نہیں، میں نے تم کو بیس وسق چھوہارے ہبہ کئے تھے کہ درختوں پر سے اتروالینا، تو تم نے اگر کٹوا کر قبضہ میں کر لئے ہوتے تو وہ تمہارے ہوتے اور آج تو وارث کا مال ہے، اور وارث تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں، لہذا اب حسب فرائض اللہ تقسیم کرلینا، ام المومنین نے عرض کی: اے ابا جان! خدا کی قسم اگر اتنا اور اتنا مال ہوتا میں جب بھی چھوڑ دیتی، لیکن یہ تو بتائیں کہ میری ایک بہن اسماء ہے اور دوسری کون؟ فرمایا وہ جو بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے، میرے علم میں وہ لڑکی ہے، لہذا ام الکثوم پیدا ہوئیں۔

۳۲۷۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله وکل فی الرحم ملکا فیقول: یا رب! نطفة، یا رب! علقة، یا رب! مضغة، فاذا اراد ان یخلقها قال: یا رب! اذکرام انثی؟ یا رب! اشقی ام سعید؟ فما الرزق؟ فما الاجل؟ فیکتب کذلك فی بطن امه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الانبیاء، ۴۶۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۶/۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۱۸/۱۱
السنن الکبری للبیهقی، ۴۲۱/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲۵/۹
فتح الباری للعسقلانی، ۴۱۸/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۵/۴
التفسیر لابن کثیر، ۳۴۵/۴ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۸۲/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۶۰/۶

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ کو مقرر فرمایا ہے، عرض کرتا ہے: اے رب! یہ نطفہ ہے، پھر عرض کرتا ہے، یہ خون بستہ ہے، پھر عرض کرتا ہے: یہ گوشت کا ٹکڑا ہے، جب اللہ تعالیٰ اس کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو عرض کرتا ہے، یہ مرد ہوگا یا عورت؟ نیک بخت ہوگا یا بد بخت؟ اس کا رزق اور اس کی زندگی کتنی ہے؟ یہ سب چیزیں ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دی جاتی ہیں۔ ۱۲م

۳۲۷۳۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لا عطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه ، قال : فبات الناس يدو كون ليلتهم ايهم يعطاها فلما اصبح الناس غدوا علىٰ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كلهم يرجو ان يعطاها ، فقال : اين على ابن ابى طالب ؟ فقالوا: يشتكى عينيه يا رسول الله ! قال فارسلوا اليه فاتونى به ، فلما جاء بصق فى عينيه فدعا له فبرأ حتى كان لم يكن به وجع ، فاعطاها الراية فقال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم يا رسول الله ! اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا ، فقال : انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ، ثم ادعهم الى الاسلام و اخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه ، فو الله ! لان يهدى الله بك رجلا و احدا خير لك من ان يكون لك حمر النعم۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل میں ایسے شخص کو اسلامی پرچم عطا کروں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔ رات بھر لوگ اسی غور وخوض میں رہے کہ دیکھئے کل جھنڈا کس خوش نصیب کو ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو ہر شخص یہ تمنا لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا کہ جھنڈا اسے مل جائے، حضور نے فرمایا: حضرت علی کہاں ہیں؟ عرض کی: ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، فرمایا: ان کو بلا کر لاؤ، چنانچہ آپ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور دعا کی، اس کے بعد وہ اس طرح شفایاب ہوگئے کہ انہیں یہ بیماری ہی نہیں ہوئی

۳۲۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، ۱/۵۲۵
الصحیح لمسلم، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ۲/۲۷۸
الجامع للترمذی، باب مناقب علی ابن طالب، ۲/۲۱۴
السنن لابن ماجہ، باب فضل علی بن ابی طالب، ۱/۱۲

تھی، پھر آپ نے انہیں جھنڈا مرحمت فرمایا، حضرت علی نے عرض کی: یارسول اللہ! اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں، فرمایا: خاموشی کے ساتھ جاؤ، جب تم ان کے میدان میں اترو تو پہلے اسلام کی دعوت دینا اور اس کی طرف بلانا جو اللہ کا حق ان پر واجب ہے۔ خدا کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دی تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں کے ہونے سے بہتر ہے۔ ۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات قسم کی روش پر لام تاکید اور نون تاکید سے موکد کر کے بیان فرمائی، تو حضور کو یقیناً معلوم تھا۔

یہ بات تمام ابواب سے زیادہ وسیع تر ہے، تو ہر وہ چیز جس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی، جنگوں، فتنوں، سیدنا مسیح کے اترنے، امام مہدی کے ظاہر ہونے، دجال، یاجوج وماجوج اور دابۃ الارض وغیرہ کے نکلنے سے جو بے شمار ہیں اسی باب سے ہیں۔

الدولۃ المکیۃ ۳۵۳

(۱۲) حضور کو اپنے وصال کا مقام اور وقت خوب معلوم تھا

۳۲۷۴۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للانصار الکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم: المحیا محیاکم والممات مماتکم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصار مدینہ! ہماری زندگی وہاں ہے جہاں تمہاری زندگی ہے، اور ہمارا انتقال وہاں ہے جہاں تمہاری موت۔

۳۲۷۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال لی رسول اللہ صلی اللہ

۳۲۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۲۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۱۷/۹

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۸۹/۷ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۴۴۰/۳

۳۲۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲۳۵/۵ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۵۰۴

مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۶/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۲۲۷

البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۱۰۰/۵ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۴۰۴/۵

السنن الکبری للبیھقی، ۸۶/۹ ☆

تعالیٰ علیہ وسلم لما بعثنی الی الیمن ، یا معاذ ! انك عسی ان لا تلقانی بعد عامی هذا ، و لعلك ان تمر بمسجدی هذا او قبری ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو مجھ سے ارشاد فرمایا: اے معاذ! قریب ہے کہ تو مجھ سے اس سال کے بعد دنیا میں نہ ملے گا، اور امید ہے کہ تو میری اس مسجد اور میرے مزار پاک پر گزرے۔

(۱۴) حضور جانتے تھے کہ کون کہاں مرے گا

٣٢٧٦۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ندب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الناس ، فانطلقوا حتی نزلوا بدرا ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هذا مصرع فلان و یضع یده علی الارض ههنا و ههنا ، قال : فما ماط ای ما زال وما تجاوز احدهم عن موضع ید رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اعلان دیا تو وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین پر جگہ جگہ دست اقدس رکھ کر بتایا کہ یہ فلاں کافر کے پچھڑنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں کی، حضرت انس فرماتے ہیں: جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا وہیں اس کی لاش گری اس سے اصلا تجاوز نہ کی۔

٣٢٧٧۔ **عن** امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: والذی بعثه بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا، جو حدیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے

٣٢٧٦۔ الصحیح لمسلم، باب غزوة بدر ٢/١٠٢

السنن للنسائی، باب ارواح المومنین، ١/٢٢٦

المسند لاحمد بن حنبل، ٣/٢١٩ ☆ كنز العمال للمتقی ٣٠٠٢٣، ١٠/٤٢٢

٣٢٧٧۔ الصحیح لمسلم، باب عرض مقعد المیت الجنة و النار، ٢/٣٨٧

مقرر فرمائی تھیں کسی نے اس حد سے خطا نہ کی۔ الدولۃ المکیۃ ۳۵۵

(۱۴) حضور کو علم تھا کہ بارش کب ہوگی

۳۲۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اصابتنا سحابۃ فخرج علینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ان ملکا موکلا بالسحاب دخل علی انفا فسلم علی و اخبرنی انہ یسوق السماء الی وادی الیمن یقال لہ ضریح فجاء نا راکب بعد ذلک فسألناہ عن السحابۃ فاخبرانہم مطروا فی ذلک الیوم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بادل چھایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ بادلوں کا موکل میری خدمت میں حاضر ہوا، مجھے اس نے سلام کیا اور خبر دی کہ وہ چلائے گا بادلوں کو یمن کے ایک نالے کی طرف جسے ضریح کہتے ہیں، پھر ہمارے پاس اس کے بعد ایک سوار آیا، ہم نے اس سے بادل کی نسبت دریافت کیا تو اس نے خبر دی کہ اس دن پانی برسا۔

۳۲۷۹۔ **عن** بکر بن عبد اللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرنا عن ملک السحاب انہ یجیٔ من بلد کذا و انہم مطروا یوم کذا۔

حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی بادل کے فرشتے سے کہ وہ آرہا ہے فلاں شہر کو، اور بلاشک اس دن پانی برسا۔

الدولۃ المکیۃ ۲۷۰

(۱۵) حضور کو قیامت کا علم تھا کہ کب آئے گی

۳۲۸۰۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۳۲۷۸۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۶/۳۱۱ ☆

۳۲۷۹۔ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۶/۳۱۱ ☆

۳۲۸۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۷۲ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/۶۰۴

شرح السنۃ للبغوی، ۱۵/۱۰۳ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : کیف انعم و صاحب الصور قد التقم الصور ، و حنی جبهته ، و اصغی سمعه ، فینتظر متی یومر فینفخ قلنا : یا رسول الله ! فکیف نقول؟ قال : قولوا حسبنا الله و نعم الوکیل توکلنا علی الله۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیونکر چین لوں حالانکہ صور والے نے صور منہ میں لے لیا ہے اور کان لگائے ، ماتھا جھکائے ہوئے انتظار کر رہا ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم دیا جائے ، لہذا وہ پھونکے گا ، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: ہم کیا کہیں؟ فرمایا: کہو: ہمیں کافی ہے اللہ اور بہتر کام بنانے والا۔

۳۲۸۱۔ **عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کیف انعم و صاحب القرن قد التقم القرن ، وحنی جبهته ، و اصغی السمع متی یومر ، قال فسمع ذلك اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فشق علیهم فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قولوا : حسبنا الله و نعم الوکیل۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیسے چین لوں حالانکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور منہ میں لے لیا ہے ، پیشانی جھکالی ہے اور کان لگائے منتظر ہے کہ کب حکم ملے ، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جب یہ معلوم ہوا تو ان پر دشوار گزرا ، حضور نے فرمایا: تم " حسبنا الله ونعم الوکیل " پڑھا کرو۔ ۱۲م الدولۃ المکیۃ ۳۸۷

۳۲۸۱۔ الجامع للترمذی، ٣٤٣١، باب تفسیر سورۃ الزمر، ١٥٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٧٤/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٢١/٧
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٢٢/٥ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٠٣/١٥
المعجم الصغیر للطبرانی، ٢٤/١ ☆ المغنی للعراقی، ٤٩٦/٤
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ١٨٩/٣ ☆ الکامل لابن عدی، ٨٩١/٣
کنز العمال للمتقی ٣٨٩٠٦، ٣٥١/١٤ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٢٥٢/١٠
الدر المنثور للسیوطی، ٢٢/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٤٥٠/١٠
التفسیر للطبرانی، ٢٤/١٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ١٤٨/٢

(١٦) حضور نے آسمانوں کے چرچرانے کی آواز سنی

٣٢٨٢۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انی اری ما لا ترون، و اسمع ما لا تسمعون، اطت السماء و حق لها ان تأط۔ فتاوی رضویہ ٩/٣٢

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، فرشتوں کی کثرت سے آسمان چرچرایا اور اس کو چرچرانا ہی چاہیئے تھا۔ ١٢م

(١٧) غیر خدا کے لئے لفظ علم غیب کا اثبات جائز ہے

٣٢٨٣۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: حدثنی ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: ان موسی هو نبی بنی اسرائیل سأل ربه فقال ای رب! ان کان فی عبادك احد هو اعلم منی فادللنی علیه فقال له: نعم فی عبادی من هو اعلم منك، ثم نعت له مکانه و اذن له فی لقیه. فخرج موسی معه فتاه و معه حوت ملیح، و قد قیل له اذا حی هذا الحوت فی مکان فصاحبك هنالك و قد ادرکت حاجتك، فخرج موسی و معه فتاه، و معه ذلك الحوت یحملانه، فسار حتی جهده السیر، و انتهی الی الصخرة و الی ذلك الماء، ماء الحیاة، ومن شرب منه خالد، ولا یقاربه شئ میت الا حی، فلما نزلا، ومس الحوت الماء حی، فاتخذ سبیله فی البحر سربا، فانطلقا، فلما جاوزا منقلبه قال موسی: آتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا هذا نصبا، قال الفتی و ذکر، ارأیت اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان ان اذکره و اتخذ سبیله فی البحر عجبا، قال ابن عباس فظهر موسی علی الصخرة حین انتهیا الیها، فاذا رجل متلفف فی کساء له فسلم موسی

٣٢٨٢۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی قول النبی ﷺ لو تعلمون، ٥٥/٢
السنن لابن ماجه، باب الحزن والبکاء، ٣١٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٧٣/٥ ☆ المستدرك للحاکم، ٥١٠/٢
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٢٣٨/٢ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٢٦٤/٤
٣٢٨٣۔ التفسیر للطبرانی، الجزء الخامس عشر، ٢٧٩/٩

فرد علیه العالم، ثم قال له: و ما جاء بك؟ ان كان لك فى قومك لشغل؟ قال له موسى: جئتك لتعلمنى مما علمت رشدا، قال انك لن تستطيع معى صبرا و كان رجلا يعلم علم الغيب قد علّم ذلك۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کی: اے میرے رب! اگر تیرے بندوں میں مجھ سے زیادہ علم والا کوئی اس وقت ہے تو مجھے اس کی طرف ہدایت فرما، فرمایا: ہاں میرا ایک بندہ ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس جگہ کی نشانی بتائی کہ جاؤ ملاقات کرو، حضرت موسیٰ اپنے ساتھ یوشع بن نون کو لے کر تشریف لے چلے، زادراہ کے لئے ایک مچھلی بھنی ہوئی ساتھ تھی، انہیں یہ نشانی بتائی گئی تھی کہ جہاں یہ مچھلی زندہ ہوجائے وہی تمہاری ملاقات کی جگہ ہے، حضرت موسیٰ کو جب سفر کی تکان محسوس ہوئی تو ایک چٹان اور ندی کے پاس قیام پذیر ہوئے، اس ندی کا پانی آب حیات تھا، کہ جو پی لے ہمیشہ زندہ رہے، اور کسی مردہ کو مس ہوجائے تو وہ بھی زندہ ہوجائے جب آپ نے وہاں قیام فرمایا اور مچھلی کو پانی مس ہوا تو وہ زندہ ہوگئی اور وہ پانی میں کود گئی پھر سفر شروع ہوا جب وہاں سے گزر گئے تو حضرت موسیٰ نے حضرت یوشع سے فرمایا: ہمیں سفر کی مشقت نے نڈھال کردیا ہے لاؤ کھانا کھلاؤ، وہ بولے: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب ہم نے اس چٹان کے پاس قیام کیا تو مچھلی زندہ ہوکر پانی میں کود گئی تھی اور میں آپ کو بتانا بھول گیا، یہ شیطان کی طرف سے تھا کہ میں یاد نہ رکھ سکا اور آپ کو نہ بتا سکا، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: پھر حضرت موسیٰ اسی چٹان کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ ایک صاحب چادر اوڑھے آرام فرما ہیں، حضرت موسیٰ نے سلام پیش کیا، انہوں نے اس طرح جواب دیا گویا خوب جانتے ہیں، پھر فرمایا: آپ یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ آپ کو تو آپ کی قوم میں بہت سے کام ہیں، حضرت موسیٰ نے کہا: میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے وہ چیزیں حاصل کروں جن کا صحیح صحیح علم آپ کو ملا ہے، فرمایا: میرے ساتھ تم صبر نہیں کرسکو گے۔ بات یہ تھی کہ حضرت خضر کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب سکھایا تھا اور وہ غیب کے عالم تھے۔۱۲ام

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۱۵

(۱۸) پندرھویں رمضان کو چنگھاڑ کی خبر حضور نے دی

٣٢٨٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا كان الصيحة الى ا ن قال هدة فى النصف من رمضان ليلة الجمعة فى سنة كثيرة الزلازل و البرد فاذا و افق شهر رمضان فى تلك السنة ليلة الجمعة فاذا صليتم الفجر من يوم الجمعة فى النصف من رمضان فادخلوا بيوتكم و اغلقوا ابوابكم و سدوا ا كواكم فخروا لله و دثروا انفسكم وسدوا آذانكم فاذا احسستم بالصيحة فخروا لله سجداو قولوا:سبحان القدوس ، سبحان القدوس ، ربنا القدوس ، فانه من فعل ذلك نجا و من لم يفعل هلك۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک میں دھماکہ سنائی دے ، اور یہ رمضان کی پندرھویں شب جمعہ میں ہوگا، اس سال زلزلے کثرت سے ہوں گے ، اولے کثرت سے پڑیں گے، پندرھویں شب صبح کی نماز کے بعد ایک چنگھاڑ سنائی دے گی، اس تاریخ کو نماز صبح پڑھ کر گھروں کے اندر داخل ہو جاؤ اور کواڑ بند کرلو، گھر میں جتنے روزن ہوں بند کرلو، کپڑے اوڑھ لو ، کان بند کرلو، پھر آواز سنو تو فوراً اللہ عزوجل کے لئے سجدہ میں گرو اور یہ کہو۔

سبحانَ القدوس ، سبحان القدوس ، ربنا القدوس۔

جو ایسا کرے گا نجات پائے گا، جو نہ کرے گا ہلاک ہوگا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس میں یہ تعیین نہیں کہ کس سنہ میں ایسا ہوگا، بہت رمضان المبارک گزر گئے جن کی پہلی جمعہ کو تھی اور ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی گزریں گے، ہاں جو خبر دی ہے ہونے والی ضرور ہے، جب کبھی ہو، اللہ تعالیٰ سے خوف وامید ہر وقت رکھنا چاہیئے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ ۱۲/ ۱۶۰

٣٢٨٤۔ کنز العمال للمتقی، ٣٩٦٢٧، ١٤/ ٥٧٠ ☆

اللآلی المصنوعه للسیوطی، ☆

۱۰۔ خصائص رسول

(۱) حضور کے لئے صوم وصال جائز تھا

۳۲۸۵۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا تواصلوا، قالوا: فانك تواصل یا رسول الله! قال: انی لست کاحدکم، انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں، فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں، میں اپنے رب کے حضور رات گزارتا ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔ ۱۲ م

(۲) حضور کا بھولنا سنت قائم کرنے کے لئے تھا

۳۲۸۶۔ **عن** مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال انه بلغ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: انی لا نسی او انسی لا سن۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ روایت پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھولتا ہوں یا بھلایا جاتا ہوں تا کہ حالت سہو میں امت کو طریقۂ سنت معلوم ہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھانا پینا اور سونا یہ افعال بشری اس لئے نہیں ہیں کہ وہ ان کے محتاج ہیں، حاشا، ان کے یہ افعال بھی اقامت

۳۲۸۵۔ الجامع للترمذی، باب کراهیة الوصال فی الصیام، ۹۷/۱
السنن لابی داؤد، باب فی الوصال، ۳۲۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۱/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۷۷۵۳
السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۲/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۰/۱
۳۲۸۶۔ الموطا لمالك باب العمل فی السهو، ۲۵
التمهید لابن عبد البر، ۲۰۶/۵ ☆ الشفاء للقاضی، ۳۲۰/۲

سنت اور تعلیم امت کے لئے تھے کہ ہر بات میں طریقۂ محمدیہ لوگوں کو عملی طور پر دکھائیں سکھائیں، جیسے ان کا سہو ونسیان۔

امام اجل محمد عبدری ابن الحاج مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں:۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احوال بشری کھانا، پینا، سونا اور جماع اپنے نفس کریم کے لئے نہ فرماتے بلکہ بشر کو انس دلانے کے لئے کہ ان افعال مین حضور کی اقتداء کریں۔ کیا نہیں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں اور مجھے ان کی کچھ حاجت نہیں۔

نیز فرمایا:۔

مجھے تمہاری دنیا میں سے خوشبو اور عورتوں کی محبت دلائی گئی۔ یہ نہ فرمایا کہ میں نے انہیں دوست رکھا، اور فرمایا: تمہاری دنیا میں سے، تو اوروں کی طرف نسبت فرمایا، نہ اپنے نفس کریم کی طرف۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اپنے مولیٰ عز وجل کے ساتھ خاص ہے، جس پر یہ ارشاد کریم دلالت کرتا ہے، کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظاہر صورت بشری اور باطن ملکی ہے، لہذا حضور یہ افعال بشری محض اپنی امت کو انس دلانے اور ان کے لئے شریعت قائم کرنے کے واسطے کرتے تھے نہ یہ کہ حضور کو ان میں سے کسی شئی کی کچھ حاجت ہے۔

انہیں اوصاف جلیلہ وفضائل حمیدہ سے جہل کے باعث بیچارے جاہل یعنی کافر نے کہا: اس رسول کو کیا ہوا کہ کھانا کھاتا اور بازاروں میں پھرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۱۴۵

(۳) انبیائے کرام بدخوابی سے محفوظ رہتے ہیں

٣٢٨٧۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ما احتلم نبی قط، و

٣٢٨٧۔ الکامل لابن عدی، مجمع الزوائد للہیثمی، ٢٦٨/١٠
میزان الاعتدال للذہبی، ☆ ٢٦٠٠

انما الاحتلام من الشیطان۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ کبھی کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا، کیونکہ احتلام تو شیطانی وساوس کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مروی ہوا کہ یاجوج و ماجوج نطفۂ احتلام سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے بنے ہیں، اول کعب ہی سے اس کا ثبوت صحت کو نہ پہونچا، اس کا ناقل ثعلبی حاطب لیل ہے، نجومی نے حسب عادت ان کا اتباع کیا، پھر کعب صاحب اسرائیلیات ہیں، ان کی روایت کہ مقررات دین کے خلاف ہو، مقبول نہیں۔

فتاوی رضویہ ۶/۲۷۸

(۴) حضور کا رشتہ قیامت میں بھی قائم رہے گا

۳۲۸۸۔ **عن** امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کل سبب و نسب و صهر ینقطع یوم القیامة الا سببی و نسبی و صهری۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر علاقہ ورشتہ اور ٹوپی پاینچے کے سب رشتے قیامت میں منقطع ہو جائیں گے مگر میرے رشتے۔ ازاءۃ الادب ۳۷

۳۲۸۹۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع، کل سبب و نسب ینقطع الا نسبی و سببی فانها موصولة فی الدنیا و الآخرة۔

۳۲۸۸۔ المستدرک للحاکم، ۳/۱۴۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۳۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۲۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۴، ۱۱/۴۰۹
التفسیر للقرطبی، ۴/۱۰۴ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۷/۸۱
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۱۰۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۱۵
التفسیر لابن کثیر، ۵/۴۹۰ ☆
۳۲۸۹۔ الکامل لابن عدی، ۱۷۹۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۲۱۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، ہر علاقہ ورشتہ قیامت میں قطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ، کہ دنیا و آخرت میں جڑا ہوا ہے۔

٣٢٩٠۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما بال رجال یقولون ان رحم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تنفع قومہ یوم القیامۃ، و اللہ! ان رحمی موصولۃ فی الدنیا و الآخرۃ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا حال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابت روز قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی۔ خدا کی قسم! میری قرابت دنیا و آخرت میں پیوستہ ہے۔

٣٢٩١۔ **عن** ابی بردۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ما بال اقوام یزعمون ان رحمی لا تنفع، بل حتی حاء و حکم۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، ہاں نفع دے گی یہاں تک کہ قبائل حاء اور حکم دو قبیلہ یمن کو۔　　اراءۃ الادب ٣٩

(٥) انبیائے کرام کی بہ نسبت حضور کے خصائص

٣٢٩٢۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

٣٢٩٠۔ المسند لابن حنبل، ١٨/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٣٦٤/١٠

كنز العمال للمتقى، ٣٤٦٧١، ٣٨٧/١ ☆

٣٢٩١۔ التمهيد لابن عبد البر، ٢٩٩/٢ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ٣٦٤/٢

٣٢٩٢۔ دلائل النبوه للبيهقى، ٤٨٨/٥ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٣١٣/٥

الدر المنثور للسيوطى، ٥٤/١ ☆ كنز العمال للمتقى ٣١٩٣٦، ٤١٣/١١

تاريخ بغداد للخطيب، ٣٣١/٣ ☆ المغنى للعراقى، ٣٢/٢

العلل المتناهية لابن الجوزى، ١٧٦/١ ☆

تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی آدم بخصلتین ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام پر دو چیزوں میں فضیلت دی گئی۔ ۱۲م

۳۲۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت ثلاث خصال ، اعطیت الصلوۃ فی الصفوف ، واعطیت السلام و هو تحیة اهل الجنة ، و اعطیت آمین ، و لم یعطها احد ممن كان قبلكم الا ان یكون الله اعطاها هارون ، فان موسی كان یدعو و یؤمن هارون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تین چیزیں عطا ہوئیں، صف بندی کر کے نماز، سلام کہ اہل جنت کی آپس میں تحیت ہے، اور آمین عطا کی گئی، یہ تم سے پہلے کسی کو نہ ملی، ہاں صرف حضرت ہارون کو، کہ حضرت موسیٰ دعا کرتے اور حضرت ہارون اس پر آمین کہتے تھے۔ ۱۲م (علیہما السلام)

۳۲۹۴۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت ثلاثا لم یعطهن نبی قبلی و لا فخر۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں مجھے وہ ملیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں اور اس پر مجھے فخر نہیں۔

۳۲۹۵۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت اربعا لم یعطهن احد من انبیاء الله ، اعطیت مفاتیح الارض ، و سمیت احمد ، و جعل التراب لی طهورا ، و جعلت امتی خیر الامم ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چار چیزیں ایسی ملیں جو انبیائے سابقین کو نہ دی گئیں، زمین کی کنجیاں مجھے عطا ہوئیں، میرا نام احمد ہوا، مٹی کو میرے لئے پاکی کا ذریعہ بنایا گیا

۳۲۹۳۔ كنز العمال للمتقی ، ۲۰۰۸۵ ، ۶۲۵/۷　☆　المطالب العالية لابن حجر ، ۴۰۵۰

۳۲۹۴۔ الدر المنثور للسیوطی ، ۲۴۰/۵　☆　التفسیر لابن كثیر ، ۵۱۲/۶

۳۲۹۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۵/۱　☆　فتح الباری لابن حجر ، ۴۳۹/۱

اور میری امت کو خیر الامم کہا گیا۔۱۲م

۳۲۹۶۔ **عن** ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت اربعا لم یعطھن نبی قبلی، نصرت بالرعب مسیرۃ شھر، و بعثت الی کل ابیض و اسودو احلت لی الغنائم ،و جعلت لی الارض طھورا۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشادفرمایا: مجھے چار چیزیں ملین جوکسی دوسرے نبی کو نہ ملیں، دشمن کے دل میں میرا رعب ودبدبہ ایک ماہ کے مسافت سے ڈال دیا گیا، مجھے ہر کالے اور گورے کی طرف رسول بنا کر بھیجا، میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا، زمین کی مٹی میرے لئے پاکی کا ذریعہ بنائی گئی۔

۳۲۹۷۔ **عن** ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اعطیت خمسالم یعطھا نبی قبلی،الی ان قال و اعطیت الشفاعۃ ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ مجھے پانچ چیزیں ملیں جودوسرے انبیائے کرام کو نہ ملیں، آخر میں فرمایا: اور مجھے منصب شفاعت عطا کیا گیا۔۱۲م

۳۲۹۸۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی، الی ان قال : واعطیت جوامع الکلم ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے ایسے جملے عطا ہوئے کہ الفاظ کم اور معانی زیادہ

۳۲۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۵/۸ ☆ کنز العمال...... ۳۲۰۶۷، ۶۲۹/۱۱
فتح الباری للعسقلانی، ۴۳۹/۱ ☆
۳۲۹۷۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۴/۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۵۸/۸
الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۳۲/۴ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۶۵/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی ۴۸۷/۱۰ ☆ کنز العمال، ۳۲۰۶۵، ۴۳۹/۱۱
۳۲۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۱ ☆

ہوتے ہیں۔ ۱۲م

۳۲۹۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی، و فیہ و جعلت لی الارض مسجدا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ملیں جو مجھ سے قبل انبیائے کرام کو نہ ملیں، انہیں میں یہ ہے کہ میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد بنایا گیا۔ ۱۲م

۳۳۰۰۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فضلت علی الانبیاء بخمس، بعثت الی الناس کافۃ و ذخرت شفاعتی لامتی، الی آخر الحدیث۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر پانچ چیزوں میں فضیلت دی گئی، میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوا، میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کو آخرت کے لئے محفوظ رکھا۔ ۱۲م

۳۳۰۱۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فضلت علی الناس باربع، السخاء و الشجاعۃ الی الحدیث۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۹۹۔ التمهید لابن عبد البر، ۲۲۱/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۳۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب جعلت لی الارض مسجداً، ۶۲/۱
الصحیح لمسلم، باب المساجد و مواضع الصلوۃ، ۱۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۲/۱
۳۳۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۴/۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۹/۸
کنز العمال...... ۳۱۹۳۳، ۴۱۲/۱۱ ☆
۳۳۰۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۴۷/۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۷۰/۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۹/۸ ☆ الشفاء للقاضی، ۱۹۸/۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹۷/۷ ☆ کنز العمال...... ۲۹۱۳۵، ۴۱۲/۱۱
العلل المتناهیۃ لابن الجوزی، ۱۶۹/۱ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمام لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی گئی، منجملہ ان کی سخاوت و شجاعت ہے۔ الحدیث۔

٣٣٠٢۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضلت باربع ،جعلت انا وامتی فی الصلوٰة کماتصف الملائکة ۔ الحدیث۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چار چیزوں میں فضیلت دی گئی، مجھے اور میری امت کو نماز میں اس طرح صفیں قائم کرنے کا حکم ملا جس طرح ملائکہ قائم کرتے ہیں، الحدیث۔

٣٣٠٣۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فضلت علی الانبیاء بستة، اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب، و فیه و ختم بی النبیون۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی، مجھے جامع کلمات عطا ہوئے، ایک ماہ کی مسافت سے دشمنوں کے دل مین رعب ڈال دیا گیا، اور سلسلہ نبوت مجھ پر ختم کردیا گیا۔ ۱۲م

٣٣٠٤۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال

٣٣٠٢۔ المسند لاحمدبن حنبل، ٢٦٥/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٥٩/٨
الدر المنثور للسیوطی، ٢٢٢/١ ☆ کنز العمال للمتقی ٣١٩٤٦، ٤١٤/١١
٣٣٠٣۔ الصحیح لمسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوة، ١٩٩/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٤١٢/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤٣٢/٢
مشکل الآثار للطحاوی، ٤٥١/١ ☆ الدلائل النبوة للبیهقی، ٤٧٢/٥
التفسیر للبغوی، ٢٦٦/١ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٦٩/٨
الدر المنثور للسیوطی، ٢٠٤/٣ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٩٨/١٣
٣٣٠٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٩٨/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢١٣/١
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢٦٠/١ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٧٨/٢
نصب الرایة للزیلعی، ١٥٩/١ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ٢٧٠٥
المصنف لابن ابی شیبة، ٤٣٤/١١ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء، و فیه وسمیت احمد و جعلت امتی خیر الامم۔

امیر المومنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ ملا جو کسی نبی کو نہ ملا، انہیں سے ہے کہ میرا نام احمد ہوا اور میری امت کو خیر الامم بنایا گیا۔۱۲م

۳۳۰۵۔ **عن** عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اعطینا اربعا لم یعطهن احد کان قبلنا، و سالت ربی الخامسة فاعطانیها ، وهی ما هی ؟ سالت ربی ان لا یلقاه عبد من امتی یوحده و الا ادخله الجنة ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں چار فضیلتیں ملیں کہ ہم سے پہلے کسی نہ دی گئیں، اور میں نے اپنے رب سے پانچویں مانگی تو اس نے مجھے وہ بھی عطا فرمادی، اور وہ تو وہی ہے یعنی اس پانچویں خوبی کا کہنا ہی کیا ہے، پھر چار بیان فرماکر وہ نفیس پانچویں یوں ارشاد فرمائی، میں نے اپنے رب سے مانگا میری امت کا کوئی بندہ اس کی توحید کرتا ہوا اس سے نہ ملے مگر اس کو داخل بہشت فرمائے۔

۳۳۰۶۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج فقال : ان جبرئیل اتانی فقال : اخرج فحدث بنعمة الله التی انعم بها علیك فبشرنی بعشر لم یوتها نبی قبلی۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرۂ مقدسہ سے باہر تشریف لائے تو فرمایا: جبرئیل نے میرے پاس حاضر ہوکر عرض کی: باہر جلوہ فرمایئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے وہ احسان جو حضور پر کئے گئے بیان فرمائیں، پھر مجھے دس فضیلتوں کا مژدہ دیا کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔

۳۳۰۵۔ المسند لابی یعلی، ☆

۳۳۰۶۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ☆ التفسیر لابن ابی حاتم،

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث خصائص سے وہ حدیث ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خصائص جمیلہ ارشاد فرمائے، جو کسی نبی وہ رسول نے نہ پائے اور ان کی وجہ سے اپنا تمام انبیاء اللہ پر تفضیل پانا ذکر فرمایا، یہ روایت متواتر المعنی ہے۔

امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں اسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا۔

ابوذر، ابن عمر، ابن عباس، ابوہریرہ، اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

پھر حدیث کے چار پانچ جملے متفرق نقل کیے۔

علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں فتح الباری شرح صحیح البخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کر کے اس پر کلام لکھا جس میں احادیث حذیفہ وعلی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا، مگر سوا حدیث جابر وابوہریرہ کہ صحیحین میں وارد ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی۔

فقیر غفرلہ القدیر نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ وبعیدہ سے اس کے طرق و روایات وشواہد ومتابعات کو جمع کیا، تو اس وقت کی نظر میں اسے چودہ صحابی کی روایت پایا۔

ابوہریرہ، حذیفہ، ابودرداء، ابوامامہ، سائب بن یزید، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر، ابوذر، ابن عباس، ابوموسیٰ اشعری، ابوسعید خدری، مولیٰ علی، عوف بن مالک، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ان میں ہر ایک کی حدیث اس وقت کاملاً میرے پیش نظر ہے، اما خاتم الحفاظ علامہ بن حجر عسقلانی پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے ان خصائص ونفائس کا عدد جو ان حدیثوں میں متفرقاً وارد ہوئے سولہ سترہ تک پہونچایا۔

یہاں ہم نے سولہ سترہ بطور تردید وشک اس لئے لکھا کہ امام مذکور نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ ان احادیث سے ثابت شدہ خصائص سترہ ہیں، لیکن ان احادیث میں حضرت ابن عباس سے حدیث بھی ہے، جس کے الفاظ یوں ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیائے کرام پر فضیلت دو

چیزوں میں دی گئی۔ ایک میرا شیطان کافر تھا تو اللہ تعالیٰ نے میری اعانت فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ ابن عباس فرماتے ہیں: دوسری چیز میں بھول گیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ امام خاتم الحفاظ نے اس سے قبل پندرہ خصائص بیان فرمائے تھے پھر اس حدیث سے دو مزید اضافہ کئے تو سترہ ہو گئے۔ لیکن حضرت ابن عباس جس چیز کو بھول گئے اس کو علیحدہ مستقل خصوصیت شمار کرنے میں میرے نزدیک تامل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہو سکتا ہے جسکو بھول گئے وہ مذکورہ خصائص ہی سے کوئی ایک ہو۔

امام زرقانی نے یہاں یہ بیان کیا کہ سترہ خصائص کے شمار کی بنا امام بیہقی کی روایت پر ہے جو انہوں نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابن عمر سے ذکر فرمائی، وہ اس طرح ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

فضلت علی آدم بخصلتین ، کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم ، و کان ازواجی عونا لی و کان شیطان آدم کافرا و کانت زوجہ عونا علیہ۔

حضرت آدم پر مجھے دو چیزوں میں فضیلت ملی، میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد فرمائی اور وہ اسلام لے آیا، میری ازواج مطہرات میری مددگار رہیں۔ اس کے برخلاف حضرت آدم کا شیطان کافر رہا اور ان کی بیوی نے ان کی مرضی کے خلاف کیا۔

اقول: یہاں یہ حدیث پیش کرنا موضوع سے متعلق نہیں، کیونکہ اس حدیث سے تو صرف حضرت آدم پر فضیلت کا اظہار ہوا اور بات چل رہی ہے تمام انبیائے کرام پر فضیلت کی۔ رہا یہ کہ حضور کی ازواج مطہرات تمام انبیائے کرام کی ازواج کے مقابلہ میں یہ خصوصیت رکھتی ہیں تو ضرورت اس بات کی ہے کہ اسکا ثبوت پیش کیا جائے۔

آخری بات یہی ہے کہ اس توجیہ سے یہ بات واضح نہ ہو سکی کہ حضرت ابن عمر کی پیش کردہ حدیث میں جس خاصہ کا تذکرہ ہے وہی حضرت ابن عباس کی حدیث میں مراد لینا لازم ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پندرہ خصائص میں سے ہی کوئی ہو جسکو حضرت ابن عباس اس مقام پر بھول گئے، لہذا اس کو علیحدہ شمار کرنا مناسب نہیں، اسی لئے ہم نے سولہ سترہ کہا تھا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر غفرلہ القدیر نے ان حضرات کے کلام پر اطلاع سے پہلے مبلغ شمار تیس تک پہونچایا والحمد للہ رب العالمین۔

یہ بھی انہیں دو اماموں کے اس فرمانے کی تصدیق ہے کہ جو بغور کامل تتبع احادیث کرے ممکن ہے کہ اس سے زائد پائے۔ حالانکہ فقیر کو نہ اس وقت کمال تفحص کی فرصت، نہ مجھ جیسے کوتاہ دست قاصر النظر کی ناقص تلاش تلاش میں داخل، اگر کوئی عالم وسیع الاطلاع استقراء پر آئے تو عجب نہیں کہ عدد طرق وشمار خصائص اس سے بھی بڑھ جائے۔

ہماری ذکر کردہ روایت ہی سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ اعداد مذکور میں حصر مراد نہیں کہیں دو فرماتے ہیں، کہیں، تین کہیں چار، کہیں پانچ، کہیں چھ، کہیں دس۔ اور حقیقۃً سو اور دو سو پر بھی انتہا نہیں۔ عجائب لطائف سے ہے کہ فقیر کے پاس ان احادیث سے تیس خاصے جمع ہوئے کما مر، اور دو سے دس تک جو اعداد حدیث میں آئے انہیں جمع کیجئے تو تیس ہی آتے ہیں۔

امام علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ نے خصائص کبری میں ڈھائی سو کے قریب خصائص جمع کئے اور یہ صرف ان کا علم تھا، ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے ہیں، اور علمائے ظاہر سے علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے، پھر تمام علوم علم اعظم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص جانتے ہیں دوسرا کیا جانے گا، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا ان کا مالک ومولیٰ جل وعلا ”ان الی ربك المنتهی“، جس نے انہیں ہزاروں فضائل عالیہ غالیہ دیئے اور بے حد وحساب وبے شمار ابدالآباد کے لئے رکھے ”وللآخرۃ خیر لك من الاولی“ اسی لئے حدیث میں ہے، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں:۔

یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقة سوی ربی۔

اے ابوبکر ٹھیک ٹھیک جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا۔

ذکرہ العلامة الفاسی فی مطالع المسرات۔

تراچناں کہ توئی دیدۂ کجا بیند
بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک

صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک اجمعین۔ تجلی الیقین ۱۶۱

قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات ومحاورات ونقل اقوال وذکر احوال پر نظر کیجئے تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی شان سب انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے

بلند نظر آتی ہے۔ یہ وہ بحر زخار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار۔ علمائے دین مثل امام ابو نعیم و ابن فورک و قاضی عیاض و جلال سیوطی و شہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا، فقیر اول ان کے چند اخراجات ذکر کر کے پھر بعض امتیاز کہ باندک تامل اس وقت ذہن قاصر میں حاضر ہوئے، ظاہر کرے گا، تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد بیس پر اقتصار کا باعث ہوا۔

۱۔ خلیل جلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام والتبجیل سے نقل فرمایا:۔

و لا تخزنی یوم یبعثون ۔

مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں۔

حبیب قریب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خود ارشاد ہوا:۔

یوم لا یخزی اللہ النبی و الذین آمنو معہ۔

جس دن خدا رسوانہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو۔

حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارت عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔

۲۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی۔

انی ذاھب الی ربی سیھدین۔

میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دیگا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی۔

سبحان الذی اسری بعبدہ۔ الآیۃ۔

پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو رات ورات لے گیا۔

۳۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آرزوئے ہدایت نقل فرمائی:۔

سیھدین۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد فرمایا:۔

و یھدیك صراطا مستقیما۔

اور تمھیں سیدھی راہ دکھائے۔

۴۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا۔ فرشتے ان کے معزز مہمان ہوئے:۔

هل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرمين ۔

اے محبوب کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ۔

حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے فرمایا: فرشتے ان کے لشکری وسپاہی بنے ۔

و ايده بجنر دلم تروها ۔ و قال تعالیٰ: والملائكة بعد ذلك ظهير۔

اور ان فوجوں سے، اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں ۔ اور فرمایا: اور اسکے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

۵۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرمایا: انہوں نے خدا کی رضا چاہی۔

و عجلت اليك رب لترضى۔

اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بتایا، خدا نے ان کی رضا چاہی۔

فلنولينك قبلة ترضها ۔ و لسوف يعطيك ربك فترضىٰ۔

تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ۔ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے ۔

۶۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لے جانا بلفظ فرار نقل فرمایا:

ففررت منكم لما خفتكم۔

تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا، جبکہ تم سے ڈرا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا باحسن عبارت ادا فرمایا:۔

اذ يمكر بك الذين كفروا۔

اے محبوب یاد کرو جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے۔

۷۔ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرما دیا۔

وانا اخترتك فاستمع لما يوحى، انني انا الله لا اله الا انا فاعبدني و اقم الصلوٰة لذكرى الى آخر الآيات۔

اور میں نے تجھے پسند کیا اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے، بیشک میں ہی ہوں

اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کیلئے نماز قائم رکھ۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فوق السموت مکالمہ فرمایا اور سب سے چھپایا۔

فاوحی الی عبدہ ما اوحی۔

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

۸۔ داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کو ارشاد ہوا:۔

لا تتبع الھوی فیضلك عن سبیل اللہ۔

خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں بقسم فرمایا:۔

و ما ینطق عن الھوی۔ ان ھو الا وحی یوحی۔

کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا۔ وہ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے۔

اب فقیر عرض کرتا ہے وباللہ التوفیق۔

۹۔ نوح وہود علیہما الصلوۃ والسلام سے دعا نقل فرمائی۔

رب انصرنی بما کذبون۔

الٰہی میری مدد فرما بدلہ اس کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا۔

وینصرك اللہ نصرا عزیزا ۔ اللہ تیری مدد فرمائے گا زبردست مدد۔

۱۰۔ نوح وخلیل علیہما الصلوۃ والسلام سے نقل فرمایا، انہوں نے اپنی امتوں کی دعائے مغفرت کی۔

ربنا اغفرلی و لوالدی و للمومنین یوم یقوم الحساب۔

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میری ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو، جس دن حساب قائم ہوگا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگو۔

و استغفر لذنبك و للمومنین و المومنات۔

اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

۱۱۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا۔ انہوں نے پچھلوں میں اپنے ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔

و اجعل لی لسان صدق فی الآخرین۔

اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود فرمایا:۔

ورفعنا لک ذکرک۔

اور اسے اعلیٰ وارفع مژدہ ملا۔

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔

کہ جہاں اولین وآخرین جمع ہوں گے حضور کی حمد وثنا کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا۔

۱۲۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا انہوں نے قوم لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی۔ (یجاد لنا فی قوم لوط) مگر حکم ہوا:۔

یا ابراھیم اعرض عن ھذا۔ اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ۔

عرض کی:۔ ان فیھا لوطا۔ اس بستی میں لوط جو ہے۔

حکم ہوا:۔ نحن اعلم بمن فیھا۔ ہمیں خوب معلوم ہیں جو وہاں ہیں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا:۔

ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم۔

اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمت عالم! تو ان میں تشریف فرما ہے۔

۱۳۔ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا:۔

ربنا و تقبل دعآء۔ الٰہی میری دعا قبول فرمالے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے طفیلیوں کو ارشاد ہوا۔

قال ربکم ادعونی استجب لکم۔

تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

۱۴۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی۔

نودی من شاطئ الواد الایمن فی البقعة المبارکة من الشجرة ۔

ندا کی گئی میدان کے دہنے کنارے سے، برکت والے مقام میں، پیڑ سے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہیٰ وفردوس اعلیٰ تک بیان فرمائی

عند سدرة المنتهیٰ ، عندها جنة الماوی۔

۱۵۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت نقل کی۔

ویضیق صدری و لا ینطلق لسانی فارسل الی هارون ۔

اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی، تو تو ہارون کو بھی رسول کر۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی اور اس سے منت عظمیٰ رکھی،

الم نشرح لك صدرك ۔

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

۱۶۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر حجاب نار سے تجلی ہوئی۔

فلماجاء هانودی ان بورك من فی النار و من حولها۔

پھر جب آگ کے پاس آیا ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا، وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے، یعنی موسیٰ اور اسکے آس پاس میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جلوۂ نور سے تدلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم وتعظیم کے لئے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی۔

اذ یغشی السدرة ما یغشیٰ۔

جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بزاز، ابویعلی، بیہقی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی۔

ثم انتهیٰ الی السدرة فغشیها نور الخلاق عزوجل فکلمه تعالیٰ عند ذلك فقال سل۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرہ تک پہونچے خالق عزوجل کا نور اس پر

چھپایا۔ اس وقت جل جلالہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کیا اور فرمایا: مانگو اھ ملخصا۔

۱۷۔ کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا سب سے برات وقطع تعلق نقل فرمایا۔ جب انہوں نے اپنی قوم کو قتال عمالقہ کا حکم دیا اور انہوں نے نہ مانا، عرض کی:۔

رب انی لا املک الا نفسی و اخی فافرق بیننا و بین القوم الفسقین۔

الٰہی میں اختیار نہیں رکھتا۔ مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو جدائی فرمادے ہم میں اور اس گنہگار قوم میں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظل وجاہت میں کفار تک کو داخل کیا۔

وما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم۔

اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے، جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔

قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

یہ شفاعت کبری ہے کہ تمام اہل موقف موافق ومخالف سب کو شامل۔

۱۸۔ ہارون وکلیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے فرمایا۔ انہوں نے فرعون کے پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا۔

ربنا اننا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغی۔

دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے:

اس پر حکم ہوا۔ لا تخافا اننی معکما اسمع و اری۔

ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں۔ سنتا اور دیکھتا۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خود مژدۂ نگہبانی دیا۔

واللہ یعصمک من الناس۔ اور اللہ تمہاری نگہبانی کریگا لوگوں سے۔

۱۹۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمایا ان سے پرائی بات پر یوں سوال ہوگا۔

یعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی و امی الھین من دون اللہ۔

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرالو۔

معالم میں ہے:۔

اس سوال پر خوف الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بند بند کانپ اٹھے گا اور ہر بن مو سے خون کا فوارہ بہے گا۔ پھر جواب عرض کریں گے جس کی حق تعالیٰ تصدیق فرماتا ہے۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب غزوۂ تبوک کا قصد فرمایا۔ اور منافقوں نے جھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی اجازت لے لی اس پر سوال تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ہوا۔ مگر یہاں جو شان لطف ومحبت وکرم وعنایت ہے قابل غور ہے۔

ارشاد فرمایا:۔

عفا اللہ عنک لم اذنت لھم۔

اللہ تجھے معاف فرمائے۔ تو نے انہیں کیوں اجازت دے دی،

سبحان اللہ! سوال پیچھے ہے اور یہ محبت کا کلمہ پہلے والحمد للہ رب العالمین۔

۲۰۔ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا۔ انہوں نے اپنی امتوں سے مدد طلب کی۔

فلما احس عیسیٰ منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ، قال الحواریون نحن انصار اللہ ۔

پھر جب عیسی نے ان سے کفر پایا بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں، اللہ کی طرف حواریوں نے کہا: ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت انبیاء و مرسلین کو حکم نصرت ہوا۔

لتومنن بہ و لتنصرنہ

تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔

غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اس سے افضل واعلیٰ انہیں ملا۔ اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ☆ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیٰ الہ و اصحابہ و بارك و کرم والحمد للہ رب العالمین۔

(۶) حضور کو آٹھ چیزیں بطور فضیلت ملیں

۳۳۰۷۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ عزوجل قال لی : یا محمد ! اعطیتك ثمانیۃ اسہم الاسلام و الھجرۃ ، والجھاد و الصلوٰۃ ، و الصدقۃ ،و صوم رمضان الامر بالمعروف نھی عن المنکر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھ سے فرمایا: اے محبوب! ہم نے تمہیں آٹھ چیزیں عطا کیں، اسلام، ہجرت، جہاد، نماز، صدقہ، رمضان کے روزے، بھلائیوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔

(۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث قدسی کا پس منظر یوں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ان فضائل کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء سابقین کو عطا فرمائے تھے تو اللہ عزوجل نے اپنے محبوب سے فرمایا میں نے آپ کو آٹھ حصے عطا کئے،

علامہ زرقانی نے اس کی تشریح میں یوں فرمایا: یعنی پانچ نمازوں کا مجموعہ۔

قلت: حضور نے ہر نبی کی وہ عظمت ذکر کی تھی جو ان کے ساتھ مختص تھی، لہذا موقع کا اقتضاء یہی تھا کہ ایسی چیزیں جواب میں عطا ہوں جو حضور ہی کے ساتھ خاص ہوں۔

اقول: لیکن خصوصیت کے لئے کوئی وجہ ضرور ہونی چاہئے ورنہ مطلقاً مذکورہ آٹھ چیزیں اس امت کے ساتھ خاص نہیں۔ تو یہ تخصیص من وجہ ثابت ہوگی مطلقاً نہیں کیونکہ مذکورہ چیزوں میں مثلاً جہاد پہلی امتوں میں بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر۔

۳۳۰۷۔ الزرقانی علی المواھب، المقصد الخامس، ☆ ۱۲۰/۶

کتنے ہی نبی تھے کہ ان کے ساتھ ملکر بہت سے اللہ والوں نے لڑائی کی۔

پھر امر بالمعروف ونہی عن المنکر تو ان امور سے ہیں جن کے لئے بالخصوص انبیائے کرام مبعوث ہوئے تھے۔ بلکہ یہ کام تو امتوں کے بعض دیگر بعض کے لئے بھی کرتے تھے۔

لہذا درحقیقت مراد یہ ہے کہ مذکورہ آٹھ چیزیں اس طرح باقی انبیاء کرام کو نہ دی گئیں جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا ہوئیں۔

مثلا جہاد اس طرح فرض ہوا کہ مال غنیمت حلال کردیا گیا جبکہ اس سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہ تھا، اسی طرح زکوۃ وصدقات کہ اغنیاء سے لیکر فقراء کو دیئے جاتے ہیں حالانکہ پہلے اس کو آگ جلایا کرتی تھی۔ یونہی دیگر فضائل کا حال ہے۔ مثلا نماز کہ اس میں ہمیں بعض اشیاء کے ساتھ خاص کیا گیا جو ہم سے پہلے لوگوں کو عطا نہ ہوئیں تھیں۔ کہ اذان اقامت اور تمام روئے زمین پر نماز پڑھنے کی اجازت۔ وللہ الحمد۔

بلکہ نماز پنجگانہ اللہ عزوجل کی وہ نعمت عظمی ہے کہ اس نے اپنے کرم عظیم سے خاص ہم کو عطا فرمائی، ہم سے پہلے کسی امت کو نہ ملی۔ بنی اسرائیل پر دو ہی وقت کی فرض تھی اور وہ بھی صرف چار رکعتیں۔ دو صبح، دو شام، وہ بھی ان سے نہ نبھی۔

۳۳۰۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ثم ردت الی خمس صلوات، قال: فارجع الی ربك فاسأله التخفیف فانه فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموا بهما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث معراج میں ارشاد فرمایا: پھر پچاس نمازوں کی پانچ رہیں، موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی: حضور پھر جائیں اور اپنے رب سے تخفیف چاہیں کہ اس نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض فرمائی تھیں وہ انہیں بھی بجا نہ لائے۔

اور امتوں کا حال خدا جانے مگر اتنا ضرور ہے کہ یہ پانچوں ان میں کسی کو نہ ملیں، علماء نے بے خلاف اس کی تصریح فرمائی۔

۳۳۰۸۔ السنن للنسائی، کتاب الصلوۃ، ۱/۷۸

مواہب شریف میں ہے:۔

اس امت کے خصائص سے پانچ نمازوں کا مجموعہ بھی ہے کہ امت مسلمہ کے علاوہ کسی اور امت کے لئے پانچ نمازیں جمع نہ کی گئیں۔ شرح زرقانی میں اس کو درست کہا، پھر لمعات میں شیخ نے، شرح مشکوۃ میں امام ابن حجر مکی نے، تیسر و سراج المنیر شروح جامع صغیر میں بھی اس کی تصریح ہے، بلکہ یہ معنی خود ارشاد حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

۳۳۰۹۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتموا بھذا الصلوٰۃ فانکم فضلتم بھا علی سائر الامم و لم تصلھا امۃ قبلکم۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیے گئے ہو، تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔

پر ظاہر کہ جب نماز عشا ہمارے لئے خاص ہے تو پانچوں کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی امت کو نہ ملا۔ رہا ہمارے نبی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کے سوا کسی نبی کو یہ پانچوں ملنا، علماء اس کی بھی تصریح فرماتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ میں ایک باب وضع کیا۔

باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجموع الصلوات الخمس و لم تجمع لاحد۔

یہ باب اس چیز کے بیان میں ہے کہ پانچ نمازوں کا مجموعہ حضور کے ساتھ خاص ہے، آپ سے پہلے کسی نبی کے لئے یہ جمع نہ ہوئیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام محمد محمد ابن امیر الحاج حلبی حلیہ میں بعض علماء سے ناقل:۔

ھذہ الصلوٰۃ و تفرقت فی الانبیاء و جمعت فی ھذہ الامۃ۔

یہ نمازیں باقی انبیاء کو متفرق طور پر عطا کی گئیں اور اس امت کے لئے جمع کر دی گئیں،

۳۳۰۹۔ السنن لابی داؤد، باب وقت العشاء الآخرۃ، ٦١/١

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں:۔

لم تجمع لاحد غیرھم من الانبیاء و الامم۔

اس امت کے علاوہ باقی انبیاء اور امتوں میں سے کسی کے لئے یہ نمازیں جمع نہیں کی گئیں۔

پھر فرماتے ہیں:۔

یہاں ہمارے مدعا پر حدیث امامت جبرئیل سے معارضہ پیش نہ کیا جائے جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ یارسول اللہ! یہ آپ کا اور آپ سے پہلے انبیائے کرام کی نمازوں کا وقت ہے۔ عدم تعارض کی وجہ یہ ہے کہ یہ اوقات دیگر انبیائے کرام کو اجمالی طور پر ملے تھے۔ انفرادی طور پر تو ہر نبی کو کچھ وقت دیئے گئے تھے۔

لمعات و شرح ابن حجر مکی میں ہے۔

حضرت جبرئیل کا قول بظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پانچ نمازیں پہلے انبیاء پر واجب تھیں۔ لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ عشا کے علاوہ باقی نمازیں دیگر انبیاء پر تقسیم کی گئی تھیں۔ کیونکہ پانچ نمازوں کا مجموعہ ہماری خصوصیات سے ہے۔ باقی انبیاء کو عشا کے علاوہ متفرق طور پر ملی تھیں۔

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں:۔

پانچ نمازیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے علاوہ کسی کے لئے جمع نہیں کی گئیں۔ نہ آپ سے پہلے کسی نبی کے لئے، پہلے انبیائے کرام کو جو نمازیں ملی تھیں ان میں سے ہر نبی کی نماز ان اوقات میں سے کسی ایک وقت کے ساتھ مطابقت رکھتی تھی، مجموعی طور پر پانچ نمازیں کسی کو نہیں دی گئیں۔

اقول: مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کوئی دلیل صحیح صریح اس پر نہ پائی۔ یہ سب باتیں جو علمائے کرام نے ذکر فرمائیں یا تو اثبات مدعیٰ کے لئے مفید نہیں، یا زیادہ صحیح اور قوی روایت سے معارض ہیں۔

اس موضوع پر ہم نے ایک مستقل تحریر میں مفصلا کلام کیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء نے پانچ نمازوں کا مجموعہ اس امت کے ساتھ مختص ہونے پر چند احادیث و آثار سے استدلال

کیا ہے۔

ان میں سے ایک حدیث صحیح مسلم ہے جو واقعۂ معراج کے بارے میں ہے۔

۳۳۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : اعطی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثلثا، اعطی الصلوات الخمس و اعطی خواتیم سورة البقرة، و غفر لمن لم یشرك بالله من امته شیئا ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں، پانچ نمازیں، سورۂ بقر کی آخری آیتیں، اور آپ کی امت کے ہر اس شخص کی مغفرت جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ پانچ نمازیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہیں۔ خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ یہ موقع اکرام خاص کا تھا، لہذا پانچ نمازیں بھی آپ کے ساتھ خاص ہونی چاہیئے جس طرح باقی دو چیزیں آپ کے لئے خاص ہیں۔

اقول: اختصاص کی یہ وجہ مان بھی لی جائے پھر بھی یہ ضروری نہیں کہ ہر لحاظ سے خاص ہو۔ کیونکہ نمازیں تو دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر بھی فرض تھیں، نیز شب معراج کے بعد دو دن حضرت جبرئیل کا امامت فرما کر یہ کہنا کہ ''یہ وقت ہے آپ کا اور آپ سے پہلے انبیاء کا'' صاف بتا رہا ہے دیگر انبیائے کرام بھی ان اوقات میں نماز پڑھتے تھے۔

پھر یہ کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان، اعطی الصلوات الخمس۔ اس سے یہ مطلب نکالنا کہ آپ کو اجتماعی طور پر پانچ نمازیں عطا کی گئیں تھیں حدیث کے ظاہری الفاظ کے خلاف ہے، اگر یہ مراد ہوتی تو یوں فرماتے، اعطی الصلوت خمسا، یا یہ کہتے۔ اعطی خمس الصلوات۔

باایں ہمہ اگر فرضیت صلوٰۃ کو خاص کرنا ہی مقصود ہے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس خصوصیت کے ساتھ کہ ہماری نمازوں میں اذان اقامت، بسم اللہ اور آمین ہے دوسروں کی نماز میں نہ تھیں اور ہمارے لئے نمازوں کے مقامات متعین نہ کئے گئے بلکہ تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا نیز اولا پچاس اوقات کی فرضیت تھی بعدہ صرف پانچ رہ گئیں لیکن ثواب پچاس ہی کا

۳۳۱۰۔ الصحیح لمسلم، باب فی قولہ تعالیٰ ولقد راٰہ نزلۃ اخری، ۹۷/۱

باقی رکھا گیا۔

ان میں سے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا:۔

۳۳۱۱۔ **عن** کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قرأت فی بعض ما انزل اللہ تعالیٰ علی موسی علیہ الصلوۃ والسلام یاموسی ! رکعتان یصلیہما احمد وامتہ ، وہی صلوۃ الغداۃ ، من یصلیہما غفرت لہ ماا صاب من الذنوب من لیلہ ویومہ ذلك ویکون فی ذمتی۔ یاموسی ! اربع رکعات یصلیہا احمد وامتہ ، وہی صلوۃ الظہر ، اعطیہم باول رکعۃ منہا المغفرۃ ، وبالثانیۃ اثقل میزانہم ، وبالثالثۃ اوکل علیہم الملائکۃ یسبحون ویستغفرون لہم ، وبالرابعۃ افتح لہم ابواب السماء ویشرفن علیہم الحور العین ۔ یاموسی ! اربع رکعات یصلیہا احمد وامتہ ، وہی صلوۃ العصر ، فلایبقی ملك فی السمٰوات والارض الا استغفرلہم ، ومن استغفرلہ الملائکۃ لم اعذبہ ۔ یاموسی ! ثلاث رکعات یصلیہا احمد وامتہ حین تغرب الشمس ، افتح لہم ابواب السماء ، لایسألون من حاجۃ الاقضیتہا لہم ۔ یاموسی ! اربع رکعات یصلہا احمد وامتہ حین یغیب الشمس ، ہی خیر لہم من الدنیا ومافیہا ، ویخرجون من ذنوبہم کیوم ولدتہم امہم ۔یاموسی ! یتوضؤ احمد وامتہ کما امرتہم ، اعطیہم بکل قطرۃ تقطر من الماء جنۃ عرضہا کعرض السماء والارض ۔یاموسی ! یصوم احمد وامتہ شہرا فی کل سنۃ ، وہو شہر رمضان ، اعطیہم بصیام کل یوم مدینۃ فی الجنۃ واعطیہم بکل خیر یعملون فیہ من التطوع اجر فریضۃ ، واجعل فیہ لیلۃ القدر ، من استغفر منہم فیہا مرۃ واحدۃ نادما صادقا من قلبہ ، ان مات من لیلہ او شہرہ اعطیتہ اجر ثلثین شہیدا ۔ یاموسی ! ان فی امۃ محمد رجالا یقومون علی کل شرف یشہدون بشہادۃ ان لا الہ الااللہ ، فجزاؤہم بذلك جزاء الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ، ورحمتی علیہم واجبۃ ، وغضبی بعید منہم ، ولا احجب باب التوبۃ عن واحدمنہم ماداموا ، یشہدون ان لا الہ الا اللہ ۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے توریت مقدس کے

۳۳۱۱۔ تنبیہ الغافلین، باب فضل امۃ رسول اللہ ﷺ، ۴۰۴

کسی مقام پر پڑھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! فجر کی دو رکعتیں احمد اور اس کی امت ادا کریگی، جو انہیں پڑھے گا اس دن رات کے سارے گناہ اس کے بخش دوں گا اور وہ میرے ذمۂ کرم میں ہوگا۔ اے موسیٰ! ظہر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی امت پڑھے گی، پہلی رکعت کے عوض بخشدوں گا، دوسری رکعت کے بدلے میزان عدل کا پلہ بھاری کروں گا، تیسری کے صلہ میں فرشتوں کو مقرر کروں گا کہ میری تسبیح اور اس بندہ کے لئے استغفار کرینگے، اور چوتھی کے عوض آسمان کے دروازے کھول دوں گا بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان پر مشتاقانہ نظر ڈالینگی۔ اے موسیٰ! عصر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی امت ادا کرے گی تو ساتوں آسمان وزمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا سب ہی ان کی مغفرت چاہینگے اور ملائکہ جس کی مغفرت چاہیں اسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسیٰ! مغرب کی تین رکعت ہیں، انہیں احمد اور اس کی امت پڑھے گی، آسمان کے تمام دروازے ان کے لئے کھول دوں گا، جس چیز کا سوال کرینگے اسے پورا کردوں گا۔ اے موسیٰ! شفق ڈوب جانے کے بعد عشاء کی چار رکعتیں ہیں، انہیں احمد اور ان کی امت پڑھے گی، یہ دنیا ومافیہا سے ان کے لئے بہترین ہونگی، انہیں گناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسے وہ روز پیدائش تھے۔ اے موسیٰ! احمد اور ان کی امت میرے حکم کے مطابق وضو کرینگے، ہر قطرہ کے عوض ایسی جنت عطا کروں گا کہ جس کا عوض آسمان وزمین کے برابر ہوگا۔ اے موسیٰ! احمد اور ان کی امت ایک ماہ کے روزے رکھیں گے، ہر روزہ کے عوض ان کو جنت میں ایک شہر عطا کرنگا، اس ماہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر ہوگا، اسی مہینے میں ایک شب قدر عطا کروں گا کہ اس میں ندامت کے ساتھ استغفار کریگا اور اسی شب میں انتقال کر جائے گا یا اسی مہینے میں تو اس کو تیس شہیدوں کا ثواب دوں گا۔ اے موسیٰ! امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ ایسے مرد ہونگے جو ہر شرف پر قائم رہیں گے، لا الہ الا اللہ، کی شہادت دینگے، ان کی جزا انبیاء کرام کی طرح ہوگی اور میری رحمت ان پر واجب اور غضب ان سے دور ہوگا۔ میں ان میں سے کسی پر توبہ کا دروازہ بند نہ کروں گا جب تک وہ میری وحدانیت کی گواہی دیتے رہیں گے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس روایت میں ذکر کردہ نفیس انعامات سے محبت کی بنا پر ہم نے اس کو مکمل نقل کردیا، اللہ تعالیٰ اپنے احسان وکرم سے اور قاسم نعمت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت

وجاہت کے صدقے ہمیں ان انعامات سے کامل حصہ نصیب فرمائے، آمین۔

اقول: اس روایت سے اختصاص پر استدلال اگر مکمل مان بھی لیا جائے تو صرف اس قدر پر دلالت ہوئی کہ پانچ میں سے ہر ایک نماز حضور سے خاص ہے، نہ کہ پانچ کا مجموعہ، کیونکہ اس روایت میں یہ آیا کہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی امت یہ نمازیں ادا کرے گی، نیز یہ بھی آیا کہ وضو پر اتنا ثواب ہے حالانکہ وضو کے بارے میں خود حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا فرمان یہ بھی ہے: کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کا۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو ان چیزوں کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ان کے مذکورہ فضائل صرف امت محمدیہ کو عطا کئے جائیں گے۔

بالجملہ اس قدر بلاشبہ ثابت کہ نماز عشاء ہم سے پہلے کسی امت نے نہ پڑھی نہ کسی کو پانچوں نمازیں ملیں، اور انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام کے بارے میں ظاہراً راجح یہی ہے کہ عشا ان میں سے بعض نے پڑھی۔

غرض یہاں دو مطلب تھے، ایک یہ کہ اجتماع خمس ہمارے سوا کسی امت کو نہ ملا، یہ حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خود ارشاد اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت۔

دوسرے یہ کہ پانچوں نمازوں کا اجتماع انبیاء میں بھی صرف ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ یہ باعتماد علمائے کرام مانا جائے گا اگرچہ ہم اس پر دلیل نہ پائیں کہ آخر کلمات علماء کا اطباق واتفاق بے چیزے نیست، ہمارا دلیل نہ پانا دلیل نہ ہونے پر دلیل نہیں۔

اقول: شاید نظر علماء اس طرف ہو کر جب حدیث صحیح سے ثابت کہ اللہ عزوجل نے اس نعمت جلیلہ وفضیلت عظیمہ سے اس امت مرحومہ کو تمام امم پر تفضیل دی اور قطعاً ہمارے جس قدر فضل ہیں سب ہمارے آقا ومولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل اور صدقہ میں ہیں تو مستبعد ہے کہ ہم تو اس خصوص نعمت سے سب امتوں پر فضیلت پائیں اور ہمارے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر یہ تخصیص واختصاص نہ ہو، اس تقدیر پر یہ ہی حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دلالۃً اس دعوی کی بھی مثبت ہوگی۔

فتاوی رضویہ جدیدہ ۵/۶۷

(۷) حضور نے اپنی امت کو جہنم سے بچایا

٣٣١٢ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مثلی ومثلکم کمثل رجل اوقد نارا ، فجعل الفراش والجنادب یقعن فیها وهو یذبهن عنها وانا آخذ بحجزکم عن النار ، وانتم تفلتون من یدی ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری تمہاری کہاوت ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی، پنکھیاں اور جھینگر اس میں گرنا شروع ہوئے، وہ انہیں آگ سے ہٹا رہا ہے اور میں تمہاری کمریں پکڑے تمہیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلنا چاہتے ہو۔

٣٣١٣ ۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لیس منکم الا انا ممسك بحجزته ان یقع فی النار ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ایسا کوئی نہیں کہ میں اسکا کمربند پکڑے روک نہ رہا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے۔

الامن والعلی ۷۲

٣٣١٤ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله لم یحرم حرمة الا وقد علم انه سیطلعها منکم مطلع ، الا وانی ممسك بحجزکم ان تهافتوا فی النار کتهافت الفراش والذباب ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے جو حرمت حرام کی اس کے ساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی جھانکنے والا اسے ضرور جھانکے گا، سن لو! اور میں تمہارا کمربند پکڑے ہوں کہ کہیں پے در پے آگ میں پھاند نہ پڑو جیسے پروانے اور مکھیاں۔

الامن والعلی ۷۳

٣٣١٢ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٩٢/٣ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤٥٣/٤

دلائل النبوة للبیهقی، ✓ ٣٦٧/١ ☆

٣٣١٣ ۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٦٩/٧ ☆

٣٣١٤ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٢٤/١ ☆

۱۱۔ حضور خاتم الانبیاء ہیں

(۱) حضور بنائے نبوت کی آخری اینٹ ہیں

۳۳۱۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انما مثلی ومثل الانبیاء کرجل بنی داراً فاکملها واحسنها الا موضع لبنة، فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون منها ویقولون: لولا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ وہ خالی ہے۔ تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا، مجھ سے انبیاء ختم کردیئے گئے۔ المبین ۱۲۳

۳۳۱۶۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مثلی ومثل النبین کمثل رجل بنی داراً فاتمها الا لبنة واحدة، فجئت انا واتممت تلك اللبنة۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے پورا مکان بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔

۳۳۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبین ۵۰۱/۱

الصحیح لمسلم، باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبین، ۲٤۸/۲

الجامع للترمذی، باب ما جاء مثل مثلی الانبیاء ۱۰۹/۲

المسند للحمیدی، ۱۰۳۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٤۹۹/۱۱

۳۳۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبین، ۲٤۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۹/۳ ☆

۳۳۱۷۔ **عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی داراً فاحسنها واکملها واجملها وترك فیها موضع لبنة ولم یضعها ، فجعل الناس یطوفون فی البنیان وتعجبون منه ویقولون : لوتم موضع اللبنة ،فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت وکامل وخوش نما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی، لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کہ کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی، تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔

۳۳۱۸۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاویة زوایاہ ،فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له ویقولون : ھلا وضعت ھذہ اللبنة ؟ قال : فانا اللبنة وانا خاتم النبیین ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے قبل آنے والے انبیائے کرام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک خوبصورت خوشنما مکان بنایا مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی وخوشنمائی سے تعجب کرتے اور کہتے: اس اینٹ کی جگہ کیوں خالی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو میں اس اینٹ کی جگہ ہوا اور میں خاتم النبیین ہوں۔ فتاوی رضویہ ۶/ ۶۵

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پرنور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی

۳۳۱۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء مثل النبی الخ، ۱۰۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۸۱، ۴۲۲/۱۱
۳۳۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبیین، ۵۰۱/۱
الصحیح لمسلم، باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبیین، ۲۴۸/۲

بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنی شک وشبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے۔

آیۂ کریمہ "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" اور حدیث متواتر "لانبی بعدی" سے تمام امت مرحومہ نے سلفا وخلفا ہمیشہ یہ ہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے۔ حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

فتاوی یتیمۃ الدھر، الاشباہ والنظائر وفتاوی عالمگیریہ وغیرھا میں ہے۔

اذا لم یعرف الرجل ان محمد اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم۔

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں۔

شفاء شریف میں ہے:۔

جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعاء کرے، کافر ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا اور سول کی مراد ہے، نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت وبحکم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی، کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:۔

ان الامۃ فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولاتخصیص من اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیان لایمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولامخصوص ملخصا۔

"یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے، وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں، تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے، اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔،،

عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفوائد میں فرماتے ہیں:۔

تجویز نبی مع نبینا صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم او بعده یستلزم بتکذیب القرآن اذ قد نص علی انه خاتم النبیین واخر المرسلین وفی السّنة اناالعاقب لانبی بعدی وجمعت الامة علی ابقاء هذا الکلام علی ظاهره وهذه احدی المسائل المشهورة التی کفرّنا بها الفلاسفة لعنهم الله تعالیٰ۔

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا، تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا میں پچھلا نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم و استغراق بلا تاویل و تخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

المبین

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی کتاب المعتمد فی المنتقد میں فرماتے ہیں:۔

بحمد اللہ یہ مسئلہ اہل اسلام کے درمیان ایسا روشن و ظاہر ہے کہ اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہوگا۔ اس مسئلہ کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو حضور کی نبوت ہی کا منکر ہو۔ کیونکہ آپ کی رسالت کا اعتراف کرنے کے بعد حضور کی دی ہوئی خبر کو ہر شخص صادق مانتا ہے۔

چنانچہ جس طرح حضور کی رسالت ہمارے نزدیک بلاشک وارتیاب ثابت و متحقق اور

تواتر سے ثابت ہے اسی طرح یہ ثابت ومتواتر ہے کہ حضور کے زمانہ اقدس یا آپکے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں ہوسکتا اور حضور باعتبار زمانہ انبیائے کرام کے بعد تشریف فرما ہوئے اب جسکو اس میں شک ہے اس کو خاتم الانبیاء ہونے میں شک ہے۔ رہا وہ شخص جو کہتا ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی تھا، یا، ہے، یا، ہوگا، یا، ہوسکتا ہے تو وہ کافر ہے۔ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لانے کے لئے آپکو باعتبار زمان آخری نبی ماننا شرط ہے۔

(۲) حضور کے بعد کوئی نبی نہیں

۳۳۱۹۔ **عن** حذیفة ابن الیمان رضی اللہ تعالی عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: فی امتی کذابون ودجالون سبعة و عشرون، منهم اربعة نسوة، وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳۳۲۰۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی، و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانہ میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں، کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

المبین ۱۱۳

۳۳۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خاتم النبیین، ۱/۵۰۱
الصحیح لمسلم، باب اشراط الساعة، ۲/۳۹۷
الجامع مع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعة الخ، ۲/۴۵
المسند لأحمد بن حنبل، ۲/۳۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۳۳۲
الدر المنثور للسیوطی، ۵/۲۰۴ ☆ کنز العمال،..... ۳۸۳۶۰، ۱۴/۱۹۶
السلسلة الصحیحة للألبانی، ۱۹۹۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۶۸
۳۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا تقوم الساعة الخ، ۲/۴۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۷۸ ☆

(۳) بریت آدم اور ختم نبوت

۳۳۲۱۔ **عن** امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لما اقترف آدم الخطیئۃ قال : یا رب ! اسالك بحق محمد لما غفرت لی ، فقال اللہ تعالیٰ : وکیف عرفت محمداً ولم اخلقہ بعد ، قال: یارب! لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فیہ من روحك رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوباً ”لااله الا اللہ محمد رسول اللہ“ فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك ، فقال اللہ عزوجل : صدقت یاآدم انہ لاحب الخلق الی واذاسالتنی بحقہ فقد غفرت لك ، ولولا محمد ماخلقتك۔ وزادالطبرانی وھوآخر الانبیاء من ذریتك ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی یارب اسالك بحق محمد لماغفرت لی ، الٰہی میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم تو نے محمد کو کیونکر پہچانا۔ حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا۔ عرض کی: الٰہی جب تو مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا ”لااله الا اللہ محمد رسول اللہ“ تو میں نے جانا کہ تو نے اس کے ہی نام کو اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا، بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لئے مغفرت فرمائی۔ اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا، وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ　۸

(۴) حضرت موسیٰ اور ختم نبوت

۳۳۲۲۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۳۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۸، ۱۱/۴۵۵ ☆ التوسل للالبانی، ۱۰۶

۳۳۲۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۱۲۴ ☆ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱/۱۴

علیه وسلم : ان موسی علیه الصلوة والسلام لما انزلت علیه التوراة وقرأها وجد فیها ذکر هذه الامة فقال : یارب ! انی اجد فی الالواح امة هم الآخرون السابقون، فاجعلها امتی ،قال : تلك امة احمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر توریت اتری اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا، عرض کی: اے رب میرے! میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلے اور مرتبے میں سب سے اگلی تو یہ میری امت کر، فرمایا: یہ امت احمد کی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۵) حضور اول و آخر ہیں

۳۳۲۳ ۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لما خلق الله عزوجل آدم اخبره بنیه فجعل یری فضائل بعضهم علی بعض فرأنی اسفلهم نوراً ساطعاً فقال : یارب ! من هذا ؟ قال : هذاابنك احمد ، هوالاول وهوالآخر ، وهو اول شافع واول مشفع۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا کیا انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا۔ وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے، مجھے ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا عرض کی: الٰہی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۶) حضور کا دین آخری دین ہے

۳۳۲٤۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال : اوحی الله تعالیٰ الی شعیا علیه الصلوة والسلام انی باعث لذلك نبیا امیا افتح به اذا نا صماء وقلوبا غلفاء واعینا عمیاء مولده بمکة ومهاجرة بطیبة وملکه بالشام اختم بکتابهم الکتب

۳۳۲۳۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۶، ٤٢٧/١١ ☆

۳۳۲٤۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ١٥/١ ☆

وبشريعتهم الشرائع وبدينهم الاديان واجعلهم افضل الامم واجعلهم امة وسطا ليكونوا شهداء على الناس الحديث الجليل الجميل ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی میں نبی امی کو بھیجنے والا ہوں۔ اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اس کی پیدائش مکے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں، ضرور اس کی امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئیں بہتر وافضل کروں گا۔ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور ان کی شریعت پر شریعتوں اور ان کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔ جزاء اللہ عدوہ ۱۰

(۷) حضور کا نام مبارک خاتم ہے

۳۲۲۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يسمى لنا احمد ومحمد والحاشر والمقفى والخاتم ونبى الملاحم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے یہ نام بتائے، احمد، محمد، حاشر، کہ لوگوں کا حشر آپکے قدموں پر ہوگا، مقفی کہ سارے نبیوں کے بعد آنے والے، خاتم، کہ سارے انبیاء کے آخر میں آنے والے، نبی ملاحم، جہادوں کے پیغمبر۔ جزاء اللہ عدوہ ۱۱

(۸) حضور پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا

۳۲۲۶۔ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه قال: هبط جبرئيل عليه الصلوٰة والسلام فقال: ان ربك يقول: قد ختمت بك الانبياء، وما خلقت خلقا اكرم على منك، وقرنت اسمك مع اسمى فلا اذكر فى موضع حتى تذكر معى، ولقد خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم كرامتك ومنزلتك عندى ولولاك ما خلقت السمٰوٰت والارض وما بينهما، لولاك ما خلقت الدنيا ۔ هذا مختصر ۔

۳۲۲۵۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۲۷۵ ☆

۳۲۲۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور کا رب فرماتا ہے: بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ، بیشک میں نے دنیا و اہل دنیا سب کو اس لئے بنایا کہ تمہاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلا نہ بناتا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۱۲

(۹) شب معراج اللہ عزوجل نے حضور کو آخری نبی فرمایا

۳۳۲۷۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لما اسرىٰ بى الى السماء قربنى ربى تعالىٰ حتى كان بينى وبينه تعالىٰ كقاب قوسين او ادنى لابل ادنى قال: ياحبيبى! يامحمد! قلت: لبيك يارب! قال: هل غمك ان جعلتك آخر النبيين؟ قلت: يارب! لا، قال: حبيبى! هل غم امتك ان جعلتهم آخر الامم؟ قلت: يارب! لا، قال: ابلغ امتك عنى السلام واخبرهم انى جعلتهم آخر الامم لأفضح الامم عندهم ولا افضحهم عند الامم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب اسری مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اس میں دو کمان بلکہ کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا؟ میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: کیا تیری امت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے سب امتوں کے پیچھے رکھا؟ میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: اپنی امت کو خبر دیدے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لئے رکھا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

جزاء اللہ عدوہ ۱۲

۳۳۲۷۔ كنز العمال للمتقى، ۳۲۱۱۱، ۱۱/۴۴۹ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۴/۱۵۸
تاريخ بغداد للخطيب، ۵/۱۲۰ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱/۱۷۶

(۱۰) حضور اولاد آدم میں آخری نبی ہیں

۳۳۲۸۔ عن ابی ہریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نزل آدم بالهند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان : الله اکبر ۔ مرتین ، اشهد ان لا اله الا الله ۔مرتین ، اشهد ان محمداً رسول الله ۔ مرتین ، قال : آدم من محمد قال : آخر ولدك من الانبیاء ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام بہشت سے ہند میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے اتر کر اذان دی، جب نام پاک آیا آدم علیہا الصلوۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون ہیں؟ کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۱۵

(۱۱) حضور کا نام مبارک عاقب کہ سب کے بعد آنیوالے

۳۳۲۹۔ عن جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لی اسماء، انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو الله بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعده نبی

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ

۳۳۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۹، ۱۱/۴۵۵ ☆

۳۳۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، تفسیر سورة الصف، ۲/۷۲۷
الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل، ۲/۲۶۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اسماء النبی ﷺ، ۲/۱۰۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۸۰ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۹۶۵۷
المسند للحمیدی، ۵۵۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/۱۲۲
التفسیر لابن کثیر، ۶/۴۲۵ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم، ۱/۱۲
التفسیر للبغوی، ۵/۲۶۵ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۱/۱۰
شرح السنة للبغوی، ۱۳/۲۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۱۶۳
کنز العمال للمتقی ۳۲۱۶۵، ۱۱/۴۶۲ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۱/۱۵۲
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۱/۴۵۷ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۲۷۴

اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۳

(۱۲) حضور کا اسم گرامی مقفیٰ، کہ سب انبیاء کے بعد آنیوالے

۳۳۳۰۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ ونبی الرحمۃ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا نبی التوبہ اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۳

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نام مبارک نبی التوبۃ عجب جامع وکثیر المنافع نام پاک ہے۔ اس کی تیرہ توجیہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی وشروح الشفا للقاری والخفاجی ومرقاۃ واشعۃ اللمعات شروح مشکوۃ وتیسیر وسراج المنیر وحفنی شروح جامع صغیر وجمع الوسائل شرح شمائل ومطالع المسرات ومواہب وشرح زرقانی ومجمع البحار سے التقاط کیں اور چار بتوفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں، بعضہا املح من بعض واحلی۔

خصائص مصطفیٰ:۔

ا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ ورجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں، حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں،

۳۳۳۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب الفضائل، ۲۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۵/۴ ☆ المستدرک للحاکم، ۶۰۴/۲
التاریخ الصغیر للبخاری، ۱۰/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۸۰/۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۰/۵ ☆ منحۃ المعبود للساعاتی، ۲۳/۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۶۶، ۴۶۳/۱۱ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۶۵/۱
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۴۵۸/۱۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۷۵/۱

ذکرہ فی مطالع المسرات وقاری فی شرح الشفاء والشیخ المحقق فی اشعۃ اللمعات وعلیہ اقتصر فی المواھب اللدنیہ شرح الاسماء العلیہ وقبلہ شارحہ الزرقانی عند سردھا۔

۲۔ ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی، ذکرہ الشیخ فی اللمعات والاشعۃ۔ اقول ولیس بالاول فان الھدایۃ دعوۃ وارائۃ وبالبرکۃ توفیق الوصول۔

۳۔ ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیاء کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی، ذکرہ الشیخ فی اللمعات واشار الیہ فی الاشعۃ حیث قال بعد ذکر الاولین ''این صفت در جمیع انبیاء مشترک ست ودر ذات شریف آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر وکامل تر ست۔ صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زائد ہوگی نہ فقط ہر ایک امت جداگانہ بلکہ مجموع جمیع امم سے۔ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالیٰ اسی ہماری اور چالیس میں باقی سب امتیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

۴۔ وہ توبہ کا حکم لے کر آئے۔ ذکرہ الامام النووی فی شرح صحیح مسلم والقاری فی جمیع الوسائل والزرقانی فی شرح المواھب۔

۵۔ اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے۔ ذکرہ الزرقانی فی شرح المواھب والمناوی فی التیسیر۔

۶۔ اقول بلکہ وہ توبہ عام لائے، ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۷۔ بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا وقوع پائے گی سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ذکرہ الفاسی فی مطالع المسرات فجزاء اللہ تعالیٰ معالی المبرات وعوالی المسرات۔

۸۔ توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں، ای علی وزان قولہ تعالیٰ وسئل القریۃ، یعنی توابین کے نبی، مطالع المسرات مع زیادۃ منی،

اقول۔ اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لیں، کما سوغہ المناوی ثم

العزیزی فی شروح الجامع الصغیر ۔ حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

۹۔ ان کی امت توابین ہیں، وصف توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں، قرآن ان کی صفت میں التائبون فرماتا ہے، جمع الوسائل۔ جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع۔ مطالع

اقول وبه فارق ماقبله فليس فيه حذف ولاتجوز۔

۱۰۔ ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی، حفنی علی الجامع الصغیر کہ ان کی توبہ میں مجرد ندامت وترک فی الحال وعزم امتناع پر کفایت کی گئی، نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بوجھ اتار لئے اگلی امتوں کے سخت وشدید باران پر نہ آنے دیئے، اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی، گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی، كما نطق به القرآن العزيز، جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے ہیں اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفا للقاری والمرقاة ونسيم الرياض والفاسی و مجمع البحار برمز (ن) للامام النووی والذی رايته فی منها جه ماقدمت فحسب۔

۱۱۔ وہ خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے، میں ہر روز اللہ سبحٰنہ سے سو بار استغفار کرتا ہوں، شرح الشفا والمرقاة واللمعات والمجمع برمز (ط) للطيبی والزرقانی، ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے، حسنات الابرار سيات المقربين۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب ومشاہدہ میں ہیں، وللاخرة خير لك من الاولى ۔ جب ایک مقام اجل واعلی پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ توبہ بے تقصیر میں ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطالع مع بعض زيادات منی ۔

۱۲۔ انہیں کے امت کے آخر میں باب توبہ بند ہوگا، شرح الشفا للقاری اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا امکان رہتا کہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملت پر توبہ مفقود، تو جو ان کے دست اقدس پر توبہ نہ لائے اس کے لئے کہیں توبہ نہیں، افادہ الفاسی وبه استقام كونه من وجوه التسمی بهذا الاسم

العلی السمی۔

۱۳۔ وہ فاتح باب توبہ ہیں، سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے توبہ کی وہ انہیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلۂ توبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مطالع۔

۱۴۔ وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں، ان کا دروازۂ کرم توبہ و معذرت کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مفتوح ہے، جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون ان کے زمانۂ نصرانیت میں مباح فرمادیا۔ ان کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لکھا، طر الیہ فانہ لایرد من جاء تائبا، ان کے حضور اڑ کر آؤ جوان کے سامنے توبہ کرتا حاضر ہو یہ اسے کبھی رد نہیں فرماتے، مطالع المسرات، اسی بنا پر کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حاضر ہوئے راہ میں قصیدہ نعتیہ بانت سعاد نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں۔

انبئت ان رسول اللہ اوعدنی
والعفو عند رسول اللہ مامول

☆ ☆ ☆

انی اتیت رسول اللہ معتذرا
والعذر عند رسول اللہ مقبول

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لئے سزا کا حکم فرمایا ہے اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عذر دولتِ قبول پاتا ہے۔

توراۃ مقدس میں ہے، لایجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر، احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے، رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمر والدارمی وابنا سعد وعساکر عن ابن عباس والاخیر عن عبد اللہ بن سلام وابن ابی حاتم عن وھب بن منبہ وابو نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔ ولہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ ہیں، عفو غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۵۔ اقول: وہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں، اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے، اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ

میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔

قال تعالیٰ:

ولو انهم اذظلموا انفسهم جآؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما۔

اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول ان کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضورِ مزار پر انوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پر نور کی طرف توجہ حضور سے توسل فریاد و استغاثہ طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔

روح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حاضرة فی بیوت اهل الاسلام۔

۱۶۔ اقول:۔ وہ مفیض توبہ ہیں، توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کر سکے، تو یہ ایک نعمت عظمیٰ بلکہ اجل نعم ہے اور نصوص متواترہ اولیائے کرام وائمۂ عظام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روز اول سے اب تک اب سے قیامت تک قیامت سے آخرت آخرت سے ابد تک مومن یا کافر مطیع یا فاجر ملک یا انسان جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انہیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے اور بٹے گی، یہ سر الوجود واصل الوجود وخلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:۔

انا ابو القاسم الله یعطی وانا اقسم۔

میں ابو القاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔

رواه الحاكم فی المستدرك وصححه واقره الناقدون۔

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

وما ارسلنٰک الا رحمۃً للعٰلمین۔

ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس جاں فزا و ایمان افروز و دشمن گزا و شیطان سوز بحث کی تفصیل جلیل اور اس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافرہ کی تکثیر جمیل اپنے رسالہ مبارکہ سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الوریٰ میں ذکر کی والحمد للہ رب العالمین۔

۱۷۔ اقول:۔ وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے، توبہ میں ان کا نام پاک نام جلالت حضرت عزت عز جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے، ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت، یا رسول اللہ میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔

معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، ابو بکر صدیق و عمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہوکر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی:۔

تبنا الی اللہ و الی رسولہ۔

ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل ونفیس اپنے رسالہ مبارکہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا میں ذکر کیں۔

اقول: توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا، جس کی معصیت کی ہے اس سے عہد اطاعت کی تجدید کرکے اسے راضی کرنا اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گنہگار ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔

ویلزمہ عکس النقیض من لم یطع اللہ لم یطع الرسول وھو معنی قولنا من

عصی الله فقد عصی الرسول ۔

اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ و رسول کو راضی کرو۔

قال الله تعالیٰ:

والله ورسوله احق ان یرضوه ان کانوا مومنین۔

سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ و رسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔

نسأل الله الابمان والامن والامان ورضاه ورضی رسوله الکریم علیه وعلی اله الصلاة والتسلیم۔

یہ نفیس فوائد کہ استطرادًا زبان پر آگئے قابل حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں تو:۔

ع ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی تین توجیہیں اخیر بحمد اللہ تعالیٰ چیزے دیگر ہیں وباللہ التوفیق۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۰

(۱۳) حضور کے اسماء مبارکہ ختم نبوت پر نص صریح ہیں

۳۳۳۱۔ **عن** حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمة ونبی التوبة وانا المقفی وانا الحاشر ونبی الملاحم۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں، میں حشر دینے والا ہوں، میں دونوں جہان کا نبی ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۱

۳۳۳۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۶۲/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۱۳/۱۲ ☆ الشمائل للترمذی، ۱۹۷ ☆

۳۳۳۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: انا احمد وانا محمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علی قدمی وانا ماحی الذی یمحوا اللہ بی الکفر، فاذا کان یوم القیمۃ کان لواء الحمد معی وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتھم۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے، قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، میں سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسمائے طیبہ خاتم وعاقب ومقفی تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں، علماء فرماتے ہیں:

اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:۔

قال العلماء: معناھما ای معنی روایتی قدمی بالتثنیۃ والافراد، یحشرون علی اثری وزمان نبوتی ورسالتی ولیس بعدی نبی۔

علماء کرام فرماتے ہیں۔ قدمی، خواہ مفرد پڑھو یا تثنیہ مطلب یہ ہوگا کہ حضور فرماتے ہیں: میرے فوراً بعد تمہارا حشر ہوگا، اور میری نبوت ورسالت کے بعد ہی قیامت قائم ہوگی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تیسیر اور جمع الوسائل میں بھی اسی کی صراحت ہے۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۱

۳۳۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۴ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۰۹۵
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۸/۲ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۲۱۷۱، ۴۶۳/۱۱
الطبقات الکبری لابن سعد، ۶۵/۱ ☆ دلائل النبوۃ للبیھقی، ۱۲۵/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۴/۶ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۶۵/۵
اتحاف السادہ للزبیدی، ۱۶۲/۷ ☆ المسند للحمیدی، ۵۵۵

٣٣٣٣۔ **عن** ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لی عشرۃ اسماء عند ربی، انا محمد واحمد والفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب والماحی ویٰس وطٰہٰ۔

حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: محمد واحمد وفاتح عالم ایجاد وخاتم نبوت وابوالقاسم وحاشر وآخر الانبیاء وماحی کفر ویٰس وطٰہٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٣٣٣٤۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان لی عند ربی عشرۃ اسماء وانا المقفی قفیت النبیین عامۃ وانا قثم۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی للہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب کے پاس میرے لئے دس نام ہیں از الجملہ محمد واحمد وماحی وحاشر وعاقب یعنی ختم الانبیاء ورسول الرحمۃ ورسول التوبۃ ورسول الملاحم ذکر کر کے فرمایا: میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٣٣٣٥۔ **عن** عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انطلق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما وانا معہ، حتی دخلنا کنیسۃ الیہود بالمدینۃ یوم عید لہم، فکرھوا دخولنا علیہم، فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یامعشر الیہود ی! ابانا اثنا عشر رجلا یشہدون ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ یحبط اللہ عن کل یہودی تحت ادیم السماء الغضب الذی غضب علیہ قال:

٣٣٣٣۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ١٦٣/٧ ☆ الشفا للقاضی، ٤٤٨/١
التفسیر للقرطبی، ١٦٦/١١ ☆

٣٣٣٤۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢٧٥/١ ☆ المغنی للعراقی، ٣٨٣/٢
اتحاف السادۃ للزبیدی، ١٦١/٧ ☆ کنز العمال للمتقی ٣٢١٦٩، ٤٦٢/١١
الشریعۃ للآجری، ٤٦٣ ☆

٣٣٣٥۔ المستدرک للحاکم، ٤١٥/٣ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٥/٦
السنن الکبری للبیہقی، ٥٨٥/٢ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤٨/٧
الصحیح لابن حبان، ٢١٠٦ ☆ موارد الظمآن للہیثمی، ٢١٠٦
الدر المنثور للسیوطی، ٣٩/٦ ☆

فسکتوا ما جآء به منهم احد ثم رد علیهم فلم یجبه احد ثم ثلث فلم یجبه احد فقال: ابیتم فوالله انی لأنا الحاشر وانا العاقب وانا النبی المصطفی آمنتم او کذبتم۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنیسۂ یہود میں تشریف لے گئے میں ہمرکاب اقدس تھا فرمایا: اے گروہ یہود مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب یعنی جس میں وہ زمانہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ وباؤا بغضب من الله فباؤا بغضب علی غضب۔ اٹھالے گا، یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا حضور نے فرمایا:۔

ابیتم فوالله لانا الحاشر وانا العاقب وانا النبی المصطفی آمنتم او کذبتم۔

تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ مانو یا نہ مانو۔

۳۳۳۶۔ **عن** المجاهد المکی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا محمد واحمد، انا رسول الرحمة انا رسول الملحمة انا المقفی والحاشر۔

حضرت مجاہد مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد واحمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں، میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم الانبیاء ہوں، میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۳

(۱۴) حضور دنیا میں پچھلے نبی ہیں

۳۳۳۷۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۳۳۳۶۔ کنز العمال للمتقی ۳۲۱۶۷، ۶۴۲/۱۱ ☆

۳۳۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۹/۲ ☆ السنن للدارقطنی، ۳/۲

السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۸/۱ ☆ دلائل النبوة لابن نعیم، ۹/۱

فتح الباری للعسقلانی، ۳۴۵/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۰۰/۴

دلائل النبوة للبیهقی، ۴۷۵/۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۱۵/۳

الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۴/۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۶۰/۲

علیه وسلم : نحن الآخرون السابقون یوم القیامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم زمانہ میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۳

۳۳۳۸۔ **عن** حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : نحن الآخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیامة المقضی لهم قبل الخلائق ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں۔ تمام جہان سے پہلے ہمارے لیے حکم ہوگا۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۳

۳۳۳۹۔ **عن** ابن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله ادرك بی الاجل المرجو اختار نی اختیارافنحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیامة ۔

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ نے مجھے مدت اخیر زمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۳

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:۔

۳۳۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆ الصحیح لمسلم، ☆ السنن للنسائی، جنعه، ۱ ☆ السنن لابن ماجه، ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۱۳۵ ☆

۳۳۳۹۔ السنن للدارمی، ۱/۲۹ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۶/۲۰۵

کنز العمال لمتقی ۳۲۰۸۰، ۱۱/۴۴۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۴۱

ان الله ادرک بی الاجل المرحوم واختصر لی اختصارا، مجھے اللہ عزوجل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔ اس اختصار کی شرح وتفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے اپنے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین، میں بیان کی۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۳

(۱۵) حضور سب سے پہلے نبی لیکن بعثت سب سے آخر میں

۳۳٤۰۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کنت اول النبیین فی الخلق وآخرهم فی البعث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

۳۳٤۱۔ **عن** قتادة رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کنت اول الناس فی الخلق وآخرهم فی البعث۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۵

۳۳٤۲۔ **عن** ابی قلابة رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انما بعثت فاتحا وخاتما۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت ورسالت ختم کرتا ہوا۔

جزاء اللہ عدوہ ۳۴

۳۳٤۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۲۶ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم، ۶/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱۸٤/۵ ☆ الکامل لابن عدی،
الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۷۲ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۳۰۷/۲
۳۳٤۱۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ۹۶/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۱۶
الکامل لابن عدی، ☆
۳۳٤۲۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۷۷۷۹ ☆

(۱۶) حضور دنیا میں آخری نبی اور قیامت میں پہلے شفیع

۳۳۴۳ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اناقائد المرسلین ولافخر ، وانا خاتم النبیین ولافخر ، وانا اول شافع ومشفع ولافخر ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور یہ کوئی فخر سے نہیں کہتا، میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا، اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۱۷) تخلیق آدم کے وقت بھی حضور خاتم النبیین تھے

۳۳۴۴ـ **عن** العرباض بن ساریة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انی مکتوب عند الله فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں تھے۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۸

(۱۸) حضرت آدم پہلے نبی اور حضور آخری

۳۳۴۵ـ **عن** ابی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اول الرسل آدم وآخرهم محمد ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۰

۳۳۴۳ـ کنز العمال للمتقی، ۴۳۶/۱۱ ☆

۳۳۴۴ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۸/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۱۹۶۰، ۱۱۲/۱۱

۳۳۴۵ـ کنز العمال للمتقی، ۳۲۲۶۹، ☆

۳۳۴۶۔ **عن** امیرالمؤ منین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی محفل من اصحابه اذجاء اعرابی من بنی سلیم قدصاد ضبا وجعله فی کمه لیذهب به الی رحله فیشویة ویأکله ،فلما رأی الجماعة قال : ماهذه ؟قالوا:هذاالذی یذکر انه نبی فجاء حتی شق الناس ،فقال : واللات والعزی ! مااشتملت النساء علی ذی لهجة ابغض الی منك ولاأمقت ، و لولا ان تسمینی قومی عجولالعجلت الیك فقتلتك فسررت بقتلك الاحمر و الاسود والابیض وغیرهم ،فقلت : یارسول الله ! دعنی فاقوم فاقتله ! فقال : یاعمر! اماعلمت ان الحلیم کاد ان یکون نبیا، ثم اقبل علی الاعرابی فقال : ماحملك علی ان قلت ماقلت وقلت غیر الحق ولم تکرم مجلسی ؟قال : وتکلمنی ایضا استخفافا برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ واللات والعزی ! لااومن بك اویؤمن بك هذاالضب ،فاخرج الضب من کمه وطرحه بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : ان آمن بك هذاالضب آمنت بك فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یاضب !فاجابه الضب بلسان عربی مبین یسمعه القوم جمیعا:لبیك وسعدیك یازین من وافی القیامة !قال: من تعبد یاضب ؟ قال : الذی فی السماء عرشه ،وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه ،قال : فمن اناياضب ؟قال : انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین ، وقدافلح من صدقك وقدخاب من کذبك ،قال الاعرابی : لااتبع اثراً بعد عین ، والله لقد جئتك وماعلی ظهر الارض احد ابغض الی منك وانك الیوم احب الی من والدی ونفسی وانی لاحبك بداخلی وخارجی وسری وعلانیتی ،اشهدان لااله الاالله وانك رسول الله ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرماتھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا، سوسمار شکار کرکے لایا تھا، وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے، حضور پرنور صلی

۳۳۴۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۲۶۴، ☆ ۔ ۱۲/۳۵۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا، لبیك وسعدیك یازین من وافی یوم القیامة، میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔ حضور نے فرمایا: تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی: وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں، فرمایا: بھلا میں کون ہوں عرض کی: حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا: اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کا دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں، اشهدان لااله الاالله وانك رسول الله، یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب و اکثر۔

وفی الباب عن امیر المومنین علی المرتضی وعن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما وعن ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔

(۱۹) حضور کے مقدس شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی

۳۳۴۷۔ **عن** امیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: بین کتفیه خاتم النبوة و هو خاتم النبین۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبین ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۲۰) انبیائے سابقین یکے بعد دیگرے خلیفہ، لیکن حضور آخری نبی ہیں

۳۳۴۸۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی و

۳۳۴۷۔ الجامع للترمذی، ابواب المناقب، ۲۰۴/۲

۳۳۴۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆
الصحیح لمسلم، امارة، ☆
السنن الکبری للبیهقی، ۱۴۴/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۸۰۵
التفسیر لابن کثیر، ۲۰۲/۲ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۱۵۲/۲

لا نبی بعدی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۲۱) نبوت ورسالت حضور پر منتہی ہوگئی

۳۳۴۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک رسالت ونبوت ختم ہوگئی، اب میرے بعد کوئی نبی اور نہ رسول۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۴۲

(۲۲) نبوت سے کچھ باقی نہیں مگر اچھے خواب

۳۳۵۰۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لم یبق من النبوة الا المبشرات الرؤیا الصالحة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت سے کچھ باقی نہ رہا، صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

۳۳۴۹۔ الجامع للترمذی، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۶۷ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۳۹۱
كنز العمال للمتقی، ۴۱۴۰۷، ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۵۶۶
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۳۷۵ ☆ التفسير لابن كثير، ۶/۴۲۳
۳۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، ☆
التفسير للبغوی، ۳/۱۹۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۱۴۱۸،
اتحاف السادة للزبيدی، ۱۰/۴۲۸ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۳/۳۱۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۳۷۵ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۴۷۴
التفسير للقرطبی، ۹/۱۲۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۲۰۲
البداية والنهاية لابن كثير، ۱۰/۳۴۲ ☆

۳۳۵۱۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ذهبت النبوه فلا نبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا یراه الرجل او تری له۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب، کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔　　جزاء اللہ عدوہ، ۴۲

۳۳۵۲۔ **عن** ام کرز رضی الله تعالیٰ عنه قالت۔: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ذهبت النبوة و بقیت المبشرات۔

حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشافرمایا: نبوت گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

۳۳۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یا ایها الناس! انه لم یبق من مبشرات النبوة الا الرؤیا الصالحة یراها المسلم او تری له۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا، سر انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے) ارشاد فرمایا: اے لوگو!

۳۳۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰۰/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۲۷/۱۰
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۲۰
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳/۷ ☆
۳۳۵۲۔ السنن لابن ماجه، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۱/۶ ☆ السنن للدارمی، ۱۲۲/۲
التمهید لابن عبد البر، ۵۷/۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴۷/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۵۳، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۵۰۳/۱
۳۳۵۳۔ السنن لابی داؤد، باب استفتاح الصلوة، ۲۷
فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبه، ۴۳۷/۲
کنز العمال للمتقی ۴۱۴۶۰، ☆

نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب، کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

جزاء اللہ عدوہ ۴۲

(۲۳) بالفرض حضور کے بعد نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے

۳۳۵۴۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

و فی الباب عن عبد اللہ بن عمر، و عن عصمة بن مالك و عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

جزاء اللہ عدوہ ۴۳

(۲۴) صاحبزادۂ رسول زندہ رہتے تو نبی ہوتے

۳۳۵۵۔ **عن** اسماعیل بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اریت ابراھیم ابن النبی؟ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی ابنہ وسلم، قال: مات صغیرا و لو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ابراھیم۔

حضرت اسماعیل بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا، فرمایا، ان کا بچپن میں انتقال ہوا، اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔

۳۳۵۴۔ الجامع للترمذی، باب فضائل عمر بن الخطاب،

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۴/۴ ☆ المستدرك للحاکم، ۵۸/۳

المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۸/۱۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۶۸/۹

کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۴۵، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۱/۷

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۹۰/۳ ☆ الکامل لابن عدی،

المغنی للعراقی، ۱۵۷/۳ ☆ السلسلة الصحیحة للألبانی، ۳۲۷

کشف الخفا للعجلونی، ۲۱۹/۲ ☆

۳۳۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۵۴۹، ☆

۳۳۵۶ ۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان ابراهيم قد ملأ المهد و لو عاش لكان نبيا ، و لكن لم يكن ليبقى ، فان نبيكم آخر الانبياء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم اتنے ہو گئے تھے کہ ان کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا تھا، اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے تمہارے نبی آخری نبی ہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے۔

۳۳۵۷ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق و پیغمبر ہوتا۔

و فی الباب عن عبد الله بن عباس، و عن عبد الله بن ابی اوفی، و عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کی روشنی میں وہ اشتباہ کافور ہو گیا جو امام نووی کو ان کی جلالت شان اور علم حدیث وغیرہ میں وسعت معلومات کے باوجود پیش آیا۔ انہوں نے کہا کہ امام ابوعمر بن عبدالبر نے اپنی کتاب (تمہید یا کوئی دوسری کتاب) میں کیا کہہ دیا کہ اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ میری فہم و فراست سے یہ بات بالاتر ہے، ارے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کا بیٹا تو زندہ رہا پھر بھی غیر نبی تھا (بلکہ ایک تو کافر رہا ایمان تک نہ لایا) اگر ایسا ہی ہو کہ ہر نبی کی اولاد نبی ہی ہو تو پھر ہر شخص نبی ہوتا کہ سب حضرت نوح کی اولاد ہی سے باقی ہیں، باقی دوسروں کی نسل ہی نہ چلی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

۳۳۵۶ ۔ کنز العمال للمتقی ۳۵۵۵۲، ۱۲/۴۵۵ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۲۹۵

۳۳۵۷ ۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۲۹۵ ☆

وجعلنا ذریتہ ھم الباقین۔

ہم نے اسی کی اولاد کو باقی رکھا۔

علمائے کرام نے اس کا جواب اس طرح دیا۔ کہ قضیہ شرطیہ کے لئے وقوع لازم نہیں۔

اقول: ہاں ٹھیک ہے لیکن لزوم کا افادہ تو کرتا ہی ہے، اب اگر بنائے قول یہ ہو کہ نبی کا بیٹا نبی ہی ہوگا جب تو ابو عمر بن عبد البر پر الزام درست ہے۔

لیکن حق بات یہ ہے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام اور ان کے بیٹوں کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپکے بیٹوں پر قیاس کرنا درست نہیں، کہ اگر حضور کا صاحبزادہ حضور کے بعد نبوت کا مستحق قرار دیا جائے تو اس سے یہ لازم آئے کہ تمام انبیاء کرام کے صاحبزادگان بھی نبوت کا استحقاق رکھتے ہیں۔

میں نے تیسیر شرح جامع صغیر کے حاشیہ پر یہ ہی جواب تحریر کر دیا تھا، پھر میں نے ملا علی قاری کی وضاحت موضوعات کبیر میں اسی طرح دیکھی، فللہ الحمد۔

امام دیلمی سے روایت ہے۔

۳۳۵۸۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نحن اھل بیت لایقاس بنا احد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اہل بیت نبوت پر کسی دوسرے کو قیاس نہ کیا جائے۔

اقول: ہمیں بالخصوص یہ بات ہی تسلیم نہیں کہ حدیث سابق نبوت کا حکم لگا رہی ہے، بلکہ اس بات کی خبر دے رہی ہے کہ حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول میں وہ جوہر کامل موجود تھا جو انبیائے کرام کے خصائل حمیدہ اور مرسلین عظام کی عادات رفیعہ میں ودیعت ہوتا ہے۔ اس طرح کہ اگر باب نبوۃ مسدود نہ ہوا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اس شرف کو پالیتے، یہ مطلب نہیں کہ وہ ان خصائل کی بنیاد پر مستحق نبوت ہوتے، کہ کوئی شخص نبوت کا مستحق اپنی ذات کے اعتبار سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپنے بندوں سے اس کو چن لیتا ہے جو ظاہر و باطن، نسب و حسب، میں کامل و تام ہو اور ہر خوبی و بھلائی میں اعلیٰ ترین منزل پر فائز ہو۔

۳۳۵۸۔ الفردوس للدیلمی، ۴/۲۸۳ ☆

کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۰۱ ☆

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ ۔

اب اس حدیث کا وہی مطلب ہوا جو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں آپ نے ملاحظہ کی کہ، لو کان بعدی نبی لکان عمر ، واللہ تعالیٰ اعلم ۔

جزاء اللہ عدوہ ۴۴

(۲۵) حضور کے بعد مدعی نبوت کذاب دجال ہے

۳۳۵۹ ۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انہ سیکون فی امتی دجالون کذابون قریباً من ثلثین ، کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اس امت میں قریب تیس دجال کذاب نکلیں گے، ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

۳۳۶۰ ۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون ، کلھم یزعم انہ نبی ، وانا خاتم النبیین لانبی بعدی ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اس امت میں تیس دجال کذاب نکلیں گے، ہر ایک ادعا کریگا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳۳۶۱ ۔ **عن** علا بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لاتقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی ، وانا خاتم النبیین لانبی بعدی ۔

۳۳۵۹ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، ☆

۳۳۶۰ ۔ السنن لابی داؤد، ☆

الجامع للترمذی، ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۲۰۴

فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۸۷ ☆

۳۳۶۱ ۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۴۵۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۳۸۶

حضرت علا بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں گے، اور میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد نبی نہیں۔

٣٣٦٢۔ **عن** عبد الله بن الزبير رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لاتقوم الساعة حتى يخرج ثلثون كذابون، منهم مسيلمة والعنسى والمختار۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں، ان میں سے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور مختار ثقفی ہے۔ خذلهم الله تعالىٰ۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں خبیث کتے کہ شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اسود مردود خود زمانہ اقدس میں، اور مسیلمہ ملعون خلافت صدیقی میں، اور مختار خبیث حضرت عبد اللہ بن زبیر کے زمانہ خلافت میں۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۵

(۲۶) حضرت علی خلیفہ رسول لیکن نبوت سے کچھ حصہ نہیں

٣٣٦٣۔ **عن** سعد بن ابى وقاص رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

٣٣٦٢۔ الكامل لابن عدى، ☆ كنز العمال للمتقى، ٣٨٣٧٤

٣٣٦٣۔ الجامع الصحيح للبخارى، ☆
الصحيح لمسلم، ☆
الجامع للترمذى، ☆
السنن للنسائى، ☆
السنن لابن ماجه، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ١٧٣/١ ☆ المستدرك للحاكم، ٣١٧/٢
التفسير للقرطبى، ٢٦٨/٧ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم، ١٩٥/٧
السنن الكبرى للبيهقى، ٩/٤٠ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢٩٢/٣
كنز العمال للمتقى، ٣٢٩٣١ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ٣٠٩/٢
جمع الجوامع للسيوطى، ٤٢١٨ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٢٠٤/٤
المطالب العالية لابن حجر، ٣٩٥٠ ☆ الصحيح لابن حبان، ٢٢٠١

الله تعالیٰ علیه وسلم لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : اماترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لانبی بعدی ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (غزوۂ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا، امیر المومنین نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں) فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے، ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے، میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

وفی الباب عن امیرالمومنین علی المرتضی ، وعن عبد الله بن عباس ، وعن ابی سعید الخدری ، وعن جابر بن عبد الله ، وعن عبد الله بن عمر ، وعن ابی هریرة ، وعن الامیر معاویة ، وعن سعید بن زید ، وعن البراء بن عازب ، وعن زید بن ارقم ، وعن حبیش بن جناده ، وعن جابر بن سمره ، وعن مالك بن حویرث ، وعن ام المومنین ام سلمة ، وعن اسماء بنت عمیس رضی الله تعالیٰ عنهم ،

جزاء اللہ عدوہ ۴٦

۳۳٦٤۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یاعلی ! اخصمك بالنبوة ، ولا نبوة بعدی ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلہ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں۔ اور میرے بعد نبوت اصلا نہیں۔

جزاء اللہ عدوہ ۴۸

۳۳٦۵۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال : ذکر الحسن بن ابی الحسن ، عن سبعة رهط شهدوا بدرا قال وهب: وقد حدثنی عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما کلهم رفعوا الحدیث الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۳۳٦٤۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ☆

۳۳٦۵۔ المستدرك للحاکم، ۵۹۷/۲ ☆

وسلم: (ان الله يدعو نوحا وقومه يوم القيامة اول الناس فيقول: ماذا اجبتم نوحا؟ فيقولون: مادعانا ومابلغنا ولانصحنا ولاامرنا ولانهانا، فيقول نوح: دعوتهم يارب دعاء فاشيا في الاولين والآخرين امة بعد امة حتى انتهى الى خاتم النبيين احمد فانتسخه وقرأه وآمن به وصدقه فيقول الله للملائكة: ادعوا احمد وامته فيأتي رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامته يسعى نورهم بين ايديهم فيقول نوح لمحمد وامته: هل تعلمون انى بلغت قومى الرسالة واجتهدت لهم بالنصيحة وجهدت ان استنقذهم من النار سراً وجهاراً فلم يزدهم دعائى الا فراراً؟ فيقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامته: فانا نشهد بما نشدتنا به انك في جميع ماقلت من الصادقين، فيقول قوم نوح: واين علمت هذا يااحمد انت وامتك ونحن اول الامم وانت وامتك آخر الامم؟ فيقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: بسم الله الرحمٰن الرحيم "انا ارسلنا نوحا الى قومه ان انذر قومك من قبل ان ياتيهم عذاب اليم" قرأ السورة حتى ختمها فاذا ختمها قالت امته نشهد ان هذا لهو القصص الحق ومامن اله الا الله وان الله لهو العزيز الحكيم فيقول الله عزوجل عند ذلك: امتازوا اليوم ايها المجرمون فهم اول من يمتاز في النار۔

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنھم اجمعین روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: بے شک اللہ عزوجل روز قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا، وہ کہیں گے: نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کچھ نصیحت کی، نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح علیہ الصلوۃ والسلام عرض کریں گے: الٰہی میں نے انہیں ایسی دعوت کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی، انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی۔ حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا: احمد وامت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاؤ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے

جولان کرتے ہوں گے، نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے شہادت ادا کریں گے۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۹

(۲۷) ختم نبوت کی گواہی حضرت عیسی کے وصی نے دی

۳۳۶۶ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قالَ : كتب عمربن الخطاب الى سعد بن ابى وقاص وهو بالقادسية ان وجه نضلة بن معاوية الى حلوان العراق فليغر على ضواحيها فوجه سعد نضلة فى ثلاثمائة فارس، فخرجوا حتى اتوا حلوان فاغاروا على ضواحيها فاصابوا غنيمة وسبياً ، فاقبلوا يسوقون الغنيمة والسبى حتى اذا رهقهم العصر وكادت الشمس ان تؤوب فالجاء نضلة الغنيمة والسبى الى سفح جبل ثم قام فاذن فقال : الله اكبر الله اكبر ، فاذا مجيب من الجبل يجيبه : كبرت كبيراً يانضلة ! قال : اشهد ان لا اله الا الله ، قال : كلمة الا خلاص يانضلة! قال : اشهد ان محمد رسول الله ، قال: هو النذير وهو الذى بشر نا به عيسى ابن مريم وعلى رأس امته تقوم الساعة ، قال : حى على الصلاة ، قال : طوبى لمن مشى اليها وواظب عليها قال : حى على الفلاح، قال : افلح من اجاب محمداً ، فلما قال : الله اكبر الله اكبر لااله الاالله ـ قال : اخلصت الا خلاص كله يانضلة ! فحرم الله بها جسدك على النار ، فلما فرغ من اذانه قمنا فقلنا له : من انت يرحمك الله ؟ املك انت ام ساكن من الجن ام طائف من عباد الله أسمعتنا صوتك ؟ فارنا صورتك فانا وفد الله ووفد رسول الله ووفد عمر بن الخطاب ، فانفلق الجبل عن هامة كالرحا ابيض الراس واللحية ، عليه طمران من صوف ، فقال : السلام عليكم ورحمة الله ، قلنا : وعليك السلام ورحمة الله ، من انت يرحمك الله ؟ قال : انا زريب بن ثرملة وصى العبد الصالح عيسى ابن مريم ، اسكننى هذالجبل ودعا لى بطول البقاء الى نزوله من السماء ، فيقتل الخنزير و يكسر الصليب ويتبرأ مما نحلته النصارى ، فاما اذفاتنى لقاء محمد فاقرئوا عمر منى السلام وقولوا له : يا عمر ! سدد وقارب فقد دنا الامر ، واخبروه بهذه الخصال التى اخبر كم بها ياعمر ! اذا ظهرت هذه الخصال فى امة محمد

۳۳۶۶ ـ دلائل النبوة لابى نعيم، ۲۷/۱ ☆
كنز العمال للمتقى، ۳۵۳۶۵ ، ۳۵۸/۱۲ ☆

فالهرب الهرب : اذااستغنی الرجال بالرجال والنساء بالنساء ، وانتسبوا من غير مناسبة وانتموا الی غير مواليهم ،ولم يرحم كبيرهم صغيرهم ،ولم يوقر صغيرهم كبيرهم ،وترك المعروف فلم يؤمر به ، وترك المنكر فلم ينه عنه ، وتعلم عالمهم العلم فيجلب به الدنانير والدراهم ، وكان المطر قيظا والولد غيضاً وطولوا المنازل ،وفضضوا المصاحف ، وزخرفوا المساجد ،واظهرالرشا وشيدوا البناء ، واتبعوا الهوی ،وباعوا الدين بالدنيا ،واستخفوا بالدماء ، وقطعت الارحام ،وبيع الحكم ،واكل الربوا فخراً وصارالغنی عزاء، وخرج الرجل ممن بيته فقام اليه من هو خير منه فسلم عليه ، وركب النساء السروج ،ثم غاب عنا ،فكتب بذلك نضلة الی سعد ، فكتب سعد الی عمر ،فكتب عمر الی سعد : لله ابوك ! سر انت ومن معك من المهاجرين والانصار حتی تنزل هذاالجبل ،فان لقيته فاقرئه منی السلام ،فان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اخبرنا ان بعض اوصيا ء عيسی ابن مريم نزل ذلك الجبل ناحية العراق فخرج سعد فی اربعة آلاف من المهاجرين والانصار حتی نزلوا ذلك الجبل اربعين يوما ينادی بالاذان وقت كل صلاة فلاجواب ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قادسیہ کے مقام پر یہ پیغام بھیجا کہ نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لئے بھیجو، آپ نے تعمیل حکم کی، حضرت نضلہ قیدی اوور غنیمتیں لئے واپس آتے تھے کہ ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، نضلہ نے اذان کہی جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے كبرت كبيرا يانضلة، تم نے کبیر کی بڑائی بیان کی اے نضلہ۔ جب کہا اشهد ان لااله الا الله، جواب آیا نضلہ تم نے خالص توحید کی جب کہا اشهد ان محمد رسول الله، آواز آئی، یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں، یہی ڈر سنانے والے ہیں، یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسی بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام نے دی تھی، انہیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی، جب کہا: حی علی الصلاۃ، جواب آیا، نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی وشادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے جب کہا: حی علی الفلاح، آواز آئی، مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے

آیا اور اس پر مداومت کی مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی جب کہا: قدقامت الصلاۃ، جواب آیا، بقا ہے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور انہیں کے سروں پر قیامت ہوگی، جب کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ، آواز آئی، اے نضلہ تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرمادیا، نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے ہم نے تمہاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المومنین عمر کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہوئے، سپید مودرازریش سر ایک چکی کے برابر۔ سپید اون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، حاضرین نے جواب دیا اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ کہا میں زریب بن برثملا ہوں بندۂ صالح عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام کا وصی ہوں، انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں، پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا: انتقال فرمایا، اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے پھر کہا: ان کے بعد کون ہوا؟ کہا: ابوبکر کہا وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا، کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر، کہا امیر المومنین عمر سے میرا اسلام کہو اور کہنا کہ ثبات وسداد وآسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آلگا ہے، پھر علامات قرب قیامت اور بہت کلمات وعظ وحکمت کہے اور غائب ہوگئے، جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جایئے، اور وہ ملیں تو انہیں میرا اسلام کہیے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبری دی تھی کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار ہزار مہاجرین وانصار کے ساتھ اس پہاڑ کو گئے، چالیس دن ٹھہرے پنج گانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ تھا آخر واپس آئے۔

۳۳۶۷۔ **عن** بلال بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خرجت تاجرا الی الشام فی الجاهلية، فلما كنت بادنى الشام لقينى رجل من اهل الكتاب فقال: هل عند

۳۳۶۷۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ☆

كنز العمال للمتقى، ۳۵۳۷۱، ۳۶۵/۱۲ ☆ [illegible]

كم رجل تنبأ ؟قلنا : نعم ،قال : هل تعرف صورته اذا رأيتها ؟قلت : نعم ،فادخلني بيتا فيه صور ،فلم ارصورة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،فبينما انا كذلك اذ دخل رجل منهم علينا فقال : فيم انتم ؟ فاخبرناه ،فذهب بنا الى منزله فساعة مادخلت نظرت الى صورة النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،واذا رجل آخذ بعقب النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قلت : من هذا الرجل القائم على عقبه ؟ قال : انه لم يكن نبي الا كان بعده نبي الا هذا فانه لانبي بعده ،وهذا الخليفة بعده، واذا صفة ابي بكر۔

سیدنا حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے، میں نے کہا: ہاں، وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا کس شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا: یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا: بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔ اسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

٣٣٦٨- **عن** عبادة بن الصامت رضي الله تعالىٰ عنه قال : بعثني ابو بكر الى ملك الروم يدعوه الى الاسلام ويرغبه فيه ومعي عمروبن العاص بن وائل السهمي وهشام بن العاص ابن وائل السهمي وعدي بن كعب ونعيم بن عبد الله النحام فخرجنا حتى انتهينا الى مدينتهم ونحن على رواحلنا علينا العمائم والسيوف فقال لنا الذين معنا ان دوابكم هذه لاتدخل مدينة الملك ،فان شئتم فجئنا كم ببراذين وبغال ،قلنا : لاوالله لاندخلها الا على رواحلنا ! فبعثوا اليه يستاذنونه ،فارسل اليهم ان خلوا سبيلهم ،ودخلنا على رواحلنا حتى انتهينا الى غرفة مفتوحة الباب فاذا هو

٣٣٦٨- كنز العمال للمتقي، ٣٥٥٦٠، ٤٦٥/١٢ ☆

فيها جالس ينظر ،قال : فانخنا تحتها ثم قلنا : لااله الاالله والله اكبر ،فيعلم الله لا نتفضت حتى كانها نخلة تصفقها الريح ،فبعث الينا رسولا ان هذا ليس لكم ان تجهروا بدينكم فى بلادنا ،وامرنا فادخلنا عليه فاذاهو مع بطارقة ، واذاعليه ثياب حمر ،فاذافرشه وما حواليه احمر ،واذارجل فصيح بالعربية يكتب فاوما الينا فجلسنا ناحية ،فقال لنا وهو يضحك :مامنعكم ان تحيونى بتحيتكم فيما بينكم ؟فقلنا: نرغب بها عنك ،واما تحيتك التى لاترضى الابها فانها لاتحل لناان نحييك بها ،قال : وماتحيتكم فيما بينكم ؟قلنا :السلام ،قال : فما كنتم تحيون به نبيكم ؟ قلنا: بها ،قال: فماكان تحيته هو ؟قلنا ،بها قال: فيم يحيون ملككم اليوم! قلنا :بها قال : فبم يحييكم ؟ قلنا : بها قال : فما كان نبيكم يرث منكم ؟قلنا : ماكان يرث الا ذا قرابة ،قال: وكذلك ملككم اليوم ؟قلنا : نعم ،قال : فما اعظم كلامكم عندكم ؟قلنا لااله الاالله،قال : فيعلم الله لانتفض حتى كانه طير ذو ريش من حسن ثيابه ،ثم فتح عينيه فى وجوهنا ،قال فقال : هذه الكلمة التى قلتموها حين نزلتم تحت عرفتى ؟قلنا : نعم ،قال: كذلك اذا قتلتموها فى بيوتكم تنفضت لها سقوفكم ؟ قلنا والله مارأيناها صنعت هذا قط الا عندك وما ذاك الالامر اراده الله تعالىٰ ،قال : مااحسن الصدق ! اما والله لوددت انى خرجت من نصف ماملك وانكم لاتقولونها على شئ الا انتفض لها ،قلنا ولم ذاك ؟قال : ذاك ايسر لشانها واحرى ان لا تكون من النبوة وان تكون من حيل ولد آدم ،قال : فماذا تقولون اذا افتحتم المدائن والحصون ؟قلنا : نقول: لااله الاالله والله اكبر ،قال: تقولون :لااله الا الله والله اكبر ،ليس غيره شئ ؟قلنا : نعم ،قال : تقولون الله اكبر هو اكبر من كل شئ ؟قلنا : نعم ،قال : فنظر الى اصحابه فراطنهم اثم اقبل علينا فقال : اتدرون ماقلت لهم ؟ قلت : مااشد اختلاطهم ،فامرلنا بمنزلة واجرى لنا نزلا ،فاقمنا فى منزلنا تاتينا الطافة غدوة وعشية ،ثم بعث الينا فدخلنا عليه ليلا وحده ليس معه احد ،فاستعادناالكلام فاعدناه عليه ثم دعا بشئ كهيئة الربعة ضخمة مذهبة فوضعها بين يديه ،ثم فتحها فاذا بها بيوت صغار وعليها ابواب ،ففتح منها بيتا فاستخرج منها خرقة حرير سوداء فنشر ها فاذا فيها صورة حمراء واذارجل ضخم العينين عظيم الاليتين لم ير مثل طول عنقه فى مثل جسده اكثر الناس شعراً ،فقال لنا : اتدرون من هذا ؟قلنا : لا قال: هذا آدم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،ثم اعاده ففتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير سوداء فنشرها فاذا بها صورة بيضاء واذا

رجل له شعر كثير كشعر القبط، قال القاضى : اراه قال : ضخم العينين بعيد مابين المنكبين عظيم الهامة، فقال: اتدرون من هذا ؟قلنالا، قال : هذا نوح صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، ثم اعادها فى موضعها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا بها صورة شديدة البياض واذا رجل حسن الوجه حسن العينين شارع الانف سهل الخدين اشيب الراس ابيض اللحية كانه حى يتنفس، فقال : اتدرون من هذا ؟ قلنا : لا، قال : هذا ابراهيم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، ثم اعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حيرير خضراء فاذا فيها صورة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : تدرون من هذا ؟قلنا : هذا محمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔ وبكينا، فقال : بدينكم انه محمد ؟قلنا :نعم بديننا انها صورته كانما ننظر اليه حيا قال : فاستخف حتى قا م على رجليه قائما ثم جلس فامسك طويلا فنظر فى وجوهنا فقال : اما انه كان آخر البيوت ولكنى عجلته لانظر ماعندكم، فاعاده وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة رجل جعد ابيض قط غائر العينين حديد النظر عابس متراكب الاسنان مقلص الشفة كانه من رجال اهل البادية، فقال : تدرون من هذا ؟ قلنا : لا، قال : هذاموسى، والى جانبه صورة شبيهة به رجل مدرالراس عريض الجبين بعينيه قبل، قال : تدرون من هذا؟قلنا :لا، قال : هذاهارون، فاعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فنشرها فاذا فيها صورة بيضا واذاشبه المراة ذو عجيزة وساقين، قال : تدرون من هذا؟ قلنا: لا، قال :دائود، فاعادها وفتح بيتا آخر فاستخرج منه خرقة حرير خضراء فاذا فيها صورة بيضا فاذارجل اوقص قصير الظهر طويل الرجلين على فرس، لكل شئ منه جناح، قال: تدرون من هذا ؟قلنا : لا، قال : هذا سليمان وهذه الريح تحمله، ثم اعادها وفتح بيتا آخر فيه خرقة حرير خضراء فنشرها فاذا فيها صورة بيضاء واذا رجل شاب حسن الوجه حسن العينين شديد سواد اللحية يشبه بعضه بعضا، فقال : اتدرون من هذا ؟ قلنا :لا، قال : عيسى ابن مريم، فاعادها واطبق الربعة، قال قلنا : اخبرنا عن قصة الصور ماحالها ؟ فانا نعلم انها تشبه الذين صورت صورهم فانا راينا نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يشبه صورته قال : اخبرت ان آدم سال ربه ان يريه انبياء بنيه، فانزل عليه صورهم، فاستخرجها ذوالقرنين من خزانة آدم فى مغرب الشمس، فصورها لنا دانيال فى خرق الحرير على تلك الصور، فهى هذه بعينها اما والله لوددت ان نفسى طابت بالخروج من ملكى فتابعتكم على

دینکم وان اکون عبدا لاسوئکم ملکة ! ولکن نفسی لاتطیب فاجازنا فاحسن جوائز نا ، وبعث معنا من یخرجنا الی مامننا ، فانصرفنا الی رحالنا ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کی شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا: لاالہ الا اللہ واللہ اکبر، یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ملنے لگا جیسے ہوا کے جھونکوں میں کھجور۔ اس نے کہلا بھیجا یہ حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے ، وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا، آس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکین، دربار اس کے ساتھ تھے، ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے ، وہ سن کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا، ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے کہا: لاالہ الا اللہ ، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا، پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا: یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا، ہم نے کہا: ہاں کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں، ہم نے کہا: خدا کی قسم یہ تو ہم نے یہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا: سچی بات خوب ہوتی ہے، سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزنے لگتی، ہم نے کہا یہ کیوں، کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا) پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز واکرام ایک مکان میں اتارا، دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا ہمیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صندوقچہ زرنگا رمنگا کر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا۔ اس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا لپٹا ہوا نکالا اسے کھولا تو اس میں ایک سرخ تصویر تھی۔ مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوب صورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی۔ سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دوگیسو غایت حسن وجمال میں) ہرقل بولا انہیں پہچانتے ہو، ہم نے کہا: نہ، کہا یہ آدم

ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا اس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی مرد بسیار موئے سر مانند موئے قبطیان فراخ چشم کشادہ سینہ، بزرگ سر آنکھیں سرخ داڑھی خوبصورت پوچھا انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا نہ۔ کہا یہ نوح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ خوش چشم دراز بینی کشادہ پیشانی رخسارے ستے ہوئے سر پر نشان پیری ریش مبارک سپید نورانی تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے سانس لے رہی ہے مسکرا رہی ہے کہا: ان سے واقف ہو، ہم نے کہا نہ، کہا یہ ابراہیم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی بولا: انہیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، وہ بولا تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں، ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم، یہ حضور کی تصویر پاک ہے، گویا ہم حضور کو حالت حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں، اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: اما انه اخر البيوت ولكنى عجلته لانظر ماعند كم، سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے، اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو تم ضرور پہچان لوگے، بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا اور یہی دیکھ کر اس حرمان نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے، اٹھا بیٹھا دم بخود رہا، والله متم نوره ولو كره الكافرون، والحمد لله رب العالمين۔

ہمارا مطلب تو بحمد اللہ تعالیٰ یہیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیہ ہائے منورہ پر اطلاع مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں۔

پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی نکالی (دیگر

حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مرغول موسخت گھونگر والے بال آنکھیں جانب باطن مائل تیز نظر ترش رو دانت باہم چڑھے ہونٹ سمٹا جیسے کوئی حالت غضب میں ہو، ہم سے کہا انہیں پہچانتے ہو؟ یہ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی صورت ان سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا پیشانی کشادہ پتلیاں جانب بینی مائل (سر مبارک مدور گول) کہا انہیں جانتے ہو؟ یہ ھارون علیہ الصلوۃ والسلام ہیں، پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں سر کے بال سیدھے قد میانہ چہرے سے آثار غضب نمایاں کہا: یہ لوط علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر اور خانے سے حریر سپید ایک تصویر نکالی گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی ناک اونچی رخسارے ہلکے چہرہ خوب صورت، کہا: یہ اسحق علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی صورت اسحق علیہ الصلوۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا۔ کہا یہ یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی رنگ گورا چہرہ حسین، ناک بلند قامت خوبصورت چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں رنگ میں سرخی جھلک تاباں، کہا: یہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد کریم اسمٰعیل علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے مشابہ تھی چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ باریک ساقین آنکھیں کم کھلی ہوئیں جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے پیٹ ابھرا ہوا قد میانہ تلوار حمائل کیے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے، حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی، ساق و سرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی فربہ سرین پاؤں میں طول گھوڑے پر سوار، کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور یہ پردار گھوڑا جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے، پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی مرد جوان داڑھی نہایت سیاہ سر کے بال کثیر چہرہ خوب صورت آنکھیں حسین اعضا متناسب، کہا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں؟ ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم مطابق پائی، کہا آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھادے، حق سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر

تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام میں تھیں، ذو القرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ الصلوۃ والسلام کو دیں انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ بعینہ وہی چلی آتی ہیں، سن لو خدا کی قسم! مجھے آرزو تھی، کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارہ کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا۔ پھر ہمیں عمدہ جائزے دیکر رخصت کیا اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہونچا دیا، ہم نے آکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اسکا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔

(۲۸) حضور کے نام مبارک سے ظاہر کہ سب انبیاء کے بعد آئے

۳۳۶۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا احمد ومحمد والحاشر والمقفی والخاتم۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں احمد ہوں اور محمد اور تمام جہان کو حشر دینے والا اور سب انبیاء کے پیچھے آنیوالا اور نبوت ختم فرمانے والا۔ جزاء اللہ عدوہ ۶۹

(۲۹) حضرت عباس خاتم المہاجرین اور حضور خاتم النبیین

۳۳۷۰۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: استاذن العباس بن عبد المطلب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الهجرة فقال له: یا عم! اقم مکانك

۳۳۶۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۴/٤ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۷٥/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸٤/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۹/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۹۹/٥ ☆ المعجم الصغیر للسیوطی، ٥۸/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۷٤ ☆
۳۳۷۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۳٥/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۰/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٦۹/۹ ☆ میزان الاعتدال للذهبی، ۹۲۷
لسان المیزان لابن حجر، ۱۳۲۹/۱ ☆

الذی انت فیه ، فان الله یختتم بك الهجرة كما ختم بی النبوة۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

اے چچا اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۳۷۱۔ **عن** امیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان فی محفل من اصحابه اذجاء اعرابی من بنی سلیم قد صاد ضبا وجعله فی كمه لیذهب به الی رحلة فیشویه ویأكله ،فلما رأ الجماعة قال : ماهذه؟قالوا: هذاالذی یذكر انه نبی فجاء حتی شق الناس ،فقال : واللات والعزی ! ماشتملت النسا ء علی ذی لهجة ابغض الی منك ولا امقت ، ولولا تسمینی قومی عجولا لعجلت الیك فقتلتك فسررت بقتلك الاحمر والاسود والابیض وغیرهم ،فقلت : یا رسول الله ! دعنی فاقوم فاقتله ! فقال : یاعمر ! اماعلمت ان الحلیم كاد ان یكون نبیا، ثم اقبل علی الاعرابی فقال : ما حملك علی ان قلت ماقلت ، وقلت غیر الحق ولم تكرم مجلسی ؟ قال : و تكلمنی ایضا ۔ استخفافا برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ واللات والعزی ! لااومن بك او یو من بك هذا الضب ،فاخرج الضب من كمه وطرحه بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : ان آمن بك هذاالضب آمنت بك فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یاضب ! فاجابه الضب بلسان عربی مبین یسمعه القوم جمیعا : لبیك وسعدیك یازین من وافی القیامة اقال ؛ من تعبد یاضب ؟ قال : الذی فی السماء عرشه ، وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه ،قال: فمن انا یاضب ؟ قال : انت

۳۳۷۱۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۱۳٤/۲ ☆
كنز العمال للمتقی، ۳٥۲٦٤، ۲٥٥/۱۲ ☆

رسول رب العالمین وخاتم النبیین ، وقد افلح من صدقك وقد خاب من كذبك ، قال الاعرابی :لااتبع اثراً بعد عین ، والله لقد جئتك وما علی ظهر الارض احد ابغض الی منك وانك الیوم احب الی من والدی ونفسی وانی لاحبك بداخلی وخارجی وسری وعلانیتی ،اشهد ان لااله الله وانك رسول الله ـ

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کرکے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات و عزی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا، لبیك وسعدیك یازین من وافی یوم القیامة۔ میں خدمت وبندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت حضور نے فرمایا: من تعبد، تیرا معبود کون؟ عرض کی: الذی فی السماء عرشه وفی الارض سلطانه وفی البحر سبیله وفی الجنة رحمته وفی النار عذابه، وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں فرمایا فمن انا بھلا میں کون ہوں عرض کی انت رسول رب العالمین وخاتم النبیین قد افلح من صدقک وقد خاب من کذب حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے نہ مانا نامراد رہا۔ اعرابی نے کہا ان آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب واکثر۔

(۳۰) چار پائے ختم نبوت کی گواہی دیتے ہیں

٣٣٧٢۔ عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو بخیبر حمار اسود فوقف بین یدیه فقال : من انت ؟ فقال : انا

٣٣٧٢۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ١٣٨/٢

عمرو ابن فلان كنا سبعة اخوة كلنا ركبنا الانبياء وانا اصغر هم وكنت لك، فملكني رجل من اليهود فكنت اذا ذكرتك كبأت به، فيوجعني ضربا، فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فانت يعفور۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا، اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی تکلم میں آیا، ارشاد ہوا تیرا کیا نام ہے عرض کی: عمرو بن فلاں، ہم ساتھ بھائی تھے، ہر ایک پر انبیاء کرام نے سواری کی، میں ان سب میں چھوٹا ہوں اور میں حضور کے لئے تھا، لیکن ایک یہودی کے قبضہ میں چلا گیا، جب مجھے حضور کی یاد آتی تو اسے گرا دیتا تھا، پھر وہ مجھے مارتا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جا آج سے تیرا نام یعفور ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو اپنے پاس رکھا، جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے، چوکھٹ پر سر مارتا، جب صاحب خانہ باہر آتا اسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں، جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئیں میں گر کر مر گیا۔

۳۳۷۳۔ **عن** ابی منظور رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :لما فتح رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اظنه خيبر اصاب حمارا اسود فكلمه فتكلم، فقال : ما اسمك؟ قال :يزيد بن شهاب، فذكر الحديث بطوله، وان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سماه يعفوراً۔

حضرت ابو منظور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر فتح فرمایا تو ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا وہ جانور بھی تکلم میں آیا ارشاد ہوا تیرا نام کیا ہے عرض کی یزید بیٹا شہاب کا (حدیث پاک میں پورا واقعہ ہے) آپ نے اس کا نام یعفور رکھا۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں اس باب میں علامہ ابن جوزی کی لایعنی جرح وتنقید پر کان دھرنے کی ضرورت

۳۳۷۳۔ الاصابة لابن حجر، ۷/۳۲۱ ☆ اسد الغابة لابن الاثير، ۶/۲۰۴

نہیں جیسی کہ ان کی عادت ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کہدیا۔

اسی طرح گذشتہ حدیث جو اعرابی کی گوہ سے کلام کے بارے میں نقل ہوئی کہ اس بارے میں دحیہ نے خصائص میں کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

ان دونوں احادیث میں نہ تو کوئی خلاف شرع چیز ہے اور نہ اس کی سند میں کوئی کذاب، یا وضاع، یا متہم بالکذب ہے، پھر ان کے موضوع ہونے کا حکم کس بنیاد پر لگایا جا سکتا ہے۔

ہاں امام الشان علامہ عسقلانی نے حدیث ابی المنظور کی تضعیف کی ہے لیکن اس کا شاہد یہ حدیث معاذ موجود ہے، اسی لئے تو علامہ زرقانی نے فرمایا: زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہوسکتی ہے موضوع ہرگز نہیں۔

امام قسطلانی اور علامہ زرقانی نے اعرابی کی گوہ والی حدیث جسکو ابن عمر نے روایت کیا کے بارے میں فرمایا کہ حضور کے معجزات سے یہ کیا بعید کہ آپ سے جانور گویا ہوں، آپ کے معجزات تو اس سے کہیں زیادہ عظیم و جلیل ہیں، پھر یہ کہ اس حدیث میں کوئی منکر شرعی نہیں اور ائمہ حفاظ کبار نے اس حدیث کو روایت کیا۔

جیسے ابن عدی، ان کے شاگرد حاکم، اور ان کے تلمیذ امام بیہقی۔ جبکہ ان کے یہاں التزام ہے کہ موضوع کی روایت نہیں کرتے۔ اور امام دار قطنی، آخری بات یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہوسکتی ہے موضوع ہرگز نہیں جیسا کہ بعض کا گمان ہے۔

پھر اس حدیث کو کیونکر موضوع کہہ سکتے ہیں جبکہ اس کے دوسرے طریق میں ''محمد بن علی بن ولید اسلمی،، موجود نہیں اور اس حدیث کو ابو نعیم نے روایت کیا، بلکہ اس کے مثل دوسری روایات ام المومنین عائشہ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی آئی ہیں۔

اقول: یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ یہ دونوں حدیثیں امام خاتم الحفاظ سیوطی نے خصائص کبریٰ میں نقل فرمائی ہیں اور اس کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ موضوع احادیث سے میں اس کتاب کو پاک رکھا ہے۔

نیز امام زرقانی نے گوہ والی حدیث کو حضرت عبد اللہ بن عمر کی طرف منسوب کیا کہ اس سلسلہ میں انہوں نے علامہ قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ کی اتباع کی، اور ان سے پہلے علامہ

دمیری حیوۃ الحیوان میں بھی ابن عمر ہی سے روایت نقل فرما چکے ہیں۔

لیکن میں نے جامع کبیر و خصائص کبری میں دیکھا کہ امام سیوطی نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ گذرا۔ لہذا لفظ ابن، یا تو سہواً روایات میں زیادہ ہو گیا یا پھر حدیث حضرت ابن عمر کے طریق سے بھی مروی ہوئی، لہذا ہر ایک کی طرف نسبت روایت درست ہے اگرچہ اولی یہ ہی تھا کہ آخری راوی کا ذکر ہوتا، ایک دور کا احتمال یہ بھی ہے کہ روایت دونوں حضرات سے مستقل آئی ہو، لہذا اس صورت میں یہ روایت چھ صحابہ سے ہوگی۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم، ام المومنین عائشہ صدیقہ، معاذ بن جبل، عبد اللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابو منظور، رضی اللہ تعالی عنہم۔

یعنی ان جانوروں سے کلام فرمانا جنہوں نے حضور کے خاتم النبیین ہونے کی گواہی دی ان چھ حضرات سے مروی ہوا۔ رضی اللہ تعالی عنہم واللہ تعالی اعلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۳

(۳۱) بشارتوں کے سوا نبوت سے کچھ باقی نہیں رہا

۳۳۷۴۔ **عن** ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لانبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحة۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۳

۳۳۷۵۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لایبقی بعدی من النبوة شیٔ الا المبشرات الرؤیا الصالحة یراها العبد او تری له۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہیگا مگر بشارتیں اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۳

۳۳۷۴۔

۳۳۷۵۔

۳۳۷۶۔ **عن** نعیم بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لاتقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذابا ، کلهم یزعم انه نبی قبل یوم القیامة ۔

حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہوا۔ جزاء اللہ عدوہ اللہ ۷۴

(۳۲) حضرت علی حضور کے سچے نائب لیکن نبی نہیں

۳۳۷۷۔ **عن** امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : انما علی بمنزلة هارون من موسی ، الا انه لانبی بعدی ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی ایسا ہے جیسا موسی سے ہارون (کہ بھائی بھی اور نائب بھی) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۴

۳۳۷۸۔ **عن** زید بن ابی اوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عنیه وسلم لما اٰخی بین اصنحابه فقال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : لقد ذهب روحی ، وانقطع ظهری حین رأیتك فعلت باصحابك مافعلت غیری ، فان کان هذامن سخط علی فلك العتبی والکرامة ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : والذی بعثنی بالحق مااخرتك الا لنفسی ، وانت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لانبی بعدی ، وانت اخی ووارثی ، قال : وما ارث منك یا نبی الله ! قال : ماورثت الانبیاء من قبلی ، قال: وما ورثت الانبیاء من قبلك ؟ قال:

۳۳۷۶۔ الکامل لابن عدی، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۸۳۷۴

۳۳۷۷۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۵۳/۷ ☆ الکامل لا بن عدی، کنز العمال للمتقی، ۳۲۹۳۴، ۶۰۷/۱۱ ☆

۳۳۷۸۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۰۳/۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵۳/۵

الدر المنثور للسیوطی، ۳۷۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۵۵۵۳

العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲۱۵/۱ ☆

کتاب ربهم وسنة نبيهم، وأنت معی فی قصری فی الجنة مع فاطمة ابنتی، وانت اخی ورفیقی۔

حضرت زید بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل مواخات صحابہ میں راوی جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں بھائی چارا کیا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی یہ دیکھ کر کہ حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا، یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمہیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسی سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، تم میرے بھائی اور وارث ہو، امیر المومنین نے عرض کی مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی فرمایا جو اگلے انبیاء کو ملی عرض کی انہیں کیا ملی تھی؟ فرمایا: خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔ جزاء ۷۴ تا ۷۵

۳۳۷۹۔ **عن** عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یاعقیل! واللہ! انی لاحبك لخصلتین، لقرابتك، ولحب ابی طالب ایاك، واما انت یاجعفر! فان خلقك یشبه خلقنی، واما انت یاعلی فانت منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لانبی بعدی۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: خدا کی قسم! میں تمہیں دو جہت سے دوست رکھتا ہوں ایک تو قرابت، دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی! اور اے جعفر تمہارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ سے مشابہ ہیں۔ اور تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسی سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۷۵

۳۳۸۰۔ **عن** خلیفة بن عبدة المنقری قال: سالت محمد بن عدی بن ربیعة بن

۳۳۷۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۶۱۶، ۷۳۹/۱۱ ☆

۳۳۸۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۹۷/۱۲ ☆ دلائل النبوہ لابی نعیم، ۹۲/۱

سوائة بن خثعم بن سعد : كيف سماك ابوك فى الجاهلية محمداً ؟قال : اما انى سالت ابى عما سالتنى عنه فقال : خرجت رابع اربعة من بنى تميم انااحدهم وسفيان بن مجاشع ويزيد بن عمرو ابن ربيعة بن حرقوص بن مازن واسامةبن مالك بن جندب بن العنبر نريد زيد بن جفنة الغسانى بالشام ،فلما وردنا الشام نزلنا على غدير عليه شجرات وقربه قائم لديرانى فقلنا : لواغتسلنا من هذا الماء وادهنا ولبسنا ثيابنا ثم اتينا صاحبنافاشرف علينا الديرانى فقال : ان هذه للغة قوم ماهى بلغة اهل هذاالبلد ،فقلنا : نعم نحن قوم من مضر ،قال : من اى المضائر ؟ قلنا ؟من خندف ،فقال : اما انه سيبعث فيكم وشيكا نبى فسارعوا اليه وخذوا بحظكم منه ترشدوافانه خاتم النبيين ؟ فقلنا : مااسمه ؟ قال محمد، فلما انصرفنا من عند ابن جفنة ولد لكل واحد منا غلام فسماه محمد لذلك ـ

حضرت خلیفہ بن عبدہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا؟ جاہلیت میں ابھی اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا۔ کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا جواب دیا کہ بنو تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے، ایک میں اور سفیان بن مجاشع یزید بن عمرو اور اسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے۔ ایک راہب نے اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا: اولاد مضر سے کچھ لوگ ہیں کہا: سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت واطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے، ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا ؟ کہا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا، اس کا نام محمد رکھا۔ انتہی واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

(۳۴) ولادت رسول سے قبل ختم نبوت کی گواہی دی گئی

۳۳۸۱۔ عن عامر بن ربیعة العدى رضى الله تعالى عنه قال : لقيت زيدبن عمرو بن نفيل وهو خارج من مكة يريد حراء يصلى فيها واذا هو قد كان بينه وبين قومه مبرء فى طعن النهار وفيما اظهر من خلافهم واعتزل الهتهم وما كان يعبد آبائوهم

۳۳۸۱۔ دلائل النبوة للبیہقی، ۲۶/۱ ☆ الاصابة لابن حجر، ۵۰۹/۲

فقال زید بن عمر و:یا عامر انی خالفت قومی فاتبعت ملة ابراهیم خلیل الله و ما کان یعبد ابنه اسمٰعیل علیهما السلام من بعده وما کان یصلون الی هذه القبلة فانا انتظر نبیا من ولد اسمعیل من بنی عبد المطلب اسمه احمد ولا ارانی ادرکته فانا یاعامر اومن به واصدقه واشهد انه النبی، فان طالت بك المدة فرایته فاقرأه منی السلام وساخبر ك یاعامر مانعته حتی لایخفی علیك، قلت: هلم قال هو رجل لیس بالقصیر، ولا بالطویل، ولا بکثیر الشعر ولا بقلیله، ولیس تفارق عینیه حمرة وخاتم النبوة بین کتفیه واسمه احمد وهذا البلد مولده ومبعثه حتی یخرجه قومه منها ویکرهون ماجاء به حتی یهاجر الی یثرب فیظهر امره فایاك ان تنخدع عنه فانی بلغت البلاد کلها اطلب دین ابراهیم الخلیل علیه السلام و کل من اسئل من الیهود والنصاری والمجوس، یقول هذاالدین وراء ك وینعتونه مثل مانعته لك ویقولون لم یبق نبی غیره قال عامر فوقع فی نفسی الاسلام من یومئذ فلماتنبأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کنت اخبرت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بما اخبرنی به زید بن عمرو بن نفیل فترحم علیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال لقد رایته فی الجنة یسحب ذیلاله او ذیولا۔

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ موحدان ومومنان عہد جاہلیت سے تھے، طلوع آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اسی زمانے میں توحید الٰہی ورسالت حضرت ختمی پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا، مکہ معظمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے انہوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودان باطل سے جدائی کی تھی، اس پر آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی مجھے دیکھ کر بولے: اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا، اسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم پوجتے تھے۔ میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمعیل اور اولاد عبد المطلب سے ہوں گے، ان کا نام پاک احمد ہے۔ میرے خیال میں ان کا زمانہ نہ پاؤں گا، میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انہیں پاؤ تو میرا اسلام انہیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت وصفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت وقلت میں معتدل ان

کی آنکھوں میں ہمیشہ سرخ ڈورے رہیں گے ان کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے ان کا نام احمد اور یہ شہر ان کا مولد ہے یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی۔ ان کی قوم انہیں مکہ میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا۔ وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے وہاں سے ان کا دین ظاہر و غالب ہوگا۔ دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔ کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا، یہود و نصاری اور مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ ان کے سوا کوئی نبی نہ رہا۔ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والثناء کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں، حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

۳۳۸۲۔ **عن** مغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه فی خروجه الی المقوقس مع ابن مالك وانهم لما دخلوا علی المقوقس قال لهم كيف خلصتم الی من طلبتكم ومحمد واصحابه بينی وبينكم قالوا لصقنا با لبحر وقد خفنا ه علی ذلك قال كيف صنعتم فيما دعاكم اليه قالوا ماتبعة منا رجل واحد قال: لم؟ قالواجاء نا بدين مجد د لايدين به الاباء ولايدين به الملك ونحن علی ما كان عليه آباء نا قال كيف صنع قومه قال اتبعه احداثهم وقد لاقاه من خالفه من قومه وغيرهم من العرب فی مواطن مرة تكون عليهم الدبرة ومرة تكون له قال الا تخبرونی وتصدقونی الی ماذا يدعو قالوا يدعو الی ان نعبد الله وحده لاشريك له ونخلع ماكان يعبد الاباء ويدعو الی الصلوة والزكوة قال: وما الصلوة والزكوة قال هماوقت يعرف وعدد ينتهی قال يصلون فی اليوم والليل خمس صلوات كلها لمواقيت وعدد سموه له ويؤدون من كل ما بلغ عشرين مثقالا واخبر وه بصدقة الاموال كلها قال افرأيتم اذااخذ ها اين يضعها، قالوا يردها علی فقرائهم ويامر بصلة الرحم ووفاء العهد وتحريم الربا والزنا والخمر ولا ياكل ماذبح لغير الله تعالیٰ قال: هو نبی مرسل الی الناس كافة ولو اصاب القبط والروم تبعوه وقد

۳۳۸۲۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۱/۱

امرهم بذلك عيسى بن مريم وهذاالذى تصفون منه بعث به الانبياء من قبله وستكون له العاقبة حتى لا ينازعه احد ويظهر دينه على منتهى الخف والحافر ومنقطع البحور ويوشك قومه يدافعونه بالرماح قال: قلنا لو دخل الناس كلهم معه مادخلنا قال فانغض راسه وقال انتم فى اللعب ـ ثم قال: كيف نسبه فى قومه ؟ قلنا هو اوسطهم نسبا قال كذ لك المسيح والانبياء عليهم السلام تبعث فى نسب قومها قال كيف صدقه فى حديثه قال قلنا ما يسمى الا الامين من صدقه قال: انظروا فى امر كم اترونه يصدق فيما بينكم وبينه ويكذب على الله قال: فمن اتبعه قلنا الاحداث قال هم اتباع المسيح و الانبياء قبله قال: فما فعلت يهود يثرب فهم اهل التوراة قلنا خالفوه فاوقع بهم فقتلهم وسباهم وتفرقوا فى كل وجه قال هم حسدة حسدوه اما انهم يعرفون من امره مثل مانعرف قال المغيرة فقمنا من عنده وقد سمعنا كلاماً ذللنا لمحمدصلى الله تعالىٰ عليه وسلم، وخضعنا وقلنا ملوك العجم يصدقونه ويخافونه فى بعد ارحامهم منه ونحن اقرباؤه وجيرانه لم ندخل معه قد جاء نا داعيا الى منازلنا ـ قال المغيرة :فرجعنا الى منازلنا فاقمت بالاسكندرية لاادع كنيسة الادخلتها وسألت اساقفها من قبطها وروموها عما يجدون من صفة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وكان اسقف من القبط هو رأس كنيسة ابى غنى ،، كانوا ياتونه بمرضاهم فيدعولهم لم اراحدا قط يصلى الصلوات الخمس اشد اجتهادا منه فقلت اخبرنى هل بقى احد من الانبياء قال نعم وهو آخر الانبياء ليس بنيه وبين عيسى ابن مريم احد وهو نبى قد امرنا عيسى باتباعه وهو النبى الامى العربى اسمه احمد ليس بالطويل ولا بالقصير فى عينيه حمرة ليس بالابيض ولا بالادم يعفى شعره ويلبس ماغلظ من الثياب ويجتزى بما لقى من الطعام سيفه على عاتقه ولايبالى من لاقى يباشر القتال بنفسه ومعه اصحابه يفدونه بانفسهم هم له اشد حبا من اولا دهم وآبائهم يخرج من ارض القرظ ومن حرم ياتى الى حرم يهاجر الى ارض سباخ ونخل يدين بدين ابراهيم عليه السلام، قال المغيرة بن شعبة: زدنى فى صفته قال: ياتزر على وسطه ويغسل اطرافه ويخص بمالا يخص به الانبياء قبله، كان النبى يبعث الى قومه ويبعث الى الناس كافة وجعلت له الارض مسجدا وطهورا، اينما ادركته الصلوٰة تيمم وصلى ومن كان قبله مشددا عليهم لايصلون الافى الكنائس والبيع ،قال المغيرة فوعيت ذلك كله من قوله وقول غيره فرجعت الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاسلمت ـ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہ مصر میں راوی جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح وتصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ذلیل وخاضع کردیا، ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار ان کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے۔ پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا گھر کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو۔ ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا: آیا پیغمبروں میں سے کوئی رہا؟ وہ بولا: ہاں، ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسی کے بیچ میں کوئی نبی نہیں عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ نبی امی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اس نے حلیہ شریفہ ودیگر فضائل لطیفہ ذکر کیے، مغیرہ نے فرمایا اور بیان کر، اس نے اور بتائے از انجملہ کہا انہیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے، ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے، مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔

(۴۴) احبار یہود نے ولادت سے پہلے ختم نبوت کی گواہی دی

٣٣٨٢۔ عن حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انی واللہ لغلام یفع ابن سبع سنین اوثمان سنین اعقل کل ماسمعت، اذ سمعت یہودیا یصرخ علی اطم یثرب: یامعشر یہود طلع اللیلۃ نجم احمد الذی به ولد هذا کوکب احمد قد طلع هذا کوکب لایطلع الا بالنبوۃ ولم یبق من الانبیاء الا احمد۔

حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات، وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سنی تھی کیا

٣٣٨٢۔ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ١٦/١ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ١١٠/١
کنز العمال للمتقی، ٤٤٤/١٢ ☆

دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے۔ لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا: یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۲۰

۳۳۸۴۔ **عن** حویصة بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کناو یهود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکة اسمه احمد ولم یبق من الانبیاء غیره وهو فی کتبنا۔

حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کیا کرتے جو مکہ میں مبعوث ہونگے ان کا نام پاک احمد ہے، اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۱

۳۳۸۵۔ **عن** سعد بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: احبار یهود بنی قریظة والنضیر یذکرون صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فلما طلع الکوکب الاحمر اخبروا انه لانبی بعده اسمه احمد ومهاجره الی یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المدینة ونزلها انکروا وحسدوا وبغوا۔

حضرت سعد بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کا نام پاک احمد ہے، ان کی ہجرت گاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لا کر رونق افروز ہوئے یہود براہ حسد و بغاوت منکر ہوگئے، فلما جاء هم ماعرفوا کفروا به فلعنة اللہ علی الکافرین۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۱

۳۳۸۶۔ **عن** زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: یااهل یثرب قد ذهب واللہ نبوة بنی اسرائیل هذا نجم قد طلع بمولد احمد وهو نبی آخر الانبیاء ومهاجره الی

۳۳۸۴۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۱۷/۱

۳۳۸۵۔ دلائل النبوة لابی نعیم،

۳۳۸۶۔ دلائل النبوة لابی نعیم،

یثرب ۔

اے اہل مدینہ خدا کی قسم! بنی اسرائیل کی نبوت گئی ولادت احمد کا تارا چمکا، وہ سب سے پچھلے نبی ہیں، مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جزاء اللہ عدوہ ۲۱

۳۳۸۷ ـ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ قال سمعت ابی مالک بن سنان یقول جئت بنی عبد الاشہل یوما لاتحدث فیہم ونحن یومئذ فی ھدنۃ من الحرب فسمعت یوشع الیہودی یقول اظل خروج نبی یقال لہ احمد یخرج من الحرم فقال لہ خلیفۃ بن ثعلبۃ الاشہلی کالمستھزی بہ ماصفتہ قال رجل لیس بقصیر ولا بالطویل فی عینیہ حمرۃ یلبس الشملۃ ویرکب الحمار سیفہ علی عاتقہ و ھذاالبلد مھاجرہ قال :فخرجت علی قومی بنی خدرۃ وانا یومئذ ویوشع یقول ھذا وحدہ کل یہود یثرب، تقول ھذا قال ابی مالک بن سنان فخرجت حتی جئت بنی قریظۃ فاجد جمعا فتذاکرواالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال الزبیر بن باطاقۃ قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا بخروج نبی وظہورہ ولم یبق احد الااحمدوھذہ مھاجرہ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبدالاشہل میں بات چیت کرنے گیا یوشع یہودی بولا اب وقت آلگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، حرم سے تشریف لائیں گے، ان کا حلیہ ووصف یہ ہوگا، میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا، میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہورہا تھا، ان میں سے زبیر بن باطا نے کہا: بیشک سرخ ستارہ طلوع ہوکر آیا، یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت وظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے اور یہ شہران کی ہجرت گاہ ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۲

۳۳۸۸ ـ **عن** ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت :کان

۳۳۸۷ ـ دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱۸/۱ ☆

۳۳۸۸ ـ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱۰۸/۱ ☆ المستدرک للحاکم،

یہودی قد سکن مکة یتجر بها، فلما کانت اللیلة التی ولد فیها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، قال فی مجلس من قریش: یامعشر قریش! هل ولد فیکم اللیلة مولود؟ فقال القوم: والله مانعلمه قال: الله اکبر، اما اذا اخطأکم فلاباس، انظروا واحفظوا مااقول لکم: ولد هذه اللیلة نبی هذه الامة الاخیرة بین کتیفه علامة۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا، جس رات حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا، انہوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، کہا جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہو، اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۲۲

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول الله خاتم النبیین، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے۔

محمد رسول الله خاتم النبیین صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ'' انه قال اول من یاخذ حلقه باب الجنة فیفتح له محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قرأ آیة من التوراة اخر یاق، مایها الاولون والآخرون، یعنی انہوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازہ جنت کی زنجیر پر ہاتھ دھرے گا پس اس کے لئے دروازہ کھولا جائے گا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر توریت مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق یعنی امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۹تا۱۰

حضرت کعب احبار نے فرمایا:۔

میرے باپ اعلم علمائے توراۃ تھے، اللہ عز وجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا اس کا علم ان کے برابر کسی کو نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا: اے میرے بیٹے! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ

چھپائی مگر ہاں دو ورق روک رکھے ہیں، ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آ پہنچا، میں نے اس اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو تو تو اس کی پیروی کر لے، یہ طاق تیرے سامنے ہے، میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگا دی ہے، ابھی ان سے تعرض نہ کرنا نہ انہیں دیکھنا، جب وہ جلوہ فرما ہو، اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اس کا پیرو ہو جائیگا، یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے، مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا اوراق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے "محمد رسول الله خاتم النبيين لانبي بعده مولده بمكة ومهاجره بطيبة الحديث"۔

محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۱۶ تا ۱۷

شرح شفا میں سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا، السلام علیک یا ظاہر، السلام علیک یا باطن، میں نے فرمایا: اے جبریل! یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں، جبریل نے عرض کی: اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء ومرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی، اپنے نام ووصف سے حضور کے نام ووصف مشتق فرمائے۔

وسماك بالاول لانك اول الانبياء خلقا وسماك بالآخر لانك آخر الانبياء فى العصر، وخاتم الانبياء الى آخر امم۔

حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں موخر خاتم الانبیاء ونبی امت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا۔ پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا، میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجی اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا

سورج۔ حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور وغلبہ دیا اور حضور کی شریعت وفضیلت کو تمام اہل سمٰوٰت وارض پر ظاہر وآشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پرنور پر درود نہ بھیجی ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے۔ فربك محمود وانت محمد وربك الاول والاخر والظاهر والباطن وانت الاول والأخر والظاهر والباطن، پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد، حضور کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

.الحمد لله الذی فَضّلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی، وصفتی،، سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام وصفت میں، ذکره القاری فی شرح الشفاء فقال قدروی التلمستانی عن ابن عباس الخ اقول ظاهره انه اخرجه بسنده فان الاسناد ماخوذ فی مفهوم الروایة کما قاله الزرقانی فی شرح المواهب ولعل الظاهر ان فیه تجرید اوالمراد اورد وذکر، و الله تعالیٰ اعلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۳۶ تا ۳۷

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم درود شریف کے ایک صیغہ بلیغہ میں فرماتے ہیں:۔

اجعل شرائف صلاتك ونوامی برکاتك ورافة تحننك علی محمد عبدك ورسولك الخاتم لما سبق والفاتح لما اغلق، الٰہی اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جزاء اللہ عدوہ ۴۱

امام اجل فقیہ محدث ابو اللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں:۔

حدثنا ابوبکر محمد بن احمد ثنا ابو عمر ان حدثنا عبد الرحمن ثنا داؤد ثنا عباس بن الکثیر عن عبد خیر علی بن طالب رضی الله تعالیٰ عنه، جب سورۃ "اذا جاء نصر الله" حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وصال میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے، پنجشنبہ کا دن تھا منبر پر جلوس فرمایا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کردو، لوگو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو، یہ آواز سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع

ہوئے گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیئے یہاں تک کہ کواریاں پردے سے نکل آئیں حدیہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو، پھر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر حمد وثنائے الٰہی بجالائے، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر درود بھیجی پھر ارشاد ہوا۔

انا محمد بن عبدالله بن عبد المطلب بن هاشم العربی الحرمی المکی لا نبی بعدی الحدیث، میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم ومکہ معظمہ ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہذا مختصر۔

اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دھوم ہے۔ زمین و آسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ خوشی وشادمانی ہے کہ درودیوار سے ٹپکی پڑتی ہے، مدینہ کے ایک ایک بچہ کا دمکتا چہرہ انار دانہ ہو رہا ہے، باچھیں کھلی جاتی ہیں، دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے، سینوں پر جامے تنگ، جاموں میں قبائے گل کا رنگ، نور ہے جھما جھم برس رہا ہے، فرش سے عرش تک نور کا بقعہ بنا ہے، پردہ نشیں کنواریاں شوق دیدار محبوب کردگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا لله داع

بنی نجار کی لڑکیاں کوچے کوچے محو نغمہ سرائی ہیں کہ۔

نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمد من جار۔

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے، مجلس آخری وصیت ہے، مجمع تو آج بھی وہی ہے بچوں سے بوڑھوں تک مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیئے ہیں، دل کمھلائے، چہرے مرجھائے، دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے، آسمان پژمردہ، زمین افسردہ، جدھر دیکھو سناٹے کا عالم،

اتنا ازدحام اور ہو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت ویاس کے ساتھ جائیں، اور ضعف نومیدی سے ہلکان ہو کر بیخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں، فرط ادب سے لب بند، مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند۔

كنت السواد لناظرى
فعمى عليك الناظر
من شاء بعدك فليمت
فعليك كنت احاذر

اللہ کا محبوب، امت کا راعی، کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شان رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج امنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی، جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا احسن الوجوہ انجام کو پہونچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔

یہاں بیس تیس ہی سال میں بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز وغلام جوق جوق آرہے ہیں جگہ بار بار تنگ ہوتی جاتی ہے۔ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو۔ آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہولیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے بعد حمد و صلوۃ اپنے نسب و نام و قوم مقام و فضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا وہی دعوت عامہ وہی مجمع تام وہی منبر و قیام وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام، مجلس میلاد اور کس شی کا نام مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے سے کام۔

ربنا الرحمن المستعان و به الاعتصام و عليه التكلان۔

جزاء اللہ عدوہ ۶۹ تا ۷۲

سنن بیہقی میں حدیث طویل حضرت ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں بدلنے سے پہلے ستر بار فرماتے، سبحان الله وبحمده و استغفر الله ان الله توابا۔

پھر فرماتے یہ ستر سات سو کے برابر ہیں، نرا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو سے

زیادہ گناہ کرے یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے، من جاء بالحسنة فله عشر امثالها، تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم بدی کو محو کرتی ہے، ان الحسنات یذھبن السیات، تو اس کے پڑھنے والے کی نیکیاں ہی غالب رہیں مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا، وحسبنا الله ونعم الوکیل ۔

پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے کسی نے کچھ دیکھا ہے؟ ابن زمل نے عرض کی: یارسول اللہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے، فرمایا: بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو، ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر برا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ انہوں نے عرض کی: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر بیچ شارع عام میں چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا، اس کا لہلہاتا سبزہ چمک رہا ہے، شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے، پہلا ہجوم آیا جب اس سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے، ادھر ادھر اصلا نہ پھرے، اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا۔ پھر دوسرا ہلا آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، جب سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی راہ بھر چلے مگر کوئی کوئی اس چراگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے ایک مٹھا لے لیا، پھر روانہ ہوئے۔ پھر عام ازدحام آیا جب یہ سبزہ زار پر پہونچے تکبیر کہی اور بولے: یہ منزل سب سے اچھی ہے، یہ ادھر ادھر پڑ گئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب سے اونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خورد لاغر ناقہ ہے، حضور اس کے پیچھے تشریف لیجاتے ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ راہ نرم و وسیع ہدایت ہے، جس پر میں تمہیں لایا اور تم اس پر قائم ہو، اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے، میں اور میرے صحابہ چلے گئے کہ دنیا سے اصلا علاقہ نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہوا اور نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا، پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مٹھا لیا اور نجات پا گئے پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں داہنے بائیں پڑ گئے، تو انا للہ وانا الیہ راجعون، اور اے ابن زمل تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے

کا منبر جس کے درجۂ اعلی پر مجھے دیکھا یہ جہاں ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں، واما الناقة التی رأیت ورایتنی اتبعها فهی الساعة علینا تقوم لانبی بعدی ولا امة بعد امتی، اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت، صلی اللہ علیك وعلی امتك اجمعین وبارك وسلم وآخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین ۔

جزّ اللہ عدوہ، ۷۷

* * *

۱۲۔ ولادت، بعثت، وصال

(۱) حمل مبارک وولادت مبارکہ

۳۳۸۹۔ **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال: حمل برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی عاشوراء المحرم وولد یوم الاثنین ثنتی عشرة من رمضان۔

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حمل مبارک عاشورۂ محرم میں ہوا، اور ولادت ۱۲/ رمضان المبارک بروز پیر ہوئی۔ ۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: فیه مسیب بن شریك ضعیف جدا۔ اور صحیح یہ ہے کہ ماہ حج کی بارہویں تاریخ۔ ھکذا صححه فی المدارج۔

اس کی مؤید ہے حدیث ابن سعد وابن عساکر، کہ زن خثعمیہ نے حضرت عبداللہ کو اپنی طرف بلایا، رمی جمار کا عذر فرمایا، بعد رمی حضرت آمنہ سے مقاربت کی اور حمل اقدس مستقر ہوا، پھر خثعمیہ نے دیکھ کر کہا: کیا ہم بستری کی؟ فرمایا: ہاں، کہا: وہ نور کہ میں نے آپ کی پیشانی سے آسمان تک بلند دیکھا تھا نہ رہا، آمنہ کو مژدہ دیجئے کہ ان کے حمل میں افضل اہل زمین ہے۔

ظاہر ہے کہ رمی جمار نہیں ہوتی مگر حج میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۴۴/۱۲

(۲) حضور پیر کے دن پیدا ہوئے

۳۳۹۰۔ **عن** ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: صوم الاثنین والخمیس؟ قال: ذاك یوم ولدت فیه وانزل علی فیه۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۳۸۹۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆

۳۳۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۷/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۳/۶

نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھو، کہ اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ ۱۲م　فتاوی رضویہ　۲۵/۱۲

(۳) حضور کی بعثت قیامت کے قریب ہوئی

۳۳۹۱۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالى عنه قال؛ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بعثت انا والساعة كهاتين۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے قریب مبعوث ہوا۔ ۱۲م

(۴) حضور اور حضرت عیسی کے درمیان کوئی نبی نہیں

۳۳۹۲۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انا اولى الناس بعيسى بن مريم عليهما الصلوة والسلام فى الدنيا والآخرة، ليس بينى وبينه نبى۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ عیسی ابن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کا قریبی ولی ہوں۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔　فتاوی رضویہ　۳۷/۱۲

(۵) حالات وصال اقدس

۳۳۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما ثقل النبى صلى الله

۳۳۹۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، ۱۳۱/۸ ☆
الصحيح لمسلم، فتن، ۱۳۵ ☆
الجامع للترمذى، ۲۲۲٤ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲٤/۳ ☆ السنن الكبرىٰ للبيهقى، ۲۰٦/۳
۳۳۹۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب واذكر فى الكتاب مريم، ٤۹۰/۱
الصحيح لمسلم، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۹/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱٦۲/۱
۳۳۹۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب مرض النبى ﷺ ووفاته، ٦٤۱/۲
الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، ۸۳/۲ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱٤۹/۸

تعالیٰ علیه وسلم وجعل يتغشاه الكرب فقالت فاطمة الزهراء رضی الله تعالیٰ عنها : واكرب اباه ! فقال : ليس على ابيك كرب بعد اليوم ، فلما مات ، قالت : يا ابتاه ! اجاب ربا دعاه ، يا ابتاه ! من جنة الفردوس ماواه ، يا ابتاه ! الى جبرئيل ننعاه ، فلما دفن قالت فاطمة الزهراء : يا انس ! اطابت انفسكم ان تحثوا على رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم التراب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرض سے گرانی ہوئی، بے چینی نے غلبہ کیا، حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: ہائے میرے باپ کی بے چینی! سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد تیرے باپ پر کبھی کسی قسم کی بے چینی نہیں، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا، حضرت بتول زہراء نے کہا: اے میرے باپ! اللہ کے بلانے پر تشریف لے گئے، اے باپ میرے! وہ کہ فردوس کے باغ میں جنکا ٹھکانا ہے، اے باپ میرے! ہم ان کے انتقال کی مصیبت جبریل سے بیان کرتے ہیں، جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفن کر چکے حضرت بتول زہراء نے فرمایا: اے انس! تمہارے دلوں نے کیونکر گوارہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو خاک میں پنہاں کرو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کلمات نہ صیحہ وفریاد کے طور پر کہے، نہ ان میں کوئی غلطی، نہ بے تحقیق وصف بیان فرمایا، نہ کوئی کلمہ شکایت رب العزت وناراضی قضائے الٰہی پر دال تھا، لہذا اس میں کوئی وجہ ممانعت نہیں۔ اس سے جواز نوحہ ثابت نہ کرے گا مگر جاہل، واللہ الهادی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۴

۳۳۹۴۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالیٰ عنها قالت : انه صلى الله تعالیٰ علیه وسلم : لما دخل بيتي واشتد وجعه قال : اهريقوا على من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن ، لعلى اعهد الى الناس۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور

۳۳۹۴۔ الجامع الصحيح للبخاري، ۲/۸۵۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۵۱

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے حجرہ اقدس میں تشریف لائے اور مرض نے شدت اختیار کی تو فرمایا: مجھ پر سات مشک پانی بہاؤ جن کا منہ نہ باندھا گیا ہو۔ تاکہ لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۷۵

(۶) تاریخ وصال اقدس

٣٣٩٥۔ **عن** عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھه الکریم: مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من ربیع الاول۔

حضرت عمر بن علی اوسط زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال اقدس ۱۲/ ربیع الاول شریف کو ہوا۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۲۷

٣٣٩٦۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: حیاتی خیرلکم وموتی خیرلکم، اما حیاتی فاحدث لکم، واماموتی فتعرض علی اعمالکم عشیة الاثنین والخمیس۔ فما کان من عمل صالح حمدت اللہ علیه، وما کان من عمل سیئ استغفرت لکم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری حیات اقدس اور وصال مبارک دونوں تمہارے لئے خیر ہیں، حیات اس لئے کہ میں تمہیں اچھی باتیں بتاتا ہوں، اور وصال اس لئے کہ مجھ پر تمہارے اعمال پیر اور جمعرات کی شب میں پیش ہوتے رہینگے، اگر اچھے اعمال ہونگے تو ان پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کروں گا، اور اعمال بد ہونگے تو مغفرت کی دعا کروں گا۔ ۱۲م

٣٣٩٧۔ **عن** بکربن عبد اللہ المزنی التابعی الثقة رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: حیاتی خیرلکم، تحدثون ویحدث

٣٣٩٥۔ الطبقات الکبری لا بن سعد، ☆

٣٣٩٦۔ الکامل لا بن عدی، ٧٦/٢ ☆

٣٣٩٧۔ البدایة والنہایة لا بن کثیر، ٢٧٥/٥ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٤٣٢/١

المطالب لعالیة لا بن حصر، ٣٨٥٣، ☆ کنز العمال للمتقی ٣١٩٠٣، ٤٠٧/١٢

لكم ،فاذا انامت كانت وفاتي خيرالكم ،تعرض على اعمالكم ،فاذا رأيت خيرا حمدت الله ،وان رأيت شرا استغفرت الله لكم ۔

حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری حیات اقدس تمہارے لئے خیر ہے کہ تم دین کی باتیں پوچھتے ہو اور تمہیں اسکا جواب ملتا ہے، جب میرا وصال ہوگا تو وہ بھی تمہارے لئے خیر ہوگا، کہ مجھ پر تمہارے اعمال پیش ہونگے، میں اچھے اعمال دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا، اور برے اعمال ہونگے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کروں گا۔ ۱۲م

النیرۃ الوضیہ ۲۹

* * *

* * *

* * *

۱۳۔ اخلاق، شمائل، تبرکات

(۱) خوشبو کا استعمال حضور کو پسند تھا

۳۳۹۸۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حبب الی من دنیا کم ثلثة ، النساء ، والطیب ، وجعلت قرة عینی فی الصلوة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری دنیا میں سے تین چیزوں کی محبت میرے دل میں ڈالی گئی، نکاح، خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۹۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایرد الطیب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کی چیز رد نہ فرماتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۲۲۶/۹

۳۳۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۲۸/۳ ☆ المستدرك للحاکم، ۱۶۰/۲
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۱۶/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۱۱/۵
الکامل لابن عدی، ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۴۰۵/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۲/۳ ☆ الشفا للقاضی، ۱۹۴/۱
کنز العمال للمتقی ۱۸۹۱۳، ۲۸۸/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰/۲
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲۶۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۵۶/۵
التفسیر للقرطبی، ۱۴/۲ ☆ الاسرار المرفوعه للقاری، ۱۷۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۳/۲ ☆

۳۳۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری باب مال یعرض الهدیة، ۳۵۱/۱
الجامع الصحیح للبخاری، ☆ باب ماجاء فی کراهیة رد الطیب، ۱۰۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۳/۳ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۲/۱
شرح السنة للبغوی، ۸۷/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۹، ۱۲۲/۷
فتح الباری لابن حجر، ۲۰۹/۵ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۴۶/۹
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱۷۵/۱ ☆

٣٤٠٠۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من عرض علیہ ریحان فلایردہ ، فانہ خفیف المحمل طیب الریح ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو خوشبودار نباتات یا پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کہ اسکا بوجھ ہلکا اور بو اچھی۔ ھادی الناس ۳۷

(۲) حضور کی سادہ زندگی

٣٤٠١۔ **عن** عروۃ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لی : واللہ یاابن اختی ! انا کنا لننظر الی الھلال ثم الھلال ثلثۃ اھلۃ فی شھرین وما اوقد فی ابیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نار ، قلت : یاخالۃ ! فما کان یعیشکم ؟ قالت : الاسود ان التمر والماء۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! خدا کی قسم! ہم ایک ہلال دیکھتے، پھر دوسرا پھر تیسرا، دو مہینوں میں تین چاند اور کاشانہائے نبوت میں آگ روشن نہ ہوتی، میں نے عرض کی: اے خالہ جان! پھر اہلبیت کرام مہینوں کیا کھاتے تھے، فرمایا: بس دو سیاہ چیزیں۔ چھوارے اور پانی۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۴۳

(۳) حضور اچھے اخلاق کی تعلیم کے لئے مبعوث ہوئے

٣٤٠٢۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ۔

٣٤٠٠۔ الصحیح لمسلم، باب استعمال المسک، ٢٣٩/٢
شرح السنۃ للبغوی، ٨٨/١٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٦٨٣١، ٥٢٤/٦
٣٤٠١۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الھبۃ، ٢٤٩/١
٣٤٠٢۔ السنن الکبری للبیھقی، ١٩٢/١٠ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ١٧١/٦
المغنی للعراقی، ١٥٥/٢ ☆ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ٤١/٦
الجامع الصغیر للسیوطی، ١٥٥/١ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٢٤٤/١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا۔ تجلی الیقین ۳۰

(۴) حضور نے بطور تحدیث نعمت اپنے نسب پر فخر فرمایا

۳۴۰۳۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول: انا النبی لا کذب، انا ابن عبد المطلب۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگ حنین کے دن ارشاد فرماتے جاتے: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا۔

۳۴۰۴۔ **عن** شیبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقول: قدماھا، انا النبی لا کذب، وانا ابن عبد المطلب۔

حضرت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے تھے: اسے بڑھنے دو، میں ہوں نبی صریح حق پر، میں ہوں عبدالمطلب کا پسر۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغلۂ شریفہ کی لگام مضبوط تھامے ہیں کہ بڑھ نہ جائے اور حضور فرمارہے ہیں: انا النبی الحدیث۔

دوسری حدیث میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم لگام روکے ہیں اور

۳۴۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من قال خذھا و انا ابن فلان، ۴۲۷/۱

الصحیح لمسلم، کتاب الجہاد، ۱۰۰/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۰/۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱۵۵/۹

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۸۹/۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۱۳۲/۷

المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۲۵/۳

مجمع الزوائد للہیثمی، ۲۸۹/۱ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۴۸۹/۶

البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۶۹/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۵۲۷/۸

۳۴۰۴۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۸۹/۱ ☆

حضرت عباس دیکھی تھامے اور حضور فرمارہے ہیں: قدماها الحدیث۔

٣٤٠٥ـ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقول: انا النبی لا کذب، انا ابن عبد المطلب، اللهم انصر نصرك۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فرماتے جاتے تھے: میں ہوں نبی برحق سچا، میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا، الٰہی اپنی مدد نازل فرما۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پھر ایک مٹھی خاک دست پاک میں لیکر کافروں کی طرف پھینکی اور فرمایا: شاهت الوجوہ۔ بگڑ گئے چہرے، وہ خاک ان ہزاروں کافروں پر ایک ایک کی آنکھ میں پہونچی اور سب کے منہ پھر گئے۔ ان میں جو مشرف باسلام ہوئے وہ بیان فرماتے ہیں: جس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں ہماری طرف پھینکی تھیں ہمیں یہ نظر آیا کہ آسمان سے زمین تک تانبے کی دیوار قائم ہے اور اس پر سے پہاڑ ہم پر لڑھکائے گئے۔ سوا بھاگنے کے کچھ نہ بن آئی۔ وصلی اللہ علی الحق المبین سید المنصورین واله وبارك وسلم۔

اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا:۔

٣٤٠٦ـ **عن** سیابة بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقول: انا النبی لا کذب، انا ابن العواتك من سلیم۔

حضرت سیابہ بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بیبیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ تھا۔

٣٤٠٥ـ المصنف لابن ابی شیبة، ٨/٥٢٧ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٦/١٦٠

٣٤٠٦ـ تاریخ دمشق لابن عساکر، ١/٢٨٩ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٧/٢٠١

مجمع الزوائد للهیثمی، ٨/٢١٩ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ٤/٣٢٨

٣٤١ـ کنز العمال للمتقی، ٣١٨٧٤، ١١/٤٠٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/١٦٠

السنن لسعید بن المنصور، ٢٨٤٠ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ١٥٦٩

٣٤٠٧۔ **عن** قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقول: انا النبی لا کذب، انا ابن عبد المطلب انا ابن العواتك۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبد المطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بیبیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ ہے۔

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی صاحب تیسیر، امام مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس، جوہری صاحب صحاح اور صنعانی وغیرھم نے کہا: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدات میں نو بیبیوں کا نام عاتکہ تھا، ابن بری نے کہا: وہ بارہ بیبیاں عاتکہ نام کی تھیں، تین سلمیات یعنی قبیلہ بنی سلیم سے اور دو قرشیات، دو عدوانیات اور ایک ایک کنانیہ اسدیہ، ھذلیہ، قضاعیہ، ازویہ، ذکرہ فی تاج العروس۔

ابو عبد اللہ عدوی نے کہا: وہ بیبیاں چودہ تھیں، تین قرشیات، چار سلمیات، دو عدوانیات، اور ایک ایک ھذلیہ، قحطانیہ، قضاعیہ ثقفیہ، اسدیہ بنو اسد خزیمہ سے۔ اوردہ الامام الجلال السیوطی فی الجامع الکبیر۔

اور ظاہر ہے کہ قلیل نافی کثیر نہیں، حدیث آئندہ میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مقام مدح و فضائل کریمہ میں اکیس پشت تک اپنا نسب نامہ ارشاد کر کے فرمایا: میں سب سے نسب میں افضل، باپ میں افضل، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ١١/١٦٠

٣٤٠٨۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر

٣٤٠٧۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٦٠/٠

٣٤٠٨۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٢١٠/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٩٤/٣

کنز العمال للمتقی، ٣١٨٦٧، ٤٠١/١١ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٢٧٤/١

بن كنانة بن مدركه بن الياس بن نزار بن معد بن عدنان ،ماافترق الناس فرقتين الا جعلنى الله فى خير هما فاخرجت من بين ابوى فلم يصبنى شئ من عهد الجاهلية، وخرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم حتى انتهيت الى ابى وامى ، فانا خير كم نفسا وخير كم ابا ، وفى لفظ ،فانا خير كم نسبا وخير كم ابا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ہوں، یونہی اکیس پشت تک نسب نامہ مبارک بیان کر کے فرمایا: کبھی لوگ دو گروہ نہ ہوئے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر گروہ میں کیا۔ میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہونچی، اور میں خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا آدم سے لیکر اپنے والد تک، تو میرا نفس کریم تم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے آباء سے بہتر۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں اول تو نفی عام فرمائی کہ عہد جاہلیت کی بات نے نسب اقدس میں کبھی راہ نہ پائی، یہ خود دلیل کافی، اور امر جاہلیت کو خصوص زنا پر محمول کرنا ایک تو تخصیص بلا مخصص، دوسرے لغو کہ نفی زنا صراحۃ اس کے متصل مذکور۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۱

٣٤٠٩۔ **عن** الاشعث بن قيس الكندى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : نحن بنو النضر بن كنانة لانتقفى من ابينا ۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں، ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدا نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۰

﴿۵﴾ حضور صحابہ کرام کے پیچھے چلتے تھے

٣٤١٠۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ما رأيت رسول الله

٣٤٠٩۔ السنن لابن ماجه، باب من نفى رجلا من قبيلة، ١٩١/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢١١/٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٧٢٦/٢
تاريخ بغداد للخطيب، ١٢٨/٧ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٢٧٩/١
٣٤١٠۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٦٥/٢ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یطأعقبہ رجلان ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے کبھی دو آدمیوں کو بھی چلتے نہ دیکھا۔

۳۴۱۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مشی مشی اصحابہ امامہ وترکوا ظھرہ للملائکۃ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب راہ میں چلتے تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آگے چلتے اور پشت مبارک فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔۱۲م

۳۴۱۲۔ **عن** امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : مر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی یوم شدید الحر نحو بقیع الغرقد وکان الناس یمشون خلفہ ،فلما سمع صوت النعال وقر ذلک فی نفسہ فجلس حتی قدمھم امامہ لئلا یقع فی نفسہ شئ من الکبر ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخت دھوپ میں جنت البقیع تشریف لے گئے، اس وقت لوگ حضور کے پیچھے چل رہے تھے، جب حضور نے جوتوں کی آواز سنی تو گراں بار خاطر ہوا، لہذا تشریف فرما ہوگئے یہاں تک کہ صحابۂ کرام کو آگے کیا کہ کہیں دل میں غرور نہ پیدا ہو۔۱۲م

مجموعہ رسائل نور وسایہ ۹۲

(۶) حضور کا مشورہ کرنا سنت قائم کرنے کے لئے تھا

۳۴۱۳۔ **عن** الحسن بن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قد علم اللہ انہ مابہ الیھم حاجۃ ،ولکن اراد ان یستن بہ من بعدہ ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے رسول کو امت کے

۳۴۱۱۔ السنن لابن ماجہ، باب من کرہ ان یوطأ عقبہ، ۱/۲۲

۳۴۱۲۔ السنن لابن ماجہ، باب من کرہ ان یوطأ عقبہ، ۱/۲۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۳۲ ☆

۳۴۱۳۔ الدر المنثور للسیوطی، شاورھم فی الامر،

مشورہ کی حاجت نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے بعد کے لوگوں کے لئے سنت رسول قائم کرنے کا ارادہ فرمایا، اس لئے اپنے رسول کو امت یعنی صحابۂ کرام سے مشورہ کا حکم دیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے علماء کرام نے ہر حاکم ذی رائے کے لئے اس کے عموم کی تصریح کی کہ مشورہ کرے پھر عمل اپنی ہی رائے پر کرے اگرچہ سب رائے دہندگان کے خلاف ہو، یعنی جبکہ مشورہ سے اپنی رائے کی غلطی ظاہر نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو محتاج مشورہ نہیں بلکہ ہر امر میں اپنے رب کے سوا جہان سے غنی و بے نیاز ہیں، حضور کا مشورہ فرمانا غلاموں کے اعزاز بڑھانے اور انہیں طریقۂ اجتہاد سکھانے اور امت کے لئے سنت قائم فرمانے کے لئے تھا۔ امت کے لئے فائدۂ مشورہ یہ ہے کہ تلاحق انظار وافکار سے بارہا وہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ صاحب رائے کی نظر میں نہ تھی۔ فتاوی رضویہ ۷/۴۸۱

(۷) حضور مومنوں کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں

۳۴۱۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: انا اولی بالمومنین من انفسهم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مومنوں کا ان کی جانوں سے زیادہ حقدار ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳

(۸) حضور کا جود و کرم

۳۴۱۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: غزوت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتلاحق بی وتحتی ناضح لی قد اعیا ولا یکا دیسیر،

۳۴۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ من ترک مالا فلاهله، ۲/۹۹۷
الصحیح لمسلم، کتاب الفرائض، ۲/۳۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی المدیون، ۱/۱۲۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۹۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۶/۲۰۱
کنز العمال للمتقی، ۳۰۴۰۸، ۱۱/۱۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۲۱۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۶۰۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۱۸۲
۳۴۱۵۔ الصحیح لمسلم، باب بیع البعیر واستثناء رکوبه، ۲/۲۹

قال : فقال لی : مالبعيرك ،قال : قلت : عليل ،قال : فتخلف رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فزجره ودعاله ،فما زال بين يدی الابل قدامها يسير، فقال لی : كيف تری بعيرك ، قال : قلت : بخير قد اصابته بركتك ،قال : افتبيعنيه فاستحييت ولم يكن لی ناضح غيره ،قال : فقلت : نعم ، فبعته اياه على ان لی فقار على ظهره حتی ابلغ المدينه ۔قال : فلما قدم رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم المدينة غدوت اليه بالبعير فاعطانی ثمنه ورده علی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا، میرے پاس جب سرکار تشریف لائے تو میں ایک ایسے اونٹ پر سوار تھا جو پانی لاد کر لانے کے سبب تھک گیا تھا، سرکار نے ارشاد فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے، میں نے عرض کی: بیمار ہے، یہ سنکر حضور پیچھے ہٹے اور اس کو ہانکا اور دعا فرمائی، پھر تمام اونٹوں کے آگے چلنے لگا، سرکار نے فرمایا: اے جابر! اب تم اپنے اونٹ کو کیسا دیکھ رہے ہو؟ عرض کی: آپکی دعا کی برکت سے بہت اچھا ہو گیا، فرمایا: کیا تم اس کو میرے ہاتھ بیچو گے؟ میں یہ سنکر شرمندہ ہوا کہ میرے پاس کھیتی سیراب کرنے کے لئے اس اونٹ کے علاوہ کوئی دوسرا اونٹ نہ تھا، پھر میں نے کہدیا ہاں، اور میں نے اس کو اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ شریف تک میں اس پر سوار رہونگا، جب سرکار مدینہ تشریف لائے تو میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ لیکر حاضر ہوا، سرکار نے مجھے قیمت عطا فرمائی اور اونٹ بھی عنایت فرمایا۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک جائز ہے کہ بائع کوئی چیز بیچے اور اس مجلس خواہ دوسری مجلس میں کل ثمن یا بعض مشتری کو معاف کر دے، اس معافی کے سبب وہ عقد عقد بیع ہی رہے گا اور اسی کے احکام اس پر جاری ہونگے، ابراء کے سبب ہبہ ٹھہر کر احکام ہبہ کا محل نہیں قرار پا سکتا، کیونکہ ہبہ یا ابراء جو کچھ ہوا ثمن کا ہوا نہ اس مبیع کا۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ بائع نے ثمن مشتری کے لئے معاف کیا ہو۔ اور لفظ ثمن خود تحقق بیع کو مقتضی ہے کہ اگر وہ بیع نہ تھی تو یہ ثمن کا ہے کا تھا جو معاف کیا گیا، دیکھو مندرجہ بالا حدیث سے ثابت کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ خریدا پھر قیمت بھی عطا فرمائی اور اونٹ بھی نہ لیا، یونہی بائع کو روا ہے کہ مبیع سپرد کر دے اور ثمن بھی نہ لے

(۹) حضور کو حلوہ اور شہد پسند تھا

٣٤١٦ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يحب الحلوى والعسل ـ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلوہ اور شہد پسند فرماتے تھے۔ فتاوی رضویہ جدید /۶۳۰

(۱۰) حضور کے زمانہ میں گھروں میں چراغ نہ تھے

٣٤١٧ـ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنت انام بين يدى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ورجلاى فى قبلته ،فاذا سجد غمزنى فقبضت رجلى ،فاذا قام بسطتها ،قالت: والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی اور میرے دونوں پاؤں حضور کے قبلہ کی طرف پھیلے رہتے، جب نماز کا سجدہ فرماتے تو مجھے اشارہ کر دیتے اور میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی، جب حضور قیام فرماتے تو میں پھر اپنے پاؤں پھیلا لیتی، فرماتی ہیں: اس زمانہ میں گھروں میں چراغ نہ تھے۔ ۱۲م

(۱۱) حضور کے تبرکات

٣٤١٨ـ **عن** اسماء بنت ابى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما انها اخرجت جبة طيالسية كسروانية ،لها لبنة ديباج ، وفرجيها مكفوفين بالديباج وقالت : هذه جبة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كانت عند عائشة رضى الله تعالىٰ عنها ، فلما قبضت قبضتها ،وكان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يلبسها ،فنحن نغسلها للمرضى نستشفى بها ـ

حضرت اسماء بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک اونی جبہ کسروانی ساخت

٣٤١٦ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب الحلوى والعلى، ٨١٧/٢

٣٤١٧ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب التطوع خلف المرأة ٧٣/١

٣٤١٨ـ الصحيح لمسلم، باب تحريم استعمال اناء الذهب الخ، ١٩٠/٢

نکالا، اس کی پلیٹ ریشمی تھی، دونوں چاکوں پر ریشمی کام تھا، فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک ہے، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا، آپکے انتقال کے بعد میں نے لے لیا، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے، اب ہم اسے دھو دھو کر مریضوں کو پلاتے اور اس سے شفا پاتے ہیں۔

٣٤١٩۔ **عن** عثمان بن عبد الله بن مواهب رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخلت علی ام المومنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها فاخرجت الینا شعرا من شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مواہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی ہمیں زیارت کرائی، اس پر خضاب کا اثر تھا۔

٣٤٢٠۔ **عن** ابی بردة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اخرجت الینا ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها کساء ملبدا وازارا غلیظا، فقالت: قبض روح رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی هذین۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک رضائی یا کمبل اور ایک موٹا تہبند نکال کر ہمیں دکھایا اور فرمایا: وقت وصال اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ دو کپڑے تھے۔

٣٤٢١۔ **عن** عیسی بن ملهان رضی الله تعالیٰ عنه قال: اخرج الینا انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه نعلین لهما قبالان، فقال ثابت البنانی رضی الله تعالیٰ عنه: هذا نعل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

٣٤١٩۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکرون فی الشیب، ٨٧٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٩٦/٦ ☆
٣٤٢٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاکسیة والخمائص، ٨٦٥/٢
الصحیح لمسلم، باب التواضع فی اللباس والاقتصار علی الغلیظ، ١٩٤/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٢١/٦ ☆
٣٤٢١۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب اللباس، ٨٧٦/٢

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو نعل مبارک ہمارے پاس لائے کہ ہر ایک میں بندش کے دو تسمے تھے، ان کے شاگرد رشید حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعل مقدس ہے۔

۳۴۲۲۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دعا بالحلاق وناول الحالق شقه الايمن فحلقه ، ثم دعا ابا طلحة الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه فاعطاه اياه ، ثم ناول الشق الايسر فقال: احلق فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال : اقسمه بين الناس ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجام کو بلا کر سر مبارک کے داھنی جانب کے بال مونڈنے کا حکم فرمایا، پھر حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر وہ سب بال انہیں عطا فرمادیئے، پھر بائیں جانب کے بالوں کا حکم فرمایا اور وہ ابوطلحہ کو دیئے کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کردو۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ چند احادیث صحیحین سے لکھدیں، اور یہ ان احادیث میں کثرت اور اقوال ائمہ کا تواتر بشدت اور مسئلہ خود واضح، اور اسکا انکار جہل فاضح ہے۔ لہذا صرف ایک عبارت شفا شریف پر اقتصار کریں۔ فرماتے ہیں۔

ومن اعظامه واكباره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اعظام جميع اسبابه وما لمسه اوعرف به ، وكانت فى قلنسوة خالد بن الوليد رضى الله تعالىٰ عنه شعرات من شعره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسقطت قلنسوته فى بعض حروبه فشد عليها شدة انكر عليه اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كثرة من قتل فيها فقال : لم افعلها بسبب القلنسوة بل لما تضمنته من شعره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لئلا تسلب بركتها وتقع فى ايدى المشركين ، ورأى ابن عمر رضى

۳۴۲۲۔ الصحيح لمسلم، باب بيان ان السنة بعد النحر ان يرى، ۴۲۱/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء باى الراس يبدأ فى الحلق، ۱۱۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۴/۱ ☆

الله تعالیٰ عنهما واضعا یده علی مقعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من المنبر ثم وضعها علی وجهه۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا ایک جزیہ بھی ہے کہ جس چیز کو حضور سے کچھ علاقہ ہو، حضور کی طرف منسوب ہو، حضور نے اسے چھوا ہو، یا حضور کے نام پاک سے پہچانی جاتی ہو اس سب کی تعظیم کی جائے، حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی میں موئے مبارک تھے کسی لڑائی میں وہ ٹوپی گر گئی، خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے ایسا شدید حملہ فرمایا جس پر اور صحابۂ کرام نے انکار کیا، اس لئے کہ اس شدید وسخت حملہ میں بہت مسلمان کام آئے، خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا یہ حملہ ٹوپی کے لئے نہ تھا، بلکہ موئے مبارک کے لئے تھا کہ مبادا اس کی برکت میرے پاس نہ رہے اور وہ کافروں کے ہاتھ لگیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا گیا کہ منبر اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو جگہ جلوس اقدس کی تھی اسے ہاتھ سے مس کر کے وہ ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لیتے۔

اللهم ارزقنا حب حبیبك وحسن الادب معه ومع اولیاء ك آمین، صلی الله تعالیٰ علیه وبارك وسلم وعلیهم اجمعین۔ بدرالانوار ۷

۳۴۲۳۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی الغداة جاء خدم المدینة بآنیتهم فیها الماء، فمایوتی باناء الاغمس یده فیه، وربماجاء ه فی الغداة الباردة فیغمس یده فیها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو مدینے شریف کے خدام برتنوں میں پانی لیکر حاضر ہوتے، ہر برتن میں حضور اپنا دست اقدس ڈبوتے، بسا اوقات سردیوں کے زمانہ میں بھی ایسا ہوتا اور حضور ان ٹھنڈے پانیوں میں بھی اپنا مبارک ہاتھ ڈالتے۔ ۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آثار بزرگاں سے برکت کا انکار آفتاب روشن کا انکار ہے جب حضور کے آثار شریفہ سے تبرک تسلیم تو پر ظاہر کہ اولیاء علماء حضور کے ورثہ ہیں تو ان کے آثار میں برکت کیوں نہ ہوگی

۳۴۲۳۔ الصحیح لمسلم، باب قربة ﷺ من الناس وتبرکهم به وتواضعه معهم، ۲۵۶/۲

کہ آخر وارث برکات ووارث ایراث برکات ہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر چند عبارات ائمہ وعلماء حاضر کرتا ہے، امام اجل ابوزکریا نووی شرح صحیح مسلم میں زیر حدیث عتبان بن مالک۔

انی احب ان تاتینی وتصلی فی منزلی فاتخذہ مصلی۔

فرماتے ہیں:۔

فی ھذا الحدیث انواع من العلم وفیہ التبرک بآثار الصالحین، وفیہ زیارۃ العلماء والصلحاء الکبار واتباعھم وتبریکھم ایاھم۔

اس حدیث میں بہت علوم پوشیدہ ہیں، اس میں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز بھی ہے اور اس میں علماء صلحاء کی زیارت کو جانا اور ان سے برکت لینے کی ترغیب بھی ہے۔

اسی میں زیر حدیث ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

فخرج بلال بوضوئہ فمن نائل وناضح، فرمایا:۔

فیہ التبرک بآثار الصالحین واستعمال فضل طھورھم وطعامھم وشرابھم ولباسھم۔

اس حدیث میں نیکوں کے آثار سے برکت حاصل کرنے پر دلیل ہے، نیز ان کی طہارت کے بچے ہوئے پانی، اور ان کے بچے ہوئے کھانے اور پانی اور لباس کے استعمال کرنے کی عظمت کا ثبوت بھی ہے۔

اسی میں حدیث مذکور کے تحت فرماتے ہیں۔

فیہ التبرک بآثار الصالحین۔

اس طرح کی صدہا عبارات ہیں جنکے حصر واستقصاء میں محل طمع نہیں، یہ سب ایک طرف، فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ حدیث صحیح سے ثابت کرے کہ خود حضور پرنور سید یوم النشور افضل صلوات اللہ تعالیٰ واجل تسلیماتہ علیہ وعلی آلہ وذریاتہ آثار مسلمین سے تبرک فرماتے۔ وللہ الحجۃ البالغۃ۔

۳۴۲۴۔ عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یبعث الی المطاهر فیؤتی بالماء فیشربه یرجو به برکة ایدی المسلمین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کی طہارت گاہوں مثل حوض وغیرہ سے جہاں اہل اسلام وضو کیا کرتے، پانی منگا کر نوش فرماتے اور اس سے مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت لینا چاہتے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں، پھر علامہ علی بن احمد عزیزی سراج المنیر شروح جامع صغیر میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: باسناد صحیح۔

علامہ محمد حفنی اپنی تعلیقات علی الجامع میں فرماتے ہیں:۔

یرجوبه برکة الخ لانهم محبوبون لله تعالیٰ بدلیل ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیہ آب وضوئے مسلمین میں اس وجہ سے امید برکت رکھتے کہ وہ محبوبان خدا ہیں، قرآن عظیم میں فرمایا: بیشک اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے طہارت والوں کو۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اعلیٰ واجل واکبر، یہ حضور پرنور سید المبارکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جنکی خاک نعلین پاک تمام جہان کے لئے تبرک دل وجان وسرمہ چشم دین وایمان ہے، وہ اس پانی کو جس میں مسلمانوں کے ہاتھ دھلے تبرک ٹھرائیں اور اسے منگا کر بغرض حصول برکت نوش فرمائیں حالانکہ واللہ! مسلمانوں کے دست وزبان، دل وجان میں جو برکتیں ہیں سب انہیں نے عطا فرمائیں، انہیں کی نعلین پاک کے صدقے میں ہاتھ آئیں، یہ سب تعلیم امت وتنبیہ مشغولان خواب غفلت کے لئے تھا کہ یوں نہ سمجھیں تو اپنے مولی وآقا صلی اللہ

۳۴۲۴۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۸/۲۰۳ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی،
کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۳۱، ۷/۱۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲۱۴

تعالیٰ علیہ وسلم کا فعل سنکر بیدار اور برکت آثار اولیاء وعلماء کے طلبگار ہوں، پھر کیسا جاہل ومحروم ونافہم ملوم کہ محبوبان خدا کے آثار کو تبرک نہ جانے اور اس سے حصول برکت نہ مانے، ولاحول ولا قوة الاباللہ العلی العظیم ،وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدالمرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ بدرالانوار ۱۳

۳۴۲۵۔ **عن** عروة بن مسعود الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایتوضأ الا ابتد روا یوضؤہ وکادوا یقتتلون علیہ ولا یبصق بصاقاولا یتنخم نخامة الا تلقوها باکفهم فدلکوا بها وجوههم و احسادهم۔

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے تو صحابہ کرام آب وضو پر بے تابانہ دوڑتے قریب تھا کہ آپس میں کٹ مریں، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعاب دہن مبارک ڈالتے یا کھکارتے تو اسے ہاتھوں میں لیتے اپنے چہروں اور بدنوں پر ملتے۔ ابرالمقال ۸

* * *

۳۴۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۳۷۹/۱ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۴/۴ ☆

۱۴۔ فضائل انبیائے کرام

(۱) حیات انبیاء کا ثبوت

۳٤۲٦۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:۔ الانبياء احياء فى قبورهم يصلون۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام زندہ ہیں، اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ ۱۲م

۳٤۲۷۔ **عن** اوس بن اوس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں۔ ہاں بایں معنی کہ اب تک لحوق موت اصلا نہ ہوا ہو چار نبی زندہ ہیں۔ عیسی وادریس علیہما الصلوۃ والسلام آسمان پر،

۳٤۲٦۔ كنز العمال للمتقى، ۳۲۲۳۰، ۱۱/٤۷٥ ☆ شرح الصدور للسيوطى، ۷۸

۳٤۲۷۔ السنن لابى داؤد، باب تفريع ابواب الجمعة، ۱/۱٥۰

السنن لابن ماجه، باب فضل الجمعة، ۱/۷۷

المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۸ ☆ المستدرك للحاكم، ٤/۷۷

المعجم الكبير للطبرانى، ۱/۱۸٦ ☆ الصحيح لابن حبان، ٥٥

المصنف لابن ابى شيبة، ۱۲/٥۱٦ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳/۲٤۹

الاذكار النووية، ۱۰٦ ☆ التفسير لابن كثير، ٦/٤٦۳

الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۲/۲٦٤ ☆ البداية والنهاية لابن كثير، ٥/۲۷٦

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/۷۹۱ ☆ ميزان الاعتدال للذهبى، (۲۹۹۱)

ارواء الغليل للالبانى، ۱/۳۳ ☆

اور الیاس وخضر علیہما الصلوۃ والسلام زمین میں۔ شرح مقاصد میں ہے۔

ماذہب الیہ العظماء من العلماء ان اربعۃ من الانبیاء فی زمرۃ الاحیاء الخضر والیاس فی الارض، وعیسی وادریس فی السماء علیہم الصلوۃ والسلام۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسری حضرت عیسی کو آسمان دوم پر پایا، استقبال سرکار واقتداء حضور کے لئے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اولاً بیت المقدس میں جمع ہوئے، پھر ہر نبی کو ان کے محل میں دیکھا، اس سے ظاہر یہ کہ مقام سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام آسمان دوم ہے اور مشہور چہارم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۴۶

(۲) ہر نبی کا منبر نور کا ہوگا

۳۴۲۸۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان لکل نبی یوم القیامۃ منبر من نور۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر نبی کا منبر نور کا ہوگا۔ ۱۲م تجلی الیقین

(۳) انبیاء کرام آپس میں بھائی ہیں

۳۴۲۹۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان الانبیاء اخوۃ لعلات۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام آپس میں بھائی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۲۲

(۴) انبیاء کرام کو ایک خاص دعا عطا ہوتی ہے

۳۴۳۰۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۴۲۸۔ الصحیح لابن حبان، ۲۵۹۱ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴/۴۴۰

۳۴۲۹۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱۱/۴۰۱ ☆

۳۴۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ، ۲/۹۳۲

الصحیح لمسلم، باب الشفاعۃ، ۱/۱۱۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۹۶ ☆ المسند لابی عوانہ، ۱/۹۰

السنۃ لابن ابی عاصم، ۲/۳۷۱ ☆ الموطا لمالک، ۲۱۲

علیه وسلم : لکل نبی دعوة یدعوها، فارید ان اختبئ دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دعا انہیں خاص جناب باری سے عطا ہوئی ہے کہ جو چاہو مانگ لو بیشک دیا جائیگا، تمام انبیاء کرام حضرت آدم سے حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام تک اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے اور میں نے آخرت کے لئے اٹھا رکھی ہے، وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لئے۔

٣٤٣١ ـ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لکل نبی دعوة مستجابة ،فتعجل کل نبی دعوته ،وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة ،فهی نائلة ان شاء الله تعالیٰ من مات من امتی لایشرك بالله شیئا ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو خاص طور پر ایک مقبول دعا عطا کی گئی، تمام انبیاء کرام نے جلدی کر کے دنیا ہی میں وہ دعا کر لی لیکن میں نے وہ دعا قیامت کے دن کے لئے اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھی ہے، تو اسکا فائدہ ہر اس شخص کو ملے گا جس کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو انشاء اللہ تعالیٰ،

٣٤٣٢ ـ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لکل نبی دعوة قد دعا بها فی امته فاستجیب له ،وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو ایک دعا مقبول ملی جو انہوں نے اپنی امت کے لئے دنیا ہی میں

٣٤٣١ ـ الصحیح لمسلم، باب الشفاعة، ١/١١٣
الجامع للترمذی، کتاب الدعوات، ٢/٢٠١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٧٥ ☆ المسند لابی عوانة، ١/٩٠
٣٤٣٢ ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب لکل نبی دعوة، ٢/٩٣٢
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ١/١١٣
المسند لاحمد بن حنبل، ١/٢٨١، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/١٤٧

کرلی اور وہ مقبول ہوئی۔ اور میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کو اٹھا رکھی ہے۔

٣٤٣٣۔ **عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ قد اعطانی الاسئلۃ الثلاثۃ ،فقلت مرتین فی الدنیا ،اللھم اغفر لامتی ،اللھم اغفر لامتی واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین دعائیں عطا فرمائیں، میں نے دنیا میں دو مرتبہ دعا کرلی کہ اللھم اغفر لامتی ،اللھم اغفر لامتی تیسری دعا اس دن کے لئے اٹھا رکھی ہے جس دن تمام مخلوق کو میری ضرورت ہوگی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی۔

٣٤٣٤۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لربہ لیلۃ الاسری : انت اعطیتہ الانبیاء کذاکذا، فقال اللہ تبارک وتعالیٰ : اعطیتک خیرا من ذلک الی قولہ خبأت شفاعتک ولم اخبأھا لنبی غیرک۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسری اپنے رب سے عرض کی: تو نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے ،رب عزمجدہ نے فرمایا: میں نے تجھے عطا فرمایا وہ جو ان سب سے بہتر ہے، میں نے تیرے لئے شفاعت چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۰

(۵) انبیاء کرام کو ہر چیز کا اختیار دیا جاتا ہے

٣٤٣٥۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سئل شیأ فاراد أن یفعلہ قال:"نعم"،

٣٤٣٣۔ الصحیح لمسلم، باب بیان ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف، ۱/۲۷۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۲۷ ☆
٣٤٣٤۔ السنن الکبری للبیہقی، ☆
٣٤٣٥۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۲۷۵ ☆

واذااراد ان لا يفعل سكت ، و كان لايقول لشيئ : لا، فاتاه اعرابي ،فساله ،فسكت ،ثم ساله فسكت ،ثم ساله ،فقاله النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كهيئة المنتهر: "سل ماشئت يااعرابي "، فغبطناه ،فقلنا:الآن يسأل الجنة ،فقال الاعرابي : أسالك راحلة ،فقال له النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : "لك ذاك "،ثم قال : "سل"،قال: اسالك زاداً ،قال : "ولك ذاك " ،قال : فتعجبنا من ذلك ،فقال النبي: "كم بين مسألة الاعرابي وعجوزبني اسرائيل ! " ثم قال : "أن موسى لما أمر أن يقطع البحر فانتهى اليه ،فضربت وجوه الدواب ، فرجعت ،فقال موسى : مالي يارب ،قال له : انك عند قبريوسف ،فاحتمل عظامه معك ،وقد استوى القبر بالارض ،فجعل موسى لايدري اين هو ، قالوا :ان كان احد منكم يعلم أين هو ،فعجوزبني اسرائيل لعلها تعلم أين هو، فارسل اليها موسى عليه السلام ، قال : هل تعلمين أين قبر يوسف عليه السلام ؟ قالت : نعم ،قال : فدليني عليه ، قالت : لاوالله حتى تعطيني ماأسالك ، قال : ذاك لك ، قالت : فاني أسالك أن أكون معك في الدرجة التي تكون فيها في الجنة ،قال : سلي الجنة ،قالت : لاوالله أن أكون معك ،فجعل موسى يردها،فأوحى الله تبارك وتعالىٰ اليه : أن أعطها ذلك ، فانه لاينقصك شيئا، فأعطاها ودلته على القبر ،فاخرج العظام وجاوز البحر ".

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص کچھ سوال کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا "نعم" فرماتے یعنی اچھا، اور منظور نہ ہوتا تو خاموش رہتے کسی چیز کو "لا" یعنی نہیں فرماتے، ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہو کر سوال کیا، حضور خاموش رہے، پھر سوال کیا، سکوت فرمایا، پھر سوال کیا، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جھڑکنے کے انداز سے فرمایا: سل ماشئت يااعرابي ! اے اعرابی جو تیرا جی چاہے ہم سے مانگ لے، یہ حال دیکھکر کہ حضور خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے، ہمیں اس اعرابی پر رشک آیا، ہم نے اپنے جی میں کہا اب یہ جنت مانگے گا، اعرابی نے کہا تو کیا کہا؟ میں حضور سے سواری کا ایک اونٹ مانگتا ہوں، فرمایا: عطا ہوا، عرض کی: حضور سے زادراہ مانگتا ہوں، فرمایا: عطا ہوا۔ ہمیں ان سوالوں پر تعجب آیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنا فرق ہے اس اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی ایک پیرزن کے سوال میں، پھر حضور نے اسکا ذکر ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ

والسلام کو دریا اترنے کا حکم ہوا، کنار دریا تک پہونچے، سواری کے جانوروں کے منہ اللہ عزوجل نے پھیر دیئے کہ خود بخود واپس پلٹ آئے، موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی: الٰہی! یہ کیا حال ہے؟ ارشاد ہوا تم قبر یوسف کے پاس ہو، ان کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو، موسی علیہ الصلوۃ والسلام کو قبر کا پتہ معلوم نہ تھا، فرمایا: اگر تم میں کوئی جانتا ہو تو شاید بنی اسرئیل کی پیرزن کو معلوم ہو، اس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر معلوم ہے؟ کہا: ہاں، فرمایا: تو مجھے بتادے عرض کی: خدا کی قسم! میں نہ بتاؤنگی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا فرمادیں، فرمایا: تیری عرض قبول ہے، پیرزن نے عرض کی: تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں آپکے ساتھ ہوں، اس درجہ میں جس میں آپ ہونگے، حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جنت مانگ لے یعنی تجھے یہ ہی کافی ہے، اتنا بڑا سوال نہ کر، پیرزن نے کہا: خدا کی قسم! میں نہ مانوں گی مگر یہ ہی کہ آپ کے ساتھ ہوں۔

حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام اس سے یہ ہی ردو بدل کرتے رہے، اللہ عزوجل نے وحی بھیجی، موسی! وہ جو مانگ رہی ہے تم اسے وہی عطا کردو کہ اس میں تمہارا کچھ نقصان نہیں۔ موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمادی، اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر بتادی، موسی علیہ الصلوۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ لیکر دریا سے عبور فرماگئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول وباللہ التوفیق: بحمدہ تعالیٰ اس حدیث کا ایک ایک حرف جان وہابی پر کوکب شہابی ہے۔

اولاً: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ جو جی میں آئے مانگ، حدیث ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو اطلاق ہی تھا جس سے علمائے کرام نے عموم مستفاد کیا، یہاں صراحۃ خود ارشاد اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے مانگ لے، ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ قدر جودہ ونوالہ ونعمہ وافضالہ۔

ثانیاً: یہ ارشاد سن کر مولیٰ علی وغیرہ صحابہ کرام حاضرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا غبطہ کہ کاش یہ عام انعام کا ارشاد اکرام ہمیں نصیب ہوتا، حضور تو اسے اختیار عطا فرما ہی چکے اب یہ

حضور سے جنت مانگے گا، معلوم ہوا کہ بحمدہ تعالیٰ صحابہ کرام کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ عزوجل کے تمام خزائن رحمت دنیا وآخرت کی ہر نعمت پر پہونچتا ہے، یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت، یعنی جنت جسے چاہیں بخش دیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ثالثاً: خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت اس اعرابی کے قصور ہمت پر تعجب کہ ہم نے اختیار عام دیا اور ہم سے حطام دنیا مانگنے بیٹھا، پیرزن اسرائیلیہ کی طرح جنت نہ صرف جنت بلکہ جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ مانگتا تو ہم تو زبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے، وہی اسے عطا فرمادیتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

رابعاً: ان بڑی بی پر اللہ عزوجل کی بے شمار رحمتیں بھلا انہوں نے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو خدائی کارخانہ کا مختار جان کر جنت اور جنت میں بھی ایسے اعلیٰ درجے عطا کردینے پر قادر مان کر شرک کیا تو...... موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو کیا ہوا کہ بآں شان غضب و جلال اس شرک پر انکار نہیں فرماتے اس کے سوال پر کیوں نہیں کہتے کہ میں نے جو اقرار کیا تھا تو ان چیزوں کا جو اپنے اختیار کی ہوں، بھلا جنت اور جنت کا بھی ایسا درجہ یہ خدا کے گھر کے معاملے ہیں، ان میں میرا کیا اختیار، تو نے نہیں سنا کہ وہابیہ کے امام شہید اپنے قرآن جدید نام کے تقویۃ الایمان اور حقیقت کے کلمات کفر و کفران میں فرمائیں گے، کہ انبیاء میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو، میں تو میں مجھ سے اور تمام جہان سے افضل محمد رسول اللہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کی نسبت ان کی وحی باطنی میں اترے گا، کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں، خود انہیں کے نام سے بیان کیا جائے گا کہ ’’میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع نقصان کا مالک نہیں، تو دوسرے کا تو کیا سکوں‘‘۔ نیز کہا جائے گا: ’’پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو، سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا، سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے، بڑی بی کیا تم سٹھ گئی ہو، دیکھو تقویۃ الایمان کیا کہہ رہی ہے کہ رسول بھی کون محمد سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور معاملہ بھی کس کا خود ان کے جگر پارے کا اور وہ

بھی اتنا کہ دوزخ سے بچالینا اس کا تو انہیں خود اپنی صاجزادی کے لئے کچھ اختیار نہیں وہ اللہ کے یہاں کچھ کام نہیں آسکتے تو کہاں وہ اور کہاں میں کہاں ان کی صاجزادی اور کہاں تم، کہاں صرف دوزخ سے نجات اور کہاں جنت اور جنت کا بھی ایسا اعلی درجہ بخش دینا بھلا بڑی بی تم مجھے خدا بنا رہی ہو، پہلے تمہارے لئے کچھ امید بھی ہوسکتی تھی اب تو شرک کرکے تم نے جنت اپنے اوپر حرام کرلی۔ افسوس کہ موسی کلیم اللہ علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کچھ نہ فرمایا اس بھاری شرک پر اصلا انکار نہ کیا۔

خامساً: انکار درکنار اور رجسٹری کہ "سلی الجنۃ" اپنی لیاقت سے بڑھ کر تمنا نہ کرو ہم سے جنت مانگ لو ہم وعدہ فرما چکے ہیں عطا کردیں گے، تمہیں یہ ہی بہت ہے، افسوس موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے کیا شکایت کہ امام الوہابیہ اگرچہ یہودی خیالات کا آدمی ہے جیسا کہ ابھی آخر وصل اول میں ثابت ہو چکا مگر اپنے آپ کو کہتا تو محمدی ہے، خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس کے جدید قرآن تقویۃ الایمان کو جہنم پہنچایا، ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور سے جنت کا سب سے اعلی درجہ مانگا، اس عظیم سوال کے صریح شرک پر انکار نہ فرمایا، بلکہ صراحۃ عطا فرمادینے کا متوقع کردیا، اب وہ جل جل کر ان کی توہین نہ کرے ان کا نام سوسو گستاخیوں سے نہ لے تو اور کیا کرے کیا بیچارہ کلیم کا مردود حبیب کا مارا اپنے جلے دل کے پھپھولے بھی نہ پھوڑے، مثل مشہور ہے کسی کا ہاتھ چلے کسی کی زبان۔ و للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون،۔

سادساً: سب فیصلوں کی انتہا خدا پر ہوتی ہے، کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے امام الوہابیہ سے یہ رکھائی برتی تو اسے جائے عذر تھی کہ موسی بدیں خود مابدین خود حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تقویۃ الایمان کی صریح تذلیل وتضلیل فرمائی، تو اسے آنسو پونچھنے کو جگہ تھی، کہ نبی امی ہیں پڑھے لکھے نہیں کہ تقویۃ الایمان پڑھ لیتے ان احکام جدیدہ سے آگاہ ہوتے مگر پورا قہر تو خدا نے توڑا کہ بڑی بی کے شرک اور موسی کے اقرار کو خوب مسجل ومکمل فرمادیا، وحی آئی تو کیا آئی کہ "اعطہا ذلک" موسی جو یہ مانگ رہی ہے تم اسے عطا کر بھی دو، اس بخشش فرمانے میں تمہارا کیا نقصان ہے، واہ ری قسمت یہ اوپر کا حکم تو سب سے تیز رہا، یہ نہیں فرمایا جاتا کہ موسی تم ہو کون بڑھ بڑھ کر باتیں مارنے والے ہمارے یہاں کے معاملے کا ہمارے حبیب کو تو

ذرا اختیار رہے ہی نہیں، یہاں تک کہ خود اپنی صاحبزادی کو دوزخ سے نہیں بچا سکتے تم ایک بڑھیا کو جنت پھنسائے دیتے ہو اپنی گرمجوشی اٹھا رکھو تقویۃ الایمان میں آچکا ہے کہ ہمارے یہاں کا معاملہ ہر شخص اپنا درست کرلے، بلکہ علی الرغم الثانیہ حکم آتا ہے کہ موسی تم اسے جنت کا یہ عالی درجہ عطا کردو، اب کہئے یہ بیچارہ کس کا ہو کر رہے جس کے لئے توحید بڑھانے کو تمام انبیاء سے بگاڑی دین وایماں پر دولتی جھاڑی صاف کہہ دیا کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کو ماننا محض خبط ہے، اسی خدا نے یہ سلوک کیا، اب وہ بے چارہ ازیں سو ماندہ در آنسو راندہ سو اس کے کیا کرے کہ اپنی اکلوتی چمر توحید کا ہاتھ پکڑ کر جنگل کو نکل جائے اور سر پر ہاتھ دھر کر چلائے۔

ما زیاراں چشم یاری داشتیم
خود غلط بود، انچہ ما پنداشتیم

مجھے امام الوہابیہ کے حال پر ایک حکایت یاد آئی اگرچہ میں ذکر حدیث میں ہوں مگر بمناسبت محل ایک آدھ لطیف بات کا ذکر خالی از لطف نہیں ہوتا جسے تحمیض کہتے ہیں اور یہ بھی سنت سے ثابت ہے، کمافی حدیث خرافۃ ام زرع“ میں نے ایک عالم سنت رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا کہ رافضیوں کے کسی محلے میں چند غریب سنی رہتے تھے روافض کا زور تھا ان کا مجتہد پچھلے پہر سے اذان دیتا اور اس میں کلمات ملعونہ بکتا ان غریبوں کے قلب پر آرے چلتے آخر مرتا کیا نہ کرتا چار شخص مستعد ہو کر پہلے سے مسجد میں جا چھپے وہ اپنے وقت پر آیا جبھی تبرا شروع کیا ان میں سے ایک صاحب برآمد ہوئے اور اس بڈھے کو گرا کر دست ولکد ونعل سے خوب خدمت کی کہ ہیں! میں ابوبکر ہوں تو مجھے برا کہتا ہے، آخر اس نے گھبرا کر کہا حضرت میں آپ کو نہیں کہتا تھا میں نے تو عمر کو کہا تھا، دوسرے صاحب تشریف لائے اور مارتے مارتے بے دم کر دیا کہ ہیں! مجھے کہتا تھا کہا یا حضرت توبہ ہے میں تو عثمان کو کہتا تھا، تیسرے صاحب آئے اور ایسی ہی تواضع فرمائی کہ ہیں! مجھے کہے گا، اب سخت گھبرایا بیتاب ہو کر چلایا کہ مولی دوڑیے دشمن مجھے مارے ڈالتے ہیں اس پر چوتھے حضرت ہاتھ میں استرہ لئے نمودار ہوئے اور ناک جڑ سے اڑا لی کہ مردک تو خدا کے محبوبوں اور ہمارے دین کے پیشواؤں کو برا کہے گا، اور ہم سے مدد چاہے گا، اب موذن صاحب درد کے مارے شرم وذلت سے گور کنارے کسی کونے میں سرک رہے، مومنین آئے نمازیں پڑھتے اور کہتے جاتے ہیں آج قبلہ وکعبہ تشریف نہ لائے جناب

قینہ بولیں تو کیا بولیں، جب اجالا ہوا ارے حضرت قبلہ تو یہ پڑے ہیں، قبلہ خیر ہے، رو کر کہا خیر کیا ہے، آج وہ تینوں دشمن آپڑے تھے مارتے مارتے کچومر نکال گئے، تمہارا دیکھنا مقدر میں تھا کہ سانس باقی ہے، قبلہ پھر آپ نے حضرت مولی کو کیوں نہ یاد فرمایا۔ جب کئی بار یہی کہے گئے تو آخر جھنجلا کر ناک پر سے رومال پھینک دیا کہ یہ کوتک تو انہیں کے ہیں دشمن تو مار ہی کر چھوڑ گئے انہوں نے تو جڑ سے پونچھ لی۔

ما زیاراں چشم یاری داشتیم ☆ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

واستغفر اللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم،،

سابعاً: پچھلا فقرہ تو قیامت کا پہلا صور ہے فاعطاہا، موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے پیرزن کو وہ جنت عالیہ عطا فرمادی، والحمد للہ رب العالمین، مسلمانو! دیکھا تم نے کہ اللہ اور اسکے مرسلین کرام علیہم الصلوۃ والسلام وہابیت کے شرک کا کیا کیا برا دن لگاتے ہیں کہ بچارے کو اسفل السافلین میں بھی پناہ نہیں ملتی، کذالک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر، لو کانوا یعلمون۔ الامن والعلی ۲۲۸ تا ۲۳۲

(۶) حضرت موسیٰ نے بوڑھی کو جنت اور جوانی عطا فرمائی

٣٤٣٦۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقسم غنائم ہوازن فی حنین فقام رجل فقال : یارسول اللہ ! انت وعدتنی ،قال: صدقت ،فاحتکم ماشئت ،قال : اعطنی ثمانین غنما وراعیہا ،قال : اعطیت وما سألتنی شیئا ولصاحبۃ موسی التی دلتہ علی عظام یوسف کانت الہم منک حین حکمہا موسی فقالت :حکمی ان تردنی شابۃ وادخل معک الجنۃ فاعطاہا۔

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوازن کی غنیمتیں حنین میں تقسیم فرمارہے تھے، ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! حضور نے مجھ سے کچھ وعدہ فرمایا تھا، ارشاد ہوا: تو نے سچ کہا، اچھا جو جی میں آئے

٣٤٣٦۔ الصحیح لابن حبان، ٤٣٦ ☆ المستدرک للحاکم، ٤٣٩/٢

الدر المنثور للسیوطی،

تمام لگادے، عرض کی: اسی (۸۰) دنبے اوران کا چرانے والا غلام عطا ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تجھے عطا ہوا، اور تو نے بہت تھوڑی چیز مانگی، اور بیشک موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کی بوڑھی جس نے انہیں یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا تابوت بتایا تھا تجھ سے زیادہ دانشمند تھی، جبکہ اسے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اختیار دیا تھا کہ جو چاہے مانگ لے، اس نے کہا میں قطعی طور پر یہی مانگتی ہوں کہ آپ میری جوانی واپس فرمادیں اور میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں، یونہی ہوا کہ وہ ضعیفہ فورا نوجوان ہوگئی اسکا حسن و جمال واپس آیا اور جنت میں بھی معیت کا وعدہ حکیم کریم نے عطا فرمایا۔

۳۴۳۷۔ **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اوحی اللہ تعالیٰ الی موسی، یاموسی! کن للفقیر کنزا وللضعیف حصنا وللمستجیر غیثا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی، اے موسیٰ! فقیروں کے لئے خزانہ ہوجا، اور کمزوروں کے لئے قلعہ، اور پناہ مانگنے والوں کے لئے فریادرس۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابیہ کے طور پر اس حدیث کا حاصل یہ ہوگا کہ اے موسیٰ! تو خدا ہوجا، کہ جب یہ خاص شان الوہیت ہے اور ان باتوں میں بڑے چھوٹے سب برابر ہیں اور یکساں عاجز تو موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو ان باتوں کا حکم ضرور خدا بن جانے کا حکم ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ الامن والعلی ۳۳۳

(۷) حضرت آدم سب سے پہلے نبی تھے

۳۴۳۸۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قلت: یارسول اللہ! ای الانبیاء کان اول؟ قال: آدم علیه الصلوۃ والسلام، قلت: یارسول اللہ! اونبی کان

۳۴۳۷۔ لابن النجار، ☆ کنز العمال ۱۶۶۶٤، ۶/۴۸۷

۳۴۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۷۸ ☆

قال: نعم نبی مکلم۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول! کون سے نبی دنیا میں پہلے تشریف لائے، فرمایا: حضرت آدم، میں نے عرض کی: وہ نبی تھے، فرمایا: وہ نبی تھے اور اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۱۶۵/۹

(۸) حضرت آدم کامل صورت انسانی پر پیدا ہوئے

٣٤٣٩۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الله تعالىٰ خلق آدم على صورته۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی کامل صورت پیدا فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۱۶۰/۱۲

(۹) حضرت آدم نے حضرت داؤد کو عمر عطا کی

٣٤٤٠۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لما خلق الله آدم مسح ظهره فخرج من ظهره كل نسمة هو خالقها من ذرية الى يوم القيامة وجعل بين عينى كل انسان منهم وبيضامن نورهم ثم عرضهم على آدم فقال: اى رب من هؤلاء؟ قال: هؤلاء ذريتك قال: فرأى رجلا منهم اعجبه وبيض مابين عينيه قال: يارب من هذا؟ قال: هذا رجل من آخر الامم من ذريتك يقال له داؤد، قال: يارب كم جعلت عمره؟ قال: ستون سنة قال: اى رب فزده من عمرى اربعين سنة قال: اذن يكتب ويختم ولايبدل فلما انقضى

٤٣٦

٣٤٣٩۔ الصحيح لمسلم، باب النهى عن ضرب الوجه، ٣٢٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٤٤/٢ ☆ المسند للحميدى، ١١٢٠
تاريخ دمشق لابن عساكر، ٣٩٥/١ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٣/١١
المغنى للعراقى، ١٦٦/٢ ☆ السنة لابن ابى عاصم، ٢٢٨/١
السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٦٠/١٢ ☆
٣٤٤٠۔ المستدرك للحاكم، ٦٤١/٢ ☆ الاتحافات السنة، ٢٥٨
كنز العمال للمتقى، ١٥١٢٢، ١٢٥/٦ ☆ التفسير لابن كثير، ٥٠٤/٣
التفسير للقرطبى، ٣١٥/٧ ☆

عمر آدم جاءه ملك الموت، قال: اولم يبق من عمري اربعون سنة قال: تعطها ابنك داود؟ قال: فجحد فجحدت ذريته ونسي فنسيت ذريته وخطئ فخطئت ذريته۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت عزت جل وعلا نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا کیا ان کی پیٹھ کو مسح فرمایا جس قدر لوگ ان کی نسل سے قیامت تک پیدا ہونے والے تھے سب ظاہر ہو گئے۔ رب عزوجل نے ہر ایک کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک نور چمکایا پھر انہیں آدم علیہ الصلوۃ والسلام پر پیش فرمایا عرض کی: الٰہی یہ کون ہیں؟ فرمایا تیری اولاد ہیں، آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے ان میں ایک مرد کو دیکھا ان کی پیشانی کا نور انہیں بہت بھایا عرض کی: الٰہی یہ کون ہے؟ فرمایا یہ تیری اولاد سے پچھلی امتوں میں ایک شخص داؤد نام ہے، عرض کی: الٰہی اس کی عمر کتنی ہے فرمایا ساٹھ برس، عرض کی: الٰہی اس کی عمر زیادہ فرما، رب جل وعلا نے فرمایا: لا الا ان تزيد انت من عمرك، میں زیادہ نہ فرماؤں گا مگر یہ کہ تو اپنی عمر سے اس کی عمر میں زیادت کر دے۔ آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر کے ہزار برس تھے، عرض کی تو میری عمر سے چالیس سال اس کی عمر میں بڑھا دے۔ فرمایا ایسا ہے تو لکھ لیا جائے گا اور مہر کر لی جائے گی اور پھر بدلے گا نہیں، نوشتہ لکھ کر ملائکہ کی گواہیاں کرالی گئیں، جب آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی عمر سے صرف چالیس سال باقی رہے یعنی نوسو ساٹھ برس گزر گئے ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام ان کے پاس آئے فرمایا: کیا میری عمر سے ابھی چالیس سال باقی نہیں۔ کہا کیا آپ اپنے بیٹے داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کو نہ دے چکے؟ پھر اللہ عزوجل نے آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ہزار اور داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے سو برس پورے کر دیئے۔ الامن والعلی ۲۳۳

(۱۰) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال کا واقعہ

۱۳٤۱۔ عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: ارسل ملك الموت الى موسى

٤٣٦

۱۳٤۱۔ الجامع الصحيح للبخاري، باب وفاة موسى عليه الصلوة والسلام، ٤٨٤/١
الصحيح لمسلم، باب فضائل موسى عليه الصلوة والسلام، ٢٦٧/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٦٩/٢ ☆ كنز العمال للمتقي، ٣٢٣٦٩، ٥٠٦/١١
السنة لابن ابي عاصم، ٢٦٦/١ ☆

علیهما الصلوۃ والسلام ،فلما جاء ہ صکه فرجع الی ربه فقال : ارسلتنی الی عبد لایرید الموت قال : ارجع الیه فقل له : یضع یده علی متن ثور فله بما غطت یده بکل شعرة سنة ،قال : ای رب ! ثم ماذا،قال : ثم الموت ،قال : فالآن ،قال: فسال الله عزوجل ان یدنیه من الارض المقدسة رمیة بحجر ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس حضرت ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا گیا، جب وہ آئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے زور سے طمانچہ مارا، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہونچے اور عرض کی: اے میرے رب! تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیج دیا جو موت نہیں چاہتا۔ فرمایا: جاؤ ان سے کہنا: کہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پشت پر رکھ دیجئے اور کہنا جتنے بال آپکے ہاتھ کے نیچے آجائیں گے اتنے ہی سال آپکی عمر بڑھادی جائے گی ،حضرت موسی نے عرض کی: اے رب ! پھر کیا ہوگا، فرمایا: پھر موت، عرض کی: تو مجھے ابھی منظور ہے، پھر اللہ عزوجل سے دعا کی، اے اللہ! مجھے اس مقدس زمین سے اتنا قریب کردے جتنی دور پتھر پھینکا جاسکتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۵۴۲/۳

(۱۱) حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ڈوبا سورج پلٹ آیا

٣٤٤٢ـ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : معنی قوله تعالیٰ : ردوها علی ، یقول سلیمان علیه الصلوۃ والسلام بامر الله عزوجل للملائکة الموکلین بالشمس ردوها علی یعنی الشمس فردها علیه حتی صلی العصر فی وقتها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے آیت کریمہ ردوھا علیّ، کی تفسیر میں منقول کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے اور خطاب ان ملائکہ سے جو آفتاب پر متعین ہیں، یعنی نبی اللہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے ان فرشتوں کو حکم دیا کہ ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ، وہ حسب الحکم واپس لے آئے یہاں تک کہ مغرب ہوکر پھر عصر کا وقت ہوگیا اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے

٣٤٤٢ـ التفسیر للبغوی، ٤/٦٠٤

نمازِ عصر ادا فرمائی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدّث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نائبان بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیہ سے ایک جلیل القدر نائب ہیں، پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بے شمار رحمتیں امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں:۔

ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانة السر وموضع نفوذ الامر فلاینفذ امر الامنه ولا ینقل خیر الاعنه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الابابی من کان ملکا وسیدا
وآدم بین الماء والطین واقف،
اذا رام امرالا یکون خلافه
ولیس لذلك الامر فی الکون صارف

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ راز الٰہی وجائے نفاذ امر ہیں، کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے، اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خبردار ہو، میرے باپ قربان ہوں ان پر جو بادشاہ وسردار ہیں اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام ابھی آب وگل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا، تمام جہان میں ان کے حکم کا کوئی پھیرنے والا نہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: اور ہاں کیونکر کوئی ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کسی کے پھیرے نہیں پھرتا۔

لاراد لقضائه ولا معقب لحکمه۔

یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے، کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے۔

ام المومنین فرماتی ہیں:۔

ماارٰی ربك الایسارع فی ھواك۔

یارسول اللہ! میں حضور کے رب کو نہیں دیکھتی مگر حضور کی خواہش میں جلدی وشتابی کرتا ہوا۔ الامن والعلی ۱۴۳

(۱۲) حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار کی عظمت

۳۴۴۳۔ **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان یوضع لسلیمان علیه الصلوہ والسلام ثلث مائة الف کرسی یجلس مومنو الانس مما یلیه ، ومؤمنو الجن من ورأهم ، فما کانت الشیاطین الاوراء کل ذلك۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے دربار میں تین لاکھ کرسیاں رکھی جاتی تھیں، مومن انسان ان کے قریب بیٹھتے اور مومن جن ان کے پیچھے، اور شیاطین سب کے پیچھے الگ۔

شمائم العنبر ۲۵

(۱۳) انبیاء کرام کا ترکہ مالی تقسیم نہیں ہوتا

۳۴۴۴۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: ان ازواج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حین توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اردن ان یبعثن عثمان الی ابی بکر لیسئلنه میراثهن فقالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها : الیس قد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لانورث ماترکناه صدقة۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان غنی کو امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیج کر اپنی میراث کا سوال کریں، تو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۴۴۳۔ التفسیر لابن ابی حاتم،

۳۴۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض، ۹۹۶/۲
الصحیح لمسلم، باب حکم الفیٔ، ۹۲/۲
السنن لابی داؤد، باب صفایا رسول اللہ ﷺ، ۴۱۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ترکة النبی ﷺ، ۱۹۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۶۴/۱ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲۹۷/۲
البدایة والنهایة لابن کثیر، ۴۸/۲ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۵۰/۸

وسلم کا یہ فرمان اقدس تم نے نہیں سنا کہ ارشاد فرمایا: ہم اپنا وارث کسی کو نہیں بناتے، ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے۔ ۱۲م

۳۴۴۵۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لایقتسم ورثتی دینارا ماترکت بعد نفقۃنسائی و مؤنۃ عاملی فھو صدقہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری وراثت درہم و دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگی، اور میری ازواج مطہرات اور میرا کام کرنے والوں سے جو بچے وہ صدقہ ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۵

(۱۴) قاتل انبیاء سخت عذاب میں مبتلا ہوگا

۳۴۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اشدالناس عذابا یوم القیامۃ من قتل نبیا اوقتلہ نبی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا اسے کسی نبی نے قتل فرمایا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۱

۳۴۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض، ۲/۹۹۲
الصحیح لمسلم، باب حکم الفئ، ۲/۹۲
السنن لابی داؤد، باب صفایا رسول اللہ ﷺ، ۲/۴۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۶۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۶/۳۰۲
۳۴۴۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۰۷ ☆ کنز العمال للمتقی ۹۳۶۶، ۴/۳۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۷۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۶۰
التفسیر لابن کثیر، ۱/۱۴۶ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۱۸۱

۱۵۔ فضائل شیخین

(۱) شیخین کی پیروی کرو

٣٤٤٧۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی پیروی کرنا۔ ۱۲م

(۲) شیخین کی فضیلت اہلسنت کی نظر میں

٣٤٤٨۔ **عن** محمدبن الحنفیة رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قلت لابی : ای الناس خیر بعدالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ قال : ابوبکر ، قال : قلت : ثم من ؟ قال : عمر ۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہیں؟ فرمایا: حضرت ابو بکر، میں نے عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: حضرت عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

٣٤٤٧۔ الجامع للترمذی، باب مناقب ابی الصدیق، ٢٠٧/٢
السنن لابن ماجه، باب فضل ابی بکر الصدیق، ١٠/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨٢/٥ ☆ المستدرک للحاکم، ٧٥/٣
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ١٠٩/٩ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٣٣٧/٤
السنن الکبری للبیهقی، ١٢/٥ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٥٢/٩
التفسیر للبغوی، ٥٥٦/١ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ٨٣/٢
الصحیح لابن حبان، ٢١٩٣، ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ١٩١/٤
شرح السنة للبغوی، ١٠٢/١٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٣٠/١
٣٤٤٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب ابی بکر، ٥١٨/١

۳۴۴۹۔ **عن** عبد اللہ بن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: سمعت علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم یقول: خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر، وخیر الناس بعد ابی بکر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حضرت عبد اللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا: بہترین مردم بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر ہیں، اور بہترین مردم بعد ابی بکر عمر ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۳۴۵۰۔ **عن** علقمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بلغ امیر المؤمنین علیا المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ان اقواما یفضلونہ علی ابی بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال: یاایہا الناس! انہ بلغنی ان اقواما یفضلوننی علی ابی بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، لو کنت تقدمت فیہ لعاقبت فیہ، فمن سمعتہ بعد ہذا الیوم یقول ہذا، فہو مفتر علیہ حد المفتری، ثم قال: ان خیر ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر ثم عمر، ثم اعلم بالخیر بعد، قال: وفی المجلس الحسن بن علی فقال: واللہ لو سمی الثالث سمی عثمان، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خبر پہونچی کہ کچھ لوگ انہیں صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں یہ سنکر منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور حمد وثناء الہی کے بعد فرمایا: اے لوگو! مجھے خبر پہونچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر وعمر سے افضل بتاتے ہیں، اس بارے میں اگر میں نے پہلے سنا دیا ہوتا تو ضرور سزا دیتا، آج سے جسے ایسا کہتے سنونگا وہ مفتری ہے، اس پر مفتری کی حد یعنی اسّی کوڑے لازم ہیں، پھر فرمایا: بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر، پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد سب سے بہتر کون ہے، حضرت علقمہ فرماتے ہیں: اس مجلس میں سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے، انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر

۳۴۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضائل الصحابۃ، ۵۱۷/۱
السنن لابن ماجہ، باب فضل عمر، ۱۱/۱
الکامل لابن عدی، ۸۱۶/۲ ☆ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۲۷۷/۱۰

۳۴۵۰۔

تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۹

۳٤٥۱۔ **عن** اصبغ بن بنانة قال : قلت لعلی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : یاامیر المومنین ! من خیرالناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قال : ابو بکر ، قلت :ثم من؟ قال : عمر ،قلت : ثم من ؟ قال : عثمان ،قلت : ثم من ؟ قال : انا رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعینی هاتین والافعمیتا۔ وباذنی هاتین والا فصمتا ، یقول : ماولد فی الاسلام مولود ازکی ولا اطهر ولا افضل من ابی بکر ثم عمر۔

حضرت اصبغ بن بنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: یاامیر المومنین! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر، میں نے کہا: پھر کون؟ فرمایا: عمر، کہا: پھر کون؟ فرمایا: عثمان، کہا: پھر کون؟ فرمایا: میں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے ان آنکھوں سے دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیں، اوران کانوں سے فرماتے سنا: ورنہ بہرے ہوجائیں، حضور فرماتے تھے: اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہیں ہوا جو ابوبکر پھر عمر سے زیادہ ستھرا، زیادہ پاکیزہ اور زیادہ فضیلت والا ہو۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۵

۳٤٥۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : هل انا الا حسنة من حسنات ابی بکر۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں کون ہوں مگر ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۵

۳٤٥۳۔ **عن** ابی الزناد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رجل لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : یا امیر المؤمنین مابال المهاجرین والانصار قدموا ابابکر وانت اوفی منه منقبة واقدم منه سلما واسبق سابقة ؟قال : ان کنت قرشیا فاحسبك من

٣٤٥١۔ کنز العمال للمتقی، ٣٢٦٨٥، /١١٠

٣٤٥٢۔ کنز العمال للمتقی، ٣٥٦٣٦، ٤٩٨/١٢

٣٤٥٣۔ کنز العمال للمتقی، ٣٥٦٨٦، ٥١٤/١٢

عائذة ،قال : نعم ، قال : لولا ان المؤمن عائذ الله لقتلتك ، ولئن بقیت لتأتینك منی روعة حصراء ،ویحك ! ان ابابکر سبقنی الی اربع : سبقنی الی الامامة ،وتقدیم الامامة وتقدیم الهجرة والی الغار،وافشاء الاسلام ،ویحك ! ان الله ذم الناس کلهم ومدح ابابکر فقال :" الا تنصروه فقد نصره الله" الآیة۔

حضرت ابوالزناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مولی علی سے عرض کی : یا امیر المؤمنین کیا بات، ہوئی کہ مہاجرین وانصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام وسوابق پیشتر فرمایا: اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کر دیتا افسوس تجھ پر، ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے۔ افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں انہیں کا حصہ ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لئے انہیں کو مقدم فرمایا، افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور ابوبکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے: اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی ، جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا "غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔

۳۴۵۴۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یاعلی ! سألت الله ثلثا ان یقدمك فابی علی الا تقدیم ابی بکر۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی ! میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے، اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھنا۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۶

۳۴۵۵۔ **عن** حکم بن حجل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : لااجد احدا فضلنی علی ابی بکر وعمر الا جلدته حد المفتری۔

حضرت حکم بن حجل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

۳۴۵۴۔ کنز العمال للمتقی ۳۵۶۸۰، ۱۲/۵۱۵ ☆

۳۴۵۵۔ کنز العمال للمتقی ۳۶۱۴۳، ۱۲/۲۱ ☆ الصواعة المحرقة لابن حجر، ۶۰

افضل کہتا ہے، اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٤٥٦۔ **عن** ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یری ان امیر المومنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم افضل الامة، فسمع اقواما یخالفونه فحزن حزنا شدیدا، فقال له علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم بعد ان اخذ یده وادخله بیته: مااحزنك یااباجحیفة! فذکرله الخبر فقال: الااخبرك بخیر الامة، خیرها ابوبکر ثم عمر رضی الله تعالیٰ عنهما، قال ابو جحیفة: فاعطیت الله عهدا ان لا اکتم هذا الحدیث بعد ان شافهنی به علی مابقیت۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے خیال میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم افضل تمام امت تھے، انہوں نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا، سخت رنج ہوا، حضرت مولی علی ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانۂ ولایت میں لے گئے، غم کی وجہ پوچھی۔ گذارش کی: فرمایا: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے، ابوبکر ہیں پھر عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا کہ جب خود حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بالمشافہ مجھ سے فرمایا ہے۔

٣٤٥٧۔ **عن** عبد خیر قال: قلت لعلی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم: من أول الناس دخولا الجنته بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم؟ قال: ابو بکر و عمر، قلت: یا امیر المؤمنین یدخلانها قبلك؟ قال أی والذی فلق الحبة وبرأ النسمة: انهما لیاکلان من ثمارها ویرویان من مائها و یتکئان علی فراشها وانا موقوف مغموم مهموم بالحساب۔

ایک عبد خیر سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا: ابوبکر وعمر، میں نے عرض کی: یا امیر المومنین کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں

٣٤٥٦ـ کنز العمال للمتقی، ٣٦١٥٧، ٢٧/١٣ ☆

٣٤٥٧ـ کنز العمال للمتقی، ٣٦١٠٠، ٩/١٣ ☆

جائیں گے؟ فرمایا: ہاں، قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا، بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے۔ اس کے پانی سے سیراب ہوں گے، اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

جزاء اللہ عدوہ ۵۴

٣٤٥٨۔ **عن** ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی علی فی بیته فقلت : یاخیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : مهلا یا ابا جحیفة ! الا اخبرك بخیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ ابوبکر وعمر یا اباجحیفة ! لایجمع حبی وبغض ابی بکر وعمر فی قلب مؤمن ، ولایجمع بغضی وحب ابی بکر وعمر فی قلب مؤمن ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین سے عرض کی: یاخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فرمایا: ٹھہرو اے ابوجحیفہ کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہے ابوبکر وعمر، اے ابوجحیفہ! کسی مومن کے دل میں میری محبت اور ابو بکر وعمر کی عداوت جمع نہیں ہوسکتی، اور کسی مومن کے دل میں میری دشمنی اور ابوبکر وعمر کی محبت جمع نہیں ہوسکتی۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۴

٣٤٥٩۔ **عن** الحسن بن کثیر عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اتی علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم رجل فقال : انت خیر الناس، فقال : هل رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ؟ قال : لا، قال : اما رأیت ابابکر ؟ قال : لا۔ قال : فما رأیت عمر ؟ قال : لا، قال : اما! انك لوقلت انك رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقتلتك، ولوقلت : رأیت ابابکر وعمر لجلدتك ۔

حضرت حسن بن کثیر اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: آپ خیر الناس ہیں فرمایا: تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہا نہ، فرمایا: ابوبکر کو دیکھا کہا نہ، فرمایا: عمر کو دیکھا، کہا: نہ، فرمایا: سن لے اگر تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کا اقرار

٣٤٥٨۔ کنز العمال للمتقی، ٣٦١٤١، ٢١/١٣

٣٤٥٩۔ کنز العمال للمتقی، ٣٦١٥٣، ٢٦/١٣

کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابوبکر وعمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۳

٣٤٦٠۔ **عن** عمار بن باسر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم :لایفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الا وقد انکر حقی وحق اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جو مجھے ابوبکر وعمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔

٣٤٦١۔ **عن** عمربن جریث رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم علی المنبر یقول : افضل الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابوبکر وعمر وعثمان ،وفی لفظ ثم عمر ثم عثمان ۔رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

حضرت عمر بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین مولی علی کو منبر پر فرماتے سنا: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر پھر عثمان۔ جزاء اللہ عدوہ ۵۴

٣٤٦٢۔ **عن** صلة بن زفر رضی الله تعالیٰ عنه قال :کان علی اذا ذکر عنده ابو بکر قال: السباق تذکرون، السباق تذکرون، والذی نفسی بیده ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیه ابو بکر۔

حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے جب بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر آتا فرماتے: بڑی سبقت والے کا ذکر کر رہے ہیں، کمال پیشی لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں، قسم اسکی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر ہم سب پر

٣٤٦٠۔ کنز العمال للمتقی، ٣٦١٤٠، ٢٦/١٣ ☆

٣٤٦١۔ کنز العمال للمتقی،

٣٤٦٢۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ١٦٥/٧ ☆

سبقت لے گئے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: ابوبکر صدیق، صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضی صدیق اصغر۔ صدیق اکبر کا مقام اعلی صدیقیت سے بلند وبالا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے:۔

اما تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ فلانہ الصدیق الاکبر الذی سبق الناس کلھم لتصدیقہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولم یصدر منہ غیرہ قط و کذا علی کرم اللہ تعالی وجھہ فانہ یسمی الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس بکفر قط و لم یسجد لغیر اللہ مع صغرہ و کون ابیہ علی غیر الملۃ ولذا خص بقول علی کرم اللہ تعالی وجھہ۔

حضرت خاتم الولایۃ المحمدیہ فی زمانہ بحر الحقائق ولسان القوم بجنانہ وبیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارین بفیضانہ فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں:۔

فلو فقد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی ذالک الوطن وحضرھا ابو بکر لقام فی ذالک المقام الذی اقیم فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لانہ لیس ثم اعلی منہ یحجبہ عن ذلک فھو صادق ذلک الوقت وحکیمہ وما سواہ تحت حکمہ (ثم قال) وھذا المقام الذی اثبتنا بین الصدیقیۃ ونبوۃ التشریع وفوق الصدیقیۃ فی المنزلۃ عند اللہ والمشار الیہ بالسر الذی قر فی صدر ابی بکر ففضل بہ الصدیقین اذ حصل لہ فی قلبہ ما لیس فی شرط الصدیقیۃ ولا من لوازمھا فلیس بین ابی بکر و بین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رجل لانہ صاحب الصدیقیۃ وصاحب سر۔

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کرینگے کہ وہاں صدیق سے اعلی کوئی نہیں جو انہیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق وحکیم ہیں اور جو ان کے سوا ہیں سب ان کے زیر حکم۔ یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے یہ مقام قربت فردوں کے لئے ہے اللہ کے نزدیک نبوت شریعت سے نیچا اور

صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینہ صدیق میں متمکن ہوا جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ ان کے قلب میں وہ راز الٰہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحب راز بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

٣٤٦٣۔ **عن** ابی حازم رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء رجل الیٰ علی بن الحسين رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ماكان منزلة ابی بكر وعمر من النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقال : منزلهما الساعة وهما ضجيعاه ۔

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ابوبکر وعمر کا کیا مرتبہ تھا، فرمایا: جو مرتبہ ان کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

٣٤٦٤۔ **عن** محمد الباقر رضی الله تعالیٰ عنه قال : اجمع بنو فاطمة رضی الله تعالیٰ عنهم علی ان يقولوا فی الشيخين احسن مايكون من القول ۔

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: اولاد امجاد حضرت بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وعلیہم وبارک وسلم کا اجماع واتفاق ہے کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو۔

ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائیگی جو سب سے بہتر ہو۔

٣٤٦٥۔ **عن** جندب الاسدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء بعض اهل الكوفة والجزيرة الیٰ محمد بن عبدالله المحض رضی الله تعالیٰ عنهما وسال عن ابی بكر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما فقال : انظر الیٰ اهل بلادك يسالوننی عن ابی بكر وعمر، لهما افضل عندی من علی ، رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعين ۔

٣٤٦٣۔ المسند لاحمد بن حنبل،

٣٤٦٤۔ السنن للدارقطنی،

٣٤٦٥۔ السنن للدارقطنی،

حضرت جندب الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اہل کوفہ وجزیرہ حضرت امام محمد بن عبد اللہ محض رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا، امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہو کر فرمایا: اپنے شہر والوں کو دیکھو! مجھ سے ابو بکر وعمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں، وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ مولی علی سے افضل ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبی کے پوتے اور حضرت امام حسین شہید کربلا کے نواسے ہیں۔ ان کا لقب مبارک نفس زکیہ ہے، ان کے والد حضرت عبد اللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی وحسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے لہذا محض کہلائے، اپنے زمانہ میں سردار بنی ہاشم تھے، ان کے والد ماجد امام حسن مثنی اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغری بنت امام حسین ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علی ابیھم وعلیھم وبارك وسلم۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۱

(۳) رافضی عموماً شیخین پر تبرا کرتے ہیں

٣٤٦٦۔ **عن** زید بن علي رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: انطلقت الخوارج فبرأت ممن دون ابی بکر وعمر ولم یستطیعون ان یقولوا فیھما شیأ، وانطلقتم فطفرتم فوق ذلك، فبرأتم منھما، فمن بقي؟ فواللہ! مابقي احد الابرئتم منہ۔

حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علی جدھم الکریم وعلیھم سے روایت ہے کہ خارجیوں نے اٹھ کر ان سے تبری کی جو ابو بکر وعمر سے کم تھے یعنی عثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم، مگر ابو بکر وعمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی، اور تم نے اے کوفیو! زور پر جست کی کہ ابو بکر وعمر سے تبری کی، تو اب کون رہ گیا؟ خدا کی قسم! اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرا نہ کہا ہو۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

٣٤٦٦۔ المصنف لابن ابی شیبة،

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر، امام زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامان خاندان زید کو بحمد اللہ کافی ووافی ہے۔

سید سادات بلگرام حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبر شریعت، بحر طریقت، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، سیدنا ومولانا میر عبد الواحد حسینی زیدی واسطی بلگرامی قدس اللہ تعالیٰ سرہ السامی نے کتاب مستطاب ''سبع سنابل شریف،، تصنیف فرمائی کہ بارگاہ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں موقع قبول عظیم پر واقع ہوئی۔ اس فقیر کے آقائے نعمت ومولائے اوحد، حضرت اسد الواصلین، محبوب العاشقین سیدنا ومولانا حضرت سید شاہ حمزہ حسینی زیدی مارہروی قدس سرہ القوی کتاب مستطاب ''کاشف الاستار شریف،، کی ابتدا میں فرماتے ہیں:۔

باید دانست کہ در خاندان ما حضرت سند المحققین سید عبد الواحد بلگرامی بسیار صاحب کمال برخاستہ اند، قطب فلک ہدایت، ومرکز دائرۂ ولایت بود در علم صوری ومعنوی فائق واز مشارب اہل تحقیق ذائق، صاحب تصنیف وتالیف است، ونسب ایں فقیر بہ چہار واسطہ بذات مبارکش می پیوندد۔

جاننا چاہئے کہ ہمارے خاندان میں حضرت سند المحققین سید عبد الواحد بلگرامی بہت بڑے صاحب کمال ہوئے ہیں، آسمان ہدایت کے قطب اور دائرہ ولایت کے مرکز تھے، ظاہری ومعنوی علم میں کامل اور اہل تحقیق کے مشرب چشیدہ اور صاحب تصنیف وتالیف تھے اس فقیر کا نسب ان کی ذات مبارکہ تک چار واسطوں سے پہونچتا ہے۔

پھر چند اجزا کے بعد فرماتے ہیں:۔

اشہر تصانیف او کتاب سبع سنابل است در سلوک وعقائد، حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد سلمہ اللہ در ''مآثر الکرام،، می نویسد وقتے در شہر رمضان المبارک سنۃ خمس وثلثین ومأتہ والف مؤلف اوراق بزدار الخلافۃ شاہجہان آباد خدمت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ راز یارت کردو ذکر میر عبد الواحد قدس سرہ درمیان آمد، شیخ مناقب ومآثر میر تا دیر بیان کرد فرمود شبے در مدینہ منورہ پہلو بر بستر خواب گزاشتیم ﴿۱﴾ اتفاقا دیدیم کہ من وسید صبغۃ اللہ بروجی معا در مجلس اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم باریاب شدیم جمعے از صحابۂ کرام واولیائے امت حاضر اند درینہا شخصے است کہ حضرت باولب بہ تبسم شیریں کردہ حرفہا می زنند والتفاتے تمام دارند، چوں مجلس آخر شد از سید صبغۃ اللہ استفسا کردم کہ ایں شخص کیست کہ حضرت بااو التفات بایں مرتبہ دارند گفت میر عبدالواحد بلگرامی وباعث مزید احترام اوایں ست کہ ''سبع سنابل،، تصنیف اودر جناب رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول افتادہ انتہی مقالہ الشریف بلفظ المنیف قدس سرہ اللطیف۔

سلوک وعقائد میں آپ کی مشہورترین تصنیف ''سبع سنابل شریف،، ہے حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد بلگرامی مآثر الکرام،، میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ رمضان المبارک ۱۱۳۵ھ میں مؤلف اوراق (سید آزاد بلگرامی) دارالخلافہ شاہجہاں آباد میں حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا حضرت شیخ دیر تک میر عبدالواحد کے فضائل ومناقب بیان فرماتے رہے فرمایا: ایک رات مدینہ طیبہ میں آرام کررہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میں اور سید صبغۃ اللہ دربار رسالت میں باریاب ہیں۔ صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی ایک جماعت حاضر بارگاہ ہے۔ ان میں سے ایک شخص کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرماتے ہوئے گفتگو فرمارہے ہیں اور خوب توجہ فرمارہے ہیں جب مجلس ختم ہوئی تو میں نے سید صبغۃ اللہ سے پوچھا یہ شخص کون ہیں جن کی طرف حضرت اس قدر توجہ فرمارہے ہیں، انہوں نے بتایا یہ سید عبدالواحد بلگرامی ہیں، ان کے اعزاز کی وجہ یہ ہے کہ ان کی تصنیف ''سبع سنابل،، دربار رسالت میں مقبول ہوچکی ہے۔

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے اس کتاب مقبول ومبارک میں مسئلہ تفضیل بکمال تفصیل وتاکید جمیل وتہدید جلیل ارشاد فرمایا، لفظ مبارک سے چند حروف کی نقل سے شرف حاصل کروں۔ اولیائے کرام ومحدثین وفقہائے جملہ اہل حق کے اجماعی عقائد میں بیان فرماتے ہیں۔

واجماع دارند کہ افضل از جملہ بشر بعد انبیاء ابوبکر صدیق است وبعد ازوے عمر فاروق است وبعد ازوے عثمان ذی النورین است وبعد ازوے علی مرتضی است رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اور ان کا اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد تمام بشر میں افضل حضرت ابوبکر صدیق ہیں

اوران کے بعد حضرت عمر فاروق اوران کے بعد حضرت عثمان ذی النورین اوران کے بعد حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ پھر فرمایا:۔

فضل ختنین از فضل شیخین کمتر است بے نقصان وقصور۔ یعنی حضرت عثمان وعلی کی فضیلت ابوبکر وعمر سے بغیر کسی عیب ونقصان کے کم ہے۔ پھر فرمایا: اجماع اصحاب وتابعین وتبع تابعین وسائر علمائے امت ہم بریں عقیدہ واقع شدہ است۔ یعنی صحابہ تابعین، تبع تابعین اور تمام علمائے امت کا اسی عقیدے پر اجماع ہے۔ پھر فرمایا: مخدوم قاضی شہاب الدین در ”تیسر الحکام،، نبشت کہ ہیچ ولی بدرجہ ہیچ پیغمبر نہ رسید زیرا کہ امیر المومنین ابوبکر بحکم حدیث بعد پیغمبران از ہمہ اولیاء برتر است واو بدرجہ ہیچ پیغمبرے نہ رسید وبعد او امیر المومنین عمر بن خطاب است وبعد او امیر المومنین عثمان بن عفان است وبعد او امیر المومنین علی بن ابی طالب است رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کسے کہ امیر المومنین علی را خلیفہ نداند او از خوارج است وکسے کہ اورا برامیر المومنین ابوبکر وعمر تفضیل کند او از روافض است۔

مخدوم قاضی شہاب الدین نے ”تیسیر الحکام،، میں لکھا ہے کہ کوئی ولی کسی نبی کے مقام کو نہیں پہونچ سکتا، کیونکہ حضرت امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق از روئے حدیث انبیاء کے بعد تمام اولیاء سے افضل ہیں اور وہ کسی پیغمبر کے مقام کو نہ پہونچ سکے ان کے بعد امیر المومنین عمر بن خطاب ان کے بعد امیر المومنین عثمان بن عفان اور انکے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ جو شخص حضرت امیر المومنین علی کو خلیفہ نہ جانے وہ خارجی ہے اور جو شخص انہیں امیر المومنین ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دے وہ رافضی ہے۔ پھر فرمایا:۔

ازیں جا باید دانست کہ در جہان نہ ہمچو مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیرے پیدا شد ونہ ہمچو ابوبکر مریدے ہویدا گشت، اے عزیز! اگرچہ کمالیت فضائل شیخین بر ختنین مفرط وفائق اعتقاد باید کرد امانہ بروجہیکہ در کمالیت فضائل قصورے ونقصانے بخاطر تو رسد، بلکہ فضائل ایشاں وفضائل جملہ اصحاب از عقول بشریہ وافکار انسانیہ بسے بالاتر است۔

اس جگہ سے جاننا چاہیے کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا جہان میں نہ کوئی پیر پیدا نہ ابوبکر ایسا کوئی مرید ظاہر ہوا۔ اے عزیز! اگرچہ شیخین (حضرت ابوبکر وعمر) کی

ختنین (حضرت عثمان وعلی) پر فضیلت کا کامل اعتقاد رکھنا چاہئے لیکن اس طور سے نہیں کہ حضرت عثمان وعلی کے فضائل کے بارے میں تیرے دل میں کوئی کمی واقع ہو۔ بلکہ ان کے اور تمام صحابۂ کرام کے فضائل بشری عقل اور انسانی فکر سے بہت بلند ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر فرمایا:۔

پس چوں اجماع صحابہ کہ انبیاء صفت اند بر تفضیل شیخین واقع شد و مرتضی نیز دریں اجماع متفق وشریک بود مفضلہ در اعتقاد خود غلط کردہ است اے خانمان ما فدائے نام مرتضی ۔ واے دل وجان ما نثار اقدام مرتضی باد کدام بد بخت ازل کہ محبت مرتضی در دلش نہ باشد وکدام راندۂ درگاہ مولی کہ اہانت او روا دارد، مفضلہ گمان بردہ است کہ نتیجۂ محبت با مرتضی تفضیل اوست بر شیخین ونمی داند کہ ثمرۂ محبت، موافقت است با او نہ مخالفت است کہ چوں مرتضی فضل شیخین وذی النورین را بر خود روا داشت واقتدا بایشاں کرد وحکمہائے عہد خلافت ایشاں را امتثال فرمود شرط محبت با او آں باشد کہ در راہ وروش با او موافق باشد نہ مخالف ۔ جب انبیاء صفت صحابہ کرام کا شیخین کی فضیلت پر اتفاق ہے اور حضرت علی مرتضی بھی اس اجماع میں شریک ہین لہذا مفضلہ (یعنی حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دینے والوں) کا یہ اعتقاد غلط ہے۔ ہمارا خاندان حضرت علی کے نام پر فدا ہو ہمارے دل وجان حضرت علی مرتضی کے قدموں پر نثار ہوں۔ کون ازلی بد بخت ہے جس کے دل میں حضرت علی مرتضی کی محبت نہ ہوگی اور کون مردود درگاہ ان کی توہین روا رکھے گا۔ اہل تفضیل کا گمان ہے کہ حضرت علی مرتضی کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں شیخین پر فضیلت دی جائے اور یہ نہیں سمجھتے کہ محبت کا تقاضا ان کی موافقت ہے نہ مخالفت کہ جب علی مرتضی نے شیخین اور ذی النورین کی فضیلت اپنے اوپر جائز رکھی، ان کی اقتدا کی، ان کے عہد خلافت کے احکام کی تعمیل کی تو آپ کی محبت کی شرط یہ ہے کہ آپ کے طرز وطریق کی موافقت کی جائے نہ مخالفت۔

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے یہ بحث پانچ ورق سے زائد میں افادہ فرمائی ہے۔ من طلب الزیادۃ فلیرجع الیہ۔

الحمد للہ یہ عقیدہ ہے اہلسنت وجماعت اور ہم غلامان دودمان زید شہید کا، واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۱۵۳/۱۱

(۴) خلافت شیخین کی طرف حضور کے خواب سے اشارہ

٣٤٦٧۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : بينما انانائم رأيتنی علی قليب عليها دلو ، فنزعت منها ماشاء الله ، ثم اخذها ابن ابی قحافة فنزع منها ذنوبا او ذنوبين وفی نزعه ضعف ، والله يغفرله ضعفه ، ثم استحالت غربا فاخذها ابن الخطاب فلم اری عبقريا من الناس ينزع نزع عمر حتی ضرب الناس بعطن ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ ایک کنویں پر ہوں، اس پر ایک ڈول ہے، میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور ایک دو بار کھینچا، پھر وہ ڈول ایک پل ہوگیا جسے چرسا کہتے ہیں اسے عمر نے لیا، تو میں نے کسی سردار زبردست کو اس کام میں انکے مثل نہ دیکھا، یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کردیا کہ لوگ پانی پی پی کر فرودگاہ کو واپس ہوئے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۴

(۵) فضائل شیخین اور خلافت کی طرف اشارہ

٣٤٦٨۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : حسبت انی كثير اسمع النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : ذهبت اناوابو بكر وعمر ، ودخلت اناوابوبكر وعمر ، وخرجت اناوابوبكروعمر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے بارہا فرماتے سنا: گیا میں اور ابوبکر وعمر، داخل ہوا میں اور ابوبکر وعمر، نکلا میں اور ابوبکر وعمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

٣٤٦٧۔ الجامع الصحيح للبخاری،	باب مناقب عمر رضی الله تعالیٰ عنه ،	٥١٧/١
الصحيح لمسلم،	باب فضائل الصحابة،	٢٧٥/٢
٣٤٦٨۔ الجامع الصحيح للبخاری،	باب مناقب عمر رضی الله تعالی عنه،	٥٢١/١
الصحيح لمسلم،	باب فضايل الصحابه	٢٧٤/٢
السنن لابن ماجه،	باب فضائل عمر،	١٠/١
المستدرك للحاكم،	٧١/٣ ☆	

۳۴۶۹۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال : بعثني بنو المصطلق الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالوا : سل لنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى من ندفع صدقاتنا بعدك ؟ قال : فاتيته فسألته فقال : الى ابى بكر ، فاتيتهم فاخبرتهم فقالوا : ارجع اليه فسله ، فان حدث با بى بكرحدث فالى من ؟ فاتيته فسألته فقال : الى عمر ، فاتيتهم فاخبرتهم فقالوا: ارجع اليه فسله ، فان حدث لعمرحدث الى من ؟ فاتيته فسألته فقال : الى عثمان ، فاتيتهم فاخبرتهم فقالوا : ارجع اليه فسله ، فان حدث بعثمان حدث فالى من ؟ فاتيته فسالته فقال: ان حدث بعثمان حدث فتبا لكم الدهر تباً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بنو مصطلق نے خدمت اقدس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں کہ حضور کے بعد ہم اموال زکوۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا: ابوبکر کے پاس، عرض کی: اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا: عمر، عرض کی: جب ان کا بھی واقعہ ہو، فرمایا: عثمان کو، عرض کی: اور عثمان کو بھی حادثہ پیش آئے، فرمایا: تو تمہارے لئے خرابی ہے۔

۳۴۷۰۔ **عن** جبير بن مطعم رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتت امرأة الى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فامرها ان ترجع اليه ، قالت : ارأيت ان جئت ولم اجدك ، كانها تقول : الموت ، قال : ان لم تجدني فأتي ابابكر۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر حاضر ہو، انہوں نے عرض کی: آؤں اور حضور کو نہ پاؤں، فرمایا: مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا۔

۳۴۷۱۔ **عن** سهل بن خيثمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذا اتى على ابى بكر اجله ، وعمر اجله ، وعثمان اجله ، فان استطعت ان تموت فمت۔

حضرت سہل بن خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۴۶۹۔ المستدرك للحاكم، باب مناقب ابى بكر، ۸۲/۳

۳۴۷۰۔ الصحيح لمسلم، باب مناقب ابى بكر، ۵۱۶/۱

۳۴۷۱۔ حلية الاولياء لابى نعيم، ۲۸۰/۸

وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی کا انتقال ہو جائے تو ہو سکے تو مر جانا۔

٣٤٧٢ ـ عن عصمة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قدم رجل من اهل البادية بابل له ، فلقيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاشتراها منه ،فلقيه على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم فقال : ماأقدمك ؟قال : قدمت بابل فاشتراها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قال : فنقدك ،قال : لاولكن بعتها منه بتاخير ،فقال على رضى الله تعالىٰ عنه : ارجع فقل له : يارسول الله ! ان حدثك بك حدث من يقضينى مالى ؟ وانظر مايقول لك ؟ فارجع الى حتى تعلمنى ،فقال : يارسول الله ! ان حدث بك حدث فمن يقضينى ؟ قال : ابوبكر ،فاعلم عليا ،فقال له : ارجع اسأله ان حدث بابى بكر حدث فمن يقضينى ؟ فسأله فقال : عمر ، فجاء فاعلم عليا ،فقال له : ارجع فسله اذامات عمر فمن يقضينى ؟فجاء فسأله ،فقال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ويحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت ۔

حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سے کچھ اونٹ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرضوں میں خریدے، یہ واپس جاتا تھا کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ملاقات ہوگئی، حال پوچھا، اس نے بیان کیا، فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر جا اور عرض کر: اگر حضور کو کوئی حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا کریگا؟ فرمایا: ابوبکر، پھر دریافت کرایا، اور جو ابوبکر کو کوئی حادثہ پیش آجائے تو کون دیگا، فرمایا: عمر، پھر دریافت کرایا کہ اگر انہیں بھی کوئی حادثہ رونما ہو تو؟ اس پر ارشاد فرمایا: ہائے نادان، جب عمر مر جائے تو اگر مر سکے تو مر جانا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۵

٣٤٧٣ ـ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال ،قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كنت وابوبكر وعمر ، وفعلت وابوبكر وعمر ،وانطلقت

٣٤٧٢ ـ المعجم الكبير للطبرانى، ١٨٠/١٧

٣٤٧٣ ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب مناقب عمر، ٥١٩/١

الصحيح لمسلم، باب فضل عمر، ٢٧٤/٢

وابوبکر وعمر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوا میں اور ابوبکر وعمر، کیا میں نے اور ابوبکر وعمر نے، چلا میں اور ابوبکر وعمر۔

فتاوی رضویہ ١٤٤/١١

٣٤٧٤۔ **عن** امیرالمؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ابوبکر وعمر خیر الاولین والآخرین، وخیر اهل السموات واهل الرضین، الا الانبیاء والمرسلین، لا تخبرهما یاعلی۔

امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابوبکروعمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں، تمام آسمان والوں اور زمین والوں سے بہتر ہیں سوا انبیاء ومرسلین کے، اے علی تم ان دونوں کو اس کی خبر نہ دینا۔

﴿٤﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا: اس کے معنی یہ ہیں کہ اے علی تم ان سے نہ کہنا بلکہ ہم خود فرمائیں گے تاکہ ان کی مسرت زیادہ ہو۔

فتاوی رضویہ ٢٦٨/١٢

(٦) شیخین، عمار اور ابن مسعود کی فضیلت

٣٤٧٥۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقتدوا بالذين من بعدی، ابی بکر وعمر، واهتدوا بهدی عمار، وتمسكوا بعهد ابن مسعود۔

٣٤٧٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ١١/١ ☆

٣٤٧٥۔ الجامع للترمذی، باب مناقب عمار بن یاسر، ٢٢١/٢

السنن لابن ماجه، باب فضائل الصدیق، ١٠/١

المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨٢/٥ ☆ المستدرك للحاكم، ٧٥/٣

الجامع الصغیر للسیوطی، ٨٢/١ ☆ المسند للحمیدی، ٩٤٩

الكامل لابن عدی، ٦٦٦/٢ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٣٣٠/١

مجمع الزوائد للهيثمی، ٥٣/٩ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ١٢/٥

كنز العمال للمتقی، ٣٦٥٦، ١٨٤/٢ ☆ التفسير للبغوی، ٥٥٦/١

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم میرے ان دو صحابیوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہونگے، ابو بکر و عمر، اور عمار بن یاسر کی رہنمائی، اور عبد اللہ بن مسعود کی سند اختیار کرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار آخر حیات اقدس میں نص صریح فرمادینا چاہا تھا پھر خدا اور مسلمانوں کو چھوڑ کر حاجت نہ سمجھی۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۵

(۷) فضیلت صدیق اکبر

٣٤٧٦۔ **عن** سالم بن ابی الجعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لمحمد ابن الحنفیة رضی الله تعالیٰ عنهما : هل کان ابوبکر اول القوم اسلاما ؟ قال : لا، قلت : فبم علا ابوبکر وسبق حتی لایذکر احد غیر ابی بکر ،قال : لانه کان افضلهم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربه ۔

حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کی: کہ کیا ابو بکر سب سے پہلے ایمان لائے تھے؟ فرمایا: نہ، میں نے کہا: پھر کیا بات ہے کہ ابو بکر سب سے بالا رہے اور پیشی لے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے؟ فرمایا: یہ اس لئے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے یہاں تک کہ اپنے رب عزوجل سے ملے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۰

(۸) صدیق اکبر کی بعض خدمات عظیمہ

٣٤٧٧۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مالاحد عندنا ید الا وقد کافأناه بها ماخلا ابابکر ،فان له عندنا یدا یکافئه الله بها یوم القیامة ، وما نفعنی مال احد قط مانفعنی مال ابی بکر ،ولو

٣٤٧٦۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆

٣٤٧٧۔ الجامع للترمذی، باب مناقب ابی بکر الصدیق، ٢٠٧/٢

فتح الباری للعسقلانی، ☆ ١٣/٧

كنت متخذا خليلا لاتخذت ابابكر خليلا ، وان صاحبكم خليل الله ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کے احسان کا بدلہ ہم نے اسے دیدیا سوائے ابوبکر کے، کہ ہم پر وہ احسان ہے جس کا بدلہ انہیں اللہ تعالیٰ روز قیامت دیگا۔ مجھے کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو فائدہ مجھے ابوبکر کے مال نے دیا، اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ضرور ابوبکر کو دوست بناتا، اور بے شک تمہارے صاحب (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے محبوب ودوست ہیں۔ الزلال الانقی ۳۹

۳۴۷۸۔ **عن** امير المومنين علي المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رحم الله ابابكر رضى الله تعالىٰ عنه زوجني ابنته وحملني الى دار الهجرة واعتق بلالا من ماله ، وما نفعني مال احد في الاسلام مانفعني ابى بكر ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحمت نازل فرمائے، مجھ سے اپنی بیٹی کا عقد کیا اور مجھے دار الہجرت مدینہ منورہ میں لائے اور اپنے مال سے بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خرید کر آزاد کیا، اور مجھے اسلام میں کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو فائدہ ابوبکر کے مال نے دیا۔

۳۴۷۹۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مانفعني مال قط مانفعني مال ابى بكر ، فبكى ابوبكر رضى الله تعالىٰ

۳۴۷۸۔ الجامع للترمذی، باب مناقب علی المرتضی، ۲/۲۱۳
المسند للعقیلی، ۴/۲۱۰ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۲/۵۷۷
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۲۵۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۱۲۴، ۱۱/۶۴۲
البداية والنهاية لابن کثیر، ۱۷/۳۶۱ ☆

۳۴۷۹۔ السنن لابن ماجه، باب فضل ابی بکر الصدیق، ۱/۱۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۵۳ ☆ الصحیح لابن حبان، ۲۱۶۱
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۲۳۰ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۲/۵۷۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/۱۶۷ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۱۵۸
تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۲۱ ☆ الکامل لابن عدی،

عنه وقال: هل انا ومالی الا لك یارسول الله صلی الله تعالیٰ علیك وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو ابوبکر کے مال نے دیا، یہ سنکر صدیق اکبر نے گریہ فرمایا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اور میرا مال آپ ہی کا تو ہے۔

٣٤٨٠۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ماا حد اعظم عندی یدا من ابی بکر واسانی بنفسه وماله ولنکحنی ابنته۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ابوبکر سے بڑھکر کسی کا احسان نہیں، اپنی جان ومال سے میرا ساتھ دیا اور اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کیا۔　　الزلال الانقی　٣٩

٣٤٨١۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسه۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال سے اپنا قرض ادا فرماتے جس طرح اپنے مال سے ادا فرماتے۔

٣٤٨٢۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: ان ابابکر اسلم یوم اسلم وله اربعون الف دینار وفی لفظ درهم، فانفقها علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن اسلام لائے ان کے پاس چالیس ہزار دینار یا درہم تھے آپ نے سب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر خرچ کر دئیے۔　　الزلال الانقی　٤١

٣٤٨٠۔ الکامل لابن عدی، ٤٢١/١ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ١٠٤٣/١
میزان الاعتدال للذهبی، ٦٨٩ ☆ کنز العمال للمتقی ٣٢٥٧٥، ٥٤٨/١١
فتح الباری للعسقلانی، ١٢/٧ ☆
٣٤٨١۔ تاریخ بغداد للخطیب،
٣٤٨٢۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

۳۴۸۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم لابى بكر رضى الله تعالیٰ عنه : ماطيب مالك ،منه بلال مؤذنى وناقتى هاجرت عليها ،وزوجتنى ابنتك ،وواسيتنى بنفسك ومالك ، كانى انظر اليك على باب الجنة تشفع لامتى هذه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تمہارا مال کتنا ستھرا ہے، کہ اسی سے میرا مؤذن بلال آزاد ہوا، اسی سے میری وہ اونٹنی خریدی گئی جس پر میں نے ہجرت کی، نیز تم نے اپنی پیاری بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا اور اپنی جان و مال سے میری مدد کی، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ جنت کے دروازہ پر کھڑے ہو اور میری امت کی شفاعت کر رہے ہو۔ الزلال الانقی ۴۳

۳۴۸۴۔ **عن** ام المومنين عائشة الصديقه رضى الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فى مرضه الذى مات فيه ،ادعى لى اباك واخاك حتى اكتب كتابا ، فانى اخاف ان يتمنى متمن ويقول قائل : انا اولى ، ويابى الله والمؤمنون الا ابابكر ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس مرض میں وصال فرمانے کو ہیں اس میں مجھ سے فرمایا: اپنے باپ اور بھائی کو بلالے کہ میں ایک نوشتہ تحریر فرمادوں، کہ مجھے خوف ہے، کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہہ اٹھے، کہ میں مستحق ہوں، اور اللہ نہ مانے گا اور مسلمان نہ مانیں گے مگر ابوبکر کو۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہلسنت و جماعت نصرھم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ و رسل و انبیائے بشر، صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں، تمام امم عالم اولین و آخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی و عظمت و عزت

۳۴۸۳۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۱۹۰/۶ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱۵۸/۱
الكامل لابن عدى، ۳۷۵/۱ ☆ ميزان الاعتدال، للذهبى، ۶۷۵۰/۱۵
لسان الميزان لابن حجر، ۱۳۷۴/۴ ☆

۳۴۸۴۔ الصحيح للبخارى، باب ما يقال للمريض وما يجيب، ۸۴۶/۲
الصحيح لمسلم، باب من فضائل ابى بكر الصديق، ۲۷۳/۲

دو جاہت وقبول وکرامت وقرب وولایت کو نہیں پہونچتا۔

ان الفضل بیدالله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم۔

پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولی علی، صلی اللہ تعالیٰ علی سیدھم ومولاھم والہ وعلیھم وبارک وسلم۔

اس مذہب مہذب پر آیات قرآن عظیم واحادیث کثیرہ حضور پرنور نبی کریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والتسلیم، وارشادات جلیلہ واضحہ امیر المومنین مولی علی مرتضی ودیگر ائمہ اہل بیت طہارت وارتضا واجماع صحابہ کرام وتابعین عظام وتصریحات اولیائے امت وعلمائے ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہوسکتا۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس مسئلہ میں ایک کتاب عظیم بسیط وضخیم، دو مجلد پر منقسم نام تاریخی مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین، سے متسم تصنیف کی اور خاص تفسیر آیۂ کریمہ "ان اکرمکم عند الله اتقکم، اور اس سے افضلیت مطلقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اثبات واحقاق اور اوہام خلاف کے ابطال وازہاق میں ایک جلیل رسالہ مسمی بنام تاریخی الزلال الانقی من بحر سبقة الاتقی تالیف کیا، اس مبحث کی تفصیل ان کتب پر موکول۔

یہاں صرف چند ارشادات ائمہ اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اقتصار ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل کی بے شمار رحمت ورضوان وبرکت امیر المومنین اسد حیدر، حق گو حق داں حق پرور کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ پر کہ اس جناب نے مسئلہ بغایت مفصل فرمایا، اپنی کرسی خلافت وعرش زعامت پر برسر منبر مسجد جامع مشاہد ومجامع وجلوات عامہ وخلوات خاصہ میں بطرق عدیدہ سپید وصاف ظاہر وواشگاف، محکم ومفسر بے احتمال دگر، حضرات شیخین کریمین وزیرین جلیلین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اپنی ذات پاک اور تمام امت مرحومۂ سید لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہتر وافضل ہونا ایسے روشن وابین طور پر ارشاد کیا جس میں کسی طرح شائبہ شک وتردد نہ رہا مخالف مسئلہ کو مفتری بنایا، اسی کوڑے کا مستحق ٹھہرایا، حضرت سے ان اقوال کریمہ کے راوین اسی سے زیادہ صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

صواعق امام ابن حجر مکی میں ہے: قال الذهبی وقد تواتر ذلك عنه فی خلافته وکرسی مملکته وبین الجم الغفیر من شیعته ثم بسط الاسانید الصحیحة فی ذلك

قال: ویقال رواه عنه نیف وثمانون نفسا وعدمنهم جماعة ثم قال قبح الله الرافضة ما اجهلهم انتھی۔

ذہبی نے کہا تواتر سے ثابت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اپنے دور خلافت وحکومت میں اور کثیر مصاحبین کے درمیان فرمائی، بعدازاں اس بارے میں صحیح سند دن کو تفصیل سے ذکر کیا، یہ بھی کہا کہ محدثین کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی روایت کرنے والے اسی سے زیادہ حضرات ہیں، ان میں سے ایک جماعت کا ذکر بھی کیا اور فرمایا خدا روافض کو ذلیل کرے کس قدر جاہل ہیں (مترجم)

یہاں تک کہ بعض مصنفان شیعہ مثل عبدالرزاق محدث صاحب مصنف نے باوصف تشیع تفضیل شیخین اختیار کی اور کہا جب خود حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ انہیں اپنے نفس کریم پر تفضیل دیتے ہیں تو مجھے اس کے اعتقاد سے کب مفر ہے۔ مجھے یہ گناہ کیا تھوڑا ہے کہ علی سے محبت رکھوں اور علی کا خلاف کروں۔ صواعق میں ہے:۔

ماحسن ماسلکه بعض الشیعة المنصفین کعبد الرزاق فانه قال افضل الشیخین بتفضیل علی ایاهما علی نفسه والا لما فضلتهما کفی بی وزراًان احبه ثم اخالفه۔

بعض مصنف شیعہ مثلاً عبدالرزاق محدث نے کیا ہی عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے، وہ کہتے ہیں، میں شیخین، ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اس لئے افضل مانتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے آپ سے افضل قرار دیا، ورنہ میں انہیں افضل نہ مانتا، میرے لئے یہی گناہ کیا کم ہے کہ میں ان کی محبت کرتے ہوئے ان کی مخالفت کروں۔

(۹) خلافت صدیق پر حضرت علی کی شہادت

۳۴۸۵ـ **عن** محمد بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال؛ لما توفی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابطأ علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم عن بیعة ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه فلقیه ابوبکر فقال: اکرهت امارتی؟ فقال: لا، ولکن آلیت لاارتدی بردائی الاالی الصلوة حتی اجمع القرآن، فزعموا انه کتبه علی تنزیله۔

۳۴۸۵ـ الصواعق المحرقة لابن حجر، فصل چہارم، ۱۳۴

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت میں تاخیر فرمائی، حضرت صدیق اکبر نے ملاقات کر کے کہا: کیا آپ کو میری امارت ناپسند ہے؟ جواب دیا نہیں، بلکہ میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک میں قرآن کو جمع نہ کرلونگا اس وقت تک سوائے نماز کے چادر نہ اوڑھونگا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا خیال تھا کہ آپ نے ترتیب نزول کے مطابق جمع کیا تھا۔

حاشیہ اتقان فی علوم القرآن ۶۹

(۱۰) حضرت عمر کی تائید دو فرشتے کرتے ہیں

۳۴۸۶۔ **عن** امیرالمؤمنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لولم ابعث فیکم لبعث عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ایداللہ عمر بملکین، یوفقانہ ویسددانہ، فاذااخطأ صرفاہ حتی یکون صوابا۔

امیرالمومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو بے شک عمر نبی کر کے بھیجا جاتا، اللہ عزوجل نے دو فرشتوں سے عمر فاروق کی تائید فرمائی ہے، کہ وہ دونوں عمر کو توفیق دیتے اور ہر امر میں اسے ٹھیک راہ پر رکھتے ہیں، اگر عمر کی رائے لغزش کرتی ہے تو وہ فرشتے عمر کو ادھر سے پھیر دیتے ہیں تاکہ عمر سے حق ہی صادر ہو۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الامن والعلی ۲۴۵

(۱۱) حضرت عمر کے اسلام سے اہل اسلام کو عزت ملی

۳۴۸۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اسلام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان عزۃً، و ان ھجرتہ کان فتحاونصرۃ، وخلافتہ رحمۃ واللہ! مااستطعنا ان نصلی حول البیت ظاھرین حتی اسلم عمر، فلما اسلم عمر قاتلھم

۳۴۸۶۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۷۲/۳ ☆ تنزیۃ الشریعۃ لابن عراق، ۳۷۳/۱
العوائد المجموعہ للشوکانی، ۳۳۶ ☆ احیاء العلوم للغزالی، ۱۵۷/۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۷۲/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۶۱، ۵۸۱/۱۱

۳۴۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۸۶۹، ۵۹۹/۱۲ ☆

حتی صلینا، و انی لا حسب بین عینی عمر ملکا یسدده، و انی لا حسب الشیطان تفرقه، و اذاذکر الصالحون فحیّ ھلا بعمر،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: بیشک حضرت عمر کا اسلام عزت تھا، اور ان کی ہجرت فتح ونصرت، اور ان کی خلافت میں رحمت۔ خدا کی قسم! گرد کعبہ علانیہ نماز نہ پڑھنے پائے جب تک عمر اسلام نہ لائے، جب وہ مسلمان ہوئے کافروں سے قتال کیا، یہاں تک کہ ہم نے اعلانیہ گرد کعبہ معظمہ نماز ادا کی، اور بیشک میں سمجھتا ہوں کہ عمر کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے کہ انہیں راستی و درستی دیتا ہے، اور جب نیک بندوں کا ذکر ہو تو عمر کا ذکر لاؤ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

الامن والعلی ۲۴۶

۳۴۸۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ باھی باھل عرفۃ عامۃ وباھی بعمر خاصۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے عرفات میں جمع ہونے والوں پر عموما اور حضرت عمر پر خصوصا مباہات فرمائی۔ ۱۲ ام الزلال الانقی ۴۸

(۱۲) حضرت عمر صاحب الہام حق تھے

۳۴۸۹۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لقد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون، فان یکن من امتی منھم احد فانہ عمر بن الخطاب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگلی امتوں میں کچھ لوگ فراست صادقہ والہام حق والے ہوتے تھے، اگر میری امت میں ان سب سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر ہے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۴۸۸۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۸۷/۴ ☆
کنز العمال للمتقی، ۳۵۸۵۸، ۵۹۶/۱۲ ☆
تاریخ جرجان، ۱۷۱ ☆
۳۴۸۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الانبیاء، ۴۹۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۵/۶ ☆

٣٤٩٠۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوسکتا تو ضرور عمر ہوتے۔ السو والعقاب ٢٧

(١٣) حضرت عمر سے اسلام کو غلبہ حاصل ہوا

٣٤٩١۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب خاصة ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: الٰہی! خاص عمر بن الخطاب کے ذریعہ سے اسلام کو عزت دے۔

٣٤٩٢۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول

٣٤٩٠۔ الجامع للترمذی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٢٠٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٥٤/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ٨٥/٣
المعجم الكبير للطبرانی، ٢٩٨/١٧ ☆ تاریخ دمشق لابن عساكر، ٢٩٠/٣
الكامل لابن عدی، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥١/٧
المغنی للعراقی، ١٥٧/٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٢٧٤٥، ٥٧٨/١١
الجامع الصغير للسيوطی، ٤٥٧/٢ ☆

٣٤٩١۔ السنن لابن ماجه، باب فضل عمر، ١١/١
المستدرك للحاكم، ٨٣/٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٩٣/٢
الصحيح لابن حبان، ٢١٨٠ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٢٩٣/٤
السنن الكبری للبيهقی، ٣٧٠/٢ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ٩٧٢٢
فتح الباری للعسقلانی، ٤٨/٧ ☆ الكامل لابن عدی،
الطبقات الكبری لابن سعد، ١٩٢/٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٢٧٢٨، ٥٧٥/١١

٣٤٩٢۔ الجامع للترمذی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٢٠٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٩٥/٢ ☆ المستدرك للحاكم، ٥٠٢/٣
فتح الباری للعسقلانی، ٤٨/٧ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ٥٦١/٥
الطبقات الكبری لابن سعد، ١٧٣/٣ ☆

الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اللهم ! اعزالاسلام باحب هذين الرجلين اليك، بعمربن الخطاب اوبابى جهل بن هشام۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں یوں دعا کی: الٰہی! اسلام کو عزت دے ان دونوں مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہو اس کے ذریعہ سے، یا تو عمر بن خطاب یا ابو جہل بن ہشام۔

الامن والعلی ۷۴

(۴) حضرت عمر سچی پناہ گاہ مسلمین تھے

۳۴۹۳۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رجلا من اهل مصر اتى عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فقال : ياامير المؤمنين ! عائذ بك من الظلم، قال : عذت معاذاً، قال : سابقت ابن عمروبن العاص فسبقته، فجعل يضربنى بالسوط ويقول : اناابن الاكرمين ﷺكتب عمر الى عمرو يأمره بالقدوم ويقدم بابنه معه، فقدم، فقال عمر، اين المصرى ؟ خذالسوط فاضرب، فجعل يضربه بالسوط ويقول عمر : اضرب ابن الاكرمين، قال انس : فضرب فوالله ! لقدضربه ونحن نحب ضربه، فما اقلع عنه حتى تمنينا انه يرفع عنه، ثم قال عمر للمصرى : صنع السوط على صلعةعمرو، فقال : ياامير المؤمنين ! انما ابنه الذى ضربنى وقد استقدت منه، فقال عمر لعمرو : مذكم تعبد تم الناس وقدولد تهم امهاتهم احرارا، قال : ياامير المؤمنين ! لم اعلم ولم يأتني۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مصری نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: اے امیر المومنین! میں حضور کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے، امیر المومنین نے فرمایا: تو نے سچی جائے پناہ لی، اس فریادی مصری نے عرض کی: میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کے ساتھ دوڑ کی، میں آگے نکل گیا، صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا: میں دو معزز و کریم والدین کا بیٹا ہوں، اس فریاد پر امیر المومنین نے فرمان نافذ فرمایا کہ عمرو بن عاص

۳۴۹۳۔ كنز العمال للمتقى، ۳۶۰۱۰، ۶۶۰/۱۲

مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں، حاضر ہوئے، امیر المؤمنین نے مصری کو حکم دیا کوڑا لے اور مار، اس نے بدلہ لینا شروع کیا، اور امیر المؤمنین فرماتے جاتے ہیں، مارو دو لیئموں کے بیٹے کو، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا تھا تو ہمارا جی چاہتا تھا کہ یہ مارے اور اپنا عوض لے، اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب ہاتھ اٹھالے، جب مصری فارغ ہوا تو امیر المومنین نے فرمایا: اب یہ کوڑا عمرو بن عاص کی چندیا پر رکھ، یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی کی، بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا۔ مصری نے عرض کی: یا امیر المومنین! ان کے بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا، اس سے میں عوض لے چکا، امیر المومنین نے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: تم لوگوں نے بندگان خدا کو کب سے اپنا غلام بنالیا ہے حالانکہ وہ ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے، حضرت عمرو بن عاص نے عرض کی: یا امیر المومنین! نہ مجھے کوئی خبر ہوئی، نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا

الامن والعلی، ۲۳۸

(۱۵) حضرت عمر لوگوں کے لئے راحت رساں تھے

٣٤٩٤ـ **عن** الليث بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه ان الناس بالمدينة اصابهم جهد شديد في خلافة عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فى سنة الرمادة، فكتب الى عمروبن العاص وهو بمصر، من عبد الله عمر امير المؤمنين الى عمرو بن العاص، سلام! امابعد فلعمرى ياعمرو! ماتبالى اذا شبعتِ انت ومن معك ان اهلك انا ومن معى فياغوثا! ثم ياغوثا ـ يردده قوله. فكتب اليه عمروبن العاص: لعبد الله عمر أميرالمؤمنين من عمروبن العاص، اما بعد فيالبيك اثم ياليبك! وقد بعثت اليك بعيرأولهاعندك وآخر ها عندى، والسلام عليك ورحمة الله وبركاته، فبعث عمرو اليه بعير عظيمة فكان أولها بالمدينة وآخر ها بمصر يتبع بعضها بعضا، فلما قدمت على عمر وسع بها على الناس ودفع الى اهل كل بيت بالمدينة وما حولها بعيراً بما عليه من الطعام، وبعث عبدالرحمٰن بن عوف والزبير بن العوام وسعد ابن ابى وقاص يقسمونها على الناس، فدفعوا الى اهل كل بيت بعيراً بما عليه من الطعام أن ياكلوا الطعام وينحروا البعيرفيأكلوا لحمه ويأتدموا شحمه

٣٤٩٤ـ كنزالعمال للمتقى، ٣٥٩٠٦، ٦١٥/١٢

ويحتذوا جلده وينفعوا بالوعاء الذى كان فيه الطعام لما ارادوا من لحاف أوغيره، فوسع الله بذلك على الناس، فلما رأى ذلك عمر حمد الله ۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک سال مدینہ طیبہ میں قحط عظیم پڑا اس سال کا عام الرمادہ نام رکھا گیا یعنی ہلاک وتباہی جان ومال کا سال امیر المومنین نے عمرو بن عاص کو مصر میں فرمان بھیجا یہ شقہ ہے بندۂ خدا عمر امیر المومنین کی طرف سے ابن عاص کے نام سلام کے بعد واضح ہو مجھے اپنی جان کی قسم اے عمرو جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ملک والے ہلاک ہوجائیں ارے فریاد کو پہونچ ارے فریاد کو پہونچ اور اس کلمے کو باربار تحریر فرمایا۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب حاضر کیا یہ عرضی بندۂ خدا امیر المومنین عمر کو عمرو بن عاص کی طرف سے بعد سلام معروض حضور میں باربار خدمت کو حاضر ہوں پھر باربار خدمت کو حاضر ہوں میں نے حضور میں وہ کارواں روانہ کیا ہے۔ جس کا اول حضور کے پاس ہوگا اور آخر میرے پاس اور حضور پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کارواں حاضر کیا کہ مدینہ طیبہ سے مصر تک یہ تمام منزلہائے دور دراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں یہاں سے وہاں تک ایک قطار تھی جس کا پہلا اونٹ مدینہ میں تھا اور پچھلا مصر میں اور سب ناج تھا امیر المومنین نے وہ تمام اونٹ تقسیم فرمادیئے ہر گھر کو ایک ایک اونٹ مع اپنے بار کے عطا ہوا کہ ناج کھاؤ اور اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت کھاؤ چربی کھاؤ کھال کے جوتے بناؤ جس کپڑے میں ناج بھرا تھا اس کا لحاف وغیرہ بناؤ یوں اللہ عزوجل نے لوگوں کی مشکل دفع کی امیر المومنین حمد بجالائے۔ الامن والعلی ۲۴۰

(۱۶) حضرت عمر نے لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکا

۳۴۹۵۔ **عن** سعد الجارى مولى عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنهما انه دعا ام كلثوم بنت على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنهما وكانت تحته، فوجدها تبكى فقال: مايبكيك؟ فقالت: ياامير المؤمنين! هذااليهودى تعنى كعب الاحبار يقول: انك على باب من ابواب جهنم، فقال عمر: ماشاء الله، والله! انى

۳۴۹۵۔ كنز العمال للمتقى، ۳۵۷۸۷، ۵۷۰/۱۲

لا رجوان ایکون ربی خلقنی سعیدا ، ثم ارسل الی کعب فدعاہ ، فلماجاءہ کعب قال : یاامیرالمؤمنین الاتعجل علی ، والذی نفسی بیدہ لاینسلخ ذوالحجۃ حتی تدخل الجنۃ : فقال عمر: أی شئ ھذا مرۃً فی الجنۃ ومرۃً فی النار ؟ فقال : یاامیرالمؤمنین ! والذی نفسی بیدہ ! انا لنجدک فی کتاب اللہ علی باب من ابواب جھنم تمنع الناس أن یقعوا فیھا ، فاذامت لم یزالوا یقتحمون فیھا الی یوم القیامۃ ۔

حضرت سعد جاری آزاد کردہ غلام امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ نے اپنی زوجۂ مقدسہ حضرت ام کلثوم دختر امیر المومنین مولی علی و بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا انہیں روتے پایا سبب پوچھا کہا: یا امیر المومنین! یہ یہودی کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلۂ ائمۂ تابعین و علمائے کتابیین و اعلم علمائے توراۃ سے ہیں پہلے یہودی تھے خلافت فاروقی میں مشرف باسلام ہوئے شاہزادی کا اس وقت حالت غضب میں انہیں اس لفظ سے تعبیر فرمانا بربنائے نازک مزاجی تھا کہ لازمہ شاہزادگی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) یہ کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہیں ۔ امیر المومنین نے فرمایا: جو خدا چاہے خدا کی قسم بیشک مجھے امید ہے کہ میرے رب نے مجھے سعید پیدا کیا ہو پھر حضرت کعب کو بلا بھیجا انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی امیر المومنین مجھ پر جلدی نہ فرمائیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ذی الحجہ کا مہینہ ختم نہ ہونے پائے گا کہ آپ جنت میں تشریف لے جائیں گے، فرمایا: یہ کیا بات کبھی جنت میں کبھی نار میں، عرض کی: یا امیر المومنین! قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہم آپ کو کتاب اللہ میں جہنم کے دروازوں سے ایک ایک دروازے پر پاتے ہیں کہ آپ لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکے ہوئے ہیں جب آپ انتقال فرمائیں گے قیامت تک لوگ نار میں گرا کریں گے، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ رب عمر الجلیل،

الامن والعلی ۲۳۷

فضائل عثمان وعلی

(۱) حضرت عثمان کی ہر لغزش معاف کردی گئی

۳۴۹۶۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بعث النبی صلی اللہ تعالیٰ عنیه وسلم الی عثمان یستعینه فی جیش العسرة فبعث الیه عثمان بعشرة الآف دینار فصبت بین یدیه فجعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقلبها بین یدیه ظهر البطن و یدعو له یقول : غفر اللہ لك یا عثمان ! ما اسررت وما اعلنت وما اخفیت وما هو کائن الی ان تقوم الساعة ما یبالی عثمان ما عمل بعد هذا۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لئے لشکر اسلام کو طیاری کا حکم دیا مسلمانوں پر بہت تنگی وعسرت تھی اس باب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استعانت فرمائی ان سے مدد چاہی، ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار اشرفیاں حاضر کیں، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تیری چھپی اور ظاہر خطائیں اور آج سے قیامت تک جو کچھ تجھ سے واقع ہو سب کی مغفرت فرمائے، اس کے بعد عثمان کو کچھ پرواہ نہیں کوئی عمل کرے۔

(۲) حضرت عثمان نے حضور سے دو مرتبہ جنت خریدی

۳۴۹۷۔ **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اشتری عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الجنة مرتین، یوم رومة و یوم جیش العسیرة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مرتبہ جنت خرید لی، بیر رومہ کے دن اور لشکر

۳۴۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۸۹، ۳۸/۱۳

۳۴۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۲۰۲، ۴۳/۱۳

کی تنگدستی (جنگ تبوک) کے دن۔   الامن والعلی۔ ۲۵۳

(۳) حضرت عثمان نے جنت کا چشمہ خریدا

۳٤۹۸۔ عن بشیر الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: لما قدم المهاجرون المدینة استنکروا الماء وکانت لرجل من بنی غفار عین یقال لها رومة وکان یبیع منها لقربة بمد، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: بعنیها بعین فی الجنة، فقال: یا رسول الله! لیس لی ولعیالی غیرها ولا استطیع فبلغ ذلك عثمان فاشتراها بخمس و ثلاثین الف درهم، ثم اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا رسول الله! اتجعل لی مثل الذی جعلت له عینا فی الجنة. ان اشتریتها؟ قال: نعم، قال: قداشتریتها و جعلتها للمسلمین

حضرت بشیر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مہاجرین مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں آئے یہاں کا پانی پسند نہ آیا شور تھا بنی غفار سے ایک شخص کی ملک میں ایک شیریں چشمہ مسمّٰی بیر رومہ تھا وہ اس کی ایک مشک نیم صاع کو بیچتے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بعنیها بعین فی الجنة یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمۂ بہشت کے عوض بیچ ڈال عرض کی: یارسول اللہ! میری اور میرے بچوں کی معاش اسی میں ہے مجھ میں طاقت نہیں، یہ خبر عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی وہ چشمہ مالک سے پینتیس ہزار روپے میں خرید لیا، پھر خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! اتجعل لی مثل الذی جعلت له عینا فی الجنة ان اشتریتها یارسول اللہ! کیا جس طرح حضور اس شخص کو چشمہ بہشتی عطا فرماتے تھے، اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو حضور مجھے عطا فرمائیں گے، فرمایا: ہاں، عرض کی: میں نے بیر رومہ خرید لیا اور مسلمانوں پر وقف کر دیا۔

(۴) حضرت عثمان کے لئے حضور نے جنت میں ایک محل……

۳٤۹۹۔ عن النزال بن سبرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألنا علیا کرم الله تعالیٰ

۳٤۹۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳٦۱۸۳، ۳۵/۱۳

۳٤۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳٦۱۸۱، ۳۵/۱۳

وجهه الكريم عن عثمان رضى الله تعالىٰ عنه قال: ذاك امرء يدعى فى الملاء الا على ذوالنورين ختن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، على ابنتيه ضمن له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيتا فى الجنة۔

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے دریافت کیا: کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال بیان کیجئے فرمایا: یہ وہ صاحب ہیں کہ ملاء اعلیٰ و بزم بالا میں ذی النورین پکارے جاتے ہیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو شاہزادیوں کے شوہر ہوئے سرور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنت میں ایک مکان کی ضمانت فرمائی۔

(۵) حضرت عثمان نے جنت میں مکان خریدا

۳۵۰۰۔ **عن** امير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من يشترى هذه الربعة و يزيدها فى المسجد وله بيت الجنة، فاشتريتها، وزدتها فى المسجد۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو اس مکان کو خرید کر مسجد حرام میں داخل کرے اور اس کے عوض اس کو جنت میں محل ملے، میں نے اس کو خرید کر مسجد حرام میں داخل کر دیا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واقعہ یوں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں کسی سے فرمایا اپنا گھر میرے ہاتھ بیچ ڈال کہ مسجد حرام میں زیادت فرماؤں اور تیرے لئے جنت میں مکان کا ضامن ہوں، اس نے عذر کیا، پھر فرمایا: انکار کیا، حضرت عثمان کو خبر ہوئی یہ شخص زمانۂ جاہلیت میں ان کا دوست تھا، اس سے باصرار تمام دس ہزار اشرفی دیکر خرید لیا، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: حضور اب وہ گھر میرا ہے، کیا حضور مجھ سے ایک مکان بہشت کے عوض لیتے ہیں جس کے حضور میرے لئے ضامن ہوں؟ فرمایا: ہاں، حضور نے ان سے وہ مکان لیکر جنت میں ان کے لئے ایک مکان کی ضمانت فرمائی اور مسلمانوں کو اس معاملہ پر گواہ کر لیا۔

الامن والعلی ۲۵۲

۳۵۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۳۶۱۶۰۔ ۲۸/۱۳

(٦) حضرت علی آٹھ سال کی عمر میں ایمان لائے

۳۵۰۱۔ **عن** عروة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اسلم علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم وهو ابن ثمان سنین۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آٹھ سال کی عمر میں ایمان لائے۔

(۷) فضائل حضرت علی

۳۵۰۲۔ **قال** رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یزف علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم بینی و بین ابراهیم علیهما الصلوة والسلام الی الجنة۔

فتاوی رضویہ ٦/۲۰۲

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم میرے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہما الصلوۃ والسلام کے بیچ خوش خوش تیز چلینگے، یا میرے اور ان کے بیچ میں جنت کی طرف انہیں یوں لیجائینگے جیسے نئی دلہن کو دولہا کے یہاں لے جاتے ہیں۔

۳۵۰۳۔ **قال** رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت علی کے مقابل کوئی جوان نہیں، اور ان کی تلوار ذوالفقار کے سامنے کوئی تلوار نہیں۔ ۱۲م

۳۵۰٤۔ **عن** بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من کنت ولیه فعلی ولیه۔

۳۵۰۱۔ عیون الاثر لابن سید الناس، ☆

۳۵۰۲۔ النهایة لابن الاثیر، ۲/۳۰۵ ☆

۳۵۰۳۔ الاسرار المرفوعة لعلی القاری، ۳۸٤ ☆

۳۵۰٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۵۸ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۱۲/۵۷

المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/۱۸۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/۱۰۷

فتح الباری للعسقلانی، ۸/٦۷ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۲٦۰۵، ۱۱/۵۵٤

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مددگار و کارساز ہوں علی اس کے کارساز و مددگار ہیں۔ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا:۔

یدفع عنه ما یکرہ، علی اس کے مددگار ہیں اس سے مکروہات وبلیات دفع فرماتے ہیں اور شک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے ولی والی ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔ النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم، نبی مسلمانوں کا زیادہ والی ہے ان کی جانوں سے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انا اولی بالمؤمنین من انفسهم، میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں۔

احمد والبخاری و مسلم والنسائی و ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

علامہ مناوی شرح میں فرماتے ہیں:۔

لا نی الخلیفة الاکبر الممد لکل موجود۔

اس لئے کہ میں اللہ عزوجل کا نائب اعظم اور تمام مخلوق الہی کا مدد رساں ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۵) کائنات حضرت علی کے سامنے ہے

۳۵۰۵۔ **عن** علی رضی الله تعالی عنه قال: لا تسالونی عن شئ یکون الی یوم القیامة الا حدثتکم به۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت تک ہونے والی جس چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کروگے میں اسکا جواب دوں گا۔

۳۵۰۶۔ **عن** علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: لا اسئل عن شئ دون

۳۵۰۵۔ منتخب کنز العمال للمتقی، ۲/ ٤۲

۳۵۰٦۔ منتخب کنز العمال للمتقی۔ ۲/ ٤۸

العرش الا اخبرت عنه ۔

امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ فرمایا: عرش کے نیچے کی جس چیز کے بارے میں سوال کروگے میں اسکا جواب دوں گا۔

مالی الجیب، ص ۱۱

(۹) حضرت علی قاضی الحاجات ہیں

۳۵۰۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : انی لا ستحی من الله ان یکون ذنب اعظم من غفری ، اوجهل اعظم من حلمی اوعورة لا یواریها ستری ، اوخلة لا یسدها جودی ۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل سے شرم آتی ہے کہ کسی کا گناہ میری صفت مغفرت سے بڑھ جائے، وہ گناہ کرے اور میری مغفرت اس کی بخشش میں تنگی کرے کہ میں نہ بخش سکوں، یا کسی کی جہالت میرے حلم سے زیادہ ہو جائے کہ وہ جہل سے پیش آئے اور میں حلم سے کام نہ لے سکوں۔ یا کسی عیب یا کسی شرم کی بات کو میرا پردہ نہ چھپائے، یا کسی حاجتمندی کو میرا کرم نہ بند فرمائے۔

۳۵۰۸۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : لا ادری ای النعمتین اعظم علی منة من رجل بذل مصاص وجهه الی فرانی موضعا لحاجته و اجزی الله قضاءها او یسره علی یدی ، ولأن اقضی لا مرئ مسلم حاجة احب الی من ملا الارض ذهبا وفضة۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: بیشک میں نہیں جانتا کہ ان دونعمتوں میں کونسی مجھ پر زیادہ احسان ہے، کہ ایک شخص میری سرکار کو اپنی حاجت روائی کا محل جان کر اپنا معزز منہ میرے

۳۵۰۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر۔

۳۵۰۸۔ قضاء الحوائج للترسی۔

سامنے لائے اور اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کا روا ہونا، یا اس کی آسانی میرے ہاتھ پر رواں فرمائے یہ تمام روئے زمین بھر کر سونا چاندی ملنے سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کی حاجت روا فرمادوں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہابیو! دیکھا تم نے محبوبان خدا کا احسان، ان کا غفران، ان کی حاجت برآری، ان کی ستاری، اللہم! انفعنا بفضلہم وعفوہم و حلمہم و جودہم و کرمہم فی الدنیا والآخرۃ، آمین۔ الامن والعلی، ۱۴۲

(۱۰) مولیٰ علی قسیم نار ہیں

۳۵۰۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: انا قسیم النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ فرمایا: میں قسیم دوزخ ہوں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلکہ امام اجل قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے احادیث حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں داخل کیا کہ حضور اقدس نے حضرت مولیٰ علی کو قسیم النار فرمایا۔

شفا شریف میں فرماتے ہیں:۔

قد اخرج اہل الصحیح والائمۃ ما اعلم بہ اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مما وعدہم بہ من الظہور علی اعدائہ وقتل علی وان اشقاہا الذی یخضب ہذہ من ہذہ ای لحیتہ من راسہ وانہ قسیم النار یدخل الاولیاءہ الجنۃ و اعداءہ النار۔

بیشک اصحاب صحاح وائمہ حدیث نے وہ حدیثیں روایت کیں جن میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو غیب کی خبریں دیں مثلاً یہ وعدہ کہ وہ دشمنوں پر غالب آئیں گے اور مولیٰ علی کی شہادت اور یہ کہ بدبخت ترین امت ان کے سر مبارک کے خون

۳۵۰۹۔

سے، ریش مطہر کو رنگے گا اور یہ کہ مولی علی قسیم دوزخ ہیں اپنے دوستوں کو بہشت اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(۱۱) مولی علی کی مدح میں افراط وتفریط نہ کرو

۳۵۱۰۔ عن علی المرتضی وجهه الكريم قال: دعانی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا علی! ان فیك من عیسی علیه الصلوة والسلام مثلا ابغضته الیهود حتی بهتوا امه واحبته النصاری حتی انزلوه بالمنزلة التی لیس بها وقال علی: الا وانه یهلك فی رجلان محب مطری یفرطنی بما لیس فی، ومبغض مفتر یحمله شنانی علی ان یبهتنی، الا وانی لست بنبی ولا یوحی الی ولکنی اعمل بکتاب الله وسنة نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما استطعت، فما امرتکم به من الله طاعة الله فحق علیکم طاعتی فیما احببتم او کرهتم وما امرتکم بمعصیة انا وغیری فلا طاعة لا حد فی معصیة الله انما الطاعة فی المعروف۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا: اے علی! تجھ میں ایک کہاوت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے، یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاری ان کے دوست ہے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا، مولی علی فرماتے ہیں: سن لو میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے، ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں، اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے، سن لو میں نہ تو نبی ہوں اور نہ مجھ پر وحی آتی ہے، میں تو جہاں تک ہوسکے اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں، تو میں جب تمہیں اطاعت الٰہی کا حکم دوں تو میری فرمان برداری تم پر لازم ہے، چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار، اور اگر معصیت کا حکم دوں میں یا کوئی تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو شروع بات میں ہے۔

۳۵۱۰۔ المستدرک للحاکم، ۱۲۳/۳ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۲/ ۴۸۴
کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۳۲ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی۔ ۱/ ۱۶۲

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا، حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے۔ رِدائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا پھر بعد نماز فرمایا: اے ابن ابی طالب! تم اچھے ہوگئے، تم پر کچھ تکلیف نہیں، میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لئے مانگا تمہارے لئے بھی اس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب نے مجھے عطا فرمایا، مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں، مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: میں اسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔

تنبیہ۔ اقول و باللہ التوفیق: یہ حدیث حضرت امیر المؤمنین کے لئے مرتبہ صدیقیت کا حصول بناتی ہے۔ صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق واخفی کہ نصیبہ حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ اجناس وانوع واصنات فضائل وکمالات وبلندی درجات میں خصائص و لوازمات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق واہل ہیں۔ اگرچہ باہم ان میں تفاوت وتفاضل کثیرہ وافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابن جمیل ونائب جلیل حضور پرنور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا ومولانا ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں، مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا، مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیر نبی کو اصلا راہ نہیں۔

اوردہ الامام الاجل ابو الحسن علی الشطنوفی قدس سرہ فی بهجة الاسرار فقال ما خبرنا ابو محمد سالم بن علی عبداللہ بن سنان الدمیاطی المصری المولد بالقاهرة سنہ ٦٧١ احدی و سبعین وستمائة قال: اخبرنا الشیخ القدوة شهاب الدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ السهر وردی ببغداد سنہ ٦٢٤

اربع و عشرین و ستمائة قال: سمعت الشیخ محی الدین عبد القادر رضی الله تعالیٰ عنه یقول علی الکرسی بمدرسته فذکره ۔

بالجملہ مادون نبوت پر فائز ہونا نہ تفرد کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وہ صدہا میں مشترک اور فی نفسہ مشکک، ہر غوث وصدیق اس میں شریک اور ان پر بشدت مقول بالتشکیک بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس کے پاس ملک الموت آئے اور وہ طلب علم میں ہو اس میں اور انبیاء کرام میں ایک درجہ کا فرق ہو کہ درجہ نبوت ہے۔ رواہ ابن النجار عن انس رضی الله تعالیٰ عنه،

دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

کاد حملة القرآن ان یکونوا انبیاء الا انه لا یوحی الیهم ۔

قریب ہے حاملان قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی، رواہ الدیلمی فی حدیث عن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما، تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تفضیل کا وہم نہیں ہوسکتا۔

۱۷۔ فضائل اہل بیت

(۱) اہل سنت سے حسن سلوک کا بدلہ حضور عطا فرمائیں گے

۳۵۱۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: من صنع الی احد من اہل بیتی یدا کافاتہ۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے اہلبیت میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک کریگا میں روز قیامت اسکا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

۳۵۱۲۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من صنع صنیعۃ الی احد من خلف عبد المطلب فی الدنیا فعلی مکافاتہ اذا لقینی۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اولاد عبد المطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے گا اسکا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روز قیامت مجھ سے ملے گا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ اکبر اللہ اکبر، قیامت کا دن وہ سخت ضرورت، سخت حاجت کا دن، اور ہم جیسے محتاج، اور صلہ عطا فرمانے کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا صاحب التاج، خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا کچھ نہال فرمادیں، ایک نگاہ لطف ان کی جملہ مہمات دو جہاں کو بس ہے۔ بلکہ یہی صلہ کروروں صلے سے اعلیٰ وانفس ہے کہ جسکی طرف کلمہ کریمہ "اذا لقینی" اشارہ

۳۵۱۱۔ کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۳۱۳ ☆ الکامل لابن عدی، کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۸۲، ۱۲/ ۹۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۳۳

۳۵۱۲۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱/ ۱۰۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۱۵۲، ۱۲/ ۹۵ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۱/ ۲۸۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۳۳

فرماتا ہے۔ بحمد اللہ روز قیامت وعدہ وصال ودیدار محبوب ذوالجلال کا مژدہ سناتا ہے۔
مسلمانو! اور کیا کچھ درکار ہے، دوڑو اور اس دولت وسعادت کو لے لو۔
فتاوی رضویہ ۴/۳۹۴

(۲) اہلبیت جنتی ہیں

٣٥١٣- **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: سألت ربى ان لا يدخل احداً من اهل بيتى النار فاعطانيها۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لیجائے اس نے میری مراد عطا فرمائی۔

٣٥١٤- **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: مَن رضاء محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان لا يدخل احد امن اهل بيته النار۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا میں یہ ہے کہ حضور کے اہلبیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔

٣٥١٥- **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: وعدنى ربى فى اهل بيتى من اقرمنهم بالتوحيد ولى بالبلاغ ان لا يعذ بهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہلبیت سے جو شخص اللہ تعالی کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائیگا اسے عذاب نہ فرمائیگا۔

٣٥١٣- كنز العمال للمتقى، ٣٤١٤٩، ١٢/ ٩٥
٣٥١٤- التفسير لابن جرير،
٣٥١٥- المستدرك للحاكم، ٣/ ١٥٠ ☆ الكامل لابن عدى،
كنز العمال للمتقى، ٣٤١٥٦، ١٢/ ٩٦، ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥٧١

۳۵۱۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا علی! ان اول اربعة یدخلون الجنة انا و انت والحسن والحسین وذرارینا خلف ظهورنا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! سب سے پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہونگے، میں ہوں، اور تم اور حسن وحسین، اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہونگی۔

۳۵۱۷۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اول من یرد علی حوض اهل بیتی و من احبنی من امتی۔

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنیوالے میرے اہلبیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے والے۔

۳۵۱۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: دعا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اللهم! انهم عترة رسولك فهب مسیئهم لمحسنهم وهبهم لی، ثم قال: ففعل، قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم ما فعل؟ قال: فعله ربکم بکم، و یفعله بمن بعد کم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی: الٰہی! وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو ان کے بدکاران کے نکوکاروں کو دے ڈال اور ان سب کو مجھے ہبہ فرمادے۔ پھر فرمایا: مولیٰ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا امیر المؤمنین نے عرض کی: کیا کیا؟ فرمایا: یہ تمہارے ساتھ کیا اور تمہارے بعد جو آنے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کریگا۔ اراءۃ الادب ۵۱

۳۵۱۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤/٣٢١ ☆ کنز العمال للمتقی ٣٤٢٠٥، ١٢/١٠٤

۳۵۱۷۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤/٣٢١ ☆ کنز العمال للمتقی ٣٤٢٠٥، ١٢/١٠٤

۳۵۱۸۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ١٠/٥٠٨ ☆ کنز العمال للمتقی ٣٤١٧٨، ١٢/١٠٠

(۳) اہلبیت کو ایذا دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

۳۵۱۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ستة لعنتهم ولعنهم الله، وكل نبي مستجاب ، الزائد فی كتاب الله ، والمكذب بقدر الله والمتسلط بالجبروت فيعز بذلك من اذل الله و يذل من اعزالله والمستحل لحرم الله ، والمستحل من عترتی ما حرم الله ، والتارك لسنتی ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی، اللہ انہیں لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے، کتاب اللہ میں بڑھانے والا، جیسے رافضی کچھ آیتیں، سورتیں، پارے جدا بتاتے ہیں، اور تقدیر الٰہی کا جھٹلانے والا، اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا اسے ذلیل کرے، اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا، اور میری عترت کی ایذا و بے تعظیمی روا رکھنے والا، اور جو سنت کو برا ٹھرا کر چھوڑ دے۔

(۴) اہلبیت کو ایذا دینے والے کی عمر میں برکت نہیں ہوتی

۳۵۲۰۔ **عن** عبد الله بن بدر الخطمی عن ابيه رضی الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : من احب ان يبارك له فی اجله ، و ان يمتعه الله بما خوله فليخلفنی فی اهلی خلافة حسنة، و من لم يخلفنی فيهم تبك امره وورد يوم القيامة مسودا وجهه۔

حضرت بدر خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو اور خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے میرے بعد میرے اہلبیت سے اچھا سلوک کرے، جو ایسا نہ

۳۵۱۹۔ الجامع للترمذی

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۸۶ ☆ مجمع الزائد للهیثمی، ۱/ ۱۷۶

۳۵۲۰۔ کنز العمال للمتقی، ٣٤١٧١، ١٢/ ٩٩ ☆

کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لیکر آئے۔

۳۵۲۱۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان للہ عزوجل ثلث حرمات، فمن حفظھن حفظ اللہ دینہ ودنیاہ، و من لم یحفظھن لم یحفظ اللہ دینہ و دنیاہ، حرمۃ الاسلام وحرمتی، و حرمۃ رحمی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین ودنیا محفوظ رکھے، اور جو ان کی حفاظت نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے نہ دین کی حفاظت فرمائے اور نہ دنیا کی، ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔

(۵) اہلبیت کی قدر نہ کرنے والا منافق ہے۔

۳۵۲۲۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من لم یعرف عترتی والانصار والعرب فھو لا حدی ثلث، اما منافق، و اما ولد زنیۃ، و اما امرأ حملتہ امہ بغیر طھر۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میری عترت وانصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں، یا تو منافق ہے، یا حرامی، یا حیضی بچہ۔

(۶) اہلبیت سے محبت دخول جنت کا سبب ہے

۳۵۲۳۔ **قال** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الزموا مودتنا اہل البیت

۳۵۲۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۳۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/ ۸۸
کنز العمال للمتقی، ۳۰۸، ۱/ ۷۷ ☆ میزان الاعتدال للذھبی، ۲۳۰۸
لسان المیزان لابن حجر، س ۵/ ۱ ☆
۳۵۲۲۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۵/ ۳۳۳ ☆ الامالی للشجری، ۱/ ۱۵۷
الکامل لابن عدی، ۳/ ۲۰۲ ☆
۳۵۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

فانه من لقي الله وهو يودنا دخل الجنة بشفاعتنا ، والذى نفسى بيده ! لا ينفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم اہل سنت کی محبت لازم پکڑو، کہ جو اللہ تعالیٰ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائیگا، قسم اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی کو اس کا عمل نفع نہ دیگا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۶۷/۹

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سنی سید کی بے توقیری سخت حرام ہے، اور اس میں شک نہیں کہ جو سید کی تحقیر بوجہ سیادت کرے وہ مطلقاً کافر ہے۔ اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے ورنہ مکروہ، اور جو سید مشہور ہو اگرچہ واقعیت نہ معلوم ہو اسے بلا دلیل شرعی کہہ دینا کہ یہ صحیح النسب نہیں، اگر شرائط قذف کا جامع ہے تو صاف کبیرہ ہے اور ایسا کہنے والا اسی کوڑوں کا سزاوار، اور اس کے بعد اس کی گواہی ہمیشہ کو مردود، اور اگر شرط قذف نہ ہو تو کم از کم بلا وجہ شرعی ایذائے مسلم ہے، اور بلا وجہ شرعی ایذائے مسلم حرام قطعی۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۳۱/۹

(۷) فضائل سیدہ فاطمہ

٣٥٢٤۔ عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: انما سميت فاطمة ،لان الله تعالىٰ حرمها و ذريتها على النار۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کا نام فاطمہ اسلئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی تمام ذریت کو نار پر حرام فرمادیا۔

٣٥٢٥۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله

٣٥٢٤۔ کنز العمال للمتقی، ٣٤٢٢٧، ١٢/ ١٠٩

٣٥٢٥۔ کنز العمال للمتقی، ٣٤٢٣٦، ١٢/ ١٠١

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لفاطمۃ: ان اللہ تعالی غیر معذبک ولا ولدک۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب کرے اور نہ تیری اولاد میں کسی کو۔

٣٥٢٦۔ **عن** المسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم: فاطمۃ بضعۃ منی، وکل بنی اب ینتمون الی عصبتھم و ابیھم الا بنی فاطمۃ فانا ابوھم۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتیں ہیں سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں۔

٣٥٢٧۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرمھا اللہ و ذریتھا علی النار۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پاکدامنی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر اور اس کی اولاد پر دوزخ حرام فرمادی۔

(٨) حضرت سیدہ عورتوں کے عوارض سے پاک ہیں۔

٣٥٢٨۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ابنتی فاطمۃ آدمیۃ حوراء لم تحض ولم تطمث۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میری صاحبزادی بتول زہراء انسانی شکل میں حوروں کی طرح حیض و نفاس سے پاک ہے۔ فتاوی رضویہ ١١٨/٩

٣٥٢٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مناقب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ٢٣٢/١

٣٥٢٧۔ المستدرک للحاکم، ١٥٢/٣ ☆ کنز العمال للمتقی ٣٤٢٢٩، ١١١/١٢

٣٥٢٨۔ کنز العمال للمتقی، ٣٤٢٢٦، ١٥٢/١٢ ☆

(۹) حضرت سیدہ فاطمہ چال ڈھال میں حضور کے مشابہ تھیں

۳۵۲۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ما رأیت احدا کان اشبہ سمتاً وھدیاً ودلاً برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من فاطمة کرم اللہ تعالیٰ وجھھا، کانت اذا دخلت علیہ قام الیھا فاخذ بیدھا فقبلھا و اجلسھا فی مجلسہ ، وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبتہ و اجلستہ فی مجلسہ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادات و اطوار میں مشابہ کسی کو نہ دیکھا۔ جب خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام فرماتے اور ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے ، اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زہراء کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ حضور کے لئے قیام کرتیں اور دست اقدس کو بوسہ دیتیں، اور حضور والا کو اپنی جگہ بٹھاتیں۔

صفائح اللجین ۱۳

(۱۰) حضرت سیدہ سے محبت دوزخ سے آزادی کا پروانہ

۳۵۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : انما سماھا فاطمة، لا ن اللہ تعالی فطمھا ومحبیھا من النار۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے اسکا نام فاطمہ اسلئے رکھا کہ اسے اور اس سے محبت کرنے والوں کو آتش دوزخ سے آزاد فرمایا۔

(۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غلامان زھراء کو نار سے چھڑایا تو اللہ عزوجل نے مگر نام حضرت زھراء کا ہے،

۳۵۲۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی القیام ☆ ۷۰۸/۲

۳۵۳۰۔ تاریخ بغداد للخطیب ۳۳۱/۱۲ ☆ تنزیة الشریفة لابی نعیم، ۴۱۲/۱

کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۲۶، ۱۰۹/۱۲ ☆

فاطمہ، چھڑانے والی آتش جہنم سے نجات دینے والی۔ الامن والعلی ۲۳۶

(۱۱) فضائل حسنین کریمین

۳۵۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الحسن و الحسین سیدا شباب اہل الجنۃ وابوہما خیر منہما۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن وحسین جوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کے والدان سے افضل ہیں۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۶۰

(۱۲) فضائل امام حسن

۳۵۲۲۔ **عن** ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنبر فقال: ان ابنی ہذا سید، یصلح اللہ علی یدیہ بین فئتین۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائیگا۔ فتاوی رضویہ ۹/۷۱

۳۵۲۳۔ **عن** المقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول

۳۵۲۱۔ الجامع للترمذی، باب مناقب الحسن والحسین ۲/۲۱۸
السنن لابن ماجہ، باب فضل علی ابی طالب، ۱/۱۲
المستدرک للحاکم، ۳/۱۶۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۶۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۲۵ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۹/۱۷۸
الصحیح لابن حبان ۲۲۲۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۳۹۳
تاریخ بغداد للخطیب ۱۱/۹۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۶۲
شرح السنۃ للبغوی ۱۴/۱۳۸ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۴/۱۳۹
۳۵۲۲۔ الجامع للترمذی، باب مناقب الحسن والحسین ۲/۲۱۸
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۲/۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۷۶۹۱ ۱۳/۶۶۴
۳۵۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/۲۶۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۳۲
البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۸/۳۶ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۸۱۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴/۲۱۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۴۲۹

الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: الحسن منى والحسين من على رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين۔

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن میرے اور حسین علی کے آئینہ ہیں۔

(۱۳) فضیلت امام حسین

۳۵۳٤۔ **عن** يعلى بن مرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: حسين منى و انا من حسين، احب الله من احب حسينا، حسين سبط من الاسباط۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسین میرا اور میں حسین کا، اللہ دوست رکھے اسے جو حسین کو دوست رکھے، حسین ایک نسل نبوت کی اصل ہیں۔

فتاوی رضویہ ۱۳۸/۹

(۱۴) ازواج مطہرات اہل جنت سے ہیں

۳۵۳۵۔ **عن** هند بن ابى هالة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الله تعالى ابى لى ان اتروج الا من اهل الجنة۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے نہ مانا کہ میں نکاح میں لانے یا دینے کا معاملہ کروں مگر اہل جنت سے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف وخشیت کا غلبہ

۳۵۳٤۔ الجامع للترمذی، باب حدثنا الحسين بن سيدنا على بن الحسين، ۲۱۹/۲
السنن لابن ماجه۔ فضائل الحسن والحسين، ۱٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۲/٤ ☆

۳۵۳۵۔ كنز العمال للمتقى، ۳۱۹۳۹، ٤۱۲/۱۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٤٦۱٤
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۰٤/۱ ☆

تھا، گریہ وزاری فرمارہی تھیں، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی: یا ام المؤمنین! کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رب العزت جل وعلا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا، ام المؤمنین نے فرمایا: فرجت عنی فرج اللہ عنك، تم نے میرا غم دور کیا اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کرے، جب اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پسند نہ فرمایا تو خود حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور پاک معاذ اللہ محل کفر میں رکھے یا حبیب پاک کا جسم پاک عیاذًا باللہ خون کفار سے بنانے کو پسند فرمائے، یہ کیونکر متوقع ہو۔

فتاوی رضویہ ١١/١٦١

(١٥) ام المؤمنین حضرت خدیجہ کا وصال

٣٥٣٦۔ **عن** حكيم بن حزام رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان ام المؤمنين خديجة رضى الله تعالىٰ عنها توفيت سنة عشر من البعثة بعد خروج بنى هاشم من الشعب ودفنت بالحجون، و نزل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى حفرتها، ولم تكن شرعت الصلوة على الجنائز۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے، آپ حجون میں دفن ہوئیں اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی قبر میں اترے۔ اس وقت تک نماز جنازہ مشروع نہیں ہوئی تھی۔

فتاوی رضویہ ٢/٢٦٨

٣٥٣٦۔ الاصابة لابن حجر، ٤/ ٢٨٣

١٨۔ فضائل صحابہ کرام

(١) صحابہ کرام کا تذکرہ بھلائی سے کرو

٣٥٣٧۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تذکرہ ہو تو نہایت احتیاط سے بولو۔

فتاوی رضویہ ٩/٣٠

(٢) صحابہ کو ایذا دینا ہلاکت کا سبب ہے

٣٥٣٨۔ **عن** عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من آذاهم فقد آذانی، و من آذانی فقد آذی الله ومن آذی الله یوشك ان یأخذه۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ

٣٥٣٧۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢/٩٣ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٧/٢٠٢
الدر المنثور للسیوطی ٣/٣٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢/٤٢
کنز العمال للمتقی، ١٠٩٠١، ١/١٧٨ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ٦/٢٨
السلسلة الصحیحة للالبانی م ٣٤ ☆
٣٥٣٨۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل من بایع تحت الشجرة، ٢/٢٨٢
المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٥٤ ☆ حلیه الاولیاء لا بی نعیم ٨/٢٨٧
اتحاف السادة للزبیدی، ٢/٤٢ ☆ التفسیر للبغوی، ٦/٢١٧
شرح السنة للبغوی، ١٤/٧٠ ☆ الکامل لا بن عدی،
کنز العمال للمتقی، ٣٢٤٨٣، ١١/٥٣٢ ☆
تاریخ بغداد للخطیب، ٩/١٢٣ ☆ الصحیح لا بن حبان، ٢٢٨٤
المغنی للعراقی ١/٩٣ ☆ الشفا للقاضی، ٢/٦٠

تعالیٰ اسے گرفتار کرے۔ فتاوی رضویہ ٥٢/٩

٣٥٣٩۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ستکون لاصحابی زلة یغفرها الله لهم لسابقتهم، ثم یأتی من بعدهم قوم یکبهم الله علی مناخرهم فی النار۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ میرے اصحاب سے کچھ لغزش ہوگی جسے اللہ تعالیٰ بخش دیگا اس سابقہ کے سبب جو ان کو میری سرکار میں ہے، پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئینگے جنکو اللہ تعالیٰ ناک کے بل جہنم میں اوندھا کردیگا۔ فتاوی رضویہ ٧١/٩

(٣) صحابہ پر تبرا کرنے والوں سے میل جول حرام

٣٥٤٠۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عیه وسلم: ان الله اختارنی واختار لی اصحابا و اصهارا، وسیأتی قوم یسبونهم و ینتقصونهم، فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم، ولا تؤاكلوهم ولا تناكحوهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مجھے چن لیا اور میرے لئے یار اور خسرال کے رشتہ دار پسند فرمائے، عنقریب کچھ لوگ آئیں گے اور انہیں برا کہیں گے اور ان کی شان گھٹائیں گے، تم ان کے پاس نہ بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہت کرنا۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث نص صریح ہے کہ رافضی وغیرہ بدمذہبوں میں جسکی بدعت حد کفر تک پہونچی ہو وہ تو مرتد ہے اس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتنا

٣٥٣٩۔ کنز العمال للمتقی، ٣٢٥٣٧، ٥٤١/١١ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ٩٧٦/١
الکامل لابن عدی، ٢٣٩٠/٦ ☆

٣٥٤٠۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٤٠/١٧ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤٦٣٢
کنز العمال للمتقی، ٣٢٤٦٨، ٥٢٩/١١ ☆

جائز نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہ تمام معاملات میں اسے بعینہ مثل سوئر کے سمجھیں، اور جس کی اس حد تک نہ ہو اس سے بھی دوستی محبت تک مطلقاً نہ کریں، قال اللہ تعالیٰ: و من يتولهم منكم فانه منهم، اور بے ضرورت ومجبوری محض کے خالی میل جول بھی نہ رکھیں کہ بد مذہب کی محبت آگ ہے اور صحبت ناگ اور دونوں کو دین سے پوری لاگ ہے۔

رب عزوجل فرماتا ہے:۔

و اما ينسينك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين۔

جاہل کو ان کی صحبت سے یوں اجتناب ضرور ہے کہ اس پر اثر بد کا زیادہ اندیشہ ہے، اور عالم مقتدا یوں بچے کہ جہال اسے دیکھکر خود ہی اس بلا میں نہ پڑیں، بلکہ عجب نہیں کہ اسے ان سے ملتا دیکھکر ان کے مذہب کی شناعت ان کی نظروں میں ہلکی ہو جائے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۷۹

(۴) صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت

۳۵۴۱۔ **عن** جابر بن سمرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: خطبنا عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه بالجابية فقال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قام فينا مثل مقامي فيكم فقال: احفظوني في اصحابي ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جابیہ میں امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ کے درمیان فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے تذکرہ میں میرے حقوق کی حفاظت کرنا پھر تابعین و تبع تابعین کے سلسلہ میں بھی یہی طریقہ اختیار کرتے رہنا۔ ۱۲م

(۵) فضیلت انصار

۳۵۴۲۔ **عن** انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله

۳۵۴۱۔ السنن لابن ماجه، باب كراهية الشهادة لمن يستشهد، ۲/ ۱۷۲

[illegible] ۲/ ۳۲۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۲۴۵۸، ۱/ ۵۲۷

۳۵۴۲۔ كنز العمال للمتقى، ۳۳۷۲۴، ۱۳/ ۲۴۴ ☆

تعالیٰ علیہ وسلم: اکرموا الانصار، فانھم ربوا الاسلام کمایربی الفرخ فی وکرہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انصار کی عزت کرو، کہ انہوں نے اسلام کو پالا جس طرح پرندکا پٹھا آشیانے میں پالا جاتا ہے۔　الامن والعلی　۲۴۲

(۶) حضرت طلحہ، زبیروغیرہ کی فضیلت

۳۵۴۳۔ **عن** طلحة بن عبيد الله رضى الله تعالى عنه قال: لما كان يوم احد حملت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على ظهري حتى استقل و صار على الصخرة واسترعن المشركين، فقال: هكذا و أوما بيده الى وراء ظهره هذا جبرئيل عليه السلام يخبرني انه لا يراك يوم القيامة في هول الا انقذك منه۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روز احد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کندھیاں لیکر ایک چٹان پر بیٹھادیا کہ مشرکین سے آڑ ہوگئی، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پس پشت دست مبارک سے اشارہ فرمایا: یہ جبرئیل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اے طلحہ! وہ روز قیامت تمہیں جس کسی دہشت میں دیکھیں گے اس سے تمہیں چھڑادیں گے۔

۳۵۴۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال: لما طعن عمر رضى الله تعالى عنه و امر بالشورى دخلت عليه حفصة ابنته فقالت له: يا ابى! ان الناس يزعمون ان هؤلاء الستة ليسوا برضاء فقال: اسندوني، اسندوني، فلما اسند قال: ما عسى ان يقولوا فى على بن ابى طالب سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: يا على! يدك فى يدى تدخل معى يوم القيامة حيث ادخل، ما عسى ان يقولوا فى عثمان بن عفان سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: يوم يموت عثمان تصلى عليه ملائكة السماء قال: قلت: يا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هذا لعثمان خاصة ام للناس عامة؟ قال لعثمان خاصة قال: ما عسى ان يقولوا فى طلحة بن عبيد الله سمعت النبى صلى

۳۵۴۳۔ حلية الاولياء لابى نعيم، ۴/۳۷۴　☆　كنز العمال للمتقى، ۳۶۶۰۶، ۱۳/۲۰۲

۳۵۴۴۔ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۵/۳۶۴　☆　كنز العمال للمتقى، ۳۶۷۳۶، ۱۲/۲۴۶

اللہ تعالٰی علیہ وسلم لیلۃ و قد سقط رحلہ فقال: من یسوی رحلی وھو فی الجنۃ، فبدر طلحۃ بن عبید اللہ فسواہ حتی رکب فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یا طلحۃ! ھذا جبرئیل یقرئك السلام و یقول: انا معك فی اھوال القیامۃ حتی انجیك منھا، ما عسیٰ ان یقولوا فی الزبیر بن العوام، رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قد نام فجلس الزبیر یذب عن وجھہ حتی استیقظ فقال لہ: یا ابا عبد اللہ! لم تزل؟ قال لم ازل بابی انت و امی، قال: ھذا جبرئیل یقرئك السلام و یقول: انا معك یوم القیامۃ حتی اذب عن وجھك شرر جھنم، ما عسی ان یقولوا فی سعد بن ابی وقاص سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول یوم بدر وقد اوتر قوسہ اربعۃ عشرمرۃ ویدفعھا الیہ: ارم فداك ابی و امی، ما عسی ان یقولوا فی عبد الرحمن بن عوف، رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو فی منزل فاطمۃ والحسن والحسین یبکیان جوعاو یتضوران، فقال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من یصلنا بشیئ؟ فطلع عبد الرحمن بن عوف بصحفۃ فیھا حیس و رغیفان بینھما اھالۃ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کفاك اللہ امر دنیاك فاما آخر تك فانا لھا ضامن۔

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو لولو مجوسی خبیث نے خنجر مارا اور امیر المؤمنین نے مشورے کا حکم دیا (کہ میرے بعد عثمان غنی و علی مرتضی و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم چھ صاحبوں میں سے مسلمان جسے مناسب تر جانیں خلیفہ بنائیں) حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمت امیر المؤمنین میں آئیں اور کہا: اے باپ میرے! لوگ کہتے ہیں: یہ چھ شخص پسندیدہ نہیں۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: مجھے تکیہ لگا کر بٹھا دو، بٹھائے گئے، ارشاد فرمایا: علی کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اے علی! اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں لا تو روز قیامت میرے ساتھ میرے درجے میں داخل ہوگا۔ بھلا عثمان کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس دن عثمان انتقال کریگا آسمان کے فرشتے اس پر نماز پڑھیں گے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ فضیلت خاص عثمان کے لئے ہے یا ہر مسلمان کے لئے فرمایا: خاص عثمان کے لئے۔ طلحہ بن عبد اللہ کو کیا کہیں گے، ایک رات

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کجاوا پشت مرکب سے گر گیا تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کون ہے کہ میرا کجاوہ ٹھیک کر دے اور جنت لے۔ یہ سنتے ہی طلحہ دوڑے اور کجاوا درست کر دیا، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ان سے ارشاد فرمایا: اے طلحہ! یہ جبرئیل ہیں تجھے سلام کہتے اور بیان کرتے ہیں کہ میں قیامت کے ہولوں میں تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ ان سے تمہیں نجات دوں گا، زبیر بن عوام کو کیا کہیں گے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور آرام فرماتے تھے، زبیر بیٹھے پنکھا جھلتے رہے یہاں تک کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے فرمایا: اے ابو عبد اللہ (زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) کیا جب سے تو جھل رہا ہے؟ عرض کی: میرے ماں باپ حضور پر نثار جب سے برابر جھل رہا ہوں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرئیل ہیں، تجھے سلام کہتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ میں روز قیامت تمہارے ساتھ رہوں گا یہاں تک کہ تمہارے چہرے سے جہنم کی اڑتی چنگاریاں دور کر دوں گا۔ سعد بن ابی وقاص کو کیا کہیں گے، میں نے روز بدر دیکھا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ بار ان کی کمان چلہ باندھ کر انہیں عطا کی اور فرمایا: تیر مار تیرے قربان میرے ماں باپ۔ عبد الرحمن بن عوف کو کیا کہیں گے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف فرما تھے، دونوں صاحب زادے رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھوکے روتے بلکتے تھے، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کون ہے کہ کچھ ہماری خدمت میں حاضر کرے، اس پر عبد الرحمن بن عوف حیس (کہ خرمائے خستہ برآوردہ اور پنیر کو باریک کوٹ کر گھی میں گوندھتے ہیں) اور دو روٹیاں کہ ان کے بیچ میں روغن رکھا تھا لے کر حاضر ہوئے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے دنیا کے کام درست کر دے اور تیری آخرت کے معاملہ کا تو میں ذمہ دار ہوں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:۔

معاذ بن المثنی فی زیادات مسند مسدد والطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی فضائل الصحابة و ابو بکر الشافعی فی الغیلانیات وابو الحسن بن بشران فی فوائده والخطیب فی تلخیص المتشابه و ابن عساکر فی تاریخ دمشق والدیلمی فی مسند الفردوس عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔

امام جلیل جلال الدین سیوطی جمع الجوامع میں فرماتے ہیں: ۔

سندہ صحیح اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

تکملۂ کاملہ، وصل اول کی طرف پھر عود کرنا والعود احمد۔

اعد ذکر و الینا لنا ان ذکرہ ☆ هو المسك ما کررته یتضوع

باز ہوائے چمنم آرزوست
جلوۂ سرو سمنم آرزوست
پھر اٹھا ولولہ یاد بیابان حرم
پھر کھنچا دامن دل سوئے مغیلان حرم

اس حدیث صحیح کے پچھلے جملے نے پھر وصل اول احادیث متعلقہ محبوب اجمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آتش شوق سینے میں بھڑکا دی، کتا اپنے پیارے آقا مہربان مولی کا دروازہ چھوڑ کر کہاں جائے، ہر پھر کر وہیں کا وہیں رہا چاہے بلکہ واللہ یہ کتا اپنے پیارے کریم مالک کے در اطہر سے ہٹا ہی نہیں انبیا کے دروازے پر جائے تو انہیں کا گھر ہے اولیا کے یہاں آئے تو انہیں کا در ہے ملائکہ کی منزلوں پر گزرے تو انہیں کا نگر ہے۔

کوئی اور ان کے سوا کہاں ☆ وہ اگر نہیں تو جہان نہیں۔

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند
آسمان خوان زمین خوان زمانہ مہمان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
بندہ ات غیرت برد کے بر در غیرت رود
در رود چوں بنگر و ہم شاہ آں ایوان توئی

الامن والعلی، ۲۴۸ تا ۲۵۱

(۷) حضرت امیر حمزہ کی فضیلت

٣٥٤٥ ـ عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله

٣٥٤٥ ـ ابن شاذان،

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على جنازه الحمزة : يا حمزه ! يا كاشف الكربات يا حمزة ! يا ذاب عن وجه رسول الله ـ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنازہ پر فرمایا: اے حمزہ! اے دافع البلاء، اے حمزہ! اے چہرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنوں کو دفع کرنے والے۔

فتاوی رضویہ ۹/۴۷

(۸) حضرت جعفر طیار کی فضیلت

۳۵۴۶ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رأيت كانى دخلت الجنة لجعفر درجة فوق درجة زيد، فقلت : ما كنت اظن ان زيدا دون جعفر، فقال جبرئيل : زيد ليس بدون جعفر ولكنا فضلنا جعفر لقرابة منك ـ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گیا تو ملاحظہ فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب کا درجہ زید کے اوپر ہے، میں نے کہا: مجھے گمان نہ تھا کہ زید جعفر سے کم ہے، جبرئیل نے عرض کی: زید جعفر سے تو کم نہیں مگر ہم نے جعفر کا درجہ اس لئے زیادہ کیا کہ ان کو حضور سے قرابت ہے۔

اراءۃ الادب ۳۸

۳۵۴۷ـ **عن** محمد بن عمر و بن على رضى الله تعالىٰ عنهم مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رأيت جعفر ملكا يطير فى الجنة قدمى قدمناه ورأيت زيدا دون ذلك فقلت ما كنت اظن ان زيداً دون ذلك، فقال جبرئيل : ان زيدا ليس بدون جعفر ولكنا فضلنا جعفر بقرابتك منك ـ

حضرت محمد بن عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۳۵۴۶ـ المستدرك للحاكم، ۳/۲۰۹ ☆

۳۵۴۷ـ المعجم الكبير للطبرانى، ۲/۱۰۶ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۲/۳۱٤
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۲۲٦ ☆ الكامل لابن عدى،
كنز العمال للمتقى، ۳۳۲۱۳، ۱۱/٦٦٥ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۷/۷٦
البداية والنهاية لابن كثير، ٤/۲٥٦ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ٤/۲۸

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں میں نے جعفر بن ابی طالب کو جنت میں بشکل فرشتہ اپنے پروں سے اڑتا ہوا دیکھا، زید بن حارثہ کا مقام ان سے کچھ کم تھا۔ حضرت جبرئیل نے کہا: ویسے زید کا مقام کم نہیں لیکن ہم نے جعفر کو آپکا خاندانی ہونے کی وجہ سے فضیلت دی۔١٢م

(۹) فضائل عمرو بن العاص

٣٥٤٨۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اسلم الناس و آمن عمر و ابن العاص۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت لوگ وہ ہیں جو اسلام لائے مگر عمرو بن العاص وہ ہیں جو ایمان لائے۔

٣٥٤٩۔ **عن** طلحة بن عبید الله احد العشرة المبشرة رضی الله تعالی عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عمر و بن العاص من صالحی القریش۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو عشرۂ مبشرہ سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمرو بن العاص صالحین قریش میں سے ہیں۔

٣٥٥٠۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: نعم اهل البیت عبد الله، و ابو عبد الله، و ام عبدا لله۔

٣٥٤٨۔ الجامع للترمذی، مناقب عمرو بن العاص، ٢٢٥/٢
المسند لاحمد بن حنبل، ١٥٥/٤ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٢٥٧
المعجم الکبیر للطبرانی، ٣٠٧/١٧ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ٣٦/٨
کنز العمال للمتقی، ٣٣٥٧١، ٧٢٨/١١ ☆
٣٥٤٩۔ الجامع للترمذی، مناقب عمرو بن العاص، ٢٢٥/٢
کنز العمال للمتقی، ٣٣٥٧٠، ٧٢٨/١١ ☆ الکامل لابن عدی،
المسند لاحمد بن حنبل، ١٦١/١ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ٢٦/٨
٣٥٥٠۔ المسند لاحمد بن حنبل، ١٦١/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٥٧٢، ٧٢٨/١١
البدایة والنهایة لابن کثیر، ٢٦/٨ ☆

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت اچھے گھر والے ہیں عبد اللہ بن عمرو بن العاص، اور عبد اللہ کے باپ عمرو بن العاص، اور ان کی ماں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غزوۂ ذات السلاسل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپکو ایک الہی فوج کا سردار مقرر کیا جس میں صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ ایک بار اہل مدینہ طیبہ کو کچھ ایسا خوف پیدا ہوا کہ متفرق ہو گئے سالم مولی ابی حذیفہ اور عمرو بن العاص دونوں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما تلوار لیکر مسجد شریف میں حاضر رہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور اس میں ارشاد کیا " الا یکون فزعکم الی اللہ و رسولہ الا فعلتم کما فعل ھذان الرجلان المؤمنان۔ کیوں نہ ہوا کہ تم خوف میں اللہ و رسول کی طرف التجا لاتے تم نے ایسا کیوں نہ کیا جیسا ان دونوں ایمان والے مردوں نے کیا، منکر اگر احادیث کو بھی نہ مانے تو قرآن عظیم کو تو مانے گا، اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا وعد اللہ الحسنیٰ و اللہ بما تعملون خبیر۔

تم میں برابر نہیں جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ و قتال کیا وہ درجے میں ان سے بڑے جنہوں نے بعد میں خرچ و قتال، کیا اور دونوں فریق سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرو گے۔

اللہ عزوجل نے صحابۂ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دو قسم فرمایا: ایک مومنین قبل فتح مکہ، دوسرے مومنین بعد فتح مکہ، فریق اول کو فریق دوم پر فضیلت بخشی اور دونوں فریق کو فرمایا کہ اللہ نے ان سے بھلائی کا وعدہ کیا، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مومنین قبل فتح میں ہیں۔

اصابہ فی تمیز الصحابہ میں ہے:۔

عمر و بن العاص بن وائل بن ھاشم بن سعید بالتصغیر بن سھم بن عمرو ابن ھصیص بن کعب بن لوی القرشی امیر مصر مکنی ابا عبداللہ و ابا

محمد اسلم قبل الفتح فی سفر ٦٠٨ ثمان وقیل بین الحدیبیۃ و خیبر۔

اور بعد فتح تو راہ خدا میں جواں کے جہاد ہیں آسمان وزمین ان کے آوازے سے گونج رہے ہیں اور اللہ عزوجل نے دونوں فریق سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور مریض القلب معترضین جواں پر طعن کریں کہ فلاں تنے نے یہ کام کیا اگر ایمان رکھتے ہوں تو ان کا منہ تتمہ آیت سے بند فرمادیا کہ و اللہ بما تعملون خبیر، مجھے خوب معلوم ہے جو کچھ تم کرنے والے ہو مگر میں تو تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا، اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھے کہ اللہ عزوجل نے جس سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اس کے لئے کیا ہے فرماتا ہے:۔

ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئك عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھاوھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون لا یحزنھم الفزع الاکبر وتتلقھم الملائکۃ ھذا یومکم الذی کنتم توعدون۔

بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور اپنی من مانتی نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے وہ قیامت کی سب سے بری گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی اور ملائکہ ان کا استقبال کریں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جسکا تم سے وعدہ تھا۔ ان ارشادات الٰہیہ کے بعد مسلمان کی شان نہیں کہ کسی صحابی پر طعن کرے بفرض غلط بفرض باطل طعن کرنے والا جتنی بات بتاتا ہے اس سے ہزار حصے زائد سہی اس سے یہ کہیے: أأنتم اعلم ام اللہ، کیا تم زیادہ جانو یا اللہ کیا اللہ کو ان باتوں کی خبر نہ تھی باہمہ وہ ان سے فرما چکا کہ میں نے تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرمالیا تمہارے کام مجھ سے پوشیدہ نہیں، تو اب اعتراض نہ کریگا مگر وہ جسے اللہ عزوجل پر اعتراض مقصود ہے۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ جلیل القدر قریشی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جد امجد کعب بن لوی رضی اللہ تعالٰی عنہما کی اولاد سے اور ان کی نسبت وہ ملعون کلمہ طعن فی النسب کا اگر کہا ہوگا تو کسی رافضی نے پھر وہ صدیق وفاروق کو کب چھوڑتے ہیں عمرو بن عاص کی کیا گنتی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۴۰

(۱۰) فضائل عبداللہ بن عباس

٣٥٥١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان فی بیت میمونة رضی الله تعالیٰ عنها فوصعت له وضوء من اللیل، قال: فقالت میمونة: یا رسول الله! وضع لك هذا عبد الله ابن عباس فقال: اللهم! فقهه فی الدین و علمه التاویل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں قیام پزیر تھے، میں نے رات میں حضور کے لئے وضو کا پانی رکھا ام المؤمنین نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ پانی عبد اللہ بن عباس نے رکھا، یہ سنکر حضور نے دعا کی: الٰہی! عبداللہ کو دین کی سمجھ عطا فرما۔ اور اپنی کتاب کی تفسیر۔ فتاوی رضویہ ۶۷۷/۴

(۱۱) حضرت عباس بن المطلب کی فضیلت

٣٥٥٢۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما فقال: اللهم! انا کنا نتوسل الیك بنبیناصلی الله تعالی علیه وسلم، فتسقینا و انا نتوسل الیك بعم نبینا فأسقنا، قال: فیسقون۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ اقدس میں جب کبھی قحط پڑتا تو نماز استسقاء کے بعد حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے توسل سے اس طرح دعا کرتے، الٰہی! ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتے تو ہمیں سیرابی ملتی تھی، الٰہی! اب ہم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں: اس دعا و توسل کے سبب ہم سب سیراب ہوتے۔ ۱۲م

٣٥٥١۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وضع الماء عند الخلاء، ٢٦/١
الصحیح لمسلم، ٢٩٨/٢ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٥٤٠/١ ☆

٣٥٥٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، ابواب الاستسقاء، ١٢٧/١

(۱۲) حضرت امیر معاویہ کی فضیلت

٣٥٥٣۔ عن ابی عمیرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لمعاویة : اللهم ! اجعله هادیا مهدیا واهد به ۔

حضرت ابوعمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی: الٰہی! معاویہ کو راہ نما، راہ یاب کر، اور اس کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔ فتاوی رضویہ ۶۱/۱۱

(۱۳) حضرت معاذ بن جبل کی فضیلت

٣٥٥٤۔ عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرجل :تعالی حتی نؤمن ساعة ، فشکاه الرجل الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وقال : اوما نحن بمؤمنین فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :دع عنك معاذاً فان الله یباهی به الملائکة ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے کہا: آؤ ہم تھوڑی دیر کے لئے مومن بنیں، انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کردی کہ یارسول اللہ! کیا ہم مومن نہیں؟ حضور نے فرمایا: حضرت معاذ کے بارے میں کچھ مت کہو، کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرشتوں سے مباہات فرمایا ہے۔

فتاوی رضویہ ۲۸۴/۳

(۱۴) ابودرداء کی فضیلت

٣٥٥٥۔ عن شریح بن عبید رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: حکیم امتی عویمر ۔

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے حکیم ابودرداء ہیں۔ فقہ شہنشاہ ۱۸

٣٥٥٣۔ الجامع للترمذی، باب مناقب معاویة، ٢٢٥/٢

٣٥٥٤۔ الجامع للترمذی، باب مناقب معاویه، ٢٢٥/٢

کنز العمال للمتقی، ٣٣٦٣١، ٧١٨/١١ ☆

٣٥٥٥۔ کنز العمال للمتقی، ٣٣٥٠٨، ٧١٨/١١ ☆

(۱۵) حضرت براء بن مالک کی فضیلت

۳۵۵۶۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كم من اشعث اغبر ذى طمرين لا يؤبه له، لو اقسم على الله لأبرّهٗ، منهم البراء بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت الجھے بال میلے کپڑے والے جنکی کوئی پرواہ نہ کرے ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے، انہیں میں سے براء بن مالک ہے۔
فتاوی رضویہ ۱۷۲/۹

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ مرکب اقدس کے حدی خواں تھے، عجب دلکش آواز رکھتے اور بہت خوبی سے اشعار حدی پڑھتے، یہ اجلہ صحابہ کرام سے ہیں۔ بدر کے سوا سب مشاہد میں شریک ہوئے۔

ایک روز حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے، اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے، انہوں نے کہا: اللہ عزوجل نے آپ کو وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے، یعنی قرآن عظیم، فرمایا: کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا، خدا کی قسم! اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کریگا۔ سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں، اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ، جب خلافت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں قلعۂ تستر پر حملہ ہوا اور مسلمانوں کو سخت دقت پیش آئی، حدیث مذکور سنے ہوئے تھے، ان سے کہا اپنے رب پر قسم کھائیے، انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے! کافروں پر ہمیں قابو دے، کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا۔ یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا، ایرانیوں کا سپہ سالا ہرمزان مارا گیا، کافر بھاگ گئے براء شہید ہوئے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۷۲/۹

۳۵۵۶۔ کنز العمال للمتقی، ۳۳۱۵۴، ۶۵۱/۱۱

(۱۶) حضرت فاطمہ بنت اسد والدۂ حضرت علی کی فضیلت

۳۵۵۷۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رحمك الله يا امى ! كنت امى بعد امى ، تجوعين و تشبعيننى، وتعرين وتكسيننى ، وتمنعين نفسك طيبا وتطبيننى، تريدين بذلك وجه الله والدار الآخرة ، الله الذى يحى ويميت وهو حى لا يموت ، اغفر لامى فاطمه بنت اسد ولقنها حجتها ووسع مدخلها بحق نبيك والانبياء الذين من قبل ، ارحم الراحمين ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے اس طرح دعا کی: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اے میری ماں، آپ میری ماں کے بعد دوسری ماں تھیں، جو خود بھوکی رہتیں اور مجھے کھلاتیں، آپ، بجائے میرے لئے پوشاک کا انتظام کرتیں، اپنا آرام چھوڑ کر مجھے آرام سے رکھتیں، ان تمام چیزوں سے آپ کا مقصد اللہ کی رضا اور آخرت کا گھر تھا، اللہ تعالیٰ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا، میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور ان کی قبر وسیع فرما، صدقہ اپنے نبی کا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا، تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

شرح المطالب ۲۰

* * *

* * *

۳۵۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۲۵، ـــ ۱۴۷/۱۲

۱۹۔ فضیلت تابعین

(۱) فضیلت حضرت اویس قرنی

۳۵۵۸۔ **عن** اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لما اقبل اهل الیمن جعل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه یستقری الرفاق فیقول : هل فیکم احد من قرن؟ حتی اتی علیه قرن فقال : من انتم ؟ قالوا قرن فرفع عمر بزمام اوزمام اویس فناوله عمر فعرفه بالنعت فقال له عمر : مآ اسمك ؟ قال : انا اویس قال : هل کان لك والدة؟ قال : نعم قال : هل بك من البیاض ؟ قال: نعم، دعوت اللہ تعالی فاذهبه عنی الاموضع الدرهم من سرتی لا ذکربه ربی فقال له عمر : استغفر لی قال انت احق ان تستغفر لی انت صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال عمر: انی سمعت رسول اله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول: ان خیر التابعین رجل یقال له اویس القرنی وله والدة وکان به بیاض فدعا ربه فاذهبه عنه الاموضع الدرهم فی سرته قال : فاستغفر له قال ثم دخل فی اغمار الناس فلم یدر این وقع قال ثم قدم الکوفة فکنا نجتمع فی حلقة فنذکر اللہ وکان یجلس معنا فکان اذ ذکر هم وقع حدیثه من قلوبنا موقعا لا یقع حدیث غیره ففقدته یوما فقلت لجلیس لناما فعل الرجل الذی کان یقعد الینا لعله اشتکی فقال رجل من هو ؟فقلت : من هو قال : ذاك اویس القرنی فدللت علی منزله فاتیته فقلت یرحمك اللہ این کنت ولم ترکتنا فقال :لم یکن لی رداء فهو الذی منعنی من اتیانکم قال : فألقیت الیه ردائی فقذفه الی قال: فتخالیته ساعة ثم قال : لو انی اخذت رداء ك هذا فلبسته فراه علی قومی قالوا: انظروا الی هذا المرائی لم یزل فی الرجل حتی خدعه واخذ رداءه. فلم ازل به حتی اخذه فقلت انطلق حتی اسمع ما یقولون فلبسه فخر جنا فمر بمجلس قومه قالوا:انظروا

۳۵۵۸۔ الصحیح لمسلم، باب من فضائل اویس قرنی، ۲/۳۱۱
المستدرك للحاکم، ۳/۴۰۴ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۶/۱۱۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲/۷۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۰۵۴،
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/۲۳۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۲/۱۳۲

الى هذا المرائي لم يزل بالرجل حتى خدعه واخذ رداء ه فقبلت عليهم فقلت: الا تستحيون لم توذونه والله لقد عرضته عليه فابى ان يقبله قال: فوفدت وفود من قبائل العرب الى عمر فوفد فيهم سيد قومه فقال لهم عمر بن الخطاب افيكم احد من قرن فقال له سيدهم: نعم انا فقال له: هل تعرف رجلا من اهل قرن يقال له اويس من امره كذا ومن امره كذا فقال: يا امير المؤمنين ما تذكر من شان ذاك و من ذاك فقال له عمر: ثكلتك امك ادركه مرتين اوثلاثا ثم قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لنا: ان رجلا يقال له اويس من قرن من امره كذا ومن امرهكذا فلماقدم الرجل لم يبدا باحد قبله فدخل عليه فقال استغفرلي فقال: مابدا لك قال: ان عمر قال لي كذاوكذا قال: ما انابمستغفرلك حتى تجعل لي ثلاثا قال: وما هن؟ قال: لا توذيني فيما بقي ولا تخبر بما قال لك عمر احدا من الناس ونسيي الثالثة ـ هذا مطول و في الفتاوى مختصرا۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۴۷

حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب اہل یمن مدینہ آئے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قافلہ میں چکر لگاتے ہوئے یہ پوچھتے تھے کہ کیا تم میں کوئی قرن کا باشندہ ہے یہاں تک کہ اہل قرن سامنے آئے فرمایا تم کون ہو؟ بولے قرن کے باشندے تو حضرت عمر فاروق اعظم نے حضرت اویس کا پنکھا اٹھایا تو انہوں نے حضرت عمر کو ہاتھ بڑھا کر دیا حضرت عمر نے ان کو نشانی سے پہچان لیا۔ فرمایا: تمہارا نام کیا ہے: کہا: مجھے اویس کہتے ہیں فرمایا: کیا تمہاری والدہ ہیں؟ بولے: ہاں، فرمایا: کیا تمہارے سفید نشانات تھے؟ بولے: ہاں، میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو درست فرمادیا مگر ایک درہم کی مقدار میری ناف پر باقی ہے تاکہ اس کو دیکھ کر اپنے رب کی یاد کرتا رہوں، حضرت عمر نے کہا: میرے لئے دعا کیجئے، عرض کیا: آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ میرے لئے دعائے مغفرت کریں کہ آپ صحابی رسول ہیں۔

حضرت عمر نے فرمایا: میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرد خیر التابعین ہیں جنکو اویس کہا جاتا ہے، ان کی والدہ بھی باحیات ہیں۔ ان کے سفید داغ تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے داغ دور فرمادیئے فقط ایک درہم کی مقدار ان کی ناف پر باقی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعائے مغفرت کی۔ پھر

لوگوں کی بھیڑ میں چلے گئے، اور پتہ نہیں چلا کہ کہاں گئے۔

راوی کہتے ہیں: کہ پھر وہ ایک موقع پر کوفہ تشریف لائے۔ ہم ان کے حلقۂ ذکر میں شامل ہوئے، جب وہ لوگوں کو نصیحت کرتے تو ان کی بات دل میں اس طرح بیٹھ جاتی کہ کسی دوسرے کی بات اتنی جاگزیں نہیں ہوتی تھی، ایک دن میں نے ان کو نہ پایا تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا وہ مرد کیا ہوئے جو ہمارے ساتھ حلقۂ ذکر میں تشریف فرما ہوتے تھے، شاید وہ بیمار ہو گئے، ایک صاحب بولے وہ کون تھے؟۔ میں نے بھی کہا وہ کون تھے؟ اس پر انہوں نے کہا: وہ حضرت اویس قرنی تھے، مجھے ان کی قیام گاہ بتائی گئی، تو میں وہاں پہونچا۔ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ کہاں تھے اور ہمیں کیوں چھوڑ دیا، فرمایا: میرے پاس چادر نہیں تھی، اسلئے میں آپ لوگوں تک نہیں پہونچ سکا، راوی کہتے ہیں۔ میں نے اپنی چادر پیش کی انہوں نے میری طرف پھینک دی۔ پھر میں نے تھوڑی دیر خلوت میں گفتگو کی تو فرمایا: اگر میں تم سے یہ چادر لے لیتا تو میری قوم دیکھ کر کہتی، دیکھو اس ریاکار کو کہ فلاں کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ اس کو فریب دیکر اس سے چادر لے لی۔ پھر میں ان سے اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ چادر انہوں نے قبول فرمالی۔ میں نے عرض کیا: آپ چلئے تاکہ میں دیکھوں کہ آپ کی قوم کے لوگ کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے وہ چادر اوڑھ لی، پھر ہم نکل کر ان کی قوم کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ کہنے لگے: دیکھو اس ریاکار کو کہ اس مرد کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ فریب دیکر اس سے چادر لے لی۔ یہ سنکر میں ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے کہا: کیا تمہیں شرم نہیں آتی۔ کیوں تم ان کو تکلیف پہونچا رہے ہو، خداوند قدوس کی قسم میں نے یہ چادر ان کو پیش کی تھی تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ (اب بہت اصرار کے بعد قبول کی ہے) راوی کہتے ہیں کہ عرب کے متعدد قبائل وفد کی شکل میں حضرت عمر فاروق اعظم کے پاس آئے، ان میں ان کی قوم کا سردار بھی تھا۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا: کیا تم میں کوئی قرن کا باشندہ بھی ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں میں ہوں۔ فرمایا: کیا تم قرن کے اس شخص کو جانتے ہو جسکا نام اویس ہے اور ان کی یہ نشانیاں ہیں۔ تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ان کے بارے میں کیسے جانتے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: تمہیں تمہاری ماں روئے۔ تم ان سے ملاقات کرو۔ یہ جملہ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا: کہ حضور نے ہم

سے ارشاد فرمایا تھا کہ ایک مرد جنکو اویس کہا جاتا ہے اور ان کی نشانیاں یہ ہیں، وہ قرن سے آئیں گے جب وہ مرد آئے تو سب سے پہلے یہی شخص تھے جوان سے ملے اور عرض کیا: آپ میری مغفرت کی دعا کریں، حضرت اویس قرنی نے فرمایا: تمہیں یہ کیسے پتہ چلا۔ تو عرض کیا: حضرت عمر نے ہمیں یہ نشانیاں بتائیں ہیں۔ فرمایا: میں تمہاری مغفرت کے لئے دعا اس وقت کروں گا جب تم مجھ سے تین عہد کرلو۔ بولے وہ کیا ہیں۔ فرمایا: آئندہ تم مجھے کبھی تکلیف نہیں دو گے۔ اور یہ باتیں جو حضرت عمر نے بتائیں کسی کو نہیں بتاؤ گے تیسری بات وہ بھول گئے۔

(۲) فضیلت امام اعظم

۳۵۵۹۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لو كان العلم معلقا بالثريا لتناوله قوم من ابناء فارس۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم اگر ثریا پر معلق ہوتا تو اولاد فارس کے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اعنی امام الائمہ سراج الامہ کاشف الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنکی رائے منیر ونظر بے نظیر تمام مصالح شرعیہ کو محیط و جامع، اور مومنین کے لئے ان کی حیات وموت میں خیر محض و نافع، فجزاه الله عن الاسلام و المسلمين كل خير، و قاه و تابعيه بحسن الاعتقاد كل ضرو ضير آمين، يا ارحم الراحمين، والحمد لله رب العالمين، و صلى الله تعالىٰ على سيدنا و مولانا محمد و اله و صحابته و مجتهدی ملته اجمعين۔　فتاوی رضویہ　۵۱/۴

۳۵۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۷۲۷/۲　☆
الصحیح لمسلم،　☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۷/۲　☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۴۵/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴۷/۲　☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۴/۱۰

۲۰۔ فضائل اولیاء کرام

(۱) اولیاء کرام کی ذات سے قدرت الٰہی کا صدور ہوتا ہے

۳۵۶۰۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان الله عزوجل قال :لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته. کنت سمعه الذی یسمع به ، و بصره الذی یبصربه، ویده التی یبطش بها ، ورجله التی یمشی بها، و ان سألنی لا عطینه ، و لئن استعاذنی لا عیذ نه ، وما ترددت عن شئ انا فاعله ترددی عن قبض نفس المؤمن یکره الموت وانا اکره مساء ته ،۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل کا فرمان ہے: میرا بندہ بذریعہ نوافل میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے یہاں تک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے۔ پھر میں اسے دوست رکھتا ہوں تو میں خود اسکا وہ کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اسکا وہ ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے کوئی چیز پکڑتا ہے، اسکا وہ پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں ضرور اس کو دیتا ہوں، اور اگر میری پناہ چاہتا ہے تو میں ضرور اس کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں، میں اپنے کسی کام میں تردد نہیں فرماتا جیسا کہ میں اس مومن کی جان کے بارے میں فرماتا ہوں جسکو موت ناپسند ہے کہ اس کی ناپسندیدہ چیز مجھے بھی ناپسند ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۸۳/۳

(۲) خدا کا محبوب بندہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے

۳۵۶۱۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا احب الله عبدا لم یضره ذنب۔ فتاوی رضویہ ۲۸۳/۳

۳۵۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب التواضع، ۹۶۳/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۶/۶ ☆

۳۵۶۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۴/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۶۱/۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنا محبوب بنالیتا ہے تو اسے گناہ نقصان نہیں دیتا۔ ۱۲م

(۳) اولیائے کرام کی شان عظیم ہے

٣٥٦٢۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الدنیا و الآخرة حرام علیٰ اهل الله۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۳

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور آخرت اللہ والوں پر حرام ہے۔ ۱۲م

٣٥٦٣۔ **عن** ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله عزوجل یقول: اعطیهم من حلمی و علمی۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''اولیاء کرام'' کو اپنا حلم اور علم عطا فرماؤں گا۔

٣٥٦٤۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالی وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من زهد فی الدنیا علمه الله بلا تعلم وهداه بلا هدایة، وجعله بصیرا فکشف عنه العمی۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا سے بے رغبتی کی اللہ تعالیٰ اس کو بغیر تعلیم حاصل کئے علم عطا فرماتا ہے، اور بغیر ظاہری اسباب صحیح راستہ پر چلاتا ہے، اور اس کو صاحب بصیرت بنادیتا ہے، اور اس سے جہالت کو دور فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

٣٥٦٢۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/٢٥٩ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠٧٠٠، ١/٢١٤
کشف الخفا للعجلونی، ١/٤٩٣ ☆

٣٥٦٣۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/٤٥٠ ☆

٣٥٦٤۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ١/٧٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١/٤٠٣
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٢٨ ☆ کنز العمال للمتقی، ٦١٤٩، ٣/١٩٧

(۴) محبوب بندہ کے حال کو اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے……

۳۵۶۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ یقول یوم القیامۃ: یا ابن آدم! مرضت فلم تعدنی یا ابن آدم! استطعمتك فلم تطعمنی، یا بن آدم! استسقیتك فلم تسقنی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو عیادت کے لئے نہیں آیا، ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے نہیں کھلایا، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے نہیں پلایا۔

فتاوی رضویہ ۲۸۳/۳

(۵) عرفاء کے دل تقوی کا خزانہ ہیں

۳۵۶۶۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لکل شئ معدن و معدن التقوی قلوب العارفین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک کان ہوتی ہے، اور تقوی کی کان اولیاء و عرفا کے دل ہیں۔

(۶) اللہ کے نیک بندے حاجت روائی فرماتے ہیں

۳۵۶۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان للہ عبادا اختصھم بحوائج الناس، یفزع الناس الیھم فی حوائجھم، اولئك الآمنون من عذاب اللہ۔

۳۵۶۵۔ الصحیح لمسلم، باب فضل عیادۃ المریض، ۳۱۸/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۶۹/۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲۱۸/۵
الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۱۷/۴ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۵۱/۱
۳۵۶۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۳/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۲۶۸/۱
الاسرار المرفوعۃ للقاری، ۴۴۲ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۶۵/۱
۳۵۶۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۴/۱۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۹۲۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاجت روائی خلق کے لئے خاص فرمایا ہے، لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں، یہ بندے عذاب الٰہی سے امان میں ہیں۔

٣٥٦٨۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا اراد الله عبدا بخير صير حوائج الناس اليه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کا مرجع حاجات بنادیتا ہے۔

٣٥٦٩۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اذا اراد الله بعبد خيرا استعمله على قضاء الحوائج للناس۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے۔

٣٥٧٠۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان الله تعالىٰ يقول: انى لاهم باهل الارض عذابا، فاذا نظرت الى عمار بيوتى و المتحابين فى والمستغفرين بالاسحار صرفت عذابى عنهم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا فرماتا ہے: میں زمین والوں پر عذاب اتارنا چاہتا

٣٥٦٨۔ اتحاف السادة للزبيدى، ٨/ ١٧١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٤٥٩٤، ٦/ ٧
المغنى للعراقى، ٣/ ٢٢٨ ☆
٣٥٦٩۔ الجامع للترمذى، ☆
المستدرك للحاكم، ١/ ٣٤٠ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ١٣٥
الترغيب والترهيب للمنذرى، ١/ ٩٢ ☆
٣٥٧٠۔ شعب الايمان للبيهقى، ٦/ ٥٠٠ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٥٢٩٢

ہوں، لیکن جب میرے گھر آباد کرنے والے، اور میرے لئے باہم محبت رکھنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں اپنا غضب ان سے پھیر دیتا ہوں۔

٣٥٧١۔ **عن** مسافع الدئلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لولا عباداللہ رُکّع، وصبیۃ رُضّع، وبھا ئم رُتّع لصب علیکم العذاب صبائم رص رصاً۔

حضرت مسافع دئلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نہ ہوتے اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے، اور دودھ پیتے بچے، اور گھاس چرتے چوپائے تو بیشک عذاب تم پر بسختی ڈالا جاتا پھر مضبوط و مستحکم کردیا جاتا۔

٣٥٧٢۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ لیدفع بالمسلم الصالح عن مائۃ اھل بیت من جیرانہ البلاء۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نیک مسلمانوں کے سبب اس کے ہمسائے میں سو گھر والوں سے بلا دفع فرماتا ہے۔

٣٥٧٣۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :من استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین مرۃ کان من الذین یستجاب لھم ویرزق بھم اھل الارض۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر روز ستائیس بار سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے استغفار کرے وہ ان لوگوں میں ہو جنکی دعا قبول ہوتی ہے اور ان کی برکت سے تمام اہل زمین کو رزق ملتا ہے۔

٣٥٧١۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٢/٣٠٩ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ٣/٣٤٥

٣٥٧٢۔ الکامل لابن عدی، ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ٣/٣٦٢

التفسیر لابن جریر، ٢/٦٣٣ ☆ التفسیر للبغوی، ١/٢٥٦

٣٥٧٣۔ کنز العمال للمتقی، ٢٠٦٨، ١/٤٧٦ ☆

(۷) ضعیفوں کے سبب رزق ملتا ہے

۳۵۷۴۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ہل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں مدد و رزق کسی اور کے سبب بھی ملتا ہے سوا اپنے ضعیفوں کے۔

۳۵۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اللہ تعالیٰ ینصر القوم باضعفہم ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمام قوم کی مدد فرماتا ہے ان کے ضعیف تر کے سبب۔

(۸) نیکوں کی صحبت میں رہنے والوں کے طفیل رزق ملتا ہے

۳۵۷۶۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان اخوان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،فکان احدہما یاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والآخر یحترف ،فشکا المحترف اخاہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : لعلک ترزق بہ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں دو بھائی تھے، ایک کسب کرتے، دوسرے خدمت والا ئے حضور دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے، کمانے والے ان کے شاکی ہوئے، فرمایا: کیا عجب کہ تجھے اس کی برکت سے رزق ملے۔

۳۵۷۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب، ۱/۴۰۵

۳۵۷۵۔ المسند للحارث، ☆

۳۵۷۶۔ المستدرک للحاکم، ۱/۱۷۲ ☆

(۹) ابدال نظام کائنات کا سبب ہیں

۳۵۷۷۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الابدال فی امتی ثلثون ،بهم تقوم الارض ،وبهم تمطرون وبهم تنصرون ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال میری امت میں تیس ہیں، انہیں سے زمین قائم ہے، انہیں کے سبب تم پر مینھ اترتا ہے، انہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے۔

۳۵۷۸۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : الابدال یکونون بالشام وهم اربعون رجلا، کلما مات رجل ابدل اللہ مکانه رجلا یسقی بهم الغیث ،وینتصر بهم علی الاعداء ، ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب ۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں، جب ایک مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دوسرا قائم کرتا ہے۔ انہیں کے سبب مینھ دیا جاتا ہے، انہیں سے دشمنوں پر مدد ملتی ہے، انہیں کے باعث شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے

۳۵۸۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان الابدال بالشام یکونون وهم اربعون رجلا، بهم تسقون الغیث ،وبهم تنصرون علی اعدائکم ،ویصرف عن اهل الارض البلاء والغرق ۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال شام میں ہیں اور وہ چالیس ہیں، انہیں کے ذریعہ بارش

الدر المنثور للسیوطی، ۳۲۰/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ۳٤۵۹۳، ۱۸۶/۱۲

التفسیر لابن کثیر، ٤٤۸/۱ ☆

۳۵۷۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤٦۰۷، ۱۸۹/۱۲ ☆

۳۵۷۹۔ کنز العمال للمتقی، ۳٤۵۹٤، ۱۸۶/۱۲ ☆

ہوتی ہے، انہیں کے سبب دشمنوں پر مدد ملتی ہے انہیں کے سبب اہل زمین سے بلا اور غرق دفع ہوتا ہے۔

٣٥٨٠۔ **عن** عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الابدال فی اهل الشام، وبهم ینصرون وبهم یرزقون ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابدال اہل شام میں ہیں، انہیں کی برکت سے مدد پاتے ہیں انہیں کے وسیلے سے رزق۔ الامن والعلی ٦٦

٣٥٨١۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لن تخلوا الارض من اربعین رجلا، مثل خلیل الرحمن، فبهم تسقون وبهم تنصرون ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین ہرگز خالی نہ ہوگی چالیس اولیاء کرام سے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پرتو ہونگے، انہیں کے سبب تمہیں مینھ ملے گا، اور انہیں کے سبب مدد پاؤگے۔

٣٥٨٢۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لن تخلوالارض من ثلثین مثل ابراهیم علیه الصلوة والسلام بهم تغاثون وبهم ترزقون وبهم تمطرون ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے خوبو میں مشابہت رکھنے والے تیس شخص

٣٥٨٠۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ٤/٢٤٧ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠/٦٣
اتحاف السادة للزبیدی، ٨/٣٥٥ ☆
٣٥٨١۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ٤/٢٤٧ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ١٠/٦٣
الدر المنثور للسیوطی، ١/٣٢٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٤٦٠٣، ١٢/١٨٨
٣٥٨٢۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٨/٣٨٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ١/٣٢٠
الحاوی للفتاوی، ٢/٤٢٨ ☆ الآلی المصنوعة للسیوطی، ٢/١٧٧

زمین پر ضرور رہیں گے، انہیں کی بدولت تمہاری فریاد سنی جائیگی، انہیں کی برکت سے مینھ دیئے جاؤ گے۔

۳۵۸۳۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لایزال اربعون رجلا من امتی، قلوبھم علی قلوب ابراھیم، یدفع اللہ بھم عن اھل الارض یقال لھم الابدال۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ رہینگے کہ ان کے دل ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل پر ہونگے، اللہ تعالیٰ ان کے سبب زمین والوں سے بلا دفع کرے گا۔ ان کا لقب ابدال ہوگا۔

۳۵۸۴۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لایزال اربعون رجلا یحفظ اللہ بھم الارض، کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ آخر وھم فی الارض کلھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ چالیس لوگ ایسے رہیں گے جن کے سبب اللہ تعالیٰ زمین کو قائم رکھے گا جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ قائم کیا جاتا رہے گا، یہ تمام روئے زمین میں ہوں گے۔

۳۵۸۵۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان للہ فی الخلق ثلاث مأۃ قلوبھم علی قلب آدم، وللہ فی الخلق اربعون قلوبھم علی قلب موسیٰ، وللہ فی الخلق سبعۃ قلوبھم علی قلب ابراھیم، وللہ فی الخلق خمسۃ قلوبھم علی قلب جبرئیل، وللہ فی الخلق ثلاثۃ قلوبھم علی قلب میکائیل، وللہ فی الخلق واحد قلبہ علی قلب اسرافیل، فاذا مات الواحد ابدل اللہ مکانہ من الثلاثۃ، واذا مات من الثلاثۃ ابدل اللہ مکانہ من

۳۵۸۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/ ۶۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۳۸۶
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۶۱۲، ۱۲/ ۱۹۰

۳۵۸۴۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۲۱۴، ۱۲/ ۱۹۱ ☆

۳۵۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۴۶۲۹، ۱۲/ ۱۹۴ ☆

الخمسة، واذا مات من الخمسة ابدل الله مكانه من السبعة، واذا مات من السبعة ابدل الله مكانه من الاربعين، واذا مات من الاربعين ابدل الله مكانه، من الثلاثمائة واذا مات من الثلاثمائة ابدل الله مكانه من العامة، فبهم يحى ويميت ويمطر وينبت ويدفع البلاء۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے خلق میں تین سو اولیا ہیں، کہ ان کے دل قلب آدم پر ہیں، اور چالیس کے دل قلب موسیٰ پر، اور سات کے قلب ابراہیم، اور پانچ کے قلب جبرئیل، اور تین کے قلب میکائیل، اور ایک کا دل قلب اسرافیل پر ہے، علیہم الصلوۃ والتسلیم۔

جب وہ ایک مرتا ہے تین میں سے کوئی اسکا قائم مقام ہوتا ہے، اور جب ان میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اسکا بدل کیا جاتا ہے، اور پانچ والے کا عوض سات سے، اور سات کا چالیس سے، اور چالیس کا تین سو سے، اور تین سو کا عام مسلمین سے کیا جاتا ہے۔ انہیں تین سو چھپن اولیا کے ذریعہ سے خلق کی حیات، موت، مینھ کا برسنا، نباتات کا اگنا، بلاؤں کا دفع ہونا ہوا کرتا ہے۔ الامن والعلی ٦٧

(۱۰) صالحین کے طفیل بلائیں دفع ہوتی ہیں

٣٥٨٦۔ **عن** بريدة الاسلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: قراء القرآن ثلث، رجل قرء القرآن فاتخذه بضاعة فاستحرمه الملوك واستمال به الناس، ورجل قرء القرآن فاقام حروفه وضيع حدوده، كثر هؤلاء من قراء القرآن لاكثرهم الله تعالىٰ، ورجل قرء القرآن فوضع دواء القرآن على داء قلبه فاسهر به ليله واظمأبه نهاره وقاموا فى مساجدهم وجبوابه تحت برانسهم، فهؤلاء يدفع الله بهم البلاء ويزيل من الاعداء وينزل غيث السماء، فوالله! لهؤلاء من القراء اعزمن الكبريت الاحمر۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو اس کے ذریعہ

٣٥٨٦۔ كنز العمال للمتقى، ٢٨٨٢، ١/ ٦٢٣

بادشاہوں کے یہاں عزت کا خواہاں ہوا اور لوگوں میں مقبولیت حاصل کرنے کے درپے رہا۔ دوسرا وہ جو قرآن عظیم کو اچھی آواز اور خوب ادائیگی کے ساتھ پڑھتا رہا لیکن اس کے احکام پر عمل نہ کیا۔ ان دونوں قسموں کے لوگ بہت ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو تعداد میں زیادہ نہ کرے۔

تیسرے وہ شخص جس نے قرآن عظیم پڑھا اور اس کی دوا کو اپنے دل کی بیماری کا علاج بنایا تو اس سے اپنی رات جاگ کر اور اپنا دن پیاس یعنی روزے میں کاٹا اور اپنی مسجدوں میں قرآن کے ساتھ نماز میں قیام کیا اور اپنی زاہدانہ ٹوپیاں پہنے نرم آواز سے اس کے پڑھنے میں روئے تو یہ لوگ وہ ہیں جن کے طفیل میں اللہ تعالیٰ بلا دفع فرماتا ہے، اور دشمنوں سے مال و دولت وغنیمت دلاتا ہے، اور آسمان سے مینھ برساتا ہے، خدا کی قسم! قاریان قرآن میں ایسے لوگ گوگر دسرخ سے بھی کمیاب ہیں۔　　　　الامن والعلی　۶۸

(۱۱) صحابہ کے دم قدم سے زمانہ میں صلاح وفلاح رہی

۳۵۸۷۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: النجوم امنة للسماء، فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ماتوعد، وانا امنة لاصحابی، فاذا ذهبت اتی اصحابی مایوعدون، واصحابی امنة لامتی، فاذا ذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستارے امان ہیں آسمان کے لئے، جب ستارے جاتے رہینگے آسمان پر وہ آئیگا جس کا اس سے وعدہ ہے، یعنی شق ہونا، فنا ہو جانا۔ اور میں امان ہوں اپنے اصحاب کے لئے، جب میں تشریف لے جاؤں گا میرے اصحاب پر وہ آئے گا، جس کا ان سے وعدہ ہے یعنی مشاجرات۔ اور میرے صحابہ امان ہیں میری امت کے لئے، جب میرے صحابہ نہ رہیں گے میری امت پر وہ آئیگا جس کا ان سے وعدہ ہے، یعنی ظہور کذب ومذاہب فاسدہ وتسلط کفار۔　　　　الامن والعلی　۶۸

۳۵۸۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۳۵۸۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۵۴۳ ☆

۳۵۸۸۔ المستدرک للحاکم، ۳/۱۶۲ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : النجوم امان لاهل الارض من الغرق ، واهل بیتی امان لامتی من الاختلاف ،فاذاخالفتها قبیلة من العرب اختلفوا فصاروا حزب ابلیس ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستارے زمین والوں کے لئے غرق سے امان ہیں، اور میرے اہل بیت میری امت کے اختلاف سے امان ہیں، جب کوئی عربی قبیلہ ان سے اختلاف کریگا تو خود ان میں ہی پھوٹ پڑیگی اور وہ شیطان کے پیرو ہو جائیں گے۔

۳۵۸۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اهل بیتی امان لامتی ،فاذاذهب اهل بیتی اتاهم مایوعدون۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں، جب اہلبیت نہ رہیں گے امت پر وہ آئیگا جو ان سے وعدہ ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر اہلبیت کرام میں تعمیم ہو جیسا کہ ظاہر حدیث ہے تو غالبا یہاں ہلاک مطلق وارتفاع قرآن عظیم وہدم کعبہ معظمہ وویرانی مدینہ سے پناہ مراد ہو، کہ جب تک اہل بیت اطہار رہیں گے یہ جانگزا بلائیں پیش نہ آئینگی۔ والله ورسوله اعلم جل جلاله وصلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

اور بر تقدیر خصوص ظہور طوائف ضالہ مراد ہو۔ الامن والعلی ۶۹

(۱۳) اولیاء کرام سے استمداد

۳۵۹۰۔ **عن** عتبة بن غزوان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اذا اضل احدکم شیئا اواراد عونا وهو بارض لیس بها انیس ، فلیقل : یاعبادالله اغیثونی، یاعباد الله اغیثونی ،فان لله عبادالایراهم ۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۵۸۹۔ المستدرك للحاكم، ٤٨٦/٣، وتعقب،

۳۵۹۰۔ كنز العمال للمتقى، ١٧٤٩٨، ٧٠٦/٦

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور مدد مانگی چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہیئے یوں پکارے۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد کرینگے۔

۳۵۹۱۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذاانفلتت دابۃ احدکم بارض فلاۃ فلینادہ یاعباد اللہ! احبسوا علی دابتی، فان للہ فی الارض حاضراسیحبسۃ علیکم۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنگل میں کسی کا جانور چھوٹ جائے تو یوں ندا کرے، اللہ کے بندو روک دو، عباد اللہ اسے روک دینگے۔

۳۵۹۲۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فلیقل: اعینونی یا عباداللہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں کہے، میری مدد کرو اے اللہ کے بندو۔

الامن والعلی ۲۳۴

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تین حدیثیں وہابیت کش ہیں کہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی روایت سے آئیں، قدیم سے اکابر علمائے دین رحمھم اللہ تعالیٰ کی مقبول و مجرب معمول رہیں، اس مطلب جلیل کی قدرے تفصیل فقیر کے رسالے "انہار الانوار" میں ہے، کہ نماز غوثیہ شریف کے فضل رفیع اور بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلنے وغیرہ ایک ایک فعل کے سر بدیع میں تصنیف کیا، ملاحظہ ہو۔

الامن والعلی ۲۳۴

۳۵۹۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۷۴۹۶، ۶/ ۷۰۵ ☆ الاذکار النوویۃ، [illegible] ۲۰۱

۳۵۹۲۔ المصنف لابن ابی شیبۃ،

(۱۴) خدا کے ولی سے دشمنی خداوند قدس سے اعلان جنگ ہے

۳۵۹۳۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قال الله تبارك وتعالیٰ: من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان دیدیا اس سے لڑائی کا۔

۳۵۹۴۔ **عن** معاذبن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من عادی اولیاء الله فقد بارز الله بالمحاربة۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اولیاء اللہ سے عداوت کی وہ سر میدان خدا کے ساتھ لڑائی کو نکل آیا۔

فتاوی رضویہ ۲۹۹/۳

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں جنگ کی ابتدا فرمانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ دلیل واضح ہے کہ عداوت ولی سخت باعث ایذائے رب عزوجل ہے، اور رب عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والآخرة واعدلهم عذابا مهینا۔

بیشک وہ جو اللہ ورسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی دنیا وآخرت میں، اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ظاہر ہے کہ مسلمان اگرچہ عاصی معاذ اللہ معذب ہو آخرت میں اپنے رب کا ملعون نہیں ورنہ بالآخر رحمت ونعمت اور جنت ابدی نہ پاتا، اس کی نار نار تطہیر ہے، نہ نار لعنت و ابعاد وتذلیل وتحقیر، تو جسے اللہ عزوجل دنیا وآخرت میں ملعون کرے وہ نہ ہوگا مگر کافر، یہ وہاں ہے کہ بعد وضوح حق براہ عناد ہو، جس طرح اب وہابیہ ماردین اعدائے دین کا حال ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۵/۶

(۱۵) مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

۳۵۹۵۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی باطنی فراست سے بچو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

مالی الجیب ۶۶

* * *

۳۵۹۵۔ الجامع للترمذی، تفسیر سورۃ الحجر، ۲/ ۱۴۰

۲۱۔ تخلیق ملائکہ اور فضیلت

(۱) فرشتے نور سے پیدا ہوئے

۳۵۹۶۔ **عن** ابی ذرالغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خلقت الملائکۃ من نور، وخلق الجان من نار، وخلق آدم مما وصف لکم۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے نور سے پیدا ہوئے، اور جن آگ سے، اور حضرت آدم کی تخلیق اس سے جو تمہیں بتایا جاچکا۔ ہدایۃ المبارکہ ۲

(۲) روح ایک عظیم فرشتہ ہے

۳۵۹۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: الروح ملک من الملائکۃ، ماخلق اللہ مخلوقا اعظم منہ، فاذا کان یوم القیامۃ قام وحدہ صفا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ روح نامی ایک فرشتہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑی کوئی دوسری مخلوق نہیں بنائی، جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ فرشتہ تنہا ایک صف ہوگا۔

۳۵۹۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: الروح ملک اعظم من السموات، ومن الجبال، ومن الملائکۃ، وھو فی السماء الرابعۃ یسبح کل یوم اثنی عشر الف تسبیحۃ، یخلق اللہ من کل تسبیحۃ ملکا یجیٔ یوم القیامۃ صفا وحدہ۔

۳۵۹۶۔ الصحیح لمسلم، زھد۔ ۶۰

المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۳/۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/۹

مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳٤/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۳/۶

البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۵٥٤/۱ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳٤۳/۲

کنز العمال للمتقی، ۱۵۱۵۶، ۱۳۶/۶ ☆ المصنف لعبدالرزاق ۲۰۹۰، ٤۲٥/۱۱

۳۵۹۷۔ التفسیر للبغوی، ۵۱۳/۵ ☆

۳۵۹۸۔ التفسیر للبغوی، ۵۱۳/۵ ☆

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک ملک عظیم ہے آسمان وزمین وجبال وملائکہ سب سے، اسکا مقام آسمان چہارم میں ہے، ہر روز بارہ ہزار تسبیحیں کہتا ہے، ہر تسبیح سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ یہ روح نامی فرشتہ روز قیامت تنہا ایک صف ہوگا اور باقی سب فرشتوں کی ایک صف ہے۔ ہدلیۃ المبارکہ ۷

(۳) ملائکہ کی خشیت ربانی سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں

۳۵۹۹۔ **عن** بعض الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان لله ملائكة ترعد فرائصهم من خيفته، مامنهم ملك تقطر منه دمعة الا وقعت ملكا قائما يسبح۔

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں کہ خوف خدا سے ان کا بند بند لرزتا ہے، ان میں سے جس فرشتہ کی آنکھ سے جو آنسو ٹپکتا ہے وہ گرتے گرتے فرشتہ ہوجاتا ہے کہ کھڑا ہوا رب العزت جل جلالہ کی تسبیح کرتا ہے۔ ہدلیۃ المبارکہ ۱۰

۳۶۰۰۔ **عن** كعب الاحبار رضى الله تعالىٰ عنه قال: لاتقطر عين ملك منهم الا كانت ملكاً يطير من خشية الله۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان فرشتوں سے جنکی آنکھ سے کوئی بوند ٹپکتی ہے وہ ایک فرشتہ ہوکر خوف خدا سے اڑ جاتی ہے۔

(۴) جبرئیل کے جنتی نہر میں غوطہ لگانے سے فرشتوں کی تخلیق

۳۶۰۱۔ **عن** ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ان فى الجنة لنهرا مايدخله جبرئيل دخلة فيخرج فينتفض الاخلق الله من كل قطرة تقطر منه ملكا۔

۳۵۹۹۔ التفسير لابن كثير، ۸/۲۹۷ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۲/۳۰۷
اتحاف السادة للزبيدى، ۹/۱۲۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۹۸۳۶، ۱۰/۳۶۶
۳۶۰۰۔ كتاب الثواب لابى الشيخ، ☆ [illegible]
۳۶۰۱۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱/۹۳ ☆ الآلى المصنوعة للسيوطى، ۱/۴۸

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وشبہ جنت میں ایک نہر ہے کہ جب جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم اس میں جاکر باہر آکر پر جھاڑتے ہیں، جتنی بوندیں ان کے پروں سے گرتی ہیں اللہ تعالیٰ ہر بوند سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ ھدایۃ المبارکہ ٨

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حالانکہ جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام کے چھ سو پر ہیں کہ اگر ایک پر پھیلادیں تو افق آسمان چھپ جائے۔

٣٦٠٢۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فی السماء الرابعة لنهر يقال له الحيوان، يدخله جبرئيل كل يوم فينغمس فيه انغماسة ثم يخرج فينتفض انتفاضة فيخرج عنه سبعون الف قطرة يخلق الله من كل قطرة ملكا، هم الذين يؤمرون ان ياتوا البيت المعمور فيصلوا، فيفعلون ثم يخرجون فلايعودون اليه ابدا، ويولي عليهم احدهم ثم يؤمر ان يقف بهم فی السماء موقفا يسبحون الله الی ان تقوم الساعة۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چوتھے آسمان میں ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہتے ہیں، جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام ہر روز اس میں ایک غوطہ لگا کر پر جھاڑتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ بناتا ہے، انہیں حکم ہوتا ہے کہ بیت المعمور میں جاکر نماز پڑھیں، جب پڑھکر نکلتے ہیں پھر اس میں کبھی نہیں جاتے، ان میں ایک کو ان پر افسر بنا کر حکم فرمایا جاتا ہے کہ آسمان میں انہیں ایک جگہ لیکر کھڑے ہو، وہ وہاں قیامت تک تسبیح الہی کرتے ہیں۔

ھدایۃ المبارکہ ٩

٣٦٠٣۔ **عن** علاء بن هارون رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لجبرئيل كل يوم انغماس فی الكوثر ثم ينتفض، فكل قطرة يخلق منها ملك۔

حضرت علاء بن ہارون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٦٠٢۔ الدر المنثور للسیوطی، ٦/١١٧ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٧/٤٠٤

٣٦٠٣۔ کتاب الثواب لابی الشیخ، ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم ہر روز کوثر میں ایک ڈبکی لگا کر پر جھاڑتے ہیں، ہر بوند سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔ ھدلیۃ المبارکہ ۱۹

(۵) مومن کو خوش کرنے سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے

٣٦٠٤۔ **عن** الحسین بن علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماادخل رجل علی مؤمن سرورا الاخلق الله عزوجل من ذلك السرور ملك یعبدالله عزوجل ویوحده ، فاذاصار العبد فی قبره اتاه ذلك السرور فیقول : الم تعرفنی ، فیقول : من انت ؟ یقول اناذلك السرور الذی ادخلته فی قلب ذلك المسلم ، انااليوم اونس وحشتك والقنك حجتك واثبتك بالقول الثابت واشهدك مشاهدك یوم القیامة واریك منزلك من الجنة۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت وتمجید وتوحید کرتا رہتا ہے۔ جب وہ مسلمان اپنی قبر میں جاتا ہے اس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ وہ مسلمان پوچھتا ہے، تو کون ہے؟ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی، آج میں تیرا جی بہلا کر تیری وحشت دور کروں گا، میں تجھے تیری حجت سکھاؤنگا میں تجھے نکیرین کے جواب میں حق بات پر ثبات دوں گا، میں تجھے محشر کی بارگاہ میں لے جاؤنگا، میں تیرے رب کے حضور تیری شفاعت کروں گا، میں تجھے جنت میں تیرا مکان دکھاؤنگا۔

الامن والعلی ۲۴۶ ☆ ھدلیۃ المبارکہ ۲۰

(۶) فضائل نہر میں فرشتہ کے غوطہ سے فرشتوں کی تخلیق

٣٦٠٥۔ **عن** وهب بن منبه رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان لله تعالیٰ نهرافی الهواء یسع الارضین كلها سبع مرات ، فینزل علی ذلك النهر ملك من السماء فیملؤه ویسد مابین اطرافه ثم یغتسل منه ،

٣٦٠٤۔ کتاب الثواب لابی الشیخ،

٣٦٠٥۔ کتاب الثواب لابی الشیخ،

فاذا خرج منه قطر منه قطرات من نور فیخلق الله من کل قطرة منها ملکا یسبح لله بجمیع تسبیح الخلائق کلهم ۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے ھواء میں ایک نہر ہے کہ سب زمینیں مل کر اس میں سات دفع سا جائیں، اس نہر پر آسمان سے ایک فرشتہ اترتا ہے کہ اپنی جسامت سے اسے بھر دیتا ہے اور اس کے کنارے بند کر دیتا ہے، پھر اس میں نہاتا ہے، جب باہر آتا ہے اس سے نور کی بوندیں ٹپکتی ہیں، اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ بناتا ہے کہ تمام مخلوق الٰہی سے اس کی تسبیح کرتا ہے۔

هدلیۃ المبارکہ ۱۹

(۷) ملائکہ نور عزت اور ربانی روح سے پیدا ہوئے

۳٦۰٦ ۔ **عن** عکرمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: خلقت الملائکة من نور العزة ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: فرشتے نور عزت سے بنائے گئے۔

۳٦۰۷ ۔ **عن** یزید بن رومان رضی الله تعالیٰ عنه قال؛ بلغنی ان الملائکة روح خلقت من روح الله ۔

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ فرشتے ربانی روح سے پیدا کیے گئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اقول: غالباً اس اجمال کی شرح وہ ہے جو امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی کہ روح ایک فرشتہ ہے جسکے ستر ہزار سر ہیں، ہر سر میں ستر ہزار چہرے، ہر چہرے میں ستر ہزار دہن، ہر دہن میں ستر ہزار زبانیں، ہر زبان میں ستر ہزار لغت۔

وہ ان سب لغتوں سے کہ ایک لاکھ ارسٹھ ہزار ستر جگہ مہا سنکھ ہوئے، جسکی کتابت یوں ہے کہ ۱٦۸۰۷۰ لکھکر داہنے ہاتھ کو بیس صفر لگا دیجئے، وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے، ہر تسبیح سے

۳۵۰٦ ـ کتاب الثواب لابی الشیخ،
۳۵۰۷ ـ کتاب الثواب لابی الشیخ،

ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ قیامت تک ملائکہ کے ساتھ پرواز کریگا۔ عینی۔ تفسیر کبیر سیدی شیخ اکبر محی الملت والدین ابن عربی قدس سرہ الشریف فرماتے ہیں:۔

اللہ عزوجل نے ایک نور کی تجلی فرمائی پھر تاریکی بنائی، ظلمت پر اس نور کا پرتو ڈالا اس سے عرش ظاہر ہوا۔ پھر اس لئے ہوئے نور سے کہ ضیائے صبح کے مانند تھا جس میں شب کی تاریکی مخلوط ہوتی ہے ان ملائکہ کو بنایا جو گرد عرش ہیں، پھر کرسی پیدا کی اور اس میں اسی کی طبیعت کی جنس سے ملائکہ پیدا کئے۔ الیواقیت والجواہر۔ ھدلیۃ المبارکہ ٧

(٨) حضرت جبرئیل کے نوری نہر میں غوطے سے ملائکہ کی تخلیق

٣٦٠٨۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان عن یمین العرش نہرا من نور مثل السموات السبع والارضین السبع والبحار السبع یدخل فیہ جبریل علیہ الصلوۃ والسلام کل سحر ویغتسل فیہ فیزداد نور الی نورہ وجمالا الی جمالہ، ثم ینتفض فیخلق اللہ تعالیٰ من کل نقطۃ تقع من ریشہ کذا کذا الف ملک یدخل منہم البیت السبعون الفا ثم لا یعودون الیہ الی ان تقوم الساعۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عرش کے داہنی طرف نور کی ایک نہر ہے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں اور ساتوں سمندروں کی برابر، اس میں ہر سحر جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نہاتے ہیں جس سے ان کے نور پر نور اور جمال پر جمال بڑھتا ہے، پھر پر جھاڑتے ہیں، جو چھینٹ گرتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اتنے اتنے ہزار فرشتے بناتا ہے جن میں سے ستر ہزار بیت المعمور میں جاتے ہیں پھر قیامت تک اس میں داخل نہیں ہوتے۔

ھدلیۃ المبارکہ ١٠

(٩) درود پاک کی برکت سے فرشتوں کی تخلیق

٣٦٠٩۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من صلی علی تعظیما لحقی خلق اللہ عزوجل من ذلک القول ملکا لہ جناح بالمشرق وآخر بالمغرب، یقول: عزوجل لہ: صل علی عبدی کما

٣٦٠٨۔ التفسیر الکبیر للرازی،

٣٦٠٩۔ التفسیر الکبیر للرازی،

صلی علی نبیی ،فھو یصلی علیه الی یوم القیامة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرے جس کا ایک بازو مشرق اور دوسرا مغرب میں ہو، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے درود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے درود بھیجی میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا رہے۔ هدایة المبارکه ۱۱

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خاتم المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد اپنی کتاب مستطاب الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح میں امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: خدا کا ایک فرشتہ ہے کہ اسکا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں، جب کوئی شخص محبت کے ساتھ مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے، خدائے تعالیٰ ہر قطرے سے کہ اس کے پروں سے ٹپکتا ہے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک درود پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ انتھی کلامه الشریف قدس سره اللطیف ۔

مواہب شریف میں ہے:۔

مروی ہوا کہ وہاں کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الہی کرتے ہیں، اللہ عزوجل ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔

سیدی شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں۔

نیک کلام، اچھا کام فرشتہ بنکر آسمان کو بلند ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک آیت کریمہ الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه، کے یہ معنی ہیں۔

امام قرطبی تذکرہ میں علمائے کرام سے ناقل، کہ جو شخص سورۂ بقرہ وال عمران پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل اس کے ثواب سے فرشتے بناتا ہے کہ روز قیامت اس قاری کی طرف سے جھگڑیں گے۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبری میں

فرماتے ہیں:۔

آدمیوں کی سانس سے فرشتے بنتے ہیں، اور ان میں قوی تر اور حیا میں زائد وہ ہوتے ہیں جو عورتوں کی سانس سے بنائے جاتے ہیں۔ انفاس ناس سے فرشتے بننے کی تصریح فتوحات شریف میں بھی ہے۔

یہ احادیث واقوال ہیں جن میں آفرینش ملائکہ کے متعدد طریقے مذکور ہوئے، ان سے ثابت کہ ان کی پیدائش روزانہ جاری ہے، ہر روز بے شمار بنتے ہیں جنکی گنتی ان کا بنانے والا ہی جانتا ہے۔

میں کہتا ہوں: قلشانی نے اس مقام پر ایک عجیب وغریب بات کہی: کہ زمین وفضا کے فرشتے عناصر اربعہ سے مرکب ہیں، ان کے جسم ہیں کہ جن میں خون رواں ہوتا ہے۔

الیواقیت میں فرمایا: یہ قول بعض ہے اور شاید ان کی مراد یہ ہو کہ یہ جنات کی ایک نوع ہیں، ان کا نام فرشتے رکھنا ان کی اپنی ایک اصطلاح ہے۔

اسی طرح ایک روایت غریبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آئی کہ ایک نوع ملائکہ سے توالد کا سلسلہ بھی چلتا ہے جسکو جن کہا جاتا ہے، انہیں سے ابلیس بھی ہے۔ (ارشاد الساری)۔

لیکن واضح رہے کہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ملائکہ کے باب میں یہ ہے کہ وہ تذکیر وتانیث اور سلسلہ توالد سے منزہ وپاک ہیں۔ ھدلیۃ المبارک ۱۳

رہا ان کی موت کا حال، امام ولی الدین عراقی سے مسئلۂ مکیہ میں اس باب میں سوال ہوا جواب فرمایا: لم یثبت فی ذالك شئ ولا یجوز الحجوم علیه بمجرد الاحتمال ولا مجال للنظر فیه دلا دخل للقیاس۔

اس باب میں کچھ ثابت نہ ہوا اور محض احتمال سے اس کی جرأت روا نہیں۔ نہ نظر کی گنجائش نہ قیاس کا دخل۔

نقله العلامة الفاسی فی مطالع المسرات۔

بلکہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ تو انہیں مثل ارواح مانتے ہیں کہ نہ تھے مگر جب ہوئے تو ہمیشہ رہیں گے، ارواح کو کبھی موت نہیں۔

فتوحات شریف کے باب ۵۱۸ میں فرمایا:۔

انه لیس للملائکة اخرة هو ذلك انهم لا یمو تون فیبعثون وانما هو صعق و افاقة کا لنوم والا فاقة منه عندنا ذالك حال لا یزال علیه الممکن فی التجلی الاجمالی دنیا وآخرة الخ، نقله فی الیواقیت والجواهر۔

اقول:۔ شاید یہ مسئلہ تجسم وتجرد ملائکہ پر مبنی ہو جو انہیں نفوس مجردہ مانتے ہیں جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ ان کے طور پر ملائکہ کیلئے موت نہ ہونی چاہئے کہ روح کبھی نہیں مرتی، موت جسم کے لئے ہے یعنی روح کا اس سے جدا ہو جانا، اور ملائکہ کو اجسام لطیفہ کہتے ہیں جن سے نفوس شریفہ متعلق ہیں جیسا جمہور اہل سنت کا مسلک ہے اور صدہا طور پر نصوص اسی طرف ناظر، ان کے نزدیک ملائکہ کو موت سے چارہ نہیں اور یہ ہی ظاہر مفاد آیت۔ اور احادیث تو اس میں بالتصریح وارد تو یہی صحیح و معتمد ہے، وقال کل نفس ذائقة الموت، ہر جان موت کا مزہ چکھے گی۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی جب آیہ کریمہ، کل من علیها فان، نازل ہوئی کہ جتنے زمین پر ہیں سب فنا ہونے والے ہیں، ملائکہ بولے زمین والے مرے یعنی ہم محفوظ ہیں جب آیہ کریمہ کل نفس ذائقة الموت نازل ہوئی کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے، ملائکہ نے کہا اب ہم بھی مرے ذکرہ الامام الرازی فی مفاتیح الغیب، بن جریر انہیں سے راوی قال: و کل ملك الموت بقبض ارواح المومنین و الملائکة۔ الحدیث۔

یعنی ملک الموت مسلمانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔

نیز ابن جریر و ابوالشیخ وغیرہما ایک حدیث طویل میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخرہم موتا ملک الموت، فرشتوں میں سب سے پیچھے ملک الموت مریں گے۔

بیہقی و فریابی نے بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں تفصیلا انکی کیفیت موت روایت کی۔ کہ جب سب فنا ہوں گے جبرئیل و میکائیل و ملک الموت باقی رہیں گے، رب تبارک وتعالیٰ کہ دانا تر ارشاد فرمائے گا: اے ملک الموت اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے۔

بقي وجهك الباقي الدائم و عبدك جبرئيل و ميكائيل و ملك الموت۔

باقی ہے تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل و میکائیل و ملک الموت، حکم ہوگا تغرف نفس ميكائيل ، میکائیل کی روح قبض کر وہ عظیم پہاڑ کی طرح گریں گے۔ پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون باقی ہے عرض کریں گے، وجهك الباقي الكريم وعبدك جبرئيل و ملك الموت، تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل و ملک الموت۔ فرمائے گا: تغرف نفس جبرئيل ، جبرئیل کی روح قبض کر، وہ اپنے پر پھپھٹاتے ہوئے سجدے میں گر جائیں گے، پھر فرمائے گا: اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون رہا؟ عرض کریں گے: وجهك الكريم وعبدك ملك الموت، وهو ميت ۔ تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرا بندہ کہ ملک الموت کہ وہ بھی مرے گا، فرمائے گا: مُتْ، مرجاؤ، وہ بھی مر جائیں گے، پھر فرمائے گا: ابتدا میں میں نے خلق بنائی اور میں پھر اسے زندہ کروں گا، کہاں ہیں سلاطین، مغرور جو ملک کا دعوی کرتے تھے، کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، خود فرمائے گا، لله الواحد القهار، آج بادشاہی ہے اللہ غالب کی۔

ملفق منهما وعنده الفريابى ان آخرهم موتا جبرئيل ۔ واللّٰه تعالىٰ اعلم،

ثم اقول: ۔ اس حدیث سے ملائکہ مقربین کا روز قیامت زندہ رہنا معلوم ہی ہوا، اور حدیث میں سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ سے گزرا کہ یہ بیشمار فرشتے جو روزانہ بنتے ہیں قیامت تک ملائکہ کے ساتھ اڑتے پھریں گے، اور حدیث میں گزرا کہ یہ ستر ہزار فرشتے جو روز بنتے ہیں قیامت تک تسبیح الٰہی کریں گے۔ حدیث میں گزرا وہ فرشتہ قیامت تک مصلی پر درود بھیجتا ہے۔

روایت سخاوی میں گزرا اس کے پر کے قطروں سے جو فرشتے بنتے ہیں قیامت تک مصلی کے لئے استغفار کریں گے، ہر مسلمان کے ساتھ جو کراما کاتبین ہیں ان کے لئے حدیث میں آیا، مرگ مسلمان کے بعد آسمان پر جاتے اور وہاں رہنے کا اذن طلب کرتے ہیں، حکم ہوتا ہے میرے آسمان میرے فرشتوں سے بھرے ہیں کہ وہ میری تسبیح کرتے ہیں عرض کرتے ہیں: تو ہمیں حکم ہو کہ زمین میں رہیں فرمان ہوتا ہے میری زمین مخلوق سے بھری ہے کہ میری تسبیح کرتے ہیں۔

ولکن قوما علی قبر عبدی فسبحانی وهللانی کبرانی الی یوم القیامة و اکتباه لعبدی۔

مگر میرے بندے کی قبر پر کھڑے قیامت تک میری تسبیح و تحلیل اور تکبیر کرو اور اسکا ثواب میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔

اخرجه ابو نعیم عن ابی سعید الخدری و البیهقی فی البعث و ابن ابی الدنیا عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما۔

یوں ہی اور احادیث بھی ہیں ان حدیثوں سے بیشمار ملائکہ کا زندہ رہنا ثابت اور اصلا کسی حدیث میں نہ آیا کہ کسی فرشتہ کو موت لاحق ہوئی ہو، بلکہ روایت مذکورہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صاف ظاہر کہ نزول آیت کریمہ، کل نفس ذائقۃ الموت۔ تک فرشتے اپنی موت سے خبردار ہی نہ تھے کہ ہمیں بھی موت ہوگی لہذا ظاہر یہ ہی ہے کہ ملائکہ کے لئے قیامت سے پہلے موت نہیں بلکہ ابن جریر نے اپنی تفسیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انسان وجن وحیوانات کی موت بیان کر کے فرمایا:۔

والملائكة يموتون فی الصعقة الاولی و ان ملك الموت يقبض ارواحهم ثم يموت۔

فرشتے اس وقت مریں گے جب پہلا صور پھونکا جائے گا ملک الموت انکی روح قبض کریں گے۔ پھر وہ خود بھی مر جائیں گے۔

(۱۰) عام مومنین بعض ملائکہ سے افضل ہیں

۳۶۱۰۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان الله تعالیٰ يقول: عبدی المؤمن احب الی من بعض ملائکتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا مومن بندہ مجھے اپنے بعض فرشتوں سے زیادہ محبوب ہے۔ مالی الجیب ۶

۳۶۱۰۔ التیسیر للمناوی ۲/ ۱۸۹

(۱۱) فرشتے کاروبار دنیا کی تدبیر کرتے ہیں

۳۶۱۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: في قوله تعالیٰ فالمدبرات امراً هم الملائكة وكلوا بامور عرفهم الله تعالیٰ العمل بها، قال عبدالرحمن بن سابط: يدبر الامر في الدنيا اربعة، جبريل، وميكائيل، وملك الموت، واسرافيل، عليهم السلام، اما جبرئيل فمؤكل بالوحي والبطش وهزم الجيوش واما ميكائيل فمؤكل بالمطر والنبات والارزاق، واما ملك الموت فمؤكل بقبض الانفس، واما اسرافيل فهو صاحب الصور ولا ينزل الا لامر عظيم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مدبرات امر ملائکہ ہیں کہ ان کاموں پر مقرر کئے گئے ہیں جنکی کاروائی اللہ عزوجل نے انہیں تعلیم فرمائی، عبدالرحمٰن بن سابط نے فرمایا: دنیا میں چار فرشتے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں، جبرئیل، میکائیل، عزرائیل، اور اسرافیل علیہم السلام۔ جبرئیل تو وحی الٰہی، ہواؤں اور لشکروں پر موکل ہیں، کہ ہوائیں چلانا، لشکروں کو فتح شکست دینا ان سے متعلق ہے۔ میکائیل باراں اور روئیدگی پر مقرر ہیں، کہ مینھ برساتے اور درخت وگھاس اور کھیتی اگاتے ہیں۔ عزرائیل قبض ارواح پر مسلط ہیں۔ اسرافیل صور پھونکنے کیلئے مقرر ہیں اور زمین پر کوئی عظیم حکم لیکر اترتے ہیں۔ علیہم الصلوۃ والسلام۔

الامن والعلی ۱۵

(۱۲) حضرت جبرئیل دعائیں قبول کرتے ہیں

۳۶۱۲۔ **عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ان العبد المومن ليدعو الله تعالیٰ، فيقول الله تعالیٰ لجبرئيل: لاتجبه، فاني احب ان اسمع صوته، واذا دعاه الفاجر قال: ياجبرئيل اقض حاجته، فاني لا احب ان اسمع صوته۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۱۱۔ التفسير للبغوی، ۵/۱۲۵ ☆

۳۶۱۲۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶۱، ۲/ ۸۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۷٤۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۱۰۵ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بندۂ مومن اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے تو رب جل وعلا جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام سے فرماتا ہے: اس کی دعا قبول نہ کرنا، میں اس کی آواز سننے کو دوست رکھتا ہوں۔ اور جب فاجر دعا کرتا ہے، رب جل جلالہ فرماتا ہے: اے جبریل! اس کی حاجت روا کردے، کہ میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔

(۱۳) فرشتے رزق دینے پر مقرر ہیں

٣٦١٣۔ عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ان لله تعالیٰ ملائكة موكلين بارزاق بنی آدم، ثم قال لهم: ايما عبد وجدتموه جعل الهم هما واحداً فضمنوا رزقه السموات والارض وبنی آدم، وايما عبد وجدتموه طلبه، فان تحری العدل فطيبوا له ويسروا، وان تعدی الی غيرذلك فخلوا بينه وبين مايريد، ثم لاينال فوق الدرجة التی كتبتها له۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے بنی آدم کے رزقوں پر موکل ہیں، انہیں اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ جس بندے کو ایسا پاؤ کہ سب فکریں چھوڑ کر آخرت کا ہو رہا ہے، آسمان وزمین وانسان سب کو اس کے رزق کا ضامن کردو، یعنی بے طلب ہر طرف سے اسے رزق پہونچاؤ، اور جسے روزی کی تلاش میں دیکھو وہ اگر راستی کا قصد کرے تو اس کے لئے اس کا رزق پاک وآسان کرو، اور جو حد سے بڑھے اسے اس کی خواہش پر چھوڑ دو، پھر ملے گا تو اتنا ہی جو میں نے اس کے لئے لکھدیا ہے۔

(۱۴) فرشتہ آدمی کی حفاظت کرتا ہے

٣٦١٤۔ **عن** كنانة العدوي رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ملك قابض علی ناصيتك، فاذا تواضعت لله رفعك، واذا تجبرت علی الله قصمك، وملك قائم علی فيك لايدع الحية ان تدخل فی فيك۔

٣٦١٣۔ کنز العمال للمتقی، ٩٣٢١، ٢٦/٤

٣٦١٤۔ التفسير لابن جرير،

حضرت ابو کنانہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ تیری پیشانی کے بال تھامے ہوئے ہے، جب تو اللہ عزوجل جل شانہ کے لئے تواضع کرے تجھے بلندی بخشتا ہے، اور جب تو اس پر معاذ اللہ تکبر کرے تجھے توڑ ڈالتا ہے، ہلاک کر دیتا ہے، اور ایک فرشتہ تیرے منہ پر کھڑا ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہیں جانے دیتا۔

۳۶۱۵۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان ابن آدم لفی غفلة عما خلق له، ویبعث اللہ ملکا فیحفظه حتی یدرک۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدم زاد اس سے غافل ہے جس کے لئے پیدا کیا گیا، اور اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے کہ وقت پہونچنے تک اس کا نگہبان رہتا ہے۔

(۱۵) فرشتے ماں کے پیٹ میں بچوں کی صورت بناتے ہیں

۳۶۱۶۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اذامر بالنطفة اثنتان واربعون لیلة بعث اللہ الیها ملکا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها، ثم قال: یارب! اذکر ام انثیٰ؟ فیقضی ربك ماشاء ویکتب الملك، فیقول: یارب! اجله؟ فیقول ربك ماشاء و یکتب الملك ثم یقول: یا رب! رزقه؟ فیقضی ربك ماشاء، ویکتب الملك، ثم یخرج الملك بالصحیفة فی یده فلایزید علی امر ولاینقص۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۶۱۵۔ التفسیر لابن کثیر، ۸/ ۲۸۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۷/ ۱۴
الدر المنثور للسیوطی، ۶/ ۱۰۶ ☆ الحبائك فی الملائك للیسوطی، ۷۱
الفتاوی الحدیثیه، للهیثمی، ۳۵ ☆
۳۶۱۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر ۲/ ۳۳۳ ☆
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/ ۱۷۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/ ۳۴۵
مشکل الآثار للطحاوی ۳/ ۲۷۹ ☆ الاسماء والصفات للبیهقی، ۱۴۰
کنز العمال للمتقی، ۵۲۰، ۱/ ۱۱۱ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نطفے پر چالیس راتیں گذرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتہ بھیجتا ہے، وہ آکر اس کی صورت بناتا ہے کان، آنکھ، کھال، گوشت، ہڈیاں خلق کرتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! یہ مرد ہوگا یا عورت؟ تو تیرا رب جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے، اور فرشتہ اسی کے مطابق لکھ لیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اس کی عمر کیا ہوگی؟ تو جو چاہتا ہے تیرا رب فرماتا ہے، فرشتہ اس کو بھی لکھدیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اسکا رزق کیا ہوگا؟ پھر فرشتہ اللہ کے فرمان کے مطابق لکھدیتا ہے، پھر فرشتہ وہ صحیفہ لیکر آتا ہے، اب اس میں نہ کم ہوگا نہ زیادہ۔

۳۶۱۷۔ **عن** حذیفة بن اسید الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باذنی هاتین، ان النطفة تقع فی الرحم اربعین لیلة، ثم یتصور علیها الملك، قال زهیر: حسبته قال : الذی یخلقها، فیقول : یارب ! اذکر ام انثیٰ ؟ فیجعله الله ذکرا او انثیٰ، ثم یقول : یارب ! اسویٌ اوغیر سوی ، فیجعله الله سویا اوغیرسوی، ثم یقول : یارب ! مارزقه ؟ مااجله ؟ ماخلقه ؟ ثم یجعله الله شقیا اوسعیدا ۔

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، نطفہ رحم میں چالیس راتیں یوں ہی رکھا رہتا ہے، پھر فرشتہ اس پر صورت بناتا ہے، راوی زہیر کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ فرمایا: جو خلق کرتا ہے، کہتا ہے: اے رب! کیا یہ مرد ہوگا یا عورت؟ تو اللہ تعالیٰ اس کو مذکر یا مؤنث بنانے کا حکم دیتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: کیا صحیح وسالم اعضاء والا بنیگا یا ناقص؟ پھر حکم کے مطابق بناتا ہے، پھر عرض کرتا ہے: اسکا رزق کیا؟ اس کی عمر کیا ہوگی؟ اس کے چال چلن کیسے ہونگے؟ پھر اللہ تعالیٰ اس کو بدچلن یا نیک بنادیتا ہے

۳۶۱۸۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ان ملکا مؤکلا بالرحم، اذا اراد الله ان یخلق شیئا باذن الله لبضع واربعین لیلة ۔

۳۶۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر، ۲/۳۳۳

المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۱۷۵

۳۶۱۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر، ۲/۳۳۳

المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۷۱۶ ☆

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک عورتوں کے رحم پر ایک فرشتہ متعین ہے، جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ فرشتہ باذن الٰہی کچھ خلق کرے تو چالیس دن سے زیادہ وہ یونہی رہتا ہے۔

۳۶۱۹۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوما، ثم یکون فی ذلک علقۃ مثل ذلک، ثم یکون فی ذلک مضغۃ مثل ذلک، ثم یرسل اللہ الملک فینفخ فیہ الروح ویومر باربع کلمات بکتاب، رزقہ، واجلہ، وعملہ، وشقی او سعید فوالذی لاالہ غیرہ! ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی مایکون بینہ وبینہا الا ذراع فسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا، وان احدکم لیعمل بعمل اہل النار حتی مایکون بینہ وبینہا الاذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ فیدخلہا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ کا مادۂ آفرینش چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں جمع ہوتا ہے، پھر اتنے ہی دن جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں گوشت کی بوٹی، جب تین چلے گزر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اس میں جان ڈالتا ہے، اور چار چیزیں لکھنے کا اسے حکم دیا جاتا ہے، یعنی رزق، عمر عمل اور یہ کہ بد بخت ہے یا نیک بخت، قسم اس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں! بیشک تم میں کے کچھ لوگ جنتیوں کے کام کرتے رہتے ہیں اور جب جنت سے ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو وہ نوشتہ سبقت کرتا ہے اور وہ شخص دوزخیوں کے کام کرکے دوزخی ہوجاتا ہے۔ اور بعض وہ ہیں جو دوزخیوں کے کام کرتے رہتے ہیں اور جب دوزخ سے ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو نوشتہ سبقت کرتا ہے اور جنتیوں کے کام کرکے یہ جنتی ہوجاتا ہے۔ ۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو اللہ عزوجل فرماتا ہے: ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء۔

اللہ ہے کہ تمہاری تصویر فرماتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسے چاہے۔

۳۶۱۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب القدر ۲۳۲/۲

اور فرماتا ہے:۔

هل من خالق غير الله ۔

کیا کوئی اور بھی خلق کرنے والا ہے اللہ کے سوا۔

یہاں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنکا نام پاک ماحی ہے یعنی کفر وشرک کے مٹانے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ وہ خود صحیح حدیثوں میں فرمارہے ہیں کہ:۔

فرشتہ تصویر کرتا ہے، فرشتہ صورت بناتا ہے، فرشتہ آنکھ، کان، گوشت، استخواں، بال، کھال، خون خلق کرتا ہے۔ اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ یہ سب کچھ فرشتہ کے ہاتھ سے ہوکر جان بھی فرشتہ ڈالتا ہے۔

شرک پسند گمراہوں کے نزدیک اس سے بڑھکر اور کیا شرک ہوگا۔ والعياذ بالله رب العالمين۔

جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم تو اتنا ہی فرماکر چپ ہورہے تھے۔

لأهب لك غلاماً زكياً۔ تاکہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں۔

یہاں تو ان سے کم درجہ کے ملائکہ کے ہاتھوں پر دنیا بھر کے بیٹی بیٹیوں کی خلق و تصویر ہورہی ہے۔

احمق جاہلو! اپنے سسکتے ایمان کی جان پر رحم کرو۔ یہ فرق نسبت اٹھانا، اقسام اسناد مٹانا، خدا جانے تمہیں کن برے حالوں پہونچائیگا۔ مسلمانوں کو مشرک بنانا ہنسی کھیل سمجھا ہے؟ ۔

الامن والعلی ٢٤٥

(١٦) فرشتہ قاضی شرع کی اعانت کرتا ہے

٣٦٢٠۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اذا جلس القاضى فى مجلسه هبط عليه ملكان ليسدد انه ويوفقانه ويرشد انه مالم يجر، فاذا جار عرجا وتركاه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٦٢٠۔ السنن الكبرى للبيهقى، ١٠/٨٨ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٨/١٧٦
ميزان الاعتدال للذهبى، ٩٤٦٤، ☆ لسان الميزان لابن حجر۔ ٦/٨٥٣
كنز العمال للمتقى، ١٥٠١٥، ٦/٩٩ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قاضی مجلس حکم میں بیٹھتا ہے اس پر دو فرشتے اترتے ہیں، کہ وہ اسے راستی دیتے، توفیق بخشتے، سیدھی راہ پر لاتے ہیں جب تک حق سے میل نہ کرے، جہاں اس نے میل کیا فرشتوں نے اسے چھوڑا اور اڑ گئے۔

الامن والعلی ٢٤٦

(١٧) فرشتہ آتش دوزخ سے نگہبان ہوتا ہے۔

٣٦٢١۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من حمی مؤمنا من منافق یعیبہ بعث اللہ تبارك وتعالیٰ ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جنھم۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی منافق کسی مسلمان کو پیٹھ پیچھے برا کہہ رہا ہو تو جو شخص اس منافق سے اس مسلمان کی حمایت کرے اللہ عزوجل اس کے لئے ایک فرشتہ بھیجے کہ آتش دوزخ سے اس کے گوشت کو بچائے۔ الامن والعلی ٢٤٧

* * *

* * *

* * *

٣٦٠١۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/٤٤١ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٦/٢٩٣
شرح السنۃ للبغوی، ١٣/١٠٥ ☆

کتاب الشتی

حلال وحرام کا اجمالی بیان ۶۵۵
مشکوک اشیاء ۶۵۸
کنگھا کرنا ۶۵۹
بدفالی ۶۶۲
علم رمل ۶۶۲
غصہ ۶۶۳
ہبہ ۶۶۵
زمین وآسمان ۶۷۰
عرب وموالی ۶۷۴
بیعت وارادت ۶۷۵
امامت ۶۷۶
اطاعت ورضائے الٰہی ۶۷۶

* * *

کتاب الشتّٰی

۲۲۔ کتاب الشتّی

(۱) حلال وحرام کا اجمالی بیان اور مسکوت عنہ معاف

۳۶۲۲۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الحلال ما احل اللہ فی کتابہ ، والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت فھو مما عفا عنہ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا، اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام بتایا، اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی اسمیں کچھ مواخذہ نہیں اور اس کی تصدیق خود قرآن عظیم میں موجود کہ فرماتا ہے۔

یاایھا الذین آمنوا ! لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤ کم ، وان تسئلوا عنھا حین ینزل القرآن تبدلکم عفا اللہ عنھا ، واللہ غفور رحیم۔

اے ایمان والو! وہ باتیں نہ پوچھو کہ تم پر کھول دی جائیں تو تمہیں برا لگے، اور اگر قرآن اترتے وقت پوچھو گے تو تم پر ظاہر کر دی جائینگی، اللہ نے ان سے معافی فرمائی ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بہت باتیں ایسی ہیں کہ ان کا حکم دیتے تو فرض ہو جاتیں، اور بہت ایسی کہ منع کرتے تو حرام ہو جاتیں، پھر جو انہیں چھوڑتا یا کرتا گناہ میں پڑتا۔ اس مالک مہربان نے اپنے احکام میں ان کا ذکر نہ فرمایا، یہ کچھ بھول کر نہیں کہ وہ تو بھول اور ہر عیب سے پاک ہے، بلکہ ہمیں پر مہربانی کے لئے، کہ یہ مشقت میں نہ پڑیں، تو مسلمانوں کو فرماتا ہے: تم بھی ان کی چھیڑ نہ کرو کہ پوچھو گے حکم مناسب دیا جائیگا، اور تمہیں کو دقت ہوگی۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جن

۳۶۲۲۔ الجامع للترمذی، ۲۰۶/۱ ☆
السنن لابن ماجہ، ۲۴۹/۲ ☆
المستدرک للحاکم، ۱۱۵/۴ ☆

باتوں کا ذکر قرآن وحدیث میں نہ نکلے وہ ہرگز منع نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی معافی میں ہیں۔

فتاوی رضویہ ٣/ ٥٢٧

٣٦٢٣۔ **عن** ابی ثعلبة الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ فرض فرائض فلاتضیعوھا، وحرم حرمات فلا تنتھکوھا، وحدحدودا فلاتعتدوھا، وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلاتبحثوا عنھا

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کیں، انہیں ہاتھ سے نہ دو، اور کچھ حرام فرمائیں ان کی حرمت نہ توڑو، اور کچھ حدیں باندھیں ان سے آگے نہ بڑھو، اللہ نے کچھ چیزوں سے بے بھولے سکوت فرمایا ان میں کاوش نہ کرو۔

فتاوی رضویہ ٣/ ٥٢٧

٣٦٢٤۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ماحل فھو حلال، وماحرم فھو حرام، وماسکت عنہ فھو عفو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ ورسول نے حلال کہا وہ حلال ہے، اور جسے حرام کہا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا۔

جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔

تو معلوم ہوا کہ جس کا نہ حکم دیا نہ منع کیا وہ نہ واجب نہ گناہ۔ فتاوی افریقہ ١١٥

٣٦٢٣۔ السنن الکبری، للبیھقی، ١٠/ ١٣ ☆ الکامل لابن عدی، ١/ ٣٩٥

المستدرک للحاکم، ٢/ ١٢٢ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ٢٩٠٩

فتح الباری للعسقلانی، ١٣/ ٢٦٦ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٩/ ١٧

٣٦٢٤۔ السنن لابی داؤد،

(۲) حلال وحرام کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں

۳۶۲۵۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحلال بین ،والحرام بین ،وما بینهما مشتبهات ،لایعلمهن کثیر من الناس ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال چیزیں واضح ہیں، اور حرام بھی واضح ہیں، لیکن ان کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں، بہت سے لوگ ان سے غافل ہیں۔

۳۶۲۶۔ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : الحلال بین والحرام بین ،وبینهما امور مشتبهة ،فمن ترك ماشبه علیه من الاثم کان لما استبان له اترك ، ومن اجترأ علی مایشك فیه من الاثم اوشك ان یواقع ماستبان ،والمعاصی حمی الله ،من یرتع حول الحمی یوشك ان یواقعه ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وحرام واضح ہیں، اوران کے درمیان کچھ مشکوک چیزیں ہیں، جس نے مشتبہات کو ترک کردیا وہ محرمات کو بھی چھوڑ دے گا، اور جس نے مشتبہ امور کو اختیار کیا عنقریب وہ کھلے گناہ میں ملوث ہوسکتا ہے، گناہ اللہ تعالیٰ کی حمی ہیں، جو شخص اس کے اردگرد جانور چراۓگا عین ممکن کہ وہ اس میں داخل ہوجاۓ۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

آدمی کو حظوظ نفس کی وسعتیں خراب کرتی ہیں، حق سبحانہ وتعالیٰ نے جب انسان کو بحکم "الدنیا خضرة حلوة" اس سبزہ زار، شہد نماز ہرفروش، یعنی دنیا میں بھیجا، بحض رحمت ازلی اس کے قاتل زہر کو الگ چن کر حد مقرر فرمادی، اور نواہی شرعیہ سے عام منادی سنادی، کہ

۳۶۲۵۔ الصحیح لمسلم، ۲/ ۲۸

حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۴/ ۲۷۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/ ۲۷۳

المسند لاحمد بن حنبل ۴/ ۲۶۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۵

۳۶۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الحلال بین والحرام بین، ۱/ ۲۷۵

او غافل بکریو! اس احاطہ کے اندر نہ چرنا، تمہارا دشمن بھیڑیا کہ عبارت شیطان سے ہے اسی جنگل میں رہتا ہے، یہاں کی گھاس اس وقت کی نظر میں تمہیں ہری ہری دوب، لہکتی لہلہاتی نظر آتی ہے، مگر خبردار! اس میں بالکل زہر بھرا ہے، اب اس مرغزار کی گھاس تین قسم کی ہو گئی، کچھ سب کو معلوم ہے کہ اسی قطعہ کی ہے جس میں زہر ہے، اور کچھ اس ٹکڑے سے بہت دور ہے جسے ہم یقینی اپنے حق میں نافع یا ضرر سے خالی جانتے ہیں، اور جو کچھ اس پہلے خطہ کے آس پاس رہ گئی اس میں شبہ ہے، کیا جانئے شاید اس میں کی ہو۔ تو ہم میں سے جن کو اپنی جان پیاری اور ہوش وخرد کی پاسداری تھی انہوں نے تو اس تختہ کے دور ہی سے کوسوں کا طرارہ بھرا، اور بھولی بھیڑیں اپنی نادانی سے یہ ہی کہتی رہیں: کہ ابھی تو وہ ٹکڑا نہیں آیا ہے، ابھی تو دور معلوم ہوتا ہے، یہاں تک کہ خاص اس خطہ میں جا پڑیں اور زہر کی گھاس نے کام تمام کیا۔ آدمی کو اگر پلاؤ کی رکابی دی جائے اور کہدیں: کہ اس کے خاص وسط میں روپیہ بھر جگہ کے قریب سنکھیا پسی ہوئی ملی ہے، ڈرتے ڈرتے کناروں سے کھائے گا اور بجائے ایک روپیہ کے چار روپیہ کی جگہ چھوڑ دے گا، کاش ایسی احتیاط جو اپنے بدن کی محافظت میں کرتا ہے قلب کی نگاہ داشت میں بجالاتا۔

اے عزیز! باشاہوں کا قاعدہ ہے، ایک چراگاہ مخصوص کر لیتے ہیں کہ رعایا اس میں نہ چرانے پائے، عربی میں اُسے حمی کہتے ہیں، خدا اور رسول کی سچی سلطنت، قاہر بادشاہت میں حمی محرمات شرعیہ ہیں، جسے اپنے دین و آبرو کا خیال ہے شبہات سے بچے گا، کہ مبادا آس پاس چراتے چراتے خاص حمی میں جا پڑے، اور جو نہیں مانتے تو قریب ہے کہ انہیں ایک دن یہ واقعہ پیش آجائے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹

(۳) مشکوک چیزوں کو چھوڑ دو

۳۶۲۷۔ **عن** الحسن المجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: دع مایریبک الی مالا یریبک، فان الصدق طمانیۃ، وان الکذب ریبۃ۔

حضرت حسن مجتبیٰ گل مصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۳۶۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تفسیر المشتبہات، ۱/ ۲۷۵
الجامع للترمذی، آخر ابواب القیامۃ، ۲/ ۷۵

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز تجھے شک میں ڈالے اس کو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کر جو شک میں نہ ڈالے، کہ صدق موجب اطمینان اور کذب موجب قلق ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۶۳۳/۱

(۴) برائی اور منکر کو مٹادو

۳۶۲۸۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ، فان لم یستطع فبلسانہ، فان لم یستطع فبقلبہ، وذلک اضعف الایمان۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی ناجائز بات کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا ہے تو زبان سے منع کرے، اگر اس کی طاقت نہیں تو دل سے براجانے، اور یہ ایمان کا کمزور حصہ ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴۹۷/۲

(۵) کنگھا کرنا سنت ہے

۳۶۲۹۔ **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یمتشط بمشط من عاج۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاتھی دانت کا کنگھا کرتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۴۲/۲

۳۶۲۸۔ الصحیح لمسلم،
الجامع للترمذی، فتن، ۱۱
السنن لابی داؤد، باب الامر والنہی، ۲/ ۵۹۶
السنن للنسائی ایمان، ☆ ۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۰ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۷/ ۲۵۸
السنن الکبری للبیہقی، ۳/ ۲۹۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۲/ ۵۲۶
التمہید لابن عبدالبر، ۱۰/ ۲۶۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۵۲۴،
۳۶۲۹۔ السنن الکبری للبیہقی،

(٦) ہر دن کنگھی نہ کی جائے

٣٦٣٠۔ **عن** عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الترجل الا غباً۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا، مگر ناغہ کر کے۔

٣٦٣١۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم قال: نهانا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان یمتشط احدنا کل یوم۔

بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر دن کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مقصود احادیث ترفہ وتنعم کی کثرت اور تزئین وتحسین بدن میں انہماک سے نہی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ مرد کو زنانہ طور پر سنگار اور کنگھی چوٹی میں مشغولی نہ چاہئے۔ اور جہاں پر نیت ذمیمہ نہ ہو بلکہ بہ نیت صالحہ مثل علاج وغیرہ دن میں کئی بار کنگھی کرے کوئی حرج وکراہت نہیں۔

(٧) کسی ضرورت سے ہر دن کنگھی کر سکتا ہے

٣٦٣٢۔ **عن** ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قلت لرسول الله صلی الله

٣٦٣٠۔ السنن لابی داؤد،
الجامع للترمذی، ١/٢٠٨
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٦/٢٧٩ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ٥٠١
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٨٦ ☆ التمهید لابن عبد البر، ٥/٥١
الکامل لابن عدی، ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٨/٢٩٢
المسند للعقیلی ٤/١٢٧ ☆
٣٦٣١۔ السنن لابی داؤد، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/١١١ ☆ الحاوی للفتاوی، للسیوطی، ٢/٩٥
٣٦٣٢۔ الموطا لمالک باب اصلاح الشعر، ٣٧٦

تعالیٰ علیه وسلم: ان لی جمة فأرجلها ؟فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: نعم واكرمها ،قال: فكان ابوقتادة ربما دهنهافی الیوم مرتین لما قال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعم واكرمها ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی: میرے بال شانوں تک ہیں، کیا میں انہیں کنگھی کروں؟ فرمایا: ہاں اور ان کی عزت کر، راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر دن میں دوبار بالوں میں تیل ڈالتے، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا، ہاں اور ان کی عزت کر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۹

(۸) بالوں کو سنوارنا چاہیئے

۳٦٣٣۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: من كان له شعر فلیكرمه ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۵۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکے سر پر بال ہوں وہ بالوں کی عزت کرے کہ ان کو کبھی کبھی سنوارتا رہے۔ ۱۲م

(۹) بدفالی ناجائز ہے

۳٦٣٤۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: الطیرة شرك ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳٦٣٣۔ السنن لابی داؤد، باب فی اصلاح الشعر، ٥٧٣/٢
شرح السنة للبغوی، ٨٤/١٢ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ٥٤/٥
مشكل الآثار للطحاوی، ٣٢٢/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٣٦٨/١٠
۳٦٣٤۔ الجامع للترمذی، ١٩٤/١ ☆
السنن لابی داؤد، ادب، ٢٤، ٢/ ٢٦١ ☆
السنن لابن ماجه، ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨٩/١ ☆ المستدرك للحاكم، ١٨/١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٣٠/٢ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدفالی لینا اور اس پر عمل کرنا مشرکین کا طریقہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۰۹

(۱۰) علم رمل ناجائز ہے

۳۶۳۵۔ **عن** معاوية بن الحكم السلمي رضي الله تعالىٰ عنه قال : قلت يارسول الله ! اني حديث عهدبجاهلية وقد جاء الله بالاسلام ،وان منار جالا يأتون الكهان قال: فلاتأتهم ،قال : ومنا رجال يتطيرون ،قال : ذلك شئ يجدونه في صدورهم فلايصدهم ،وقال ابن الصباح : فلا يصدنكم ،قال : قلت : ومنا رجال يخطون ، قال : كان نبي من الانبياء يخط ،فمن وافق خطه فذاك ۔

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میرا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی دولت سے مشرف فرمایا، ہم میں بعض لوگوں کا حال یہ ہے کہ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں، فرمایا: تم وہاں نہ جانا، میں نے عرض کی: ہم میں سے بعض پرند اڑا کر فال لیتے ہیں، فرمایا: یہ ان کے خیالات فاسدہ ہیں، ان کی بنا پر کاموں سے نہ رکیں، عرض کی: بعض لکیریں کھینچ کر آئندہ کی بات بتاتے ہیں، فرمایا: ایک پیغمبر (حضرت دانیال علیہ السلام) خط کھینچتے تھے جسکا خط ان کے موافق ہوگا تو درست ہے۔ ۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے یہ ٹھہرا دینا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمل پھینکنے کی اجازت دی ہے، حالانکہ حدیث صراحۃً مفید ممانعت ہے، کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا جواز موافقت خط انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے مشروط فرمایا اور وہ معلوم نہیں تو جواز بھی نہیں۔

امام نووی فرماتے ہیں:۔

مقصود حدیث تحریم رمل ہے کہ اباحت بشرط موافقت ہے اور وہ نامعلوم تو اباحت بھی معدوم۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

حاصل حدیث یہ ہے کہ رمل اس شریعت میں حرام ہے کہ موافقت معدوم ہے یا موہوم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۱۳

(۱۱) منہ پر طمانچہ نہ مارو

۳۶۳۶۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اذاقاتل احدكم اخاه فليجتنب الوجه ،فان الله خلق آدم على صورته ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے اتفاق سے بھڑ جائے تو چہرے پر زدوکوب نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی عظیم و کریم صورت پر پیدا فرمایا۔ ۱۲م

(۱۲) بہادر وہ ہے جو غصہ پی جائے

۳۶۳۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : انما الصرعة الذى يملك نفسه عند الغضب ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہادر وہ ہے جو غصہ پی جائے۔ فقہ شہنشاہ ۲۲

* * *

۳۶۳۶۔ الصحیح لمسلم، ۲/۳۲۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۱۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۷۹۵۱،

شرح السنة للبغوی، ۱۰/۲۶۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۴۲،

فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۸۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۰۶

۳۶۳۷۔ الادب المفرد للبخاری، باب من مات له سقط،

(١٣) سفر سے جلد واپس آئے

٣٦٣٨۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : السفر قطعة من العذاب ، یمنع احدکم نومه وطعامه و شرابه ، فاذاقضی احدکم نهمته من وجهه فلیعجل الی اهله ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر ایک تکلیف دہ چیز ہے، کہ تمہارے کھانے پینے اور نیند میں خلل انداز ہوتا ہے، جب ضرورت پوری ہوجائے تو جلد واپس آنا چاہیئے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت کو بے ضرورت چار ماہ سے زیادہ کے لئے چھوڑ کر ہرگز سفر میں نہ ٹھہرے، حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا حکم فرمایا۔

فتاوی رضویہ ٥٦٩/٥

(١٤) کنکریاں پھینک کر مارنا منع ہے

٣٦٣٩۔ **عن** عبد الله بن مغفل المزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخذف ، وقال : انه لایقتل الصید ولاینکال لعدو ، وانه یفقو العین ویکسر السن ۔

٣٦٣٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، ١٠/٣ ☆
الصحیح لمسلم، امارة، ١٧٩ ☆
السنن لا بن ماجه، ٢٨٨٢ ☆
المسند لا حمد بن حنبل، ٢٣٦/٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٠٩/٥
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٢٠/٣ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ٢٢٠/١
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ٣٤٤/٦ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر ٢٤٧/٤
تاریخ بغداد للخطیب، ٥٣/٢ ☆ شرح السنة للبغوی، ٣٧/١١
٣٦٣٩۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الخذف البندقة، ٨٣٨/٢
الصحیح لمسلم، ١٥٢/٢ ☆
السنن لا بن ماجه، باب النهی عن الخذف، ٢٤٠/٢
المسند لا حمد بن حنبل ٨٦/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٨/٣

حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلا، گٹھلی، یا کنکری پھینک کر مارنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: نہ ان سے دشمن پروار ہوسکے، اور نہ جانور کا شکار، اس کا نتیجہ یہ ہی ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔

احکام شریعت ۲۵۶

(۱۵) بچوں سے معمولی کام لینا جائز ہے

۳٦٤۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کنت ألعب مع الصبیان فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتواریت خلف باب، فجاء فخطأ فی خطأۃ وقال: اذهب ادع لی معاویۃ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا، آپ میرے پاس تشریف لائے اور میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے تھپکی دی اور فرمایا: معاویہ کو بلا لاؤ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے بچے کو اس طرح کے کام کے لئے بھیجا جاسکتا ہے، اور اسکا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ بچے کی منفعت میں تصرف کیا، کیونکہ یہ معمولی چیز ہے، اور شریعت نے ضرورۃً ایسی چیزوں کی اجازت دی ہے، اور عام طور پر مسلمانوں کا اس پر عمل ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۱۷

(۱٦) ہبہ کرکے واپس لینا برا ہے

۳٦٤۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ

۳٦٤۰۔ الصحیح لمسلم، باب من لعن النبی ﷺ، ۲/ ۳۲۵

۳٦٤۱۔ الجامع الصحیح للبخاری،

السنن لابی داؤد،

السنن لابن ماجہ،

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۳۲۷ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ٦/ ۱۸۰

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۳۵۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤/ ۱۵۳

شرح السنۃ للبغوی، ۸/ ۲۹۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ٦/ ٥٤

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ ، لیس لنا مثل السؤ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کر کے کھالیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/٢٦٩

٣٦٤٢۔ **عن** واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : استفت عن قلبك وان افتاك المفتون ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتوی لو خواہ تمہیں مفتی کچھ بھی فتوی دیں۔

﴿٨﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جاہل کیا اور جاہل کا دل کیا، قرآن عظیم نے غیر عالم کے لئے یہ حکم دیا کہ عالم سے پوچھو، ہاں اگر عالم، فقیہ، مبصر ماہر متبحر ہو تو اسے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے دل سے فیصلہ کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ٩/١٤١

(١٧) ہر شخص کے خمیر میں اس کے مدفن کی مٹی ہوتی ہے

٣٦٤٣۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مامن مولود الا وقد ذر علیہ من تراب حفرتہ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا جس پر اس کی قبر کی مٹی نہ چھڑکی گئی ہو۔

٣٦٤٤۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

٣٦٤٢۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤/١٩٤ ☆ حلیۃ الالیاء لابی نعیم، ٩/٤٤
تاریخ دمشق لابن عساکر، ٣/٢١٢ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ١/١٣١
المغنی للعراقی، ١/٢٠ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری ۔ ١/١٤٥

٣٦٤٣۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ٢/٢٨٠ ☆ التفسیر للقرطبی ١١/٢١٠
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ١١/١٦٠ ☆

٣٦٤٤۔ کنز العمال للمتقی، ٣٢٦٧٣، ١١/٥٦٥ ☆ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ١/١٩٣

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مامن مولود الاوفی سرتہ من تربتہ التی خلق منھا حتی یدفن فیھا ،وانا ابوبکر وعمر خلقنا من تربۃ واحدۃ فیھا ندفن ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہانتک کہ اسی میں دفن کیا جائے ،اور میں اور ابوبکر وعمر ایک مٹی سے بنے اس میں دفن ہونگے ۔

فتاوی افریقہ ١٠٠

٣٦٤٥۔ **عن** عطاء الخراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الملك ینطلق فیأخذ من تراب المکان الذی یدفن فیہ ،فیذرہ علی النطفۃ فیخلق من التراب ومن النطفۃ ، وذلك قولہ تعالیٰ : منھا خلقنا کم وفیھا نعید کم ومنھا نخرجکم تارۃ اخری ۔

حضرت امام عطا خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جا کر اس کے مدفن کی مٹی لاکر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے ،تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے ،اور یہ ہے مولیٰ تعالیٰ کا وہ ارشاد کہ ۔ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا ،اور اسی میں پھر تمہیں لیجائینگے ،اور اسی سے پھر ہم تمہیں دوبارہ نکالیں گے ۔

فتاوی افریقہ ١٠٠

(١٨) سب سے پہلے قلم کی تخلیق ہوئی

٣٦٤٦۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اول ماخلق اللہ القلم ،قال لہ : اکتب ،قال: یارب ! وما اکتب ؟ قال : اکتب مقادیر کل شئ ما کان وماھو کائن الی الابد ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا فرما کر اس سے فرمایا: لکھ ،اس نے عرض کی : اے رب ! کیا لکھوں؟ فرمایا: ہر چیز کی تقدیر ،اور جو کچھ ہوا اور ابد تک ہوگا سب کچھ لکھ ۔

مالی الجیب ٦

٣٦٤٥۔ الترغیب للمنذری ،،

٣٦٤٦۔ شرح الزرقانی علی المواھب ١٠٣/٦

(١٩) فضائل میں احادیث ضعیفہ پر بھی عمل جائز ہے

٣٦٤٧۔ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من بلغه عن الله عزوجل شيئ فيه فضيلة، فأخذ به ايمانا به ورجاء ثوابه اعطاه الله تعالىٰ ذلك وان لم يكن كذلك۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہونچے، وہ اپنے یقین اور ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمائے اگرچہ خبر ٹھیک نہ ہو۔

٣٦٤٨۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: من بلغه عن الله عزوجل شئ فيه فضيلة، فأخذ به ايمانا به ورجاء ثوابه اعطاه الله ذلك الثواب وان لم يكن مابلغه حقا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہونچی وہ اپنے یقین اور اس ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ ثواب عطا کرے اگرچہ جو حدیث اسے پہونچی حق نہ ہو۔

٣٦٤٩۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: ماجاء كم خير منى قلته اولم اقله فانى اقوله، وماجاء كم عنى من شر فانى لاأقول الشر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں میری طرف سے اچھی بات کا حکم پہونچے خواہ میں نے وہ بات کہی ہو یا نہیں، تو تم یہ سمجھو کہ وہ بات میں نے کہی ہے، اور جو میری طرف کوئی برا حکم منسوب کرے تو

٣٦٤٧۔ كنز العمال للمتقى، ٤٣١٣٢، ٧٩١/١٥

٣٦٤٨۔ الموضوعات لابن الجوزى ١٥٣/٣

٣٦٤٩۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٦٧/٢

سن لو! میں بری بات کا حکم نہیں دیتا۔ ۱۲م

٣٦٥٠۔ **عن** حمزة بن عبدالمجيد رحمه الله تعالى قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في النوم في الحجر فقلت : بابي انت وامي يارسول الله ! انه قدبلغناعنك ، انك قلت : من سمع حديثا فيه ثواب، فعمل بذلك الحديث رجاء ذلك الثواب اعطاه الله تعالى ذلك الثواب وان كان الحديث باطلا ، فقال : اى و رب هذه البلدة ! انه لمنى و انا قلته ۔

حضرت حمزہ بن عبدالمجید رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں حطیم کعبہ معظمہ میں دیکھا، عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، ہمیں حضور سے حدیث پہونچی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کوئی حدیث ایسی سنے جس میں کسی ثواب کا ذکر ہو، وہ اس حدیث پر بامید ثواب عمل کرے اللہ عزوجل اسے وہ ثواب عطا فرمائے اگرچہ حدیث باطل ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں قسم اس شہر کے رب کی! بیشک یہ حدیث مجھ سے ہے اور میں نے فرمائی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

٣٦٥١۔ **عن** ابى حمزة انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : من بلغه عن الله تعالى فضيلة فلم يصدق بهالم ينلها ۔

حضرت ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ سے کسی فضیلت کی خبر پہونچے وہ اسے نہ مانے اس فضل سے محروم رہے گا۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوعمر بن عبدالبر نے حدیث مذکور روایت کرکے فرمایا:۔

اهل الحديث بجماعتهم يتساهلون فى الفضائل فيروونها عن كل ، وانما يتشددون فى احاديث الاحكام ۔

تمام علماء محدثین احادیث فضائل میں نرمی فرماتے ہیں، انہیں ہر شخص سے روایت

٣٦٥٠۔ الفوائد للخلعی، تا بات،

٣٦٥١۔ المسند لابی یعلی، ٢٨٧/٣

کر لیتے ہیں، ہاں احادیث احکام میں سختی کرتے ہیں۔

ان احادیث سے صاف ظاہر ہوا، کہ جسے اس قسم کی خبر پہونچی کہ جو ایسا کرے گا یہ فائدہ پائے گا، اسے چاہیئے نیک نیتی سے اس پر عمل کرے اور تحقیق صحت حدیث ونظافت سند کے پیچھے نہ پڑے۔ وہ انشاء اللہ اپنے حسن نیت سے اس نفع کو پہونچ ہی جائیگا۔

اقول: یعنی جب تک اس حدیث کا بطلان ظاہر نہ ہو۔ کہ بعد ثبوت بطلان رجاء وامید کے کوئی معنی نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۵/۴۸۸

(۲۰) اللہ تعالیٰ فاسق کے ذریعہ بھی دین کی تائید کرالیتا ہے

۳۶۵۲۔ **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ لیؤید الاسلام برجال ماھم باھلہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید ایسے لوگوں سے کراتا ہے جو خود اہل اسلام سے نہیں۔ شرح المطالب ۴۷

۳۶۵۳۔ **عن** ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان اللہ تعالیٰ یؤید ھذا لدین باقوام لاخلاق لھم۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی حمایت ایسے لوگوں سے بھی کرالیتا ہے جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔ ۱۲م شرح المطالب ۴۷

(۲۱) زمین وآسمان ساکن ہیں اور سورج چلتا ہے

۳۶۵۴۔ **عن** ابی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء رجل الی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال: من این جئت؟ قال: من الشام، فقال: من

۳۶۵۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۱۵۷، ۱۰/۱۸ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶/۵۰۳

۳۶۵۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۵ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲/۱۲

۳۶۵۴

لقیت، قال: لقیت کعبا، فقال: ما حدثك كعب؟ قال: حدثنی ان السموات تدارعلی منکب ملك، فقال: صدقته او كذبته، قال: ماصدقته ولا كذبته، قال: لوددت انك افتديت من رحلتك اليه براحلتك ورحلها، كذب كعب، ان الله تعالیٰ يقول: ان الله يمسك السموات والارض ان تزولا، ولئن زالتا ان امسكهما من احد من بعده، زاد غير ابن جرير، وكفى بها زوالاان تدورا۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوئے، فرمایا: کہاں سے آئے؟ عرض کی: شام سے، فرمایا: وہاں کس سے ملے؟ عرض کی: کعب احبار سے، فرمایا: کعب نے تم سے کیا بات کی؟ عرض کی: یہ کہا کہ آسمان ایک فرشتے کے شانے پر گھومتے ہیں، فرمایا: تم نے اس میں کعب کی تصدیق کی یا تکذیب، عرض کی: کچھ نہیں، (یعنی جس طرح حکم ہے کہ جب تک اپنی کتاب کریم کا حکم نہ معلوم ہو اہل کتاب کی باتوں کو نہ سچ جانو نہ جھوٹ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش تم اپنا اونٹ اور اس کا کجاوہ سب اپنے اس سفر سے چھٹکارے کو دے دیتے، کعب نے جھوٹ کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائیں، اور وہ ہٹیں تو اللہ کے سوا انہیں کون تھامے، گھومنا ان کے سرک جانے کو بہت ہے۔

٣٦٥٥۔ **عن** ابراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ذهب جندب البجلی الی كعب الاحبار رضی الله تعالیٰ عنهما ثم رجع فقال له عبدالله: حدثنا ماحدثك؟ فقال: حدثنی ان السماء فی قطب كقطب الرحا، قال عبدالله: لوددت انك افتديت رحلتك بمثل راحلتك، ثم قال: ماتنكب اليهودية فی قلب عبدفكادت ان تفارقه، ثم قال: ان الله يمسك السموات والارض ان تزولا، وكفى بها زوالا ان تدورا۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاکر واپس آئے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہو، کعب احبار نے تم سے کیا کہا؟ عرض کی: یہ کہا کہ آسمان چکی کی طرح ایک کیلی میں ہے، حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے تمنا ہوئی کہ تم اپنے ناقہ کے برابر مال دیکر اس

٣٦٥٥۔ التفسير للطبری،

سفر سے چھٹ گئے ہوتے، یہودیت کی خراش جس دل میں لگتی ہے پھر مشکل ہی سے چھوٹتی ہے، اللہ تو فرمارہا ہے: بیشک اللہ آسمان اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ نہ سرکیں۔ ان کے سرکنے کو گھومنا ہی کافی ہے۔

۳۶۵۶۔ **عن** قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا ،فقال حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنهما : کذب کعب ،ان اللہ ؛ ، یمسك السموات والارض ان تزولا ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے کہ آسمان ایک کیلی پر دورہ کرتا ہے، جیسے چکی کی کیلی، اس پر حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کعب نے جھوٹ کہا، بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ جنبش نہ کریں۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! ان اجلۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مطلق حرکت کو زوال مانا اور اس پر انکار فرمایا اور قائل کی تکذیب کی، اور اسے بقایائے خیالات یہودیت سے بتایا۔ وہ اتنا نہ سمجھ سکتے تھے کہ ہم کعب احبار کی ناحق تکذیب کیوں فرمائیں۔ آیت میں تو زوال کی نفی فرمائی ہے اور ان کا یہ پھرنا چلنا اپنے اماکن میں ہے۔ جہاں تک احسن الخالقین تعالیٰ نے ان کو حرکت کا امکان دیا۔ ہے وہاں تک ان کا حرکت کرنا ان کا زوال نہ ہوگا۔

مگر ان کا ذہن مبارک اس معنی باطل کی طرف نہ گیا نہ جاسکتا تھا، بلکہ اس کے ابطال ہی کی طرف گیا اور جانا ضرور تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مطلقاً زوال کی نفی فرمائی ہے نہ کہ خاص زوال عن المدار کی۔ تو انہوں نے روانہ رکھا کہ کلام الٰہی میں اپنی طرف سے پیوند لگالیں۔ لاجرم اس پر رد فرمایا اور اس قدر شدید واشد فرمایا۔ وللہ الحمد

تنبیہ۔ کعب احبار تابعین اخیار سے ہیں، خلافت فاروقی میں یہودی سے مسلمان

۳۶۵۶۔ التفسیر لعبد بن حمید،

ہوئے، کتب سابقہ کے عالم تھے، اہل کتاب کی احادیث اکثر بیان کرتے، انہیں میں سے یہ خیال تھا جسکی تغلیط ان اکابر صحابہ نے قرآن عظیم سے فرمادی، تو کَذِبَ کَعبٌ، کے یہ معنی ہیں کہ کعب نے غلط کہا، نہ یہ کہ معاذ اللہ قصداً جھوٹ کہا۔ کَذِبَ، بمعنی اخطأ، محاورۂ مجاز ہے، اور خراش یہودیت بمشکل چھوٹنے سے یہ مراد ہے، کہ ان کے دل میں علم یہود بھرا ہوا تھا، وہ تین قسم ہے۔

(۱) باطل صریح

(۲) حق صحیح

(۳) مشکوک

اسلام لاکر قسم اول کا حرف حرف قطعاً ان کے دل سے نکل گیا۔

قسم دوم کا علم اور مسجل ہوگیا۔

قسم سوم کہ جب تک اپنی شریعت سے اس کا حال نہ معلوم ہو حکم ہے کہ اس کی تصدیق نہ کرو ممکن کہ ان کی تحریفات یا خرافات سے ہو نہ تکذیب کرو ممکن کہ توریت یا تعلیمات سے ہو۔

یہ مسئلہ قسم سوم بقایائے علم یہود سے تھا جس کے بطلان پر آگاہ نہ ہو کر انہوں نے بیان کیا اور صحابہ کرام نے قرآن عظیم سے اس کا بطلان ظاہر فرمادیا۔ یعنی یہ نہ تو توریت سے ہے نہ تعلیمات سے، بلکہ ان خبیثوں کی خرافات سے۔

تابعین صحابہ کرام کے تابع وخادم ہیں، مخدوم اپنے خدام کو ایسے الفاظ سے تعبیر کرسکتے ہیں، اور مطلب یہ ہے جو ہم نے واضح کیا، وللہ الحمد۔ فتاوی رضویہ ۱۲/۲۸۳

(۲۲) افتادہ زمین اللہ ورسول کی ہے

٣٦٥٧۔ **عن** طائوس رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عادی الارض لله ولرسوله۔

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٣٦٥٧۔ السنن الکبریٰ للبیهقی، ٦/١٤٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٣٣٢

تلخیص الحبیر لابن حجر، ٣/٦٢ ☆ المسند للعقیلی ٣/٦

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افتادہ زمین اللہ و رسول کی ہے۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ٣/٨٠٦

٣٦٥٨۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیستامرہ فیہا، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ان شئت حبست اصلہا و تصدقت بہا، قال: فتصدق بہا عمر الفاروق انہ لایباع، ولایوہب ولایورث، وتصدق بہا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر کی زمین ملی، تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اس سلسلہ میں مشورہ کریں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہو تو اس کی اصل کو یعنی درخت روک لو اور پھل صدقہ کر دو، راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے پھل اس شرط پر صدقہ کر دیئے کہ انہیں بیچنا، ہبہ کرنا اور ورثہ میں دینا منع ہے، یہ فقیروں، قرابت داروں، گردن چھڑانے والوں، اللہ کے راستوں، مسافروں اور مہمانوں کے لئے وقف ہے۔

فتاوی رضویہ ٣/٦٢٨

(٢٣) عرب و موالی اپنے اپنے کفو ہیں

٣٦٥٩۔ **عن** ام المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول

٣٦٥٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، ١/٣٨٢ ☆
الصحیح لمسلم، ٢/٤١ ☆
السنن لابن ماجہ، ٢/١٧٤ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٥٥ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ٨/٢٦٣
المصنف لابن ابی شیبۃ، ٦/٢٥٢ ☆ التمہید لابن عبد البر، ١/٢١٤
شرح معانی الآثار، ٤/٩٥ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ٣/٢٦٠
السنن الکبری للبیہقی، ٦/١٥٩ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥/٢٥٤
٣٦٥٩۔ السنن الکبری للبیہقی، ٧/١٣٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٣٥١
کنز العمال للمتقی، ٤٤٦٩٩، ١٦/٣٢٨ ☆

الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : العرب للعرب اکفاء ،والموالی للموالی اکفاء ، الاحائك اوحجام ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب عرب کے کفو، اور موالی موالی کے، مگر جولاہا یا حجام۔

اراءۃ الادب ۳۳

(۲۴) بیعت وارادت

٣٦٦٠۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : بايعنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی السمع والطاعة فی العسر واليسر والمنشط والمكره وان لا ننازع للأمر اهله ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم سے ہم نے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی ودشواری، ہر خوشی وناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کرینگے اور صاحب حکم کے کسی حکم میں چون وچرانہ کرینگے۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شیخ ھادی کا حکم رسول کا حکم ہے، اور رسول کا حکم اللہ کا حکم، اور اللہ کے حکم میں مجال دم زدن نہیں۔

شیخ کے زیر حکم ہونا اللہ ورسول کے زیر حکم ہونا ہے اور اس بیعت کی سنت کا زندہ کرتا۔

عوارف شریف میں فرمایا:۔

یہ نہیں ہوتا مگر اس مرید کے لئے جس نے اپنی جان کو شیخ کی قید میں کردیا اور اپنے ارادہ سے بالکل باہر آیا، اپنا اختیار چھوڑ کر شیخ میں فنا ہوگیا۔ فتاوی افریقہ ۱۵۱

* * *

٣٦٦٠۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۲/۱۰۶۹ ☆
الصحیح لمسلم، ۱/۵۵ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۱٤ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعة، ۲/۱٦۱

(۲۵) بیعت وامامت کبری

٣٦٦١۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من خلع یدامن طاعته لقی الله یوم القیامة ولاحجة له ، ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنا ہاتھ اپنے امام وہادی کی اطاعت سے کھینچ لیا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملیگا کہ قیامت کے دن اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی۔ اور جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس کی گردن میں بیعت کا پٹہ نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

نقاء السلافہ ۳۱

(۲۶) اطاعت خداورضائے الہی

٣٦٦٢۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قال ربکم : لو ان عبادی اطاعونی لا سقیتهم المطر باللیل واطلعت علیهم الشمس بالنهار ،ولما اسمعتهم صوت الرعد۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے: اگر میرے بندے میری فرمانبرداری کرتے تو میں رات کو انہیں مینہ دیتا اور دن کو کھول دیتا اور انہیں بادل کی گرج نہ سناتا۔

فتاوی افریقہ ۳۶

٣٦٦٢۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٥٩/٢ ☆ المستدرك للحاكم، ٢٥٦/٤
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١١/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣١٦، ٧٨/١
البدایة والنهایة لابن کثیر، ٣٩/١ ☆
٣٦٦١۔ الصحیح لمسلم، امارة، ٥٨ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ٤٤٦/٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ١٥٦/٨
کنز العمال للمتقی، ١٤٨١٠، ٥٢/٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١٢٢/٦
التفسیر لابن کثیر ٣٠٢/٢، ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٧/١٣

٣٦٦٣۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ان ربکم تعالیٰ لیعجب من عبده اذا قال: رب اغفرلی ذنوبی۔

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارا رب اپنے بندے سے بہت خوش ہوتا ہے جب بندہ کہتا ہے: الٰہی! میرے گناہ بخش دے۔ فتاوی افریقہ ٣٦

اللهم اغفرلی ولوالدی ولاساتذتی ولا حبابی ولسائر المو منین یوم یقوم الحساب۔

الٰہی! تیرا یہ عاجز وحقیر، ضعیف وناتواں، پر معاصی وسراپا تقصیر بندہ تیری بارگاہ میں بصد عجز و نیاز رجوع لاتا اور اپنے بے شمار گناہوں کی مغفرت چاہتا ہے، مولیٰ تعالیٰ اپنی بارگاہ لطف وکرم میں پناہ عطا فرما۔

الٰہی! تیرا سیاہ کار و گناہگار بندہ اپنی خطاؤں کے کامل اعتراف کے ساتھ تیرے دربار کریم میں حاضر آیا ہے اور تجھ سے بخشش کا طالب ہے۔ رب کریم اسکی خطاؤں کو بخش دے، ماں باپ، اساتذہ ومحبین، بھائی بہن اور اہل وعیال عزیز واقارب اور جملہ مسلمانوں کی بخشش فرما۔ سب کے درجات بلند فرما۔

اساتذہ جامعہ نوریہ رضویہ، طلبہ، جملہ اراکین ومعاونین ادارہ اور اس کتاب کی تالیف واشاعت میں حصہ لینے والے جملہ معاونین کو سعادت دارین سے سرفراز فرما۔

الٰہی! اپنے فضل وکرم سے نواز اور ''جامع الاحادیث'' کو شرف قبولیت سے مشرف فرما، اس کو خالص اپنے وجہ کریم کے لئے فرما اور اپنی رضا کے لئے قائم وباقی رکھ۔ لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا، اپنے بندوں میں مقبولیت عطا فرما اور مسلمانوں کے قلوب کو اس سے استفادہ کی طرف مائل فرما۔

٣٦٦٣۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء مایقول اذا رکب دابة ١٨٢/٢
السنن لابی داؤد باب ما یقول الرجل اذا رکب ٣٥٠/١
کنز العمال للمتقی، ٢٠٧٣ ٤٧٦/١ ☆ منحة المعبود للساعاتی ٥٧٤

رب کریم! میں اپنی کم علمی، بے نوائی اور ہیچ مدانی کا پورا احساس واعتراف کرتے ہوئے تیری بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ مجھے علم نافع اور عمل صالح کی دولت سے مشرف فرما۔ خدمت دین کی توفیق رفیق عطا فرما اور ہر کام اپنی رضا کے لئے کرنے کے اسباب مہیا فرما۔

آمين يا رب العالمين بجاه النبى الكريم عليه وعلى اله وصحبه افضل الصلوة واكرم التسليم صلوة دائمة بدوام الملك الحى القيوم۔

بحمدہ تعالیٰ جس منزل کی طرف یہ حقیر سراپا تقصیر ۴ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۵ رجون ۱۹۹۳ء بروز جمعہ مبارکہ بوقت دس بجکر ۵۷ منٹ پر روانہ ہوا تھا آج اسی یوم سعید میں بتاریخ ۲۵ ررمضان المبارک ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۲ ردسمبر ۲۰۰۰ء ماہ رمضان اور جمعۃ الوداع کی مبارک ساعتوں میں بعد نماز جمعہ ۴ بج کر ۸ منٹ پر اس منزل سے ہمکنار ہوا اور یہ مجموعہ احادیث اپنے اختتام کو پہونچا۔ فالحمد لله على ذلك۔

کل مدت:۔ ۷ سال ۸ ماہ ۲۵ ایام

* * *

فہرست عنوانات/ جلد چہارم

کتاب المناقب ۵

۱۔ حضور افضل الخلق والانبیاء ہیں ۵

حضور اولاد آدم کے سردار اور صاحب شفاعت ہیں ۵
حضور تمام جہان کے سردار ہیں ۱۳
حضور حبیب اللہ ہیں ۱۳
حضور تمام مخلوق سے بہتر ہیں ۱۵
قیامت میں تمام مخلوق پر حضور کی سیادت کا اظہار ۱۵
حضور افضل الانبیاء ہیں ۱۶
افادۂ رضویہ ۱۷
افادۂ رضویہ ۱۹
افادۂ رضویہ ۲۳
افادۂ رضویہ ۳۲
حضور کے لئے انبیائے کرام سے عہد و میثاق ۳۴
افادۂ رضویہ ۳۵
حضور افضل خلق ہیں ۳۶
حضور کو جنت میں مقام وسیلہ عطا ہوگا ۳۶
افادۂ رضویہ ۳۷

۲۔ معجزات ۳۹

انگشتان مبارک سے چشمہ جاری ہوا ۳۹
درخت اور ابر کا سایہ کرنا ۴۰

چاند کا شق ہونا ۴۶
سایہ حضور نہیں تھا ۴۶
خواب میں حضور کا دیدار واقعی ہوتا ہے ۴۶
افادۂ رضویہ ۷۳
سفر معراج کی تفصیل ۷۳
معراج میں دیدار خداوند قدوس ۹۰
افادۂ رضویہ ۹۰
افادۂ رضویہ ۹۳
افادۂ رضویہ ۹۴
افادۂ رضویہ ۹۴
افادۂ رضویہ ۹۴
معراج کی شب جنت کی سیر ۹۶
شب معراج تمام انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی امامت فرمانا ۱۰۷
حضور نے شب معراج ملائکہ کی امامت فرمائی ۱۱۴

۳۔ تصرفات واختیارات رسول ۱۱۵

اللہ و رسول کا فضل بڑا ہے ۱۱۵
اختیار مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء ۱۱۸
افادۂ رضویہ ۱۲۰
حضور نعمت دیتے ہیں ۱۲۱
افادۂ رضویہ ۱۲۲
حضور رزق عطا فرماتے ہیں ۱۲۳
حضور نجات دہندہ ہیں ۱۲۳
غیر خدا سے استمداد اور اختیارات حضور ۱۲۵
افادۂ رضویہ ۱۲۵

حضور حافظ و نگہبان ہیں ۱۲۷
حضور کو تمام خزائن ارض کی کنجیاں عطا ہوئیں ۱۳۲
افادۂ رضویہ ۱۳۴
ساری دنیا و زمین و آسمان کی کنجیاں حضور کی مٹھی میں ۱۳۵
افادۂ رضویہ ۱۳۶
حضور دنیا و آخرت میں کارساز ہیں ۱۳۶
حضور مالک ارض ہیں ۱۳۹
افادۂ رضویہ ۱۴۰
حضور تمام انسانوں کے مالک ہیں ۱۴۰
افادۂ رضویہ ۱۴۱
حضور پناہ گاہ عالم ہیں ۱۴۲
افادۂ رضویہ ۱۴۳
افادۂ رضویہ ۱۴۴
دشمنوں کے مقابلہ میں خدا و رسول کافی ہیں ۱۴۵
افادۂ رضویہ ۱۴۷
اہل خانہ کے لئے خدا و رسول بس ہیں ۱۴۷
حضور نے خود تعلیم دی کہ ہم سے مدد مانگو ۱۴۸
افادۂ رضویہ ۱۵۱
ہر شی رسول کے زیر فرمان ہے ۱۵۲
افادۂ رضویہ ۱۵۲
افادۂ رضویہ ۱۵۳
اللہ تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے ۱۵۵
افادۂ رضویہ ۱۵۸
حضور نے اپنی بارگاہ میں ندا اور استعانت کی تعلیم فرمائی ۱۵۹

افادۂ رضویہ ۱۶۰
افادۂ رضویہ ۱۶۳
صحابۂ کرام کا عقیدہ کہ حضور ہماری جان و مال کے مالک ہیں ۱۶۳
حضور سے خلق کی امیدیں وابستہ ہیں ۱۶۴
ایک صحابی نے حضور سے بارش طلب کی ۱۶۶
افادۂ رضویہ ۱۶۷
جنت و دوزخ کی کنجیاں حضور کے دست اقدس میں ہیں ۱۶۸
افادۂ رضویہ ۱۶۹
حضور اپنی امت سے نار جہنم دفع فرمائیں گے ۱۷۰
افادۂ رضویہ ۱۷۰
حضور کی دعا سے اندھیری قبریں روشن ہو جاتی ہیں ۱۷۲
حضور کو انصار نے عزیز کہا ۱۷۳
حضور کی دعا سے قحط جاتا رہا ۱۷۳
افادۂ رضویہ ۱۷۵
حضور مدد فرماتے ہیں ۱۷۶
حضور مومنین کے والی و مالک ہیں ۱۷۶
حضور الطاف ربانی و دفع بلیات کا وسیلہ ہیں ۱۷۷
افادۂ رضویہ ۱۷۸
حضور بشیر و نذیر اور دافع بلیات ہیں ۱۷۹
اللہ اور اسکے رسول پر بھروسہ کرنا صحابہ کا عقیدہ تھا ۱۷۹
بارگاہ رسالت میں مغفرت ذنوب کی التجا کرنا ۱۸۰
اللہ و رسول کی طرف توبہ کرنا ۱۸۵
افادۂ رضویہ ۱۸۶
اللہ و رسول کے لئے صدقہ کرنا ۱۸۷

افادۂ رضویہ ۱۹۹
افادۂ رضویہ ۲۰۳
حضرت عمر کا فرمان کہ عزت حضور کی عطا کردہ ہے ۲۰۳
افادۂ رضویہ ۲۰۵
حضور کی بخشش وعطا کی امتیازی شان ۲۰۵
افادۂ رضویہ ۲۰۶
حضور نے پیمانہ رزق میں برکت عطا فرمادی ۲۰۸
مدینہ طیبہ کو حضور نے حرم کردیا ۲۰۹
افادۂ رضویہ ۲۱۴
افادۂ رضویہ ۲۱۷
احکام شریعت حضور کے سپرد ہیں ۲۲۵
افادۂ رضویہ ۲۲۷
افادۂ رضویہ ۲۳۳
ششماہی بکری کی قربانی جائز فرمادی ۲۳۴
افادۂ رضویہ ۲۳۵
افادۂ رضویہ ۲۳۶
چند بیویوں کے لئے نوحہ کرنا جائز فرمادیا ۲۳۷
افادۂ رضویہ ۲۳۹
حضرت اسماء کی عدت وفات اور سوگ فقط تین دن متعین فرمایا ۲۳۹
افادۂ رضویہ ۲۴۰
تعلیم قرآن کو بیوی کا مہر قرار دیدیا ۲۴۰
حضرت خزیمہ کی گواہی دو مردوں کے برابر فرمادی ۲۴۰
افادۂ رضویہ ۲۴۲
روزہ کا کفارہ ایک صحابی کیلئے خود کھالینا حلال فرمادیا ۲۴۲

افادۂ رضویہ ۲۴۴
حضرت سالم کے لئے جوانی میں بھی حرمت رضاعت ثابت فرمادی ۲۴۵
دو صحابیوں کے لئے ریشم کا لباس جائز کر دیا ۲۴۶
حضرت علی کے لئے حالت جنابت میں بھی مسجد میں داخلہ جائز ۲۴۷
حضرت براء کے لئے سونے کی انگوٹھی جائز فرمائی ۲۴۸
حضرت سراقہ کو سونے کے کنگن جائز کر دیئے ۲۴۹
حضرت علی کے نام و کنیت جمع کرنے کی رخصت ۲۵۰
افادۂ رضویہ ۲۵۱
حضرت معاذ کو قاضی ہوتے ہوئے بھی ہدیہ حلال فرمادیا ۲۵۴
غبن کو باعث خیار قرار دیدیا ۲۵۵
افادۂ رضویہ ۲۵۶
بعد عصر نماز نفل ممنوع لیکن ام المومنین کے لئے رخصت ۲۵۶
افادۂ رضویہ ۲۵۹
حضرت ضباعہ کے لئے نیت حج کے لئے شرط کی اجازت عطا فرمادی ۲۶۰
افادۂ رضویہ ۲۶۲
ایک صاحب کو دو وقت کی نماز پڑھنے کی شرط پر مسلمان کر لیا ۲۶۲
افادۂ رضویہ ۲۶۳
موزوں پر مسح کی مدت اور اختیار رسول ۲۶۳
افادۂ رضویہ ۲۶۳
مسواک اور اختیار رسول ۲۶۵
افادۂ رضویہ ۲۶۶
گھوڑے اور غلام کی زکوۃ حضور نے معاف فرمادی ۲۶۹
افادۂ رضویہ ۲۶۹
اللہ و رسول نے زنا کو حرام فرمایا ۲۶۹

عورت اور یتیم کی حق تلفی حضور نے حرام فرمادی ۲۷۰
اللہ و رسول نے شراب اغرہ کی بیع حرام فرمائی ۲۷۰
افادۂ رضویہ ۲۷۱
حضور کی حرام کردہ چیز اللہ کی حرام کردہ چیز کی مثل ہے ۲۷۲
افادۂ رضویہ ۲۷۲
حضور شارع و بانی اسلام ہیں ۲۷۳
افادۂ رضویہ ۲۷۳
حضور نے بہت چیزوں سے منع فرمایا اور بہت کا حکم دیا ۲۷۴
افادۂ رضویہ ۳۱۰
خدا اور رسول کو ایک ضمیر تثنیہ میں جمع کرنے کا حکم ۳۱۲
افادۂ رضویہ ۳۱۳
اللہ و رسول چاہیں تو یہ کام ہو جائے، اس قول کی تحقیق ۳۱۴
افادۂ رضویہ ۳۱۷
حضور نے ابو طالب کی سزا ہلکی فرمادی ۳۲۵
افادۂ رضویہ ۳۲۶
حضور اپنے رضائی باپ کو جنت میں داخل فرمائیں گے ۳۲۸
افادۂ رضویہ ۳۲۸
اللہ و رسول بچوں کے محافظ و نگہبان ہیں ۳۲۹
۴۔ حضور تمام کائنات کے نبی ہیں ۳۳۱
حضور تمام مخلوق کے نبی ہیں ۳۳۱
افادۂ رضویہ ۳۳۲
تمام مخلوق حضور کو اپنا نبی جانتی اور مانتی ہے ۳۳۲
افادۂ رضویہ ۳۳۲
حضور جن و انس کے رسول ہیں ۳۳۷

افادۂ رضویہ ۳۳۸
جانور بھی حضور کے مطیع اور اپنا نبی مانتے ہیں ۳۳۸

۵۔ حضور باعث ایجاد عالم ہیں ۳۴۰

حضور کی خاطر کائنات بنی ۳۴۰
افادۂ رضویہ ۳۴۱
حضور تخلیق عالم سے پہلے نبی تھے ۳۴۱

۶۔ فضائل رسول ۳۴۳

حضور کی فضیلت انبیائے کرام پر ۳۴۳
افادۂ رضویہ ۳۴۴
حضور نے غافل دل زندہ کئے ۳۴۴
حضور کا مقدس سینہ منبع تقوی ہے ۳۴۵
سب سے پہلے حضور روضۂ انور سے اٹھیں گے ۳۴۶
افادۂ رضویہ ۳۴۷
حضور عرش اعظم کی داہنی جانب جلوہ فرما ہونگے ۳۴۸
پہلے حضور کے لئے ہی دروازۂ جنت کھلے گا ۳۴۹
حضور سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے ۳۵۰
حضور اور آپ کے امتی دنیا میں آخر لیکن قیامت میں سابق ہونگے ۳۵۰
افادۂ رضویہ ۳۵۱
حضور اور آپ کی امت جنت میں پہلے داخل ہونگے ۳۵۲
حضور کا زمانہ سب سے افضل ہے ۳۵۴
حضور معلم کائنات ہیں ۳۵۵
ذکر مصطفیٰ کی عظمت وفضیلت ۳۵۶
حضور بے مثل بشر ہیں ۳۵۶

حضور کی محبت شرط ایمان ہے ۳۵۷
حضور دعائے ابراہیم اور بشارت عیسیٰ ہیں ۳۵۸
اللہ تعالیٰ نے صرف حضور کی حیات کی قسم یاد فرمائی ۳۵۸
حضور کی حیات اور شہر کی قسم یاد فرمائی ۳۵۹
حضور کا نام اقدس ساق عرش پر لکھا ہے ۳۶۰
افادۂ رضویہ ۳۶۱
قیامت میں سب سے پہلے ندا حضور کو ۳۶۱
افادۂ رضویہ ۳۶۲

۷۔ تعظیم رسول ۳۶۳

بارگاہ رسالت میں صحابۂ کرام کا ادب ۳۶۳
افادۂ رضویہ ۳۶۳
حضرت ابوایوب انصاری کے یہاں حضور کا قیام اوران کا ادب رسول ۳۶۳
افادۂ رضویہ ۳۶۴
حضور کی جانب دانستہ جھوٹ کی نسبت اشد حرام ہے ۳۶۵

۸۔ نور مصطفیٰ ۳۶۶

حضور کے نور کی پیدائش ۳۶۶
افادۂ رضویہ ۳۶۷
افادۂ رضویہ ۳۷۹
افادۂ رضویہ ....
حضور کا نور سب پر غالب تھا ۳۸۰
افادۂ رضویہ ۳۸۱
حضور ہمیشہ پاک اصلاب میں منتقل ہوتے ہیں ۳۸۵
افادۂ رضویہ ۳۸۵

افادۂ رضویہ ۳۸۵

۹۔ علم غیب ۳۸۶

قیامت تک کی تمام چیزیں حضور کے پیش نظر ہیں ۳۸۶
افادۂ رضویہ ۳۸۶
حضور کے لئے آسمان وزمین کی تمام چیزیں روشن ہوگئیں ۳۹۳
حضور نے ہوا میں اڑنے والے پرند کی بھی خبر دی ۳۹۵
مطلق علم غیب کا انکار کفر ہے ۳۹۵
افادۂ رضویہ ۳۹۶
حضور نے قیامت تک کی اجمال خبر دی ۳۹۷
حضور نے حضرت امام باقر کی پیدائش کی خبر دی ۴۰۰
حضور بعد وصال بھی اس عالم سے باخبر ہیں ۴۰۱
حضور نے عالم برزخ کی خبر دی ۴۰۱
حضور آئندہ کے حالات سے باخبر ہیں ۴۰۱
حضور نے اپنی غیب دانی کے ذکر سے کیوں منع فرمایا ۴۰۳
افادۂ رضویہ ۴۰۳
غیوب خمسہ کا ثبوت ۴۰۷
افادۂ رضویہ ۴۰۸
افادۂ رضویہ ۴۱۱
حضور کو اپنے وصال کا مقام ووقت خوب معلوم تھا ۴۱۱
حضور جانتے تھے کہ کون کہاں مرے گا ۴۱۲
حضور کو علم تھا کہ بارش کب ہوگی ۴۱۳
حضور کو قیامت کا علم تھا کہ کب آئے گی ۴۱۳
حضور نے آسمانوں کے چرچرانے کی آواز سنی ۴۱۵
غیر خدا پر لفظ علم غیب اطلاق جائز ہے ۴۱۵

پندرھویں رمضان کو چنگھاڑ کی خبر حضور نے دی ۴۱۷
افادۂ رضویہ ۴۱۷

۱۰۔ خصائص رسول ۴۱۸

حضور کے لئے صوم وصال جائز تھا ۴۱۸
حضور کا بھولنا سنت قائم کرنے کے لئے تھا ۴۱۸
افادۂ رضویہ ۴۱۸
انبیائے کرام بدخوابی سے محفوظ رہتے ہیں ۴۱۹
افادۂ رضویہ ۴۲۰
حضور کا رشتہ قیامت میں بھی قائم رہے گا ۴۲۰
انبیائے کرام کی بہ نسبت حضور کے خصائص ۴۲۱
افادۂ رضویہ ۴۲۷
حضور کو آٹھ چیزیں بطور فضیلت ہیں ۴۳۷
افادۂ رضویہ ۴۴۳

۱۱۔ حضور خاتم الانبیاء ہیں ۴۴۶

حضور بنائے نبوت کی آخری اینٹ ہیں ۴۴۶
افادۂ رضویہ ۴۴۷
حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ۴۵۰
حضرت آدم اور ختم نبوت ۴۵۱
حضرت موسی اور ختم نبوت ۴۵۱
حضور اول و آخر ہیں ۴۵۲
حضور کا دین آخری دین ہے ۴۵۲
حضور کا نام پاک خاتم ہے ۴۵۳
حضور پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا ۴۵۳

شب معراج اللہ عزوجل نے حضور کو آخری نبی فرمایا ۴۵۴
حضور اولاد آدم میں آخری نبی ہیں ۴۵۵
حضور کا نام مبارک عاقب ہے ۴۵۵
حضور کا اسم مبارک مقفی کہ سب انبیاء کے بعد آنے والے ۴۵۶
افادۂ رضویہ ۴۵۷
حضور کے اسمائے مبارکہ ختم نبوت پر نص صریح ہیں ۴۶۲
افادۂ رضویہ ۴۶۳
حضور دنیا میں پچھلے نبی ہیں ۴۶۵
افادۂ رضویہ ۴۶۶
حضور سب سے پہلے نبی لیکن بعثت میں سب سے آخر ۴۶۷
حضور دنیا میں آخری نبی اور قیامت میں پہلے شفیع ۴۶۸
تخلیق آدم کے وقت بھی حضور خاتم النبیین تھے ۴۶۸
حضرت آدم پہلے نبی اور حضور آخری نبی ۴۶۸
حضور کے مقدس شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی ۴۷۰
انبیائے سابقین یکے بعد دیگرے خلیفہ لیکن حضور آخری نبی ۴۷۰
نبوت و رسالت حضور پر منتہی ہوگئی ۴۷۱
نبوت سے کچھ باقی نہیں مگر اچھے خواب ۴۷۱
بالفرض حضور کے بعد نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے ۴۷۳
صاحبزادۂ رسول زندہ رہتے تو نبی ہوتے ۴۷۳
افادۂ رضویہ ۴۷۴
افادۂ رضویہ ۴۷۴
حضور کے بعد مدعی نبوت کذاب دجال ہے ۴۷۶
افادۂ رضویہ ۴۷۷
حضرت علی خلیفۂ رسول لیکن نبوت سے کچھ حصہ نہیں ۴۷۷

ختم نبوت کی گواہی حضرت کے وصی نے دی ۴۸۰
حضور کے نام مبارک سے ظاہر کے سب انبیاء کے بعد آئے ۴۸۹
حضرت عباس خاتم المہاجرین اور حضور خاتم النبیین ۴۸۹
چار پائے ختم نبوت کی گواہی دیتے تھے ۴۹۱
افادۂ رضویہ ۴۹۲
بشارتوں کے سوا نبوت سے کچھ باقی نہیں رہا ۴۹۴
حضرت علی حضور کے سچے نائب لیکن نبی نہیں ۴۹۵
ولادت رسول سے قبل ختم نبوت کی گواہی ۴۹۷
احبار یہود نے ولادت سے قبل ختم نبوت کی گواہی دی ۵۰۱
افادۂ رضویہ ۵۰۴

۱۲۔ ولادت، بعثت، وصال ۵۱۱

حمل مبارک وولادت مبارکہ ۵۱۱
افادۂ رضویہ ۵۱۱
حضور پیر کے دن پیدا ہوئے ۵۱۱
حضور کی بعثت قیامت کے قریب ہوئی ۵۱۲
حضور اور حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ۵۱۲
حالت وصال اقدس ۵۱۲
افادۂ رضویہ ۵۱۳
تاریخ وصال اقدس ۵۱۴

۱۳۔ اخلاق، شمائل، تبرکات ۵۱۶

خوشبو کا استعمال حضور کو پسند تھا ۵۱۶
حضور کی سادہ زندگی ۵۱۷
حضور اچھے اخلاق کی تعلیم کے لئے مبعوث ہوئے ۵۱۷

حضور نے بطور تحدیث نعمت اپنے نسب پر فخر فرمایا ۵۱۸
افادۂ رضویہ ۵۱۸
افادۂ رضویہ ۵۱۹
افادۂ رضویہ ۵۲۰
افادۂ رضویہ ۵۲۱
حضور صحابۂ کرام کے پیچھے چلتے تھے ۵۲۱
حضور کا مشورہ کرنا سنت قائم کرنے کے لئے تھا ۵۲۲
افادۂ رضویہ ۵۲۳
حضور مومنوں کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں ۵۲۳
حضور کا جودوکرم ۵۲۳
افادۂ رضویہ ۵۲۴
حضور کو حلوہ اور شہد پسند تھا ۵۲۵
حضور کے زمانہ میں گھروں میں چراغ نہ تھے ۵۲۵
حضور کے تبرکات ۵۲۵
افادۂ رضویہ ۵۲۷
افادۂ رضویہ ۵۲۷
افادۂ رضویہ ۵۳۰

۱۴۔ فضائل انبیائے کرام ۵۳۲

حیات انبیا کا ثبوت ۵۳۲
افادۂ رضویہ ۵۳۲
ہر نبی کا منبر نور ہوگا ۵۳۳
انبیائے کرام آپس میں بھائی ہیں ۵۳۳
انبیائے کرام کو ایک خاص دعا عطا ہوتی ہے ۵۳۳
انبیائے کرام کو ہر چیز کا اختیار دیا جاتا ہے ۵۳۵

افادۂ رضویہ ۵۳۷
حضرت موسیٰ نے بوڑھی کو جنت اور جوانی عطا فرمائی ۵۴۱
افادۂ رضویہ ۵۴۲
حضرت آدم سب سے پہلے نبی تھے ۵۴۲
حضرت آدم کامل صورت انسان پر پیدا ہوئے ۵۴۲
حضرت آدم نے حضرت داؤد کو عمر عطا کی ۵۴۳
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال کا واقعہ ۵۴۴
حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ڈوبا سورج پلٹ آیا ۵۴۵
افادۂ رضویہ ۵۴۶
حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار کی عظمت ۵۴۷
انبیائے کرام کا ترکہ مالی تقسیم نہیں ہوتا ۵۴۷
قاتل انبیا سخت عذاب میں مبتلا ہوگا ۵۴۸

۱۵۔ فضائل شیخین ۵۴۹

شیخین کی پیروی کرو ۵۴۹
شیخین کی فضیلت اہل بیت کی نظر میں ۵۴۹
افادۂ رضویہ ۵۵۶
رافضی عموماً شیخین پر تبرا کرتے ہیں ۵۵۸
افادۂ رضویہ ۵۵۹
خلافت شیخین کی طرف حضور کے خواب سے اشارہ ۵۶۳
فضائل شیخین اور خلافت کی طرف اشارہ ۵۶۳
افادۂ رضویہ ۵۶۶
شیخین، عمار اور ابن مسعود کی فضیلت ۵۶۶
افادۂ رضویہ ۵۶۷

فضیلت صدیق اکبر ۵۶۷
فضیلت صدیق اکبر ۵۶۷
افادۂ رضویہ ۵۷۰
خلافت صدیق پر حضرت علی کی شہادت ۵۷۲
حضرت عمر کی تائید دو فرشتے کرتے ہیں ۵۷۳
حضرت عمر کے اسلام سے اہل اسلام کو عزت ملی ۵۷۳
حضرت عمر صاحب الہام حق تھے ۵۷۴
حضرت عمر سے اسلام کو غلبہ حاصل ہوا ۵۷۵
حضرت عمر ہی پناہ گاہ مسلمین تھے ۵۷۶
حضرت عمر لوگوں کے لئے راحت رساں تھے ۵۷۷
حضرت عمر نے لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکا ۵۷۸

۱۶۔ فضائل ختنین ۵۸۰

حضرت عثمان کی لغزش معاف کر دی گئی ۵۸۰
حضرت عثمان نے حضور سے دو مرتبہ جنت خریدی ۵۸۰
حضرت عثمان نے جنت کا چشمہ خریدا ۵۸۱
حضرت عثمان کے لئے جنت میں محل ۵۸۱
حضرت عثمان نے جنت میں مکان خریدا ۵۸۲
افادۂ رضویہ ۵۸۲
حضرت علی آٹھ سال کی عمر میں ایمان لائے ۵۸۳
فضائل حضرت علی ۵۸۳
افادۂ رضویہ ۵۸۴
کائنات حضرت علی کے سامنے ہے ۵۸۴
حضرت علی قاضی الحاجات ہیں ۵۸۵
افادۂ رضویہ ۵۸۶

مولیٰ علی قسیم النار ہیں ۵۸۶
افادۂ رضویہ ۵۸۶
مولیٰ علی کی مدح میں افراط و تفریط نہ کرو ۵۸۷
افادۂ رضویہ ۵۸۸

۱۷۔ فضائل اہل بیت ۵۹۰

افادۂ رضویہ ۵۹۰
اہل بیت جنتی ہیں ۵۹۱
اہل بیت کو ایذا دینے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ۵۹۳
اہل بیت کو ایذا دینے والے کی عمر میں برکت نہیں ہوتی ۵۹۳
اہل بیت کی قدر نہ کرنے والا منافق ہے ۵۹۴
اہل بیت سے محبت دخول جنت کا سبب ہے ۵۹۴
افادۂ رضویہ ۵۹۵
فضائل سیدہ فاطمہ ۵۹۵
حضرت سیدہ عورتوں کے عوارض سے پاک تھیں ۵۹۶
حضرت سیدہ چال ڈھال میں حضور کے مشابہ تھیں ۵۹۷
حضرت سیدہ سے محبت دوزخ سے آزادی کا پروانہ ۵۹۷
افادۂ رضویہ ۵۹۷
فضائل حسنین کریمین ۵۹۸
فضائل امام حسن ۵۹۹
فضیلت امام حسین ۵۹۹
ازواج مطہرات اہل جنت سے ہیں ۵۹۹
افادۂ رضویہ ۵۹۹
ام المومنین حضرت خدیجہ کا وصال اقدس ۶۰۰

۱۸۔ فضائل صحابہ کرام ۶۰۱

صحابہ کرام کا تذکرہ بھلائی سے کرو ۶۰۱
صحابہ کو ایذا دینا ہلاکت کا سبب ہے ۶۰۱
صحابہ پر تبرا کرنے والوں سے میل جول حرام ہے ۶۰۲
افادۂ رضویہ ۶۰۲
صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت ۶۰۳
فضیلت انصار ۶۰۴
حضرت طلحہ، زبیر وغیرہما کی فضیلت ۶۰۴
حضرت امیر حمزہ کی فضیلت ۶۰۷
حضرت جعفر طیار کی فضیلت ۶۰۸
فضائل عمرو بن العاص ۶۰۹
افادۂ رضویہ ۶۱۰
فضائل عبد اللہ بن عباس ۶۱۲
حضرت عباس بن عبد المطلب کی فضیلت ۶۱۲
حضرت امیر معاویہ کی فضیلت ۶۱۳
حضرت معاذ بن جبل کی فضیلت ۶۱۳
حضرت ابودرداء کی فضیلت ۶۱۳
حضرت براء بن مالک کی فضیلت ۶۱۴
افادۂ رضویہ ۶۱۴
حضرت فاطمہ بن اسد کی فضیلت ۶۱۵

۱۹۔ فضائل تابعین ۶۱۶

فضیلت حضرت اویس قرنی ۶۱۶
فضیلت امام اعظم ۶۱۹

افادۂ رضویہ ۶۱۹

۲۰۔ فضائل اولیائے کرام ۶۲۰

اولیائے کرام سے قدرت الٰہی کا صدور ۶۲۰
خدا کا محبوب بندہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے ۶۲۰
اولیائے کرام کی شان عظیم ۶۲۱
محبوب بندہ کے حالات اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف نسبت فرمائے ۶۲۲
عرفاء کے دل تقویٰ کا خزانہ ہیں ۶۲۲
نیک بندے حاجت روائی فرماتے ہیں ۶۲۲
ضعیفوں کے سبب رزق ملتا ہے ۶۲۵
نیکوں کی صحبت میں رہنے والوں کے طفیل رزق ملتا ہے ۶۲۵
ابدال نظام کائنات کا سبب ہیں ۶۲۶
صالحین کے طفیل بلائیں دفع ہوتی ہیں ۶۲۹
صحابہ کے دم قدم سے زمانہ میں صلاح وفلاح رہی ۶۳۰
افادۂ رضویہ ۶۳۱
اولیائے کرام سے استمداد ۶۳۱
افادۂ رضویہ ۶۳۲
خدا کے ولی سے دشمنی خدا سے اعلان جنگ ہے ۶۳۳
افادۂ رضویہ ۶۳۳
مؤمن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے ۶۳۴

۲۱۔ تخلیق ملائکہ اور فضیلت ۶۳۵

فرشتے نور سے پیدا ہوئے ۶۳۵
روح ایک عظیم فرشتہ ہے ۶۳۵
ملائکہ کی خشیت ربانی سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں ۶۳۶

جبریل کے جنتی نہر میں غوطہ لگانے سے فرشتوں کی تخلیق ۶۳۶
افادۂ رضویہ ۶۳۷
مومن کو خوش کرنے سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے ۶۳۸
فضائی نہر میں فرشتے کے غوطے سے فرشتوں کی تخلیق ۶۳۸
ملائکہ نور عزت اور ربانی روح سے پیدا ہوئے ۶۳۹
افادۂ رضویہ ۶۳۹
حضرت جبریل کے نوری نہر میں غوطہ لگانے سے فرشتوں کی تخلیق ۶۴۰
درود پاک کی برکت سے فرشتوں کی تخلیق ۶۴۰
افادۂ رضویہ ۶۴۱
عام مومنین بعض ملائکہ سے افضل ہیں ۶۴۵
فرشتے کاروبار دنیا کی تدبیر کرتے ہیں ۶۴۶
حضرت جبرئیل دعائیں قبول کرتے ہیں ۶۴۶
فرشتے رزق دینے پر مامور ہیں ۶۴۷
فرشتہ آدمی کی حفاظت کرتا ہے ۶۴۷
فرشتے بچوں کی صورت بناتے ہیں ۶۴۸
افادۂ رضویہ ۶۵۰
فرشتہ قاضی شرع کی اعانت کرتا ہے ۶۵۱
فرشتہ آتش دوزخ سے نگہبان ہوتا ہے ۶۵۲

۳۱۔ کتاب الشتی ۶۵۴

حلال وحرام کا اجمالی بیان اور مسکوت عنہ معاف ۶۵۵
افادۂ رضویہ ۶۵۵
افادۂ رضویہ ۶۵۶
حلال وحرام کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں ۶۵۷
افادۂ رضویہ ۶۵۷

مشکوک چیزوں کو چھوڑ دو ۶۵۸
برائی اور منکر کو مٹادو ۶۵۹
کنگھا کرنا سنت ہے ۶۵۹
ہر دن کنگھی نہ کی جائے ۶۶۰
افادۂ رضویہ ۶۶۰
کسی صورت سے ہر دن کنگھی کر سکتا ہے ۶۶۱
بالوں کو سنبھالنا چاہیئے ۶۶۱
بدفالی ناجائز ہے ۶۶۲
علم رمل ناجائز ہے ۶۶۲
افادۂ رضویہ ۶۶۲
منھ پر طمانچہ نہ مارو ۶۶۳
بہادر وہ ہے جو غصہ پی جائے ۶۶۳
سفر سے جلد واپس آئے ۶۶۴
افادۂ رضویہ ۶۶۴
کنکریاں پھینکر مارنا منع ہے ۶۶۴
بچوں سے معمولی کام لینا جائز ہے ۶۶۵
افادۂ رضویہ ۶۶۵
ہبہ کر کے واپس لینا برا ہے ۶۶۵
افادۂ رضویہ ۶۶۶
ہر شخص کے خمیر میں اس کے مدفن کی مٹی ہوتی ہے ۶۶۶
سب سے پہلے قلم کی تخلیق ہوئی ۶۶۷
فضائل میں احادیث ضعیفہ پر عمل جائز ہے ۶۶۸
افادۂ رضویہ ۶۶۹
اللہ تعالیٰ فاسق کے ذریعہ بھی دین کی تائید کرالیتا ہے ۶۷۰

زمین وآسمان ساکن ہیں اور سورج چلتا ہے ۶۷۰
افادۂ رضویہ ۶۷۲
افادہ زمین اللہ ورسول کی ہے ۶۷۳
عرب وموالی اپنے اپنے کفو ہیں ۶۷۴
بیعت وارادت ۶۷۵
افادۂ رضویہ ۶۷۵
بیعت وامامت کبری ۶۷۶
اطاعت خدا اور رضائے الٰہی ۶۷۶

* * *

بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

المکرمۃ النبویۃ

فی

الفتاوی المصطفویۃ

تصنیف

شہزادۂ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ شاہ ابو البرکات محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(متوفی ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء)

بفیضِ حضور مفتیِ اعظم علامہ شاہ مصطفیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ابنِ اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری

شبیر برادرز ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فتاویٰ فیض الرسول

تصنیف

[illegible]

سابق صدر شعبہ افتاء دار العلوم اہل سنت فیض الرسول

شبیر برادرز
۴۰ - بی اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انّ اللہ وملٰئکتہ یصلّون علی النّبی ○ یٰایّھا الّذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما

سیرتِ محمّدیہ

ترجمہ

مواہبِ لدنیہ اوّل

تصنیف

شیخ المورخین حضرت امام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترتیب وتدوینِ جدید

مکرم جناب محمد عبدالستار طاہر مسعودی زید مجدہٗ

تحریک

مولانا محمد منشا تابش قصوری

صدر ادارہ ریاض المصنفین لاہور

ناشر

شبیر برادرز ○ ۴۰۔ اردو بازار لاہور

۶۲۵ اولیائے کرام کے حالات معہ
سوانح عمری حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ

نفحات الانس

تصنیف لطیف:
حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم:
مولانا حافظ سید احمد علی شاہ چشتی نظامی

شبیر برادرز
اردو بازار، لاہور

فیوضات الرضویہ
فی
تشریحات الھدایہ

المعروف بہ

شرح ھدایہ

فقہ حنفی کی عظیم معرکہ آرا کتاب
کی جامع و مستند اردو شرح

مکمل
15
جلدیں

تصنیف
امام ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل الفرغانی

ترجمہ و شرح
علامہ محمد لیاقت علی رضوی

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور فون: 042-37246006
E-mail: shabbirbrother786@gmail.com